وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف مترجم و محشّی

جلد اوّل

مصنفہ

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح و تہذیب از

سیّد حامد لطیف چشتی

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

بانی ادارہ

جناب محترم سید اعجاز احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۵ ستمبر ۱۹۹۸ء

نام کتاب	:	الجامع الصحیح للبخاری جلد اول
تصنیف	:	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ
مترجم	:	علامہ اختر شاہجہانپوری مظہری رحمتہ اللہ علیہ
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور
تعداد	:	ایک ہزار
مطبع	:	رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طباعت بار اول	:	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء
طباعت بار دوئم	:	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
طباعت بار سوئم	:	۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء
قیمت	:	

عرضِ ناشر

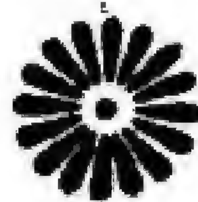
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی ضرورت ہے، جس شخص کو عقائد کی خبر نہ ہو اور جسے افعال واحوال کے احکام کا پتا نہ ہو وہ نہ تو
دُنیا میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور نہ آخرت میں، علم کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ مستند سرچشمہ قرآن پاک ہے، جس کی تفسیر
سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے افعال واقوال سے کی، ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہر مسلمان عربی میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ
خود قرآن وحدیث کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام، ان کی پسندیدہ زبان عربی میں سمجھے
اور ان پر عمل کرکے دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرے اور اگر اتنی استعداد نہ ہو تو صحیح العقیدہ علماء کے تراجم اور حدیث کی شرحوں کا مطالعہ
کرے، شروح کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ فقہِ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ اور مرتب خلاصہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں؟ کہ اس ذاتِ کریم نے ہمیں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کُتب کی اشاعت
کے ساتھ حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے عربی متن اُردو تراجم کے ساتھ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں ملک میں اور بیرونِ ملک
پسند کیا گیا، کتب حدیث میں بخاری شریف کی عظمت واہمیّت مسلّم ہے، ہماری یہ سعادت ہے کہ ہم ادیب شہیر علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہا
مدظلہٗ کے ترجمہ کے ساتھ بخاری شریف (۳ جلد) قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، علامہ شاہجہانپوری کے تراجم کیساتھ ہم ابوداؤد شریف
(۳ جلد) ابن ماجہ شریف (۲ جلد) مؤطا امام مالک (ایک جلد) مشکوٰۃ شریف (۳ جلد) ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں، اس کے علاوہ ہم شرح مسلم شریف
از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی پانچ جلدیں اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی پانچ جلدیں، ترمذی شریف (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہز
مسند امام اعظم ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر، ریاض الصالحین (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی اور خصائصِ کبریٰ ترجمہ راجا رشید محمود
بھی شائع کر چکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے کہ فرید بک سٹال، لاہور حامد اینڈ کمپنی
لاہور کے تعاون سے کُتب حدیث اور دیگر اسلامی کُتب کا عظیم الشان ذخیرہ اُمت مسلمہ کے لیے پیش کر چکا ہے، اس پر ہم اللہ رب العز
کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ہم ان قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے زبانی یا بذریعہ خطوط ہماری کاوشوں پر پسندیدگی کا اظہار
کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



کچھ اس ترجمے کے بارے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کہ اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۰ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر جس مبارک سفر کا آغاز کیا تھا اُس کی منزلِ مقصود پر پہنچ گیا ہوں۔ یہ میرے خالق و مالک کا فضل و کرم ہے کہ احقر نے اپنی دائمی علالت اور علمی بے مائیگی کے باوجود آج ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ صبح کے نو بجے بخاری شریف کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ایک زبان کے مفہوم و مطالب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کس درجہ مشکل ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ دشواری تو رہی اپنی جگہ لیکن یہاں تو یہ مرحلہ بھی سامنے تھا کہ اُس ہستی کا ترجمان بننا ہے جن کے کسی فرمان میں لفظی یا معنوی تبدیلی کر دینے پر مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کی وعید دل کو ہلاتی اور جگر کو پگھلا دیتی ہے۔ سلامتی کا راستہ یہی تھا کہ حضرات اکابر کا دامن تھام کر اپنے رہوارِ قلم کو میدانِ ترجمہ میں اذنِ خرام دیا جائے۔ احقر نے اس ترجمے میں حسبِ ذیل اُمور کا اہتمام کیا ہے :۔

۱۔ بفضلہ تعالےٰ پورا ترجمہ باوضو کیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کرتے وقت قبلہ رُو بیٹھنے کا اہتمام رکھا ہے۔

۳۔ دورانِ ترجمہ یہ تصور رکھا ہے کہ گویا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں گنبدِ خضرا کے سامنے بیٹھا ہوں جس بارگاہ میں کنکریوں اور جانوروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا۔

۴۔ پوری کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ اور ایمان افروز زبان میں اُردو ترجمہ ہو جائے۔

۵۔ حفظِ مراتب کو لباط بھر ملحوظ رکھا ہے، جس کا مدِ نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

۶۔ پیش آمدہ آیات کا مکمل حوالہ درج کر دیا ہے تاکہ قارئین اُسے قرآن کریم میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔

۷۔ آیات کا ایسا اُردو ترجمہ پیش کیا ہے جو تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔

۸۔ پیش آمدہ عربی اشعار کا ترجمہ اُردو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۹۔ سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے ہر حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جا سکے۔

۱۰۔ دورانِ ترجمہ اسلاف کی تصانیفِ عالیہ سے فتح الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور پر مشعلِ راہ بنایا ہے۔

قارئین کرام اور اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کی جو غلطیاں اور فروگزاشتیں بوقتِ مطالعہ اُن کے علم میں آئیں تو ناشر کی معرفت تحریری طور پر اُن سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ شکریہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اُن کی تلافی کی

کی جا سکے نیز اپنی دعواتِ صالحہ میں اس مبارک مجموعے کے مصنف، مترجم اور ناشر کو فراموش نہ کریں۔ احقر اگر یہ کام سلیقے سے کر سکا ہے تو وہ میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی نگاہِ لطف و کرم کا کرشمہ ہے اور اہلِ علم کو جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں آخر میں کیوں نہ وہی کچھ کہہ دوں جو اس سلسلے کی تمام باتوں سے بہتر ہے اور وہ ہمارے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے امامِ اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) نے ایسے ہی ایک موقع پر کہی ہے۔

ان یك صوابا فمن الله تعالیٰ وان یك خطاء فمنی ومن الشیطن الرجیم والله و رسوله بریئان۔

اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان مردود کی طرف سے ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے لاتعلق ہیں۔

خدائے ذوالمنن میری اس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اپنے اس حقیر بندے کے لیے کفارہ سیّات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے درِ اولیاء، عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور

۲۶/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ
مطابق ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۱ء

حرفِ آغاز

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ :

امام بخاری اپنے پیش رو آئمہ کی آرزو، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سراپا رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فن حدیث میں چرچا تھا۔ لیکن جب آسمان علم حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ صحیح مجرد میں سب سے پہلے انہوں نے مجموعہ حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ولادت و سلسلۂ نسب

ناصر الاحادیث النبویہ وناشر المواریث المحمدیہ امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقہ رابعہ کے ثقہ راویوں میں شمار کیا[1] امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مفصل تذکرہ لکھا۔ انہیں امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے یکتائے روزگار حضرات سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہوا، اور یحییٰ بن جعفر بیکندی، احمد بن جعفر، نصر بن حسین اور عراقیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری کے والد خوشحال اور دولتمند تھے اور جس قدر مالدار تھے اتنے ہی پرہیزگار تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں ابو الحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا وہ کہنے لگے میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔[2]

امام بخاری کے جدِ امجد مغیرہ بن بردزبہ جعفی مجوسی تھے اور اس زمانہ میں بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور اسی نسبت سے جعفی کہلائے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی سبب سے کہا جاتا ہے۔[3]

---

[1] شہاب الدین حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ — تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۷۴

[2] شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۱

[3] شیخ عبدالحق دہلوی، المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

ابتدائی حالات

ایام طفولیت ہی میں امام بخاری کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی تھی صغیر سن میں ہی امام بخاری نابینا ہو گئے اس وقت کے مشہور اطباء اور معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کسی کی پیش نہ جا سکی۔ آپ کی والدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں انہوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور دامن پھیلا کر اپنے لخت جگر کے لیے بصارت مانگی بالآخر دریائے رحمت جوش میں آیا اور ایک رات انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ و زاری اور دعاؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں[۵۱]

زمانہ تعلیم

ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام بخاری کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لے لیا علم حدیث کو آپ نے انتہائی کاوش اور محنت سے حاصل کیا۔ متن کو محفوظ رکھا اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا حتی کہ ایک سال بعد متن حدیث اور اس کی سند پر آپ کے عبور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔ حدثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم ۔ آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں ہے۔ استاذ نے ناراض ہو کر امام بخاری کو تہدید کی آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجیے۔ استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا پھر بتلاؤ یہ روایت کس طرح ہے۔ آپ نے عرض کیا۔ حدثنا سفیان عن زبیر بن عدی عن ابراھیم اور بتلایا کہ یہ لفظ ابی الزبیر نہیں زبیر بن عدی ہے۔ استاذ حیران رہ گئے اور انہوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی۔ امام بخاری یونہی تیزی اور مہارت سے علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبد اللہ بن مبارک، وکیع اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کر لیا تھا۔[۵۲]

زیارت حرمین و آغاز تصنیف

اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری اپنے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ حج کے بعد ان کے بھائی تو والدہ کو لے کر واپس چلے گئے اور امام بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں رہ گئے اسی دوران انہوں نے قضایا الصحابۃ والتابعین کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے پہلو میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے تاریخ کبیر میں جتنے لوگوں کے اسماء ذکر کیے ہیں مجھے ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کوئی نہ کوئی قصہ معلوم تھا۔ لیکن اختصار کے سبب میں نے ان تمام قصوں کو درج نہیں کیا۔ تاریخ کبیر کی تکمیل ہوتے ہی اس کی نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں

---

۵۱ شیخ عبد الحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

۵۲ حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۰

کہ میں نے تاریخ کبیر کو اس وقت نقل کیا جب ابھی امام بخاری کی ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی [۵۱]

حصول علم کے لیے رحلت

امام بخاری نے طلب حدیث کے لیے پہلا سفر مکہ کی طرف ۲۱۶ھ میں کیا تھا اور اگر وہ اس سے پہلے سفر کرتے تو اس زمانہ کے طبقہ عالیہ کے ان محدثین سے روایت حاصل کر لیتے جن سے ان کے معاصرین نے روایت کی ہے اگرچہ انہوں نے طبقہ عالیہ کے مقارب رواۃ مثلاً یزید بن ہارون اور ابوداؤد طیاسی کا زمانہ پالیا تھا [۵۲]

جس زمانہ میں امام بخاری مکہ میں وارد ہوئے اس وقت یمن میں امام عبدالرزاق بقید حیات موجود تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت حدیث کے لیے یمن جانے کا قصد کیا۔ لیکن کسی نے ان کو غلط خبر دی کہ امام عبدالرزاق کا انتقال ہو گیا یہ سُن کر انہوں نے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ایک واسطہ کے ساتھ امام عبدالرزاق سے روایت حدیث کرنے لگے۔

امام بخاری نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برسہا برس وطن سے دور بیٹھے اکتساب علم کرتے رہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیے مصر اور شام دو مرتبہ گیا۔ چار مرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور اَن گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔

بے مثال حافظہ

امام بخاری بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ جب ہم ان کی قوت حفظ کے کارنامے صفحات تاریخ پر دیکھتے ہیں تو یوں گمان ہوتا ہے جیسے وہ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ابوہریرہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری لڑکپن میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ امام بخاری کے سوا ہم تمام ساتھی احادیث ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے بخاری کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے احادیث ضبط نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ امام بخاری نے ہم سے کہا اچھا تم اپنے ضبط شدہ نوٹ لے آؤ۔ ہم اپنے اپنے نوٹ لے کر آئے اور امام بخاری نے سلسلہ وار احادیث سنانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور یہ سُن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا یہ روایات ہمیں امام بخاری نے لکھوائی ہیں۔

محمد بن ازہر سجستانی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ سلیمان بن حرب کی خدمت میں سماع حدیث کے لیے حاضر ہوتا تھا میں احادیث لکھتا تھا اور امام بخاری نہیں لکھتے تھے کسی نے مجھ سے کہا بخاری احادیث کو نوٹ کیوں نہیں کرتے میں نے کہا تم سے کوئی حدیث اگر لکھنے سے رہ جائے تو بخاری کے حافظہ سے لکھ لینا۔

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک دن ہم فریابی کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فریابی نے ایک حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے کہا:۔ حدثنا سفیان عن ابی عروۃ عن ابی الخطاب عن ابی حمزۃ اس سند میں سفیان کے علاوہ باقی

---

[۵۱] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

[۵۲] حافظ ابن حجر عسقلانی نے یونہی لکھا ہے لیکن امام بخاری نے چونکہ اٹھارہ سال کی عمر میں حج کیا تھا اسلیے سفر مکہ کا سن ۲۱۰ھ ہونا چاہیے سعیدی غفرلہ

تمام راویوں کی کنیت ذکر کی گئی تھی فریابی نے ان راویوں کے اصل نام پوچھے تمام مجالس پر سکتہ چھا گیا اور کسی کو بھی ان کے ناموں کا پتہ نہ چل سکا۔ بالآخر سب کی تلوں امام بخاری کی طرف اٹھیں اور انہوں نے کہنا شروع کیا، ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے، جیسے ہی امام بخاری نے یہ اسماء بیان کیے تمام حاضرین مجلس دم بخود رہ گئے[۱]

امام بخاری کی قوت حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں۔ ایک مرتبہ بلخ گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پہلے میرے پاس آتے تو میں تم کو وہ بچہ دکھلاتا جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں سلیمان نے اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاری کی تلاش شروع کر دی بالآخر سلیمان نے امام بخاری کو ڈھونڈ نکالا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں امام بخاری نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور میں جن صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں۔ نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں[۲]۔

اساتذہ و مشائخ

امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا، امام بخاری نے حصول روایت میں اکابر، اماثل اور اصاغر کے فرق کا کبھی خیال نہیں رکھا۔ انہیں جہاں سے بھی روایت ملتی اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا ان سے برتر ہو، مساوی ہو یا کمتر۔ امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد یوں تو ایک ہزار سے زائد ہے لیکن انہوں نے اپنے وقت کے جن عظیم محدثین سے سماع حدیث کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

بخارا میں محمد بن سلام بیکندی عبداللہ بن محمد مسندی، محمد بن عروہ اور ہارون بن الشعث سے بلخ میں مکی بن ابراہیم یحییٰ بن بشر الزاہد اور قتیبہ سے، مرو میں علی بن شقیق عبدان، معاذ بن اسد اور صدقہ بن فضل سے، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ بشیر بن حکم اور اسحاق سے، رَے میں حافظ ابراہیم بن موسیٰ وغیرہ سے، بغداد میں محمد بن عیسیٰ، شریح بن نعمان اور معلی بن منصور سے بصرہ میں ابو عاصم النبیل، بدل بن محبر، محمد بن عبداللہ انصاری، عبدالرحمان بن محمد، عمر بن عاصم اور عبداللہ بن رجاء سے کوفہ میں عبیداللہ بن موسیٰ، ابو نعیم، طلق بن غنام، حسن بن عطیہ، خلاد بن یحییٰ، خالد بن مخلد اور قبیصہ سے، مکہ میں ابو عبدالرحمان مقری، حمیدی اور احمد بن محمد ازرقی سے، مدینہ میں عبدالعزیز اویسی، مطرف بن عبداللہ اور ابو ثابت محمد بن

---

[۱] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ　　ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[۲] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ　　ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

عبداللہ سے، واسط میں عمرو بن محمد بن عون وغیرہ سے مصر میں سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، سعید بن بلید اور عمرو بن ربیع بن طارق سے دمشق میں ابو مسہر اور ابو نصر فرادیسی سے، قیساریہ میں محمد بن یوسف فریابی سے، عقسلان میں آدم بن ابی ایاس سے، حمص میں ابو المغیرہ، ابو الیمان، علی بن عیاش، احمد بن خالد، وہبی اور وحاظی سے سماع حدیث کیا[1]

بعض محققین نے امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کے ضبط کا ایک خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امام بخاری کے اساتذہ پانچ طبقوں میں منحصر ہیں۔ طبقہ اولیٰ میں وہ مشائخ ہیں جو ثقات تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے محمد بن عبداللہ انصاری، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم انیس، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد اور ابو نعیم وغیرہ اور طبقہ ثانیہ میں وہ مشائخ ہیں جو طبقہ اولیٰ کے معاصر ہیں لیکن وہ ثقات تابعین سے روایت نہیں کرتے جیسے آدم بن ابی ایاس، ابو مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ اور طبقہ ثالثہ میں وہ مشائخ ہیں جو کبار تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس طبقہ سے روایت کرنے میں امام مسلم بھی امام بخاری کے شریک ہیں اور طبقہ رابعہ میں وہ مشائخ ہیں جو طلب حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری کے رفیق اور شریک تھے لیکن انہوں نے سماع حدیث امام بخاری سے پہلے شروع کیا تھا جیسے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو حاتم رازی، محمد بن عبدالرحیم، عبد بن حمید اور احمد بن نصر اس طبقہ سے امام بخاری نے اس وقت احادیث کو روایت کی جب ان کے مشائخ فوت ہو چکے تھے اور جو احادیث اس طبقہ سے روایت کی ہیں وہ اور کسی کے پاس نہیں تھیں اور طبقہ خامسہ میں وہ مشائخ ہیں جو دراصل امام بخاری کے تلامذہ تھے[2] جیسے عبداللہ بن حماد آملی، عبداللہ بن عباس خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی، اس طبقہ سے بھی امام بخاری نے ضرورت اور فائدہ کے پیش نظر احادیث روایت کی ہیں، اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بہر حال اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری نے اپنے اکابر، اماثل اور اصاغر سب سے روایت حدیث کی ہے اور اپنے اس قول کو سچا کر دکھایا کہ اس وقت تک کوئی شخص کامل محدث نہیں ہو سکتا جب تک کہ خود سے برتر، مساوی اور کمتر سے حدیث روایت نہ کرے[3]

خداداد ذہانت

امام بخاری کا ذہن بہت بیدار اور نکتہ رس تھا وہ قرطاس و قلم پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا انہیں اپنے حافظہ اور ذہن پر اعتماد تھا۔ لوگوں نے بارہا فن حدیث میں امام بخاری کی قابلیت کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی خداداد ذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے

حافظ احمد بن عدی بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری بغداد آرہے ہیں تو بغداد کے محدثین نے امام بخاری کا امتحان لینے کے لیے ایک سو احادیث کے متون اور اسناد میں رد و بدل کر دیا ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سو احادیث کے متن اور

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] امام ترمذی بھی اسی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سعیدی غفرلہ

[3] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

سند الٹ پلٹ کر دیے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاری سے سوال کرے۔

امام بخاری جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں علماء امراء اور عوام کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقلوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی امام بخاری سے پوچھا تھا۔ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاری نے ہر بار نفی میں جواب دیا جاننے والے اصل سبب سمجھ کر امام بخاری کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور انجان لوگ اس جواب کو امام بخاری کا عجز سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اسی طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کیے اور امام بخاری نے اسی طرح جواب دیے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سو احادیث پوری کر ڈالیں اور امام بخاری نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ جب امام بخاری نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی اس کی اس نے یہ سند بیان کی تھی اور اس کی سند یہ ہے اس طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سو احادیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری نے اپنے بیان کو ختم کیا تمام مجلس میں تحسین و مرحبا کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور اٹھا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا۔[۱]

حافظ ابو الازہر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں، اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک لگاتار اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاری کو نہ سند میں مغالطہ دے سکے نہ متن میں۔[۲]

کثرت طرق پر اطلاع

امام بخاری علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی تھی امام بخاری کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طرق و اسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

یوسف بن موسیٰ مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ منادی کی آواز آئی اے علم کے طلبگارو! امام محمد بن اسماعیل یہاں آئے ہوئے ہیں جس نے ان سے احادیث کی روایت لینی ہو وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مروزی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دبلا پتلا سانو جوان ستون کے قریب انتہائی سادگی اور خضوع و

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[۲] شہاب الدین احمد القسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

خشوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ یہی امام بخاری تھے اعلان سنتے ہی چاروں طرف سے مشتاق امام بخاری کے گرد جمع ہو گئے امام بخاری نے انہیں اگلے روز احادیث لکھوانے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز صبح مجلس املاء منعقد ہو گئی۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہی احادیث لکھواؤں گا جو تمہارے شہر کے محدثین بیان کرتے ہیں لیکن نئی سند کے ساتھ پھر آپ نے ایک حدیث منصور کی روایت سے پڑھی اور فرمایا تمہارے شہر والے اس حدیث کو منصور کے غیر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح امام بخاری نے ان کو کثیر تعداد میں احادیث لکھوائیں اور ہر حدیث کے بارے میں فرماتے تمہارے شہر والوں نے اس کو فلاں سے روایت کیا ہے اور میں اس کو فلاں سے لکھواتا ہوں[1]

حافظ ابواحمد اعمش بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نیشاپور کی ایک مجلس میں امام مسلم بن حجاج بھی امام بخاری سے ملنے آئے دورانِ مجلس کسی شخص نے یہ حدیث پڑھی۔ عن ابی جریج عن موسیٰ بن عقبة عن اسمٰعیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کفارة المجلس اذا قام العبد ان یقول سبحٰنك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك۔

امام مسلم نے اس حدیث کو سن کر کہا سبحان اللہ کس قدر عمدہ حدیث ہے دنیا میں اس کا ثانی نہیں ہے یعنی یہ حدیث صرف اسی سند سے پائی جاتی ہے پھر امام بخاری سے پوچھا کیا اس حدیث کی آپ کو کسی اور سند کا علم ہے امام بخاری نے فرمایا ہاں لیکن وہ سند معلول ہے۔ امام مسلم نے درخواست کی کہ مجھے وہ سند بتلائیں۔ امام بخاری نے فرمایا جس چیز کو اللہ تعالےٰ نے ظاہر نہیں کیا اسے مخفی ہی رہنے دو۔ امام مسلم نے اٹھ کر امام بخاری کے سر کو بوسہ دیا اور اس عاجزی سے مطالبہ کیا کہ اگر امام بخاری نہ بتلاتے تو قریب تھا کہ امام مسلم رو پڑتے بالآخر امام بخاری نے فرمایا اگر نہیں مانتے تو لکھو: حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل حدثنا وهیب حدثنا موسیٰ بن عقبة عن عون بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفارة المجلس۔

امام مسلم اس حدیث کو سن کر بے حد مسرور ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے اے امام میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شخص آپ کا مماثل نہیں ہے اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا[2]

معرفت علل حدیث

علل حدیث کی معرفت کو علم اصول حدیث میں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے حدیث معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو یعنی حدیث بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو لیکن در اصل اس میں کوئی سقم ہو مثلاً موقوف کو مرفوع قرار دیا گیا ہو یا بالعکس اسی طرح مرسل کو موصول قرار دیا ہو یا بالعکس یا ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث میں داخل کر دیا گیا ہو یا اور کوئی وہم ہو۔ ان علل مذکورہ میں سے کوئی علت بھی سند یا متن میں پائی جاتی ہو تو وہ حدیث معلل ہوتی ہے۔ آئمہ حدیث نے روایت معلل کی معرفت کو بہت مشکل قرار دیا ہے حتیٰ کہ عبدالرحمان مہدی نے کہا کہ علل حدیث کی معرفت الہام کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

امام بخاری حدیث کے باقی فنون کی طرح علل حدیث میں بھی انتہائی ماہر اور اپنے وقت کے امام گردانے جاتے ہیں

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

اور بڑے بڑے مشہور محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے علل حدیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے وراق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام مسلم بن حجاج، امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے استاذ الاساتذہ، سید المحدثین اور علل حدیث کے طبیب یہ بتلائیے کہ اخبرنا ابن جریج عن موسیٰ عن عقبہ عن سہیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ اس سند میں کونسی علت ہے امام بخاری نے فرمایا کہ موسیٰ بن عقبہ کا سہیل سے سماع نہیں ہے۔ پس جو حدیث بظاہر متصل تھی وہ درحقیقت منقطع ثابت ہوئی[1]

حافظ احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقعہ پر دیکھا کہ محمد بن یحیٰی ذہلی، امام بخاری سے اسماء اور علل کے بارے میں سوال کر رہے تھے اور امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر نکل رہا ہو[2]

نجی حالات

امام بخاری کے والد محدث اسماعیل بن ابراہیم انتہائی امیر کبیر شخص تھے اور امام بخاری نے ان سے وراثت میں مال و دولت کا بہت بڑا حصہ حاصل کیا تھا۔ امام بخاری اپنا مال مضاربت پر دیتے تھے خود بنفسہٖ تجارت نہیں کرتے تھے ایک شخص نے آپ کے پچیس ہزار درہم دینے تھے آپ نے فرمایا تم دس درہم ماہانہ ادا کر دیا کرو۔

ابو سعید بکر بن منیر کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو حفص نے امام بخاری کے پاس کچھ سامان بھیجا تجار کو پتہ چلا تو وہ اس سامان کو خریدنے کے لیے پہنچ گئے اور پانچ ہزار درہم کی پیش کش کی آپ نے فرمایا رات کو آنا شام کو تاجروں کا دوسرا گروہ آیا اور اس نے دس ہزار درہم کی پیش کش کر دی آپ نے فرمایا میں پہلے گروہ کے ساتھ بیع کی نیت کر چکا ہوں۔ اب پانچ ہزار درہم کی خاطر میں اپنی نیت بدلنا نہیں چاہتا۔

سادگی اور انکساری

امام بخاری مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور جفاکش تھے اپنی ضرورت کے تمام کام خود کر لیا کرتے تھے۔ مال و دولت اور جاہ مرتبت کے باوجود کبھی خدام اور غلاموں کا حشم قائم نہیں رکھا۔ محمد بن حاتم وراق آپ کے خصوصی شاگرد تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر دیوار میں اینٹیں لگا رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر کہا آپ رہنے دیجیے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ عمل مجھے نفع دے گا۔

وراق کہتے ہیں کہ جب ہم امام بخاری کے ساتھ کسی سفر میں جاتے تو آپ ہم سب کو ایک کمرہ میں جمع کر دیا کرتے اور خود علیحدہ رہتے۔ ایک بار میں نے دیکھا امام بخاری رات کو پندرہ بیس مرتبہ اٹھے اور ہر مرتبہ خود اپنے ہاتھ سے آگ جلا کر چراغ روشن کیا کچھ احادیث نکالیں ان پر نشانات لگائے پھر تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ میں نے عرض کیا آپ نے رات کو اٹھ کر تنہا مشقت برداشت کی مجھے اٹھا لیتے۔ فرمایا تم جوان ہو اور گہری نیند سوتے ہو میں تمہاری نیند خراب کرنا

---

[1] طاہر بن صالح بن احمد الجزائری — توجیہ النظر ص ۲۶۸

[2] حافظ ابن حجر العسقلانی — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۰

فیاضی، امام بخاری جس قدر مال سے غنی تھے اس سے زیادہ ان کا دل غنی تھا۔ بعض اوقات ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ وراق کہتے ہیں امام بخاری کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی اور یہ تمام رقم وہ طلبہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

زہد لذائذ دنیاویہ اور عیش و عشرت سے امام بخاری کوسوں دور تھے طلب علم میں لبسا اوقات انہوں نے سوکھی ہوئی گھاس کھا کر بھی وقت گذارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتلایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر ان کی انتڑیاں سوکھ چکی ہیں اس وقت امام بخاری نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

خدا خوفی امام بخاری تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے ظاہر و باطن میں خدا سے بے حد ڈرتے تھے مشتبہات سے بچتے۔ غیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انہیں تیر اندازی کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ ان کا تیر نہر کے پل پر لگا اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے اور پل کے مالک حمید بن الاخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ یا ہم کو کیل بدلنے کی اجازت دو یا کیل کی قیمت لے لو اور یا ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن الاخضر نے سلام بھیجا اور کہا اے ابو عبداللہ میں صرف یہ کیل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے تصرف میں دیتا ہوں جس طرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاری نے جب یہ جواب سنا تو ان کا چہرہ کھل اٹھا اسی خوشی میں انہوں نے پانچ سو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیے۔

ایک شخص نے امام بخاری سے کہا آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیوب بیان کیے ہیں اور ان کی غیبت کی ہے امام بخاری نے کہا میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا صرف روایت بیان کی ہے چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا رماہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔ بکر بن منیر سے روایت ہے کہ امام بخاری کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالےٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

عبادت و ریاضت امام بخاری بے حد عبادت گذار اور شب بیدار تھے کثرت سے نوافل پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے۔ تراویح میں ختم قرآن کرتے اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیا ہے۔ شاگرد نے دیکھا قمیص کے نیچے زنبور تھی جس نے ان کے بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنگ لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سوجھ گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا جب آپ کو زنبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تھا اس وقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی۔ آپ نے فرمایا میں قرآن کریم کی جس آیت

کی تلاوت کر رہا تھا اس میں اتنا ذوق و شوق پا رہا تھا کہ میں اس وقت اس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

اخلاق حسنہ

امام بخاری بڑے خلیق انتہائی بردبار اور حلیم تھے کسی شخص کی بدسلوکی پر وہ کبھی غیظ و غضب میں نہ آتے اور برائی کا بدلہ ہمیشہ نیکی سے دیا کرتے تھے کسی شخص کی اصلاح مقصود ہوتی تو اسے بر سر مجلس کبھی ملامت نہ کرتے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور کبھی کسی شخص کو شرمندہ نہ ہونے دیتے۔

عبداللہ محمد صیادنی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری لکھ رہے تھے۔ ناگاہ کنیز آگے سے گزری اور اس نے پیر کی ٹھوکر سے دوات گرادی آپ نے فرمایا دیکھ کر چلا کرو اس نے تنگ کر بدتمیزی سے جواب دیا جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا جاؤ تم آزاد ہو۔

علی بن محمد منصور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری مسجد کے اندر حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کی ڈاڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی اس نے وہ گندگی ڈاڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ علی بن محمد کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ امام بخاری نے لوگوں کی نظریں بچا کر چپکے سے وہ گندگی اپنی آستین میں اٹھا کر رکھ لی اور بعد میں لوگوں کے جانے کے بعد وہ گندگی مسجد کے باہر پھینک دی اس طرح امام بخاری نے مسجد کے فرش کو بھی گندگی سے صاف کیا اور اس شخص کو بھی بر سر مجلس شرمندگی سے بچا لیا۔[1]

امام بخاری بے حد صابر و شاکر تھے اور اپنی ذات کا انتقام بالکل نہیں لیتے تھے۔ ان کے شیوخ میں سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے نیشاپور میں الفاظ قرآن کو غیر مخلوق نہ کہنے پر امام بخاری کے خلاف محاذ قائم کر دیا اور امام بخاری کے درس پر پابندی لگا دی اور بر سر عام کہہ دیا کہ بخاری اس شہر میں نہیں رہ سکتے جس کی وجہ سے امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ذہلی کی اس بدسلوکی سے امام مسلم اس قدر برہم ہوئے کہ انہوں نے وہ تمام احادیث جو ذہلی سے املاء کی تھیں ایک بنڈل میں باندھ کر واپس ذہلی کو بھجوا دیں۔ لیکن امام بخاری نے ذہلی کی روایت کو نہیں چھوڑا اور صحیح بخاری میں ذہلی کی روایت کو برقرار رکھا البتہ پورا نام ذکر کرنے کی بجائے یا فقط محمد لکھتے ہیں یا اس کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن خالد لکھتے کسی نے اس اجمال کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ ذہلی مجھ پر جرح کرتا ہے اگر میں اس کا نام صراحتہً ذکر کردوں تو وہ متعین ہو جائے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ میں اپنے جارح کی تعدیل کر رہا ہوں اور اس سے میری صداقت اور عدالت پر حرف آئے گا جس کا اثر میری روایت پر پڑے گا۔

امام بخاری کا فقہی مسلک

امام بخاری کے اپنے کلام میں اس بات کی کوئی تصریح نہیں ہے کہ ان کا فقہی مسلک کیا تھا البتہ جامع صحیح میں امام بخاری ایسی احادیث بکثرت لائے ہیں جو مسلک شافعی کی مؤید ہیں اور غالباً اسی بنا پر بعض مشاہیر علماء نے ان کو امام شافعی کا مقلد گردانا ہے چنانچہ امام قسطلانی تاج الدین سبکی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

وقد ذكره ابو عاصم فی طبقات اصحابنا	ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ

---

[1] سیرت کے یہ تمام واقعات ھدی الساری (ج ۲ ص ۴-۲۵۲) سے لیے گئے ہیں۔

الشافعية [1]

میں بیان کیا ہے۔

اور تاج الدین سبکی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

وسمع بمكة عن الحميدى وعليه تفقه عن الشافعي [2]

یعنی امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا اور انہیں سے فقہ شافعی پڑھی۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

ذكر ابو عاصم العبادى ابا عبد الله فى كتابه الطبقات وقال سمع من الزعفرانى وابى ثور والكرابيسى قلت وتفقه على الحميدى و كلهم من اصحاب الشافعي [3]

ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں انہوں نے حمیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

امام تاج الدین سبکی نے یہ تمام ثبوت حافظ ابو عاصم کے اس قول کو تقویت پہنچانے کے لیے ذکر کیے ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ حافظ ابو عاصم ۳۵۷ھ میں یعنی امام بخاری کے وصال کے ٹھیک ایک سو ایک سال بعد پیدا ہوئے ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا اس لیے ان کی بات پر اعتماد کرنے کی وجوہ ہیں۔

اور نواب صدیق حسن بھوپالی مدینۃ العلوم سے نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

ولنذكر بعد ذلك نبذا من ائمة الشافعية ليكون الكتب كامل الطرفين حائز الشرفين وهؤلاء صنفان احدهما من تشرف بصحبته الامام الشافعي والاخر من تلاهم من الائمة اما الاول فمنهم احمد الخلال، ابو جعفر البغدادى واما الصنف الثانى فمنهم محمد بن ادريس ابو حاتم الرازى ومحمد بن اسمٰعيل البخارى ومحمد بن على الحكيم ترمذى [4]۔

اور ہمیں چاہیے کہ اب کچھ آئمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور آئمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہیں جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی، دوسری قسم کے آئمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی محمد بن اسماعیل البخاری اور حکیم ترمذی۔

ان ٹھوس حوالجات سے پیش نظر امت کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

---

[1] ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۶

[2] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۳

[3] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۴

[4] نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ابجد العلوم ص ۸۱۱

بہر حال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی مثال شوافع میں ایسی ہے جیسے احناف میں امام ابوجعفر طحاوی کی۔

کلمات الثناء امام بخاری کے علمی اور عملی کمالات اور ان کے فضائل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہلِ فضل حضرات نے اعتراف کیا ہے۔ جن لوگوں نے آپ کی علمی اور عملی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ، معاصرین اور تلامذہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ اگر امام بخاری کے حق میں بیان کیے گئے تمام تعریفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری کی اس قدر مدح و ثنا کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا۔

اساتذہ سے امام بخاری کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے کہا امام بخاری حدیث میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ کسی شخص نے اس بات پر تعجب کیا تو انہوں نے کہا اگر تم امام مالک کو دیکھتے تو ان میں اور بخاری میں سر مو فرق نہ پاتے۔ امام بخاری کے ایک اور استاذ قتیبہ بن سعید نے کہا میرے پاس مشرق و مغرب سے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا ارض خراسان نے آج تک بخاری کی نظیر نہیں پیدا کی۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا بخاری سے احادیث روایت کرو اور ان کو لکھ لیا کرو۔ بلا ریب اگر بخاری، حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو وہ علم حدیث میں ان کی طرف رجوع کرتے۔

معاصرین سے امام بخاری کے معاصرین میں سے دارمی نے کہا میں نے حجاز، شام اور عراق کے علماء دیکھے مگر بخاری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن خزیمہ نے کہا اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالم بالحدیث نہیں ہے۔ حاتم بن منصور نے کہا امام بخاری اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہیں۔

تلامذہ سے اور تلامذہ میں سے امام ترمذی نے کہا میں نے اسانید اور علل کے علم میں امام بخاری سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری کا کوئی مماثل نہیں ہے اور سلیم بن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ سال سے امام بخاری جیسا کوئی شخص نہ علم میں دیکھا ہے نہ عمل میں[1]

تلامذہ کی تعداد امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علوم اسلامیہ کے مرکز قرار دیے جاتے تھے ان شہروں میں امام بخاری بار ہا گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث املاء کرائیں۔ بخارا سے لے کر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملا علی قاری ہروی اور قسطلانی نے

---

[1] ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۴

لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ اشخاص نے روایت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدد و شمار ان کے تلامذہ کا احصار کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بخاری کے تلامذہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں امام بخاری کے مشائخ میں سے عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرمادی اور محمد بن خلف بن قتیبہ نسان سے روایت کی ہے[1]

معاصرین میں سے ابوزرعہ، ابوحاتم رازیان، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون جمال، محمد بن عبداللہ بن مطین، اسحاق بن احمد بن زیرک فارسی، محمد بن قتیبہ بخاری اور ابوبکر بن اعین نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

اکابرین میں سے حافظ صالح بن محمد، مسلم بن حجاج، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی ابوعبدالرحمٰن نسائی اور ابوعیسیٰ ترمذی نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

جن لوگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان کے اسماء یہ ہیں: عمر بن محمد بحیری، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر بزار، حسین بن محمد بتائی، یعقوب بن یوسف بن اخرم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سہل بن شاذویہ بخاری، عبیداللہ بن واصل، قاسم بن زکریا مطرز، ابوقریش محمد بن جمعہ، محمد بن سلیمان باغندی، ابراہیم بن موسیٰ جوہری، علی بن عباس ابوحامد اعمشی، ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی، اسحاق بن داؤد، حاشد بن اسماعیل بخاری، محمد بن عبداللہ بن جنید، محمد بن موسیٰ، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابوبکر بن داؤد، ابوالقاسم بغوی، ابومحمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی، اور حسین بن عامی بغدادی۔

تصانیف

امام بخاری کی زندگی کا اکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر در شہر سفر میں گزرا ہے اور انہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر کام کرنے کا موقعہ بہت کم ملا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھوڑی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر حضرات نے جو امام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ الجامع الصحیح۔ ۲۔ التاریخ الکبیر۔ ۳۔ التاریخ الاوسط۔ ۴۔ التاریخ الصغیر۔ ۵۔ کتاب الضعفاء۔ ۶۔ کتاب الکنی۔ ۷۔ الادب المفرد۔ ۸۔ جزء رفع الیدین۔ ۹۔ جزء القراۃ خلف الامام۔ ۱۰۔ کتاب الاشربۃ۔ ۱۱۔ کتاب الہبہ۔ ۱۲۔ کتاب العلل۔ ۱۳۔ برالوالدین۔ ۱۴۔ الجامع الکبیر۔ ۱۵۔ التفسیر الکبیر۔ ۱۶۔ المسند الکبیر۔ ۱۷۔ خلق افعال العباد۔ ۱۸۔ قضایہ الصحابہ والتابعین ۱۹۔ کتاب الوحدان۔ ۲۰۔ کتاب المبسوط۔ ۲۱۔ کتاب الفوائد۔ ۲۲۔ اسامی الصحابہ۔

خلق قرآن کا مناقشہ

سنہ ۲۵۰ھ میں امام بخاری نے نیشاپور آنے کا پروگرام بنایا اس خبر کو سنتے ہی اہالیان نیشاپور میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس زمانہ میں محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپور کی علمی ریاست کے والی تھے۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے شہر کے لوگوں کو امام بخاری کے استقبال کی تلقین کی بنا پر لوگوں کے ایک انبوہ کثیر نے محمد بن یحییٰ کی قیادت میں شہر سے تین مرحلہ آگے جا کر امام بخاری کا استقبال کیا اور انتہائی تزک و احتشام سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے اتنا عظیم الشان استقبال نہ کسی عالم

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

کا دیکھا تھا نہ کسی حاکم کا۔

امام بخاری نے نیشاپور میں درس حدیث دینا شروع کیا ان کے درس میں ہر وقت اژدہام رہتا تھا اور بے حساب لوگ امام بخاری سے علم حدیث کا استفادہ کرتے تھے۔ بعض حاسدین کو امام بخاری کی شہرت اور مقبولیت بُری لگی اور انہوں نے محمد بن یحیٰی کو امام بخاری کا مخالف بنا دیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن یحیٰی ذہلی قرآن کریم کے الفاظ کو بھی قدیم مانتے تھے۔ اس پر بڑی شدت سے قائم تھے کسی شخص نے جا کر امام بخاری سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام بخاری ٹالتے رہے جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اس نے پھر اصرار کیا قرآن کے الفاظ کا حکم بتلائیے تو آپ نے کہا:۔ افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا۔ (ہمارے افعال مخلوق ہیں اور الفاظ بھی ہمارے افعال ہیں) بس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ امام بخاری الفاظ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں جب ذہلی تک یہ خبر پہنچی تو وہ تمام عنایات منقطع کر کے یکسر مخالف ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ بخاری کے درس میں کوئی شخص نہ جائے۔ چنانچہ مسلم بن حجاج کے سوا تمام لوگوں نے امام بخاری کے درس میں جانا بند کر دیا۔ آخر کار جب امام بخاری اہل نیشاپور سے مایوس ہو گئے تو آپ نے نیشاپور سے بخارا کی طرف روانگی کا قصد کر لیا[1]

وطن کو واپسی

جب اہلِ وطن کو معلوم ہوا کہ امام بخاری وطن واپس لوٹ رہے ہیں تو انہیں بے حد خوشی ہوئی۔ انہوں نے بخارا سے کئی منزل پہلے امام بخاری کی پیشوائی کے لیے خیمے نصب کر دیے اور بڑے تزک و اہتمام اور شان و شکوہ سے امام بخاری کو شہر سے کر آئے۔ امام بخاری نے بخارا میں درس قائم کر دیا اور اطمینان سے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔

حاسدین نے یہاں بھی امام بخاری کا پیچھا نہ چھوڑا وہ خلافت عباسیہ کے نائب خالد بن احمد ذہلی والی بخارا کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ امام بخاری سے کہیے کہ وہ آپ کے صاحبزادے کو گھر آ کر پڑھایا کریں جب والی بخارا نے امام بخاری سے یہ فرمائش کی تو آپ نے فرمایا میں علم کو سلاطین کے دروازے پر لے جا کر ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ جس شخص کو پڑھنے کی ضرورت ہے اس کو میرے درس میں آنا چاہیے۔ والی بخارا نے کہا اگر میرا لڑکا درس میں آئے تو وہ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پڑھے گا آپ کو اسے علیحدہ پڑھانا ہو گا۔ امام بخاری نے جواب دیا میں کسی شخص کو احادیث رسول کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔ یہ جواب سن کر حاکم ناراض ہو گیا اور اس نے ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

امام بخاری اپنے وطن میں آ کر بے وطن ہونے پر بہت آزردہ ہوئے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والئ بخارا خالد بن احمد ذہلی کو معزول کر دیا اور اسے گدھے پر سوار کرا کے محل سے نکالا گیا اور قید خانہ میں بند کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی ذلت اور رسوائی سے چند دن گزارنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے امیر بخارا کی معاونت

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ   ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

کی تھی وہ سب مختلف بلاؤں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے [1]

وصال

بخارا سے واپس ہونے کے بعد امام بخاری نے سمرقند جانے کا قصد کیا۔ ابھی سمرقند سے کئی منزل دور تھے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اہلِ سمرقند میں آپ کے بارے میں دو آراء ہو گئی ہیں یہ سن کر آپ وہیں راستہ میں خرتنگ نامی ایک بستی میں رک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے خدا یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوتی جا رہی ہے مجھے اپنے پاس واپس بلا لے۔ اس دعا کے بعد آپ بیمار پڑ گئے۔ اس اثناء میں اہلِ سمرقند نے بلانے کے لیے آپ کے پاس قاصد بھیجا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے مگر طاقت نے ساتھ نہ دیا، چند دعائیں پڑھیں اور لیٹ گئے۔ جسم سے پسینہ بہنا شروع ہوا۔ ابھی وہ پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ آپ نے جان، جان آفرین کے سپرد کر دی اور اس طرح یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی زندگی گزار کر رات کے وقت علم و فضل کا وہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا جس کے علم و عمل کی روشنی سے سمرقند، بخارا، بغداد اور نیشاپور کے بے شمار عوام و خواص اپنے دل و دماغ کو منور کر رہے تھے [2]

بارگاہ رسالت میں مقبولیت

امام بخاری نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کی تلاش آپ کے اقوال کی تتبع اور آپ کی احادیث کی خدمت میں گزاری۔ ان کی زندگی کا ایک ایک عمل متابعت رسول کا مظہر تھا۔ وراق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور حضور جس جگہ قدم رکھتے ہیں امام بخاری بھی بعد میں وہیں قدم رکھتے ہیں [3]

فربری کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کیا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عنایات جس طرح زندگی میں امام بخاری کے شامل حال تھیں اسی طرح وصال کے بعد بھی یہ توجہات ان پر سایہ فگن رہیں۔ چنانچہ عبدالواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا بخاری کا۔ طواویسی کہتے ہیں چند دن بعد مجھے امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ امام بخاری کا اسی رات انتقال ہوا تھا جس رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

مزار بخاری کی برکات

امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت مدید تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آ کر امام بخاری

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے [۱]

ابوالفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے وصال کے دو سو سال بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہوگیا لوگوں نے بارہا نماز استسقاء پڑھی، دعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جاکر اللہ تعالے سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ تعالے تمہاری دعا قبول کرلے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کرلیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا لوگوں نے وہاں گریہ وزاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالے سے نہایت خضوع وخشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دعا کے لیے سفارش کی درخواست کی اسی وقت آسمان پر بادل اُمڈ آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لیے خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہوگیا [۲]

حرفِ آخر

امام بخاری عالم وفاضل عابد وزاہد اور فیاض وجواد تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ خوف الٰہی سے زرد اور محبتِ رسول سے روشن رہتا تھا۔ ان کے فیضان کا جو سلسلہ ان کی زندگی میں قائم ہوا تھا وہ آج تک نہیں ٹوٹا اور آج امت مسلمہ دین کے جن احکام سے واقف ہے ان میں امام بخاری کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے رسول اللہ کی احادیث کی اشاعت کی اللہ تعالے نے ان کے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا اور حق یہ ہے کہ جب تک مدارس اور مکاتب میں قلیل وقال رسول کی محفل سجی رہے گی آسمان رحمت سے بخاری کی قبر پر انوار وتجلیات کی بارش ہوتی رہے گی۔

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

[۲] شہاب الدین احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۹

صحیح بخاری

امام بخاری کی تصانیف یوں تو بیس سے زیادہ ہیں لیکن جو عظمت، شہرت اور مقبولیت صحیح بخاری کے حصہ میں آئی وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہ ہوسکی بلکہ حق یہ ہے کہ تمام امہات کتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا۔ نیز علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ امام شافعی نے موطأ امام مالک کو صحیح ترین کتاب قرار دیا تھا لیکن وہ صحیح بخاری کی تصنیف سے پہلے کی بات تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ صحیح بخاری کے منظر وجود میں آنے کے بعد متقدمین کی تمام کتابیں پس منظر میں چلی گئیں۔

متاخرین کی کتابوں میں صحیح مسلم نے بے شک بڑا نام کمایا بلکہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح بھی دے ڈالی لیکن ان لوگوں کو جمہور کی موافقت حاصل نہ ہوسکی اور محققین نے دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ مسلم کی احادیث کا درجہ صحت اور اتصال میں بخاری سے بہت کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں جس قدر احادیث درج کی ہیں وہ سب امام بخاری کی توجہ اور عنایت کا ثمرہ ہیں اسی لیے دار قطنی نے کہہ دیا کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم سے کسی حدیث کا ظہور نہ ہوتا۔

سبب تالیف

عہد صحابہ و تابعین میں تدوین احادیث کا اہتمام نہیں تھا جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے ضبط صدر اور حافظہ پر قوی اعتماد تھا البتہ اتباع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا عام رواج ہوچکا تھا اور متعدد جلیل القدر محدثین نے مجموعہ احادیث ترتیب دے رکھے تھے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی کتاب الآثار، امام مالک کی موطا، جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور مسند احمد کی بہت شہرت تھی لیکن اس وقت تک حدیث کے موضوع پر جس قدر کتابیں معرض وجود میں آئی تھیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی صرف احادیث صحیحہ لانے کا التزام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان میں شاذ، منکر، مدلس اور معلل ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی تھیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ ایک ایسا مجموعہ احادیث ترتیب دیا جائے جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کیا جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ نے امام بخاری سے کہا کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کو اسانید صحیحہ کے ساتھ جمع کرلو تاکہ صحیح مجرد کا مجموعہ تیار ہو جائے۔

اسی زمانہ میں امام بخاری نے خواب دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے پنکھا جھل کر مکھیاں اڑا رہے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹی باتوں کو دور کریں گے۔ اس تعبیر کے بعد امام بخاری نے احادیث صحیحہ جمع کرنے کا پختہ عزم کرلیا[1] (حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کی تالیف کے صرف یہی دو سبب تھے لیکن اگر نظر غائر سے صحیح بخاری کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تالیف صحیح کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ تراجم پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔ مثلاً: کتاب العلم میں ایک عنوان قائم کیا۔ باب العلم قبل القول والعمل لقول اللہ عزوجل فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ فبدأ بالعلم الخ
اس باب کے تحت امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر نہیں کی بلکہ ترجمۃ الباب پر صرف مذکورہ آیت سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے علم کا اور پھر لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں ایک باب قائم کیا: لایقبل اللہ صدقۃ من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب لقولہ تعالیٰ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذیٰ واللہ غنی حلیم۔[۱]
اس آیت کریمہ پر یہ باب ختم کر دیا گیا اور اس باب کے اثبات کے لیے امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے۔ بلکہ ترجمۃ الباب کو اس آیت کریمہ سے التزاماً ثابت کیا ہے کہ جب مال حلال سے صدقہ بھی بوجہ احسان مقبول نہیں ہے تو مال حرام سے دیا ہوا صدقہ کب قبول ہو سکتا ہے۔ ان شواہد سے معلوم ہوا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال بھی ہے۔

استدلال علی المسائل کے علاوہ تالیف صحیح کی تیسری غرض احادیث سے مسائل کا استنباط ہے کیونکہ ایک حدیث کو امام بخاری متعدد جگہ لاتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایک حدیث کو انہوں نے سولہ سولہ مقامات پر ذکر کیا ہے اگر ان کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کا جمع کرنا ہوتا تو وہ ایک بار حدیث کے ذکر کر دینے سے پورا ہو سکتا تھا اور جب وہ ایک حدیث کو مختلف ابواب کے تحت متعدد جگہ لاتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک موقعہ پر بعض صحابہ نے عجلت کی وجہ سے پیروں کو دھونے کی بجائے فقط مسح کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ ویل للاعقاب من النار اس حدیث کا امام بخاری نے دو جگہ ذکر کیا ہے ایک جگہ باب من رفع صوتہ بالعلم اور دوسری جگہ باب غسل الرجلین ولا یمسح علی القدمین کے تحت گویا اس حدیث سے امام بخاری نے دو مسئلوں کا استنباط کیا ایک بلند آواز سے علم کی بات کہنے کا دوسرے پیروں پر مسح کی عدم کفایت کا۔
بہر حال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصود جمع احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔

تسمیہ امام بخاری نے اپنی صحیح کا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لیکن عوام و خواص میں یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہو گئی۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مخصوص عنوانوں کے تحت احادیث ذکر کی جائیں جو یہ ہیں: سیر، تفسیر، آداب، عقائد، فتن، احکام

حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۔ ملا علی قاری المتوفی مرقاۃ المفاتیح ج ا ص ۱۳۔ [۱] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ا ص ۱۶

[۲] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ا ص ۱۸۹

الشرائط مناقب اور الصحیح کا مطلب ہے کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح ہوں اور المختصر من امور رسول اللہ کا مفاد یہ ہے کہ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث لائی جائیں گی۔

ادب اور اہتمام امام بخاری نے اپنی صحیح کا چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کیا ہے حدیث شریف کو کتاب میں ذکر کرنے سے پہلے وہ غسل کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے پھر اس حدیث کی صحت کے بارے میں استخارہ کرتے اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال کی مدت میں مکمل کیا میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث شامل کی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا مسودہ مکہ، بصرہ اور بخارا میں تیار کیا اور اس کی تبییض مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں روضہ شریفہ کے پہلو میں بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ امام بخاری کے شاگرد محمد بن ابی حاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا، کیا آپ کو وہ تمام احادیث یاد ہیں جو آپ نے اپنی صحیح میں وارد کی ہیں امام بخاری نے فرمایا جامع صحیح کی کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے [1]

تین مرتبہ تصنیف سے غالباً تسوید تبییض اور تنقیح مراد ہے اور صحیح بخاری کے نسخوں کا اختلاف بھی شاید اسی وجہ سے ہے بعض صوفیاء سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری نے مسودہ لکھا دوسری مرتبہ مبیضہ تیار کیا تیسری بار ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالمشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔ [2]

مقبولیت اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی صحیح کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی۔ قرآن کریم کے بعد جس کتاب پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے وہ صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔ اس کی بے شمار شروح لکھی گئی ہیں اس کی تعلیقات، متابعات، شواہد اور رجال کی تحقیق پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں اور امام بخاری کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام دینی مدارس میں انتہائی اہتمام اور شکوہ کے ساتھ صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس طرح امام بخاری مقبول تھے اسی طرح ان کی صحیح بھی بارگاہ رسالت میں شرف پذیرائی رکھتی ہے۔ ابو زید مروزی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا حضور نے فرمایا ابو زید! شافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ کی کتاب کون سی ہے فرمایا محمد بن اسماعیل کی جامع [3] اور انور شاہ کشمیری بیان کرتے ہیں کہ امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ ساتھیوں کے

---

[1] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ا ص ۱۸

[2] شیخ عبدالحق المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۰

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ا ص ۲۶۲

سے ایک حنفی تھا۔[۱]

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ عرفاء سے منقول ہے کہ اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ غرق نہیں ہوتی اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خشک سالی میں صحیح بخاری کی قرأت سے بارش ہو جاتی ہے۔[۲]

موضوع صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا امام بخاری نے التزام کیا ہے۔ ان کے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور آئمہ فتاوی کے احکام ذکر کیے گئے ہیں وہ سب بالتبع ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی ان کی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

اسلوب ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ تراجم الابواب پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ان کا مقصود تھا۔ چنانچہ ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتے ہیں پھر کبھی اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں اور بعض اوقات آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ارشادات آئمہ فتوی سے اس کی تائید کرتے ہیں اس کے بعد اس باب کے تحت اپنی پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور کبھی سند معلق سے حدیث وارد کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند کے حدیث ذکر کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کبھی ایک باب کے تحت احادیث کثیرہ روایت کرتے ہیں اور کبھی صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے جب انہیں ترجمۃ الباب کے لیے اپنی شرائط پر احادیث مل جائیں اور کبھی ترجمۃ الباب کے تحت کسی حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کسی حدیث کے بعینہٖ الفاظ یا اس کے ہم معنی الفاظ کو عنوان باب بنا کر یہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان کی شرائط پر حدیث نہیں مل سکی اور عنوان باب کو الفاظ حدیث کے ساتھ تعبیر کر کے یہ اشارہ کرتے ہیں کہ یہ حدیث فی نفسہٖ لائق حجت ہے۔

کبھی امام بخاری ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اس سے ان کا مقصود اس حدیث سے ان متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن سے متعلق الابواب کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

شرائط امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ ان کے شیخ سے لے کر صحابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں۔ ثقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مسلم، عادل، کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ ہوں اگر راوی حدیث قلیل الملازمۃ مع الشیخ ہوں تو اس کی روایت بھی اخذ کر لیتے ہیں لیکن ایسے راویوں سے امام بخاری انتخاب کرتے ہیں استیعاب نہیں کرتے نیز ثقہ راویوں کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ وہ اپنے

---

[۱] شیخ محمد انور کشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ — فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴

[۲] ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۴

سے اوثق رواۃ کی مخالفت نہ کریں اور نہ ہی ان میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو[1] اور متصل کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی یا تو اپنے شیخ سے سمعت یا حدثنا کے صیغہ کے ساتھ سماع حدیث کی تصریح کرے اور یا ایسا صیغہ لائے جو بظاہر سماع پر دلالت کرے۔ مثلاً عن فلاں یا ان فلانا قال اس دوسری شکل میں ضروری ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔

امام بخاری کی شرط ملاقات پر امام مسلم نے اعتراض کیا کہ پھر امام بخاری کو چاہیے کہ وہ حدیث معنعن کو بالکل قبول نہ کریں کیونکہ لقاء کی شرط تیقن سماع کے لیے لگائی گئی ہے اور محض لقاء سے سماع لازم نہیں آتا کیونکہ جائز ہے کہ ملاقات کے باوجود راوی نے مروی عنہ سے سماع نہ کیا ہو اس اعتراض کے دو جواب ہیں اول یہ کہ لقاء کے باوجود اگر سماع نہ ہو تو راوی مدلس ہوگا اور مفروض یہ ہے کہ راوی مدلس نہ ہو ثانی یہ کہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ میں ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم معاصرت کی اور عدم سماع کا احتمال دونوں میں جاری ہوتا ہے اور بلا ریب ثبوت لقا کی شرط معاصرت کی شرط کی بنسبت سماع سے زیادہ قریب ہے۔

قاضی ابو بکر بن عربی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ اولاً حدیث کو دو صحابی روایت کریں یا پھر ہر ایک صحابی سے دو دو شخص روایت کریں۔ پھر ان میں سے ہر ایک سے دو دو شخص روایت کریں۔ لیکن قاضی ابو بکر کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں جو پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات۔ درج کی ہے وہ صرف حضرت عمر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے صرف علقمہ نے روایت کی اور علقمہ سے صرف محمد بن ابراہیم نے اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید نے۔

تعلیقات اور ان کے اسباب و اقسام

حدیث معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ بعض کو یا سب کو۔

صحیح بخاری میں احادیث معلقہ کی وافر مقدار ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ احادیث معلقہ میں سند ذکر نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کی سند پہلے گزر چکی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شیخ سے انہوں نے سماع کیا ہوتا ہے اس میں انہیں شک واقع ہو جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا باقاعدہ سماع نہیں کیا ہوتا بلکہ شیخ سے دوران گفتگو ضمناً اس حدیث کا سماع حاصل ہوتا ہے۔

تعلیقات دو قسم کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو امام بخاری نے دوسری جگہ موصولاً بیان کیا ہے دوسری وہ ہیں جن کو انہوں نے موصولاً بالکل ذکر نہیں کیا۔ قسم اول کی صحت یقینی ہے اور قسم دوم کی پھر دو قسمیں ہیں اول وہ تعلیقات ہیں جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جن کو امام بخاری صیغہ جزم مثلاً قال یا ذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ثانی وہ جن کو امام بخاری صیغہ تمریض مثلاً روی یا یذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ قسم اول میں بعض روایات کسی اور امام کی شرط پر کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی معمولی سے ضعف کی حامل ہوتی ہیں حسن صحیح کی مثال کتاب الطہارۃ

---

[1] علامہ طاہر بن صلاح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۴

کی یہ تعلیق ہے۔ وقال عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیان یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور حسن کی مثال بھی کتاب الطہارۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ اللہ احق ان یستحیی منہ الناس۔ اور قدرے ضعیف کی مثال کتاب الزکوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال طاؤس قال معاذ بن جبل لاھل الیمن ایتونی بعوض ثیاب خمیص او لبس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں ضعف یہ ہے کہ طاؤس کا معاذ سے سماع ثابت نہیں ہے مگر یہ ضعف معمولی ہے کیونکہ طاؤس تک اسناد صحیح ہے۔

اور جن تعلیقات کو امام بخاری نے صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں اول وہ جو امام بخاری کی شرط پر صحیح ہیں ثانی وہ جو غیر کی شرط پر صحیح ہیں ثالث حسن رابع ضعیف مع المؤید اور خامس ایسی ضعیف جس کا کوئی مؤید نہیں ہے اول کی مثال کتاب الطب کی یہ تعلیق ہے:۔ ویذکر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرقی بفاتحۃ الکتاب یہ سند صحیح ہے اور اس کو امام بخاری نے خود دوسری جگہ سند موصول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثانی کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے:۔ ویذکر عن عبد اللہ بن سائب قال قراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی صلوٰۃ الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وھارون اخذتہ سلعتہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اس کا اپنی صحیح میں اخراج بھی کیا ہے اور ثالث کی مثال کتاب البیوع کی یہ تعلیق ہے:۔ ویذکر عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا بعث فکل واذا ابتعت فاکتل یہ حدیث حسن ہے اور اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور رابع کی مثال کتاب الوصایا کی یہ تعلیق ہے:۔ ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قضی بالدین قبل الوصیۃ۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے موصولاً روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی ہے۔ حارث اور وہ ضعیف ہے مگر یہ حدیث اہل علم کے قول کی وجہ سے تقویت پا گئی اور خامس کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے:۔ ویذکر عن ابی ھریرۃ رفعہ لا یطوع الامام فی مکانہ۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے لیکن اس میں شدید ضعف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اس کا شیخ الشیخ مجہول ہے اور اس ضعف کے لیے کوئی متوی نہیں ہے۔

مذکورالصدر تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تعلیقات بخاری میں غیر صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری کا یہ قول کیونکر درست ہو گا کہ میں نے اپنی اس جامع میں صرف صحیح احادیث مندرج کی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے ان احادیث کی صحت کا التزام کیا ہے جن کو انہوں نے پوری سند کے ساتھ ترجمۃ الباب کے اثبات کے قصد سے ذکر کیا ہے اور تعلیقات چونکہ مکمل سند کے ساتھ نہیں ہوتیں اس لیے ان کے غیر صحیح ہونے سے جامع صحیح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مکررات

امام بخاری کی صحیح میں اگرچہ بظاہر صورۃً تکرار بہت زیادہ ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کو تکرار نہیں کہا جا سکتا۔ جس کی متعدد وجوہ ہیں اس کی تحقیق کے وقت یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تکرار کا تعلق

متن اور سند دونوں کے ساتھ ہے۔ متن کے لحاظ سے تو اس لیے تکرار نہیں ہے کہ امام بخاری جب ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر فرماتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے وہ ایک حدیث کو ایک جگہ ایک عنوان کے تحت اور دوسری جگہ دوسرے عنوان کے تحت لاتے ہیں لہذا یہ لفظاً تکرار ہے معنیً تکرار نہیں ہے اور سند کے لحاظ سے اس لیے تکرار نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات ایک حدیث کو دو مختلف صحابہ سے دو جگہ روایت کرتے ہیں اور کبھی دو جگہ دو مختلف تابعیوں سے روایت کرتے ہیں کبھی تابعی کے دو شاگردوں سے روایت تبع تابعین کے دو شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کبھی امام بخاری اپنے دو استاذوں سے کبھی اپنے استاذ کے دو استاذوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف طرق سے حدیث کی روایت سے امام بخاری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حدیث غرابت سے نکل جائے۔ نیز ایک حدیث کو بسا اوقات ایک راوی تمامہ ذکر کر دیتا ہے اور دوسرا اختصار کرتا ہے اور بعض مرتبہ ایک معنیٰ کو ایک راوی ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور دوسرا کسی اور لفظ سے اور بعض دفعہ ایک راوی کسی حدیث کو ارسالاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو اتصالاً روایت کرتا ہے اور کبھی ایک راوی ایک حدیث کو مرفوعاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو موقوفاً بیان کرتا ہے اور کبھی ایک راوی کسی حدیث کو عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا تصریح سماع کے ساتھ ایسی صورتوں میں امام بخاری توضیح مرام کی خاطر حدیث کو دونوں طریقوں سے روایت کر دیتے ہیں۔ پس ایک حدیث کو امام بخاری جب دوبارہ ذکر کرتے ہیں تو وہ متن یا سند سے متعلق اس نوع کے کسی نہ کسی مزید فائدہ پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک حدیث جب متعدد اسناد سے مروی ہو تو وہ محدثین کے نزدیک ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث شمار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے صحیح بخاری میں محض بظاہر اور برائے نام تکرار رہ جاتا ہے۔

تقطیع تقطیع حدیث کا مطلب ہے ایک حدیث کے اجزاء کو ابواب پر تقسیم کر دینا اس بارے میں اختلاف رہا ہے کہ تقطیع حدیث جائز ہے یا نہیں۔ بعض قدماء عدم جواز کے قائل تھے وہ کہتے تھے لایجوز تقطیع کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن ابن صلاح لکھتے ہیں کہ تقطیع کے جواز کا قول منع کی بنسبت زیادہ صحت کے قریب ہے[1] اور امام بخاری، امام مالک اور اکثر محدثین جواز ہی کے قائل تھے

امام بخاری تقطیع حدیث اس وقت کرتے ہیں جب متن حدیث دو حکموں پر مشتمل ہو ایک حکم ایک باب کے تحت اور دوسرا حکم دوسرے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں اور جب اس حدیث کے دوسرے جز کا ذکر کرتے ہیں تو سند بدل دیتے ہیں تاکہ ضمناً کثرت طرق کا فائدہ حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات ایک حدیث بظاہر متعدد غیر مربوط جملوں پر مشتمل ہوتی ہے ایسی صورت میں امام بخاری ہر جملہ کو ایک مستقل باب کے تحت لاتے ہیں اور ان تمام جملوں کو یکجا کر کے ایک باب کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔

اختصار اختصار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متن حدیث کے کسی ایک جز کا ذکر کیا جائے اور باقی اجزاء کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اختصار حدیث صرف اس جگہ کیا ہے جہاں متن حدیث قولی

[1] امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان المتوفی ۶۴۳ھ علوم الحدیث ص ۱۹۴

صحابی ہو اور اس کا بعض حصہ حکماً مرفوع ہو ایسی صورت میں وہ متن کا مرفوع حصہ لے لیتے ہیں اور موقوف حصہ چھوڑ دیتے ہیں مثلاً انہوں نے ہزیل بن شرجیل کی روایت ذکر کی ۔عن عبد اللہ بن مسعود قال ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون اور پوری روایت اس طرح ہے ۔جاء رجل الی عبد اللہ بن مسعود فقال انی اعتقت عبد الی سائبۃ فمات وترک مالا ولم یدع وارثا فقال عبد اللہ ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون وولی نعمتہ فلک میراثہ فان تاثمت وتحرجت فی شی فنحن نقبلہ منک ونجعلہ فی بیت المال حدیث کے جس حصہ کی امام بخاری نے روایت کی ہے وہ اپنے عموم کی وجہ سے حضور سے نقل کا مقتضی تھا اس وجہ سے اس کو حکماً مرفوع قرار دیا۔

تعداد مرویات

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علماء کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح کی کل احادیث کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد چار ہزار ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق صحیح بخاری کی کل احادیث مسندہ بشمول مکررات سات ہزار تین سو ستانوے ہے اور جملہ معلقات کی تعداد ایک ہزار تین سو اکتالیس ہے اور جملہ متابعات کی تعداد تین سو چوالیس ہے اور کل میزان نو ہزار بیاسی ہے۔ اور حذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تئیس[1] رہ جاتی ہے نیز امام بخاری کی جو احادیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہیں وہ ثلاثیات ہیں اور ان کی تعداد بائیس ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد سولہ رہ جاتی ہے۔

تراجم الابواب

صحیح بخاری کے تراجم الابواب اپنی دقت اور خفاء کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے کہا ہے کہ احادیث کی تراجم الابواب سے مطابقت۔ امام بخاری کا امت مسلمہ پر قرض ہے لیکن حق یہ ہے کہ علامہ بدرالدین عینی اور حافظ ابن حجر نے بڑی حد تک یہ قرض اتار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب میں دو چیزوں کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں فقط ایک کا ذکر ہوتا ہے ایسی صورت میں ترجمۃ کی حدیث سے دلالت تضمنی کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ترجمہ میں حکم عام ہوتا ہے اور حدیث میں کسی خاص صورت کا بیان ہوتا ہے اور کبھی حدیث متعدد امور کی متحمل ہوتی ہے اور ترجمہ میں ان محتملات میں کسی ایک کا تعین ہوتا ہے اور کبھی ترجمۃ الباب اور حدیث میں علت مشترکہ ہوتی ہے مثلاً امام بخاری نے ایک باب فی کم تقصر الصلوٰۃ کے عنوان سے قائم کیا اور اس کے تحت یہ حدیث لائے۔ عن ابن عمر لا تسافر المراۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم۔ بظاہر ترجمہ اور حدیث میں کوئی مطابقت نہیں ہے۔ کیونکہ عنوان ہے کتنی مدت میں نماز قصر کی جائے اور حدیث میں عورت کو تین دن سے زیادہ بغیر محرم کے سفر سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے مطابق سفر شرعی تین دن ہے لہٰذا نماز کی قصر میں بھی تین دن کی مسافت کا اعتبار ہوگا۔ ان تمام باریکیوں تک پہنچنے کے باوجود بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمۃ الباب کی حدیث سے مطابقت تمام فہم و ادراک سے باہر ہے۔ مثلاً ایک جگہ امام بخاری لکھتے ہیں۔ باب طول القیام فی صلوٰۃ اللیل۔

---

[1] علامہ طاہر بن صلاح الجزائری   توجیہ النظر ص ۹۴

اور اس کے تحت حدیث لائے ہیں عن حذیفہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للتھجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک
اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان البیوت والقری۔
اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدفان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش ثوبہ فانتھرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابابکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی پہلی مثال میں باب رات کو طویل قیام کا ہے اور حدیث میں مسواک کرنے کا ذکر ہے اور دوسری مثال میں باب نماز عید کی قضا کا ہے اور حدیث میں لڑکیوں کے دف بجانے کا ذکر ہے اس قسم کی صحیح بخاری میں کافی مثالیں ہیں اور ان کی مطابقت معلوم کرنا امت مسلمہ پر امام بخاری کا بہر حال قرض باقی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک صحیح بخاری کا مرتبہ کل کتب حدیث میں سب سے بلند و بالا ہے البتہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابو علی نیشاپوری نے کہا اس آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے بڑھ کر کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کر لیا جائے۔

اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ہے کہ حدیث صحیح کا رجوع اتصال، اتقان، رجال اور عدم شذوذ و عدم علل کی طرف ہوتا ہے۔ اتصال کے لحاظ سے دیکھیں تو صحیح بخاری کی احادیث کا اتصال زیادہ قوی ہے کیونکہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ کی ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں۔

اتقان رجال کے لحاظ سے دیکھیں تب بھی صحیح بخاری کی احادیث زیادہ قوی ہیں اولاً اس لیے کہ امام بخاری طبقہ ثانیہ یعنی قلیل الملازمۃ مع الشیخ سے روایات کا صرف انتخاب کرتے ہیں اور امام مسلم اس طبقہ سے تمام روایات کا استیعاب کرتے ہیں ثانیاً اس وجہ سے کہ جن لوگوں سے روایت میں امام بخاری منفرد ہیں وہ چار سو تیس راوی ہیں جن میں سے اسی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم جن لوگوں سے روایت میں منفرد ہیں وہ چھ سو بیس راوی ہیں جن میں سے ایک سو ساٹھ کو ضعیف شمار دیا گیا ہے۔ ثالثاً اس سبب سے کہ امام بخاری کے جن راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ان میں سے اکثر امام بخاری کے بلا واسطہ استاذ ہیں اور وہ ان کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اور ان کی روایات کو جانچ اور پرکھ سکتے تھے۔ برخلاف امام مسلم کے کیونکہ ان کے جن راویوں پر جرح کی گئی ہے ان میں سے اکثر امام مسلم کے بالواسطہ استاذ ہیں اور ان کے لیے ان لوگوں کی روایات کو خود پرکھنے کا کوئی موقعہ نہ تھا رابعاً اس وجہ سے کہ امام بخاری نے ایسے راویوں سے بہت کم روایت کی ہے اور امام مسلم نے ان سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔

اور عدم شذوذ اور عدم علل کے اعتبار سے ملاحظہ کریں تب بھی صحیح بخاری، صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ صحیح بخاری کی جن احادیث میں علت خفیہ قادحہ نکالی گئی ہے ان کی تعداد اسی ہے اور صحیح مسلم میں ایسی احادیث کی تعداد ایک سو تیس ہے۔

شروح

کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح بخاری کی شرح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں

سنہ ۱۰۱۲ھ تک بخاری کی پچاس سے زیادہ شرح گنوائی ہیں ان تمام کا ذکر تو بیاں دشوار ہے چند مشہور اور اہم شرح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) اعلام السنن یہ امام ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۳۸ھ کی تصنیف ہے اور یہ بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے اس شرح میں عجیب وغریب نکات اور لطائف بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) شرح البخاری یہ امام ابو الحسن علی بن خلف الغربی المالکی المتوفی ۴۴۹ھ کی شرح ہے جو ابن بطال کے نام سے مشہور ہیں اس شرح میں انہوں نے فقہ مالکی کو بیان کیا ہے اور بعد میں آنے والے شارحین میں سے بمشکل کوئی ایسا ہوگا جو ان کا ذکر نہ کرتا ہو۔

(۳) شرح البخاری یہ امام فخر الاسلام علی محمد البزدوی الحنفی المتوفی ۴۸۲ھ کی تالیف ہے اور نہایت مختصر شرح ہے۔

(۴) شرح البخاری یہ شرح قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے۔

(۵) کتاب النجاح یہ شرح امام نجم الدین عمر بن النسفی الحنفی المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ہے یہ شرح حدیث کی روشنی میں مسائل حنفیہ کی تحقیق کے لیے بہترین کتاب ہے۔

(۶) شواہد التوضیح یہ شیخ جمال الدین محمد بن عبد اللہ النحوی المتوفی ۶۷۲ھ کی تالیف ہے اس میں مشکل اعاریب نحویہ کی توضیح کی گئی ہے۔

(۷) التلویح یہ امام حافظ علاؤ الدین مغلطائی الحنفی المتوفی ۷۹۲ھ کی تصنیف ہے یہ مبسوط شرح ہے اور اس میں تعلیقات پر بحث اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۸) الکواکب الدراری یہ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی المتوفی ۷۹۶ھ کی تصنیف ہے اس شرح کے شروع میں علم حدیث کی فضیلت اور امام بخاری کا مفصل ترجمہ ذکر کیا گیا ہے نیز الفاظ کے معانی لغویہ، اعاریب نحویہ، ضبط روایات، اسماء رجال اور القاب رواۃ بیان کیے گئے ہیں اور احادیث متعارضہ میں تطبیق دی گئی ہے بعد میں آنے والے اکثر شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

(۹) منح الباری یہ شرح علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ۸۱۷ھ کی تصنیف ہے صرف ربع عبادات کی شرح بیس جلدوں میں کی گئی ہے اس سے آگے یہ شرح نہیں لکھی جا سکی۔ اس شرح میں محی الدین ابن عربی کی فتوحات مکیہ سے عبارات بہت زیادہ نقل کی گئی ہیں۔

(۱۰) مصابیح الجامع یہ علامہ بدر الدین محمد بن ابی بکر الدمامینی المتوفی ۸۲۸ھ کی شرح ہے یہ بادشاہ ہند احمد شاہ بن محمد بن مظفر کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔

(۱۱) فتح الباری یہ شرح حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو صحیح بخاری کی عظیم ترین شروح میں سے شمار کیا جاتا ہے حافظ ابن حجر نے ۸۱۳ھ میں اس کی تصنیف شروع کی اور ۸۴۲ھ میں اس کو سترہ جلدوں میں مکمل کیا شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ لکھا جس کے دو جزو ہیں اور دس فصلوں پر مشتمل ہے مقدمہ میں امام بخاری کی مفصل سوانح، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر فوائد حدیثیہ بیان کیے گئے ہیں۔

اس شرح میں حافظ ابن حجر حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں، مشکل الفاظ کی لغت، عنوان باب سے مناسبت۔ استنباط مسائل اور فقہ شافعی بیان کرتے ہیں، سوالات واردہ کے جوابات اور متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں جو حدیث متعدد بار آتی ہے اس کی شرح میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب پر حدیث کی دلالت صراحۃً اور مطابقۃً ہوتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کرتے ہیں اور جن الابواب پر اس کی دلالت ضمناً یا بالتبع ہوتی ہے وہاں اجمال سے کام لیتے ہیں۔ بہر نوع یہ شرح متعدد خوبیوں کی حامل ہے اور اس کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

(۱۲) عمدۃ القاری یہ شرح الشیخ الامام حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ کی تصنیف ہے۔ صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ حافظ بدرالدین عینی نے اس شرح کو ۸۲۱ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۸۴۷ھ میں اس کو پچیس اجزاء میں مکمل کیا جو بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن حجر اور حافظ عینی میں معاصرانہ چشمک تھی علامہ عینی جامع مویدی میں برج شمالی پر بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے۔ اس مسجد کا ایک منارہ بوسیدہ ہو چکا تھا اس کو تعمیر جدید کے لیے گرا دیا گیا اس موقعہ پر حافظ ابن حجر نے یہ اشعار کہے ؎

لجامع مولانا المؤید رونق — منارته تزهو بالحسن والزین

تقول وقد مالت علیهم امهلوا — فلیس علی حسنی اضر من العین

(جامع مویدی بارونق ہے اس کا منارہ بہت حسین و جمیل تھا وہ جھکتے وقت زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ میرے حسن و جمال کے لیے اصل نقصان وہ چیز نظر بد یا علامہ عینی ہیں، اس میں لفظ عین سے علامہ عینی کا توریہ کیا گیا ہے۔

علامہ عینی کو جب ان اشعار کا پتہ چلا تو انہوں نے حافظ ابن حجر کی طرف یہ اشعار لکھوا کر بھیجے ؎

منارة کعروس الحسن قد جلیت — وهدمها بقضاء الله والقدر

قالوا اصیبت بعین قلت ذا غلط — ما آفة الحجر الا خسة الحجر

(وہ منارہ دلہن کی طرح حسین اور خوبصورت تھا جس کا گرنا حقیقت میں قضاء و قدر کے سبب سے تھا لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی لیکن اس کو گرانے کا سبب حجر (پتھر یا ابن حجر) کی خستہ حالی تھی، ان اشعار میں علامہ عینی نے جواباً حجر کے لفظ سے جواباً حجر کے لفظ سے ابن حجر کا کنایہ کیا ہے؛

جس زمانہ میں علامہ عینی شرح لکھ رہے تھے حافظ ابن حجر بھی لکھ رہے تھے اور وہ علامہ عینی سے پہلے لکھنا

شروع کر چکے تھے برہان بن خضر نے حافظ ابن حجر کی اجازت سے ان کا مسودہ لیا اور علامہ عینی نے ان سے مسودہ عاریۃً مانگ لیا۔ حافظ عینی نے علامہ ابن حجر کے مسودہ کا مطالعہ کیا اور اپنی شرح میں اس کا ساتھ ساتھ رد لکھتے گئے جب یہ شرح مکمل ہو کر لوگوں کے سامنے آئی تو حافظ ابن حجر اور ان کے تلامذہ حیران رہ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بعد میں علامہ عینی کے اعتراضات کے جواب میں انتقاض الاعتراض کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی لیکن عمر نے وفا نہ کی اور کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ابن حجر کا انتقال ہو گیا۔ بہرحال انہوں نے جتنی کتاب لکھی ہے اس میں بھی عینی کے اکثر اعتراض کے جوابات نہیں بن سکے۔

حافظ بدر الدین عینی اپنی شرح میں پہلے حدیث کی قرآن کریم سے مطابقت بیان کرتے ہیں پھر کتاب، ترجمۃ الباب اور حدیث سابق سے اس کی مناسبت بیان کرتے ہیں اس کے بعد رجال پر گفتگو کرتے ہیں اور جس صحابی سے حدیث مروی ہو اس کی مختصر سوانح لکھتے ہیں انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں جن ابواب کے تحت وہ حدیث مکرر آتی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ امام بخاری کے علاوہ جن محدثین نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کا اخراج کیا ہے ان کا بیان کرتے ہیں پھر الفاظ حدیث کی لغت، اعراب، معانی، بیان اور بدیع کے اعتبار سے اس حدیث کی شرح کرتے ہیں۔ حدیث کا مورد اس سے مستنبط مسائل اور فوائد اور اس کے تحت مختلف فقہی مسالک بیان کرتے ہیں۔ امام اعظم کے مذہب کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور جس جس مقام پر دیگر شراح اور بالخصوص ابن حجر سے اختلاف ہو اس کا رد کرتے ہیں۔

عینی کی ایک خاص خوبی جس میں وہ تمام شراح سے ممتاز ہیں یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر بحث سے پہلے اس کی ذیلی سرخی اور عنوان قائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

جو احادیث مکرر ہیں ان میں علامہ عینی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار جس باب کے تحت وہ حدیث آتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کر دیتے ہیں اور بعد میں جب اس حدیث کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس پر سرسری گفتگو کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی پہلی جلد کی علامہ عینی نے سولہ اجزاء میں شرح کی ہے اور دوسری جلد کی شرح باقی نو اجزاء میں پوری کر دی ہے۔

(۱۳) الکوثر الجاری

یہ احمد بن اسماعیل الکورانی الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ کی شرح ہے اس کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے اس میں حل لغات اور ضبط اسماء رواۃ پر زور دیا گیا ہے اور حافظ ابن حجر اور کرمانی کا بالخصوص رد کیا گیا ہے۔

(۱۴) التوشیح علی الجامع الصحیح

یہ حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی شرح ہے۔

(۱۵) ارشاد الساری

یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی المتوفی ۹۲۳ھ کی تصنیف ہے۔ دس مجلدات پر مشتمل ہے کتاب کے شروع میں امام بخاری کی مفصل سوانح ذکر کی ہے اس شرح میں فتح الباری سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

سطور بالا میں جن شروح کا ذکر کیا گیا ہے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کے علاوہ اور پینتیس شروح کا ذکر

گیا ہے[51]۔ یہ وہ شروح ہیں جو ۱۰۱۲ھ تک منصۂ شہود پر آچکی تھیں۔ گیارھویں ہجری سے لے کر اب تک چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں عربی، فارسی اور اردو زبان میں اور بہت سی شروح لکھی جا چکی ہیں اور ہنوز لکھی جا رہی ہیں اور جب تک اہل علم کے ہاتھوں میں قرطاس و قلم رہے گا صحیح بخاری کی احادیث کے فوائد اور نکات بیان ہوتے رہیں گے۔

مسامحات بخاری

امام بخاری بھی اپنے تمام تر علمی اور فنی کمالات کے باوجود انسان اور بشر تھے اس لیے صحیح بخاری کی تصنیف میں ان سے سہو، نسیان اور تسامح کا واقعہ ہو جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے اس کے برخلاف بعض وہ حضرات جو صحیح بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں ان کی رائے ہے کہ بخاری میں مندرج ہر ہر حدیث صحیح ہے اور سند اور متن کے بیان میں ان سے کسی جگہ غلطی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے ان لوگوں سے بہرحال مختلف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری میں دیگر تمام کتب حدیث کی بنسبت سب سے زیادہ صحیح احادیث ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں مندرج کوئی حدیث بھی ضعیف نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو جہمی، قدری، رافضی یا مرجیئہ عقائد کے حامل تھے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو منکر الحدیث واہی اور وہمی تھے۔ چنانچہ ان تمام کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی نے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں مہیا کی ہے لیکن ان کے مجروح اور مطعون راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان راویوں پر جرح دوسرے لوگوں نے کی ہے امام بخاری کے نزدیک ان لوگوں پر جرح ثابت نہیں ہو سکی اس لیے انہوں نے ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

یہ عذر اپنی جگہ صحیح ہے اگرچہ یہ لوگ دوسروں کے حق میں یہ جواب تسلیم نہیں کرتے) لیکن اب اس بات کو کیا کیا جائے کہ امام بخاری نے جن راویوں پر خود دوسری کتابوں میں جرح کی ہے صحیح بخاری میں ان سے بھی روایات لے آئے ہیں۔ اس قسم کے متعدد شواہد موجود ہیں ہم ان میں سے آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

باب الاستنجا بالماء کے تحت امام بخاری نے ایک روایت اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ حدثنا ابو سعید هشام بن عبد الملك قال حدثنا شعبة عن ابی معاذ واسمہ عطا بن ابی میمونہ قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبی صلی الله علیہ وسلم[52] اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عطا بن ابی میمونہ اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ عطا بن ابی میمونہ ابو معاذ مولی انس، وقال یزید بن هارون مولی عمران بن حصین وكان يرى القدر (یعنی یہ شخص عقائد قدریہ کا حامل تھا)[53]

اسی طرح انہوں نے کتاب المغازی میں ایک حدیث ذکر کی ہے:۔ حدثنی عباس والوحيد قال حدثنی عبد الواحد عن ایوب بن عائذ قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شهاب یقول حدثنی ابوموسی الاشعری قال بعثنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم الحدیث[54] اس حدیث میں ایک راوی ہے ایوب بن عائذ اس کو بھی انہوں

---

[51] حاجی خلیفہ دکاتب چلپی المتوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۱ ص ۵۴۵ تا ۵۵۴

[52] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷

[53] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۷۱ — [54] آئندہ صفحہ۔

نے کتاب الضعفا میں درج کیا ہے اور فرماتے ہیں :۔ ایوب بن عائذ الطائی کان یری الارجاء [1] (یہ شخص مرجیہ عقائد کا حامل تھا)۔

حافظ ذہبی ایوب بن عائذ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں :۔

وکان من المرجئة قال لہ البخاری واورده فی الضعفاء لارجائہ والعجب من البخاری یغمزه وقد احتج بہ [2]۔ — امام بخاری نے ایوب بن عائذ کو مرجیہ قرار دے کر اسکا ضعفاء میں شمار کیا ہے اور حیرت ہے کہ اس کو ضعیف قرار دے کر پھر اس سے استدلال کرتے ہیں

اسماعیل بن ابان کوفی ایک راوی ہے اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں :۔

اسمعیل بن ابان عن ہشام بن عروة متروک الحدیث کنیتہ ابو اسحٰق کوفی [3] — اسماعیل بن ابان جو ہشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے متروک الحدیث ہے۔

اس متروک الحدیث راوی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں :۔ اسمعیل بن ابان الوراق الکوفی احد شیوخ البخاری ولم یکثر عنہ [4] اسماعیل بن ابان امام بخاری کے استاذ ہیں اور امام بخاری نے ان سے بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کی ہیں)

ان کے علاوہ زبیر بن محمد التیمی، سعید بن عروہ، عبداللہ بن ابی لبید، عبدالملک بن اعین عبدالوارث بن سعید، عطا بن السائب بن یزید کھمس بن منہال یہ تمام ضعیف راوی ہیں اور کتاب الضعفا میں امام بخاری نے ان کے ضعف کی تصریح کی ہے اس کے باوجود صحیح بخاری میں ان لوگوں کی روایات کو درج کیا ہے۔

بیان سند میں تسامح

ضعیف لوگوں سے روایت کے علاوہ کبھی امام بخاری سے سند میں راویوں کے نام کے سلسلے میں بھی خطا واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة کے تحت ایک حدیث اس سند کے ساتھ وارد کی ہے۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن حفص بن عاصم عن عبد اللہ بن مالک بن بحینہ قال الخ

اس سند کے بیان میں امام بخاری سے دو غلطیاں واقع ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ کا نام ہے نہ کہ مالک کی۔ اور امام بخاری نے اس کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے دوسری یہ کہ آگے چل کر فرماتے ہیں :۔ سمعت رجلا من الازد یقال لہ مالک بن بحینہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا الحدیث [5] اس حدیث کو انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے

ے صفحہ سابقہ۔ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۲۳

[1] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفا الصغیر ص ۲۵۳

[2] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۲

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۱۵۱

[4] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۷۲

[5] امام محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱

حالانکہ یہ حدیث مالک کے بیٹے عبداللہ بن مالک سے مروی ہے۔ مالک تو مشرف بہ اسلام بھی نہیں ہوئے تھے مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس سند کو بیان کیا ہے لیکن ان کی سند میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:۔

الوھم فیہ موضعین احدھما ان بحینہ والدۃ عبداللہ لامالك وثانیھما ان الصحبۃ والروایۃ لعبد اللہ لالمالك۔ (فتح الباری ج۱ص۲۹)

اس روایت میں دو جگہ وہم ہے اول یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ ہے نہ کہ مالک کی ثانی یہ کہ صحابی اور راوی عبداللہ ہیں نہ کہ مالک۔

متن حدیث میں تسامح

سند حدیث کے علاوہ نفس حدیث کے متن میں بھی امام بخاری سے کافی تسامح واقع ہوئے۔ سطور ذیل میں ان میں سے بعض غلطیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) کتاب الزکوٰۃ میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے۔

عن عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسرع بك لحوقا قال اطولکن یدا فاخذ وا قصبۃ یذرعونھا فکانت سودۃ اطولھن یدا فعلمنا بعد انما کانت طول یدھا الصدقۃ وکانت اسرعنا لحوقا بہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت تحب الصدقۃ [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب سے پہلے آپ کے ساتھ واصل ہوگی فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے یہ سن کر سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں اور ان میں لمبے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد ہے اور سودہ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور وہ صدقہ سے محبت رکھتی تھیں۔

اس حدیث کے جملہ کانت اسرعنا لحوقا بہ میں کانت کی ضمیر سودہ کی طرف راجع ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد ازواج میں سب سے پہلے سودہ کا وصال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب سیر اور ارباب تاریخ کی شہادت سے قطعًا باطل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا سنہ ۲۰ھ میں وصال ہوا اور حضرت سودہ کا وصال تو اس کے بہت بعد سنہ ۵۴ھ میں ہوا ہے[2]۔ اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونی چاہیے تھی۔ وکانت زینب اسرع لحوقا بہ صحیح مسلم میں یہ جملہ اس طرح ہے۔ وکانت زینب اطول یدا لانھا کانت تعمل وتتصدق۔ بہرحال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوئی جیسا کہ امام مسلم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ایک طویل

[1] محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج۱ ص۱۹۱

[2] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج۸ ص۲۸۲

بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابو عوانہ کو وہم ہوا ہے (فتح الباری ۴ ص ۳۰)

(۲) باب احداد المراۃ علی غیر زوجہا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہیں۔

عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبۃ بصفرۃ فی یوم الثالث فمسحت عارضیہا وذراعیہا الحدیث لـه

زینب بنت سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہ نے تین دن کے بعد سوگ ختم کر دیا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو سفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ باتفاق مؤرخین ابو سفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

وفی قولہ من الشام نظر لان ابا سفیان مات بالمدینۃ بلا خلاف بین اہل العلم بالاخبار والجمہور علی انہ مات اثنتین وثلاثین و قیل سنۃ ثلاث ولم ار فی شی من طرق ہذا الحدیث تقییدہ بذلک الا فی روایۃ سفیان بن عیینۃ ہذہ واظنہا وہما ـه

اس روایت میں شام کے لفظ پر اعتراض ہے کیونکہ مورخین میں سے کسی کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ ابو سفیان کا انتقال مدینہ میں ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوا تھا اور اس واقعہ میں شام کی قید میں نے سفیان بن عیینہ کی روایت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھی اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ راوی کا وہم ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل غور و خوض اور تحقیق و تتبع سے کام نہیں لیا۔

(۳) فضل من شہد بدراً اور غزوۃ الرجیع میں امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں فرمایا وقتل خبیب ہو قتل الحارث بن عامر بن نوفل یوم بدر (یعنی خبیب نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اس جگہ بھی امام بخاری نے سخت مغالطہ کھایا ہے کیونکہ خبیب نام کے دو شخص ہیں خبیب بن عدی اور خبیب بن اساف اور تمام تر اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ جس شخص نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا وہ خبیب بن اساف ہیں اور امام بخاری نے حدیث میں جس خبیب کا واقعہ ذکر کیا ہے جن کو مشرکین نے گرفتار کر کے مکہ میں سولی دے دی تھی وہ خبیب بن عدی ہیں۔ اور خبیب بن عدی نہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے نہ انہوں نے حارث کو قتل کیا لہٰذا ان کے بارے میں امام بخاری کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ خبیب نے حارث کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

ان اہل المغازی لم یذکر احد منہم ان خبیب بن عدی شہد بدرا ولا قتل الحارث بن عامر وانما ذکروا ان الذی قتل الحارث بن عامر

اہل مغازی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ خبیب بن عدی جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور نہ ہی انہوں نے حارث کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جس

لـه محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۰

ـه حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۳ ص ۳۸۸

بل رخبیب بن اساف وهو خبیب بن عدی وهو خزرجی، وخبیب بن عدی اوسی[1]

شخص نے حارث کو قتل کیا وہ خبیب بن اساف تھے اور اس واقعہ میں جس کا ذکر ہے وہ خبیب بن عدی ہیں اور خبیب بن عدی قبیلہ اوس کے ہیں اور خبیب بن اساف قبیلہ خزرج کے۔

یہی اعتراض علامہ بدرالدین عینی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۷ص ۰۰ا پر ذکر کیا ہے۔

(۴) باب مناقب عثمان میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ذکر ہے۔

ثم دعا علیا فامرہ ان یجلد فجلدہ ثمانین[2]

پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلا کر کوڑے لگانے کا حکم دیا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

امام بخاری نے اس روایت میں اسی کوڑے مارنے کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت علی نے چالیس کوڑے مارے تھے چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

فی روایۃ معمر فجلد الولید اربعین جلدۃ وهذہ الروایۃ اصح من روایۃ یونس و الوهم فیہ من الراوی[3]

معمر کی روایت میں ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اس روایت میں راوی کو وہم لاحق ہوا ہے۔

حافظ بدرالدین عینی بھی (عمدۃ القاری ج ۱۶ص ۲۰۴ میں) یہی فرماتے ہیں۔

(۵) باب ما ذکر فی الاسواق کے تحت امام بخاری نے مذکورۂ ذیل حدیث وارد کی ہے۔

عن ابی هریرۃ الدوسی قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ النهار لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی اتی سوق بنی قینقاع فجلس بفنا بیت فاطمۃ۔ الحدیث[4]۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر نکلے میں اور آپ دونوں خاموش تھے یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آئے اور حضرت فاطمہ کے گھر صحن میں جا کر بیٹھ گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا گھر بنی قینقاع کے بازار میں تھا۔ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں تھا بلکہ ان کا مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مکانوں کے درمیان تھا۔ ناقل کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۸ص ۳۸۴

[2] محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ص ۵۲۲

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۸ص ۵۷

[4] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ص ۲۸۵

[5] بعد میں اجماع صحابہ شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی۔ سعیدی)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ وہم نہیں ہے اس میں اس طرح ہے۔ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی فناء فاطمۃ ۔ یعنی حضور بنو قینقاع کے بازار تشریف لائے پھر واپس تشریف لے گئے حتی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

قال الداؤدی، سقط بعض الحدیث عن الناقل او ادخل حدیثا فی حدیث لان بیت فاطمۃ لیس فی سوق بنی قینقاع انتھی وما ذکرہ اولا احتمالا ھو الواقع۔

(فتح الباری ج ۵ ص ۲۴۴)

داؤدی نے کہا کہ ناقل سے حدیث کے بعض الفاظ ساقط ہو گئے یا اس نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا کیونکہ حضرت فاطمہ کا مکان بنو قینقاع کے بازار میں نہیں تھا، علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ داؤدی نے جو پہلا احتمال ذکر کیا ہے (یعنی ناقل سے بعض الفاظ ساقط ہو گئے ہیں) اصل میں وہی واقعہ ہے۔

مزید تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۲۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

استنباط مسائل میں تسامح

شروع میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس کتاب کی تدوین سے امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ تراجم الباب پر استدلال کرنا بھی ان کے مقصد میں شامل ہے اور بشری تقاضا سے مسائل کے استنباط میں بھی امام بخاری سے غلطیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہم یہاں پر بعض مثالیں پیش کر کے ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔

(۱) امام بخاری نے تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف کے عنوان سے ایک باب ذکر کیا ہے اور اس کے تحت تعلیقاً یہ حدیث لائے ہیں:۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ [۱]۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بات شرعاً ممنوع ہے۔ چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں:۔

اراد البخاری بایراد ھذا وبما ذکر فی ھذا الباب الاستدلال علی جواز قرأۃ الجنب والحائض لان الذکر اعم من ان یکون بالقرآن اولغیرہ [۲]

اس حدیث کو لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں کیونکہ ذکر عام ہے اور قرآن اور غیر قرآن دونوں کو شامل ہے۔

اور حافظ ابن حجر اس باب کے تحت لکھتے ہیں:۔

---

[۱] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴۔

[۲] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۳ ص ۲۷۴۔

ان مرادہ الاستدلال علی جواز قرأۃ الحائض والجنب [۱]

اس حدیث سے امام بخاری کی مراد حائض اور جنبی کی قراءت قرآن پر استدلال ہے۔

(۲) اذا شرب الکلب فی الاناء۔ اس عنوان کے تحت امام بخاری نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں ایک حدیث یہ ہے:۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا رأی کلبا یأکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ اللہ الجنۃ [۲]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک باؤلا کتا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے موزہ میں پانی بھر کر اس کو چلو سے پانی پلایا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:۔

استدل بہ المصنف علی طہارۃ سؤر الکلب [۳]

مصنف نے اس حدیث سے کتے کے جوٹھے کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اسی باب میں ایک اور حدیث ذکر کی ہے۔

کانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون من ذالک [۴]

عہد رسالت میں کتے مسجد میں آ جایا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ مسجد میں پیشاب بھی کر دیا کرتے تھے اور صحابہ اس پر پانی نہیں ڈالتے تھے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب مسجد میں دروازے نہ تھے اور بعد میں مسجد کی تطہیر و تکریم کا حکم وارد ہوا اور مسجد میں دروازے لگائے گئے تاہم زمین پر اگر پیشاب گر جائے اور دھوپ سے وہ خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے اور ان کے نہ دھونے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی پاکیزگی کے لیے دھونا ضروری نہیں ہے زمین خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے لیکن امام بخاری نے اس حدیث سے کیا ثابت کیا اور کونسا فقہی مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ یہ حافظ بدر الدین عینی سے سنیے فرماتے ہیں:۔

احتج بہ البخاری علی طہارۃ بول الکلب [۵]

اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پیشاب کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اعتذار

ہم نے اپنے اس مقالہ میں امام بخاری کے مسامحات پر جو بحث کی ہے اس سے ہرگز ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ امام بخاری کے مرتبہ اور مقام کو کم کیا جائے بلکہ ہم ان لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا چاہتے ہیں

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۴۲۳

[۲] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[۳] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۹

[۴] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[۵] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۴۴

جو امام بخاری کو امام اعظم سے زیادہ گردانتے ہیں اور جو احادیث بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں۔

احادیث کے پرکھنے میں امام بخاری کا مقام سب سے اونچا ہے۔ چند مسامحات سے قطع نظر کہ کوئی بشر اس سے خالی نہیں۔ امام بخاری کی فن حدیث میں انتہائی عظیم حیثیت ہے۔ انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہنا بجا ہے لیکن اس کے باوجود بشری تقاضا سے ان سے بہرحال کچھ تسامح ہوئے ہیں۔ جن کی آئمہ فن نے نشاندہی کی ہے۔ مجموعی طور پر صحیح بخاری کو مدون کرکے امام بخاری نے اسلام کی ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی ہے اور امت کی عظیم اکثریت قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری کو تواتر کے ساتھ بطور حجت مانتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں احادیث بخاری کے انوار اور فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے (آمین)

ضرورتِ حدیث قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرح میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیّتِ حدیث اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:۔

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔	اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
(۲) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔	رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔
(۳) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔	آپ فرما دیجیے کہ تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
(۴) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔	تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرو آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے اور جب کہ ہمیں اسوہ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے نفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی

اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر ماخذ نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد وہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔ — ہم نے آپکی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں،

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ — اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو میں اولاً یہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور تعلیم کی طرف محتاج ہوں گے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ — وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے اور بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو

بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے موذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اس طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے وقوف عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے، زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کذائی جس سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے عہد رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہو رہا ہے اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث۔ — رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ متکفل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتا اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر

اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابو شاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجیے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلاں اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔[۱]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی انہی سے روایت ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارید حفظه فنهتنی وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب و الرضا فامسکت عن الکتابة فذکرت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاوما باصبعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده ما یخرج منه الا حق[۲]	عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم احد اکثر حدیثا عنه منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانه کان یکتب ولا اکتب[۳]	صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں چنانچہ

---

[۱] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[۲] امام سلیمان بن اشعث ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۵۱۴

[۳] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں۔

تحدث عند ابی ھریرۃ بحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی [1]

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتدا زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا، چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں۔

کان یملی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالقاھا ثم قال ھذہ احادیث سمعتھا وکتبتھا عن رسول اللہ وعرضتھا علیہ۔

(تقیید العلم ص ۹۶-۹۵)

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آئے تو اپنا صحیفہ لے کر آئے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے، چنانچہ روایت ہے۔

یروی عن عبد اللہ بن عمر و کان خرج الی السوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ھذہ کانت فی الحدیث۔ (الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ج ۱)

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکیداً کہتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے مستحکم حوالے گزر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:۔

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معھم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار فلما خرج القوم

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۷

قلت کیف تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنھمکون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منہ عندنا فی کتاب [1]

میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسنے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہوگیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال لکھ کر قلمبند کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دور صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا، حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انھوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نھیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[2] اور حضرت انس بن مالک دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروۃ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[3] حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔[4]

مذکورالصدر سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لاتے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے۔ بغیر

---

[1] حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیتمی المتوفی ۸۰۷ھ — مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۱۵۱-۲)

[2] محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

[3] علامہ جلال الدین الخوارزمی — الکفایۃ ص ۲۲۹

[4] محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۲

کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا[لہ]۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتدا بھی ابن شہاب زہری نے کی[ٹے]۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث "موطا" کے نام سے پیش کر دیا۔

موطا امام مالک کے علاوہ امام اعظم نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں: سنن ابوالولید ۱۵۱ھ جامع سفیان ثوری ۱۶۱ھ مصنف ابی سلمۃ ۱۶۷ھ مصنف ابی سفیان ۱۹۷ھ جامع سفیان بن عیینہ ۱۹۸ھ اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام للشافعی ۲۰۴ھ مسند احمد بن حنبل ۲۴۱ھ الجامع الصحیح للبخاری ۲۵۶ھ الجامع لمسلم ۲۶۱ھ سنن ابوداؤد ۲۷۵ھ الجامع للترمذی ۲۷۹ھ سنن ابن ماجہ ۲۷۳ھ۔

منضبط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک۔۔۔ تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی، یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا جن کا تفصیلی تعارف اور تبصرہ اس کتاب کے آئندہ ابواب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حدیث کی ضرورت حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث: علم حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً حدیث از روئے روایت

لہ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ تدریب الراوی ص ۷۳

ٹے تقدمۃ المعرفۃ الکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال[1] اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسامِ حدیث

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریفیں پیش کی جاتی ہیں۔

مرفوع :۔ جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف :۔ جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع :۔ جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل :۔ جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق :۔ جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مرسل :۔ جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے

معضل :۔ درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی اخص :۔ دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے

مضطرب :۔ سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج :۔ متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

شاذ :۔ جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے (اس کا مقابل محفوظ ہے)

منکر :۔ جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے (اس کا مقابل معروف ہے)

معلل :۔ جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ :۔ جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔

صحیح لغیرہ :۔ جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ :۔ جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیرہ :۔ جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے

ضعیف :۔ جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

متروک :۔ جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

موضوع :۔ جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

غریب:۔ جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز:۔ جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور:۔ جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو (یعنی سلسلہ سند میں کسی شخص سے بھی تین سے کم راوی نہ ہوں اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو[1]

متواتر:۔ جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کتب حدیث

کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح:۔ جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع:۔ جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن:۔ جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد نسائی۔

مسند:۔ جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم:۔ جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج:۔ جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک:۔ جس کتاب میں مختلف الواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ:۔ جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جز:۔ جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جز القراۃ خلف الامام۔

اربعین:۔ جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی:۔ جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف:۔ جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الخمسۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کتب حدیث:۔ شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

(۲) دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہیں اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے۔ جیسے جامع ترمذی سنن ابو داؤد اور سنن نسائی۔

(۳) اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے متقارب تھے، حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

(۴) چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرونِ اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی۔ اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث

سطور ذیل میں مراتب اربابِ حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب:۔ حدیث کا متعلم۔

شیخ:۔ حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ:۔ جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجت:۔ جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم:۔ جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا حرج پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہ طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو، باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آ جائے۔

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لا یصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس مبحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ منیر العینین میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہٖ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراھیم بن موسٰی المروزی عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلاۃ۔ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے اس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:[1]

ان روایات الراوی الضعیف یکون فیہ الصحیح والضعیف والباطل فیکتبونھا ثم یمیز اھل الحفظ والاتقان بعض ذلک من بعض و ذلک سھل علیھم معروف عندھم و بھذا احتج السفیان الثوری حین نھی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ۔

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں۔ پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

---

[1] ابو ذکریا یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ ھ شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱۔

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم پر ہیں۔ (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدء و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال

عقائد قطعیہ:۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیں کہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ:۔ ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

(۳) **احکام**:۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

(۴) **فضائل و مناقب**:۔ اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں:۔

انہم قد یروون عنہم احادیث الترغیب و الترھیب و فضائل الاعمال و القصص و احادیث الزھد و مکارم الاخلاق و نحو ذلک مما لا تتعلق بالحلال و الحرام و سائر الاحکام و ھذا الضرب من الحدیث یجوز عند اھل الحدیث و غیرھم التساھل فیہ و روایۃ ما سوی الموضوع منہ و العمل بہ لان اصول ذلک صحیحۃ مقررۃ فی الشرع معروفۃ عند اھلہ و علی کل حال فان

[illegible] یروون عن الضعفاء شیئاً کثیراً [illegible]

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب فضائل اعمال، قصص، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضی پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں:۔

قال العلماء من المحدثین و الفقہاء و غیرھم یجوز و یستحب العمل فی الفضائل و الترغیب و الترھیب بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعا و اما الاحکام کالحلال و الحرام و البیع و النکاح

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح

وغیر ذلک فلا یعمل فیھا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیء کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھیة بعض البیوع او الانکحة [1]

اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں۔ الا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر (ج ا ص ۲۴۸ مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں۔

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقه ولحقوہ بالصحیح تارة وبالحسن اخری [2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں۔

ان المجتھد اذا استدل بحدیث کان تصحیحاً له کما فی التحریر وغیرہ۔

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث :۔ اذا اتی احدکم الصلوة والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں :۔ ھذا حدیث غریب لا نعرف احدا اسندہ الا ما روی من ھذا الوجه والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں :۔

قال النووی اسنادہ ضعیف نقله میرک فکان

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

---

[1] ابو ذکریا یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ا ص ۲۱

[2] ابو ذکریا یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ ھ — کتاب الاذکار ص (۷۷)

[3] امام عبدالوھاب الشعرانی — میزان الشریعة الکبری ج ا ص ۶۸

[4] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ ھ — رد المحتار ج ۴ ص ۱

الترمذی یرید تقویۃ الحدیث بعمل اھل العلم[1] — امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ [illegible] عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پاگئی [illegible] مولانا عبدالحئی لکھتے ہیں:۔

قال البیھقی کان عبد اللہ بن المبارک یصلیھا وتداولھا الصالحون بعضھم عن بعض وفی ذلک تقویۃ للحدیث المرفوع[2] — علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلاۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذائق آئمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو آئمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو امام شافعی ایسی شکل میں قوتِ سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف:۔ حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راھویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبدالباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو محمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین ذیلعی حافظ علاؤ الدین مغلطای، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرھم۔

شوافع:۔ حافظ دار قطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عزالدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ

---

[1] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸

[2] مولانا عبدالحئی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعۃ ص ۲۳

عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، ہیثمی، ابن حجر عسقلانی وغیرہم۔

مالکیہ :- حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رحیلی، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابوالولید الباجی، حافظ قاضی ابوبکر العربی حافظ عبدالحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابوالقاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ :- حافظ عبدالغنی المقدسی، حافظ ابوالفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ

فہرست بخاری شریف مترجم، جلد اوّل

باب	مضمون	صفحہ
	عرضِ ناشر	۳
	عرضِ مترجم	۴
	حرفِ آغاز (از علامہ غلام رسول سعیدی صاحب)	۶
	پارہ —— ۱	
	۱ — کتاب الوحی	۱۰۱
۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟	″
	۲ — کتاب الایمان	۱۰۸
۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول وفعل ہے نیز بڑھتا اور گھٹتا ہے۔	″
۳	امورِ ایمان	۱۱۰
۴	مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔	″
۵	افضل اسلام کیا ہے؟	۱۱۱
۶	کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔	″
۷	یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے	″

باب	مضمون	صفحہ
	وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔	
۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔	۱۱۱
۹	ایمان کی لذت۔	۱۱۲
۱۰	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	″
۱۱	حضور کی ایک بیعت کا ذکر	″
۱۲	فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۳
۱۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے۔	″
۱۴	جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔	″
۱۵	اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔	۱۱۴
۱۶	حیا ایمان کا حصہ ہے۔	″
۱۷	اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔	۱۱۵
۱۸	جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے۔	″
۱۹	جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو۔	″
۲۰	سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۶
۲۱	خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔	۱۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۲۲	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا اُن کے مرتکب کو کافر نہ کہا جائے۔	۱۱۷
۲۳	ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔	۱۱۸
۲۴	منافق کی علامت	″
۲۵	شبِ قدر کا قیام ایمان کا ایک حصّہ ہے۔	۱۱۹
۲۶	جہاد ایمان کا ایک حصّہ ہے	″
۲۷	رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے۔	″
۲۸	ثواب کی نیّت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصّہ ہے۔	″
۲۹	دین آسان ہے۔	۱۲۰
۳۰	نماز ایمان کا حصّہ ہے۔	″
۳۱	آدمی کا بہترین اسلام	۱۲۱
۳۲	اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	۱۲۱
۳۳	ایمان کا زیادہ اور کم ہونا۔	۱۲۲
۳۴	زکوٰۃ اسلام کا ایک حصّہ ہے	″
۳۵	جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصّہ ہے	۱۲۳
۳۶	مومن کا ڈرنا کہ مبادا اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے پتہ بھی نہ لگے۔	۱۲۳
۳۷	حضرت جبرئیل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علمِ قیامت کے متعلق پوچھنا۔	۱۲۴
۳۸	ایمان کی خصوصیت	۱۲۵
۳۹	دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت	″
۴۰	خمس ادا کرنا ایمان کا حصّہ ہے	۱۲۶
۴۱	اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے	۱۲۷
۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین	۱۲۷

باب	مضمون	صفحہ
	نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔	

۳ — کتاب العلم

باب	مضمون	صفحہ
		۱۲۸
۴۳	علم کی فضیلت	۱۲۸
۴۴	جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔	″
۴۵	جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے	۱۲۹
۴۶	محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا اور اَنْبَانَا کہنا	″
۴۷	علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔	۱۳۰
۴۸	محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا	۱۳۰
۴۹	اہلِ علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔	۱۳۳
۵۰	جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔	۱۳۴
۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔	۱۳۵
۵۲	قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے۔	۱۳۵
۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اکتا نہ جائیں۔	۱۳۶
۵۴	جو اہلِ علم کے لیے دن مقرر کرے۔	۱۳۶
۵۵	اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔	۱۳۷
۵۶	علم کی سوجھ بوجھ۔	۱۳۷

باب	مضمون	صفحہ
۵۷	علم وحکمت میں رشک کرنا	۱۳۸
۵۸	حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ۔	״
۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ! اِسے کتاب سکھا۔	۱۳۹
۶۰	نوعمر کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے	۱۳۹
۶۱	طلبِ علم میں نکلنا	۱۴۰
۶۲	علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	״
۶۳	علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا	۱۴۱
۶۴	علم کی فضیلت	۱۴۲
۶۵	فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو	۱۴۲
۶۶	جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔	״
۶۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبد القیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں۔	۱۴۵
۶۸	در پیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا	۱۴۵
۶۹	علم کے لیے باری	۱۴۶
۷۰	نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔	״
۷۱	جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے	۱۴۷
۷۲	جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے	۱۴۸
۷۳	آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا	۱۴۸
۷۴	امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا	۱۴۹
۷۵	علم حدیث کا ذوق وشوق	۱۴۹
۷۶	علم کیسے اُٹھالیا جائے گا؟	״
۷۷	کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟	۱۵۰
۷۸	جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سُنے یہاں تک کہ سمجھ جائے۔	۱۵۰
۷۹	حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے	۱۵۱
۸۰	اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔	۱۵۲
۸۱	علمی باتیں لکھنا	۱۵۳
۸۲	رات کے وقت تعلیم وتذکیر	۱۵۴
۸۳	رات کو علمی مذاکرہ کرنا	۱۵۵
۸۴	علم کو محفوظ کرنا	״
۸۵	علماء کے حضور خاموش رہنا	۱۵۶
۸۶	عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔	״
۸۷	جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔	۱۵۸
۸۸	کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا	۱۵۹
۸۹	ارشادِ باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دئیے گئے مگر تھوڑا	۱۵۹
۹۰	جس نے بعض جائز چیزوں کو اس لیے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔	۱۶۰
۹۱	جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔	۱۶۰
۹۲	علم میں شرمانا	۱۶۱
۹۳	جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔	۱۶۱
۹۴	مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا	۱۶۲
۹۵	جو سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جوابات دے۔	۱۶۲

باب	مضمون	صفحہ
	۴۔ کتاب الوضوء	۱۶۳
۹۶	ارشاد باری تعالیٰ، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو۔	״
۹۷	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	״
۹۸	وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا۔	״
۹۹	شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔	۱۶۴
۱۰۰	ہلکا وضو کرنا	۱۶۴
۱۰۱	پوری طرح وضو کرنا	۱۶۵
۱۰۲	دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چُلو پانی سے چہرے کو دھونا۔	۱۶۵
۱۰۳	ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔	۱۶۶
۱۰۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے!	۱۶۶
۱۰۵	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	۱۶۶
۱۰۶	قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار کی آڑ ہو۔	۱۶۷
۱۰۷	جو دو اینٹوں پر بیٹھ کر رفع حاجت کرے	۱۶۷
۱۰۸	رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا	۱۶۷
۱۰۹	گھروں میں رفع حاجت کرنا	۱۶۸
۱۱۰	پانی سے استنجا کرنا	۱۶۸
۱۱۱	جو طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے۔	۱۶۹
۱۱۲	استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	۱۶۹
۱۱۳	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	۱۶۹

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۴	پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔	۱۶۹
۱۱۵	ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔	۱۶۹
۱۱۶	گوبر سے استنجا نہ کرنا۔	۱۷۰
۱۱۷	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا	۱۷۰
۱۱۸	اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا	۱۷۰
۱۱۹	اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا	״
۱۲۰	وضو میں ناک صاف کرنا	۱۷۱
۱۲۱	استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا	״
۱۲۲	دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا	۱۷۱
۱۲۳	وضو میں کلی کرنا	۱۷۲
۱۲۴	ایڑیاں دھونا	۱۷۲
۱۲۵	جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔	״
۱۲۶	وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔	۱۷۴
۱۲۷	نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا	۱۷۴
۱۲۸	وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں	۱۷۴
۱۲۹	جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لے	۱۷۵
۱۳۰	جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے۔	۱۷۵
۱۳۱	جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے	۱۷۷
۱۳۲	بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا	۱۷۸
۱۳۳	جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے	۱۷۸
۱۳۴	پورے سر کا مسح کرنا	۱۷۹
۱۳۵	دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا	۱۸۰
۱۳۶	لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔	۱۸۰
۱۳۷	حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا۔	۱۸۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۸	جو ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی لے	۱۸۱
۱۳۹	سر کا مسح ایک بار ہے	۱۸۲
۱۴۰	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔	۱۸۲
۱۴۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔	۱۸۲
۱۴۲	لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔	〃
۱۴۳	طشت سے وضو کرنا	۱۸۴
۱۴۴	ایک مد پانی سے وضو کرنا	〃
۱۴۵	موزوں پر مسح کرنا	۱۸۵
۱۴۶	جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو	〃
۱۴۷	جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے	۱۸۶
۱۴۸	جو ستو پی کر کلی کرے اور وضو نہ کرے	〃
۱۴۹	کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے!	۱۸۷
۱۵۰	نیند سے وضو لازم آنا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے۔	۱۸۷
۱۵۱	حدث کے بغیر وضو کرنا	۱۸۷
۱۵۲	پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔	۱۸۸
۱۵۳	پیشاب کو دھونے کا بیان	۱۸۸
۱۵۴	عذاب قبر میں ذکر الٰہی سے کمی ہونا	۱۸۸
۱۵۵	حضور اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔	۱۸۹
۱۵۶	مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا	۱۸۹
۱۵۷	شیر خوار بچوں کا پیشاب	۱۹۰
۱۵۸	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۹۰
۱۵۹	اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا	۱۹۰
۱۶۰	کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا	۱۹۱
۱۶۱	خون کو دھونا	۱۹۱
۱۶۲	منی کا دھونا اور کھرچنا نیز اس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔	۱۹۲
۱۶۳	جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے۔	۱۹۲
۱۶۴	اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور ان کے باڑے۔	۱۹۲
۱۶۵	اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے	۱۹۴
۱۶۶	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۹۴
۱۶۷	اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی	۱۹۴
۱۶۸	تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا	۱۹۵
۱۶۹	نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔	۱۹۶
۱۷۰	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	〃
۱۷۱	مسواک کا بیان	〃
۱۷۲	مسواک بڑے کے سپرد کرنا	۱۹۷
۱۷۳	رات کو باوضو سونے کی فضیلت	۱۹۷
	پارہ —— ۲	۱۹۹
	۵ کتاب الغسل	۱۹۹
۱۷۴	غسل سے پہلے وضو کرنا	۱۹۹
۱۷۵	آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا	۱۹۹
۱۷۶	ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا	۲۰۰

باب	مضمون	صفحہ
۱۷۷	جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے	۲۰۰
۱۷۸	غسل ایک ہی بار ہے	۲۰۱
۱۷۹	جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے	۲۰۱
۱۸۰	غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا	۲۰۱
۱۸۱	صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا	۲۰۲
۱۸۲	کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اُس کے ہاتھ میں کوئی اَور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔	۲۰۲
۱۸۳	جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔	۲۰۳
۱۸۴	دھونے اَور وضو کے درمیان وقفہ	۲۰۳
۱۸۵	جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اَور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔	۲۰۴
۱۸۶	مذی کو دھونا اَور اُس سے غسل لازم آنا	۲۰۴
۱۸۷	جو خوشبو لگا کر غسل کرے اَور اُس کا اثر باقی رہے	۲۰۴
۱۸۸	بالوں میں خلال کرنا اَور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔	۲۰۵
۱۸۹	جس نے حالتِ جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو نہ دھوئے۔	۲۰۵
۱۹۰	جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اُسی طرح نکل جائے اَور تیمم نہ کرے	۲۰۶
۱۹۱	غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا	۲۰۶
۱۹۲	جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کرے	۲۰۶
۱۹۳	جو تنہائی میں ننگا نہائے اَور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔	۲۰۷
۱۹۴	لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا	۲۰۸
۱۹۵	جب عورت کو احتلام ہو جائے۔	۲۰۸
۱۹۶	جنبی کا پسینہ اَور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا	۲۰۹
۱۹۷	جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا	۲۰۹
۱۹۸	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔	۲۱۰
۱۹۹	جنبی کا سو جانا	۲۱۰
۲۰۰	جنبی وضو کرے پھر سو جائے	۲۱۰
۲۰۱	جب دونوں ختنے مل جائیں	۲۱۱
۲۰۲	عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا	۲۱۱
	۶ کتاب الحیض	۲۱۲
۲۰۳	حیض کی ابتدا کیسے ہوئی	۲۱۲
۲۰۴	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اَور اُس میں کنگھی کرنا	۲۱۲
۲۰۵	مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا	۲۱۳
۲۰۶	جو حیض کو نفاس کہے	۲۱۳
۲۰۷	حائضہ سے اختلاط کرنا	۲۱۴
۲۰۸	حائضہ کا روزے چھوڑنا	۲۱۴
۲۰۹	حائضہ طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسکِ حج ادا کرے	۲۱۵
۲۱۰	استحاضہ	۲۱۶
۲۱۱	خونِ حیض کو دھونا	۲۱۶
۲۱۲	متحاضہ کا اعتکاف کرنا	۲۱۶
۲۱۳	کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا!	۲۱۷
۲۱۴	غسلِ حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا	۲۱۷
۲۱۵	عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے! اَور مشک آلودہ پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا	۲۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۲۱۶	غسلِ حیض	۲۱۸
۲۱۷	غسلِ حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا	۲۱۸
۲۱۸	غسلِ حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۱۸
۲۱۹	ارشادِ ربانی: مخلقۃ اور غیر مخلقۃ کا مطلب؟	۲۱۹
۲۲۰	حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	۲۲۰
۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۲۰
۲۲۲	حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے	۲۲۱
۲۲۳	حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو۔	۲۲۱
۲۲۴	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	۲۲۲
۲۲۵	حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔	۲۲۲
۲۲۶	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۲۳
۲۲۷	ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا	۲۲۳
۲۲۸	استحاضہ کی رگ	۲۲۳
۲۲۹	طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے؟	۲۲۴
۲۳۰	جب مستحاضہ پاکی دیکھے؟	۲۲۴
۲۳۱	حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اس کا طریقہ	۲۲۴
۲۳۲	حائضہ کے متعلق احکام	۲۲۵
	۷۔ کتاب التیمم	
۲۳۳	ارشادِ ربانی: تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو	۲۲۵
۲۳۴	جب پانی اور مٹی نہ پائے	۲۲۶
۲۳۵	حالتِ اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔	۲۲۸
۲۳۶	تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا	۲۲۸

باب	مضمون	صفحہ
	اُن پر پھونک مارے؟	
۲۳۷	تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے	۲۲۸
۲۳۸	پاک مٹی مسلمان کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے	۲۲۹
۲۳۹	جب جنبی مرض یا موت یا پیاس کے ڈر سے تیمم کرے۔	۲۳۱
۲۴۰	تیمم کی ایک ضرب ہے	۲۳۲
۲۴۱	جنابت کے لیے تیمم کی اجازت	۲۳۳
	۸۔ کتاب الصلوٰۃ	۲۳۳
۲۴۲	معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔	۲۳۳
۲۴۳	کپڑے پہن کر نماز پڑھنا فرض ہے	۲۳۵
۲۴۴	نماز میں تہبند کو گُدی سے باندھ لینا	۲۳۶
۲۴۵	ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا	۲۳۶
۲۴۶	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۳۸
۲۴۷	جب کپڑا تنگ ہو	۲۳۸
۲۴۸	شامی جُبّے میں نماز پڑھنا	۲۳۹
۲۴۹	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۴۰
۲۵۰	قمیص، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۴۰
۲۵۱	سترِ عورت سے کیا چھپائے؟	۲۴۰
۲۵۲	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۴۱
۲۵۳	ران کے بارے میں روایت	۲۴۱
۲۵۴	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۴۲
۲۵۵	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۴۲
۲۵۶	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۴۳

باب	مضمون	صفحہ
	ہوجائے گی؟	
۲۵۷	جو ریشمی جبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے۔	۲۴۳
۲۵۸	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۵۹	چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۶۰	جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اُس کی بیوی کو لگ جائے۔	۲۴۵
۲۶۱	چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۵
۲۶۲	چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۳	فراش پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۴	گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۵	جوتوں سمیت نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۶	موزے پہن کر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۷	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	۲۴۷
۲۶۸	سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔	۲۴۸
۲۶۹	قبلہ رُو ہونے کی فضیلت	۲۴۸
۲۷۰	اہلِ مدینہ اور اہلِ شام و مشرق کا قبلہ	۲۴۹
۲۷۱	ارشادِ ربانی کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ	۲۵۰
۲۷۲	قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو۔	۲۵۰
۲۷۳	قبلہ کا بیان	۲۵۱
۲۷۴	مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا	۲۵۲
۲۷۵	مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا	۲۵۳
۲۷۶	دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے	۲۵۳
۲۷۷	بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیئے	۲۵۴
۲۷۸	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۲۵۴
۲۷۹	مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا	-
۲۸۰	جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا چاہیے	۲۵۴

باب	مضمون	صفحہ
۲۸۱	امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔	۲۵۵
۲۸۲	کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟	۲۵۶
۲۸۳	مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا	۲۵۶
۲۸۴	جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔	۲۵۷
۲۸۵	مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔	۲۵۷
۲۸۶	جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔	۲۵۷
۲۸۷	گھروں میں مسجدیں بنانا	۲۵۸
۲۸۸	مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔	۲۶۱
۲۸۹	کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنائی جائیں؟	۲۶۱
۲۹۰	بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۱	اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۲	جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔	۲۶۲
۲۹۳	قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت	۲۶۳
۲۹۴	خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا	"
۲۹۵	گرجے میں نماز پڑھنا	"
۲۹۶	انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا	"
۲۹۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔	۲۶۴
۲۹۸	عورت کا مسجد میں سونا	۲۶۴
۲۹۹	مردوں کا مسجد میں سونا	۲۶۵

باب	مضمون	صفحہ
۳۰۰	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا	۲۶۶
۳۰۱	جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔	״
۳۰۲	مسجد میں حدث ہو جانا	״
۳۰۳	مسجد نبوی کی تعمیر	۲۶۷
۳۰۴	تعمیر مسجد میں تعاون کرنا	״
۳۰۵	بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔	۲۶۸
۳۰۶	جو مسجد بنائے۔	۲۶۸
۳۰۷	جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے	״
۳۰۸	مسجد سے گزرنا	۲۶۹
۳۰۹	مسجد میں شعر پڑھنا	״
۳۱۰	نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا	״
۳۱۱	مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا	۲۷۰
۳۱۲	مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا	״
۳۱۳	مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔	۲۷۱
۳۱۴	مسجد میں شراب	״
۳۱۵	مسجد کے لیے خادم رکھنا	״
۳۱۶	قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے	״
۳۱۷	اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔	۲۷۲
۳۱۸	مریض کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا	״
۳۱۹	ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا	״
۳۲۰	نورِ مجسّم کا نورانی معجزہ	۲۷۳
۳۲۱	مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا	۲۷۳
۳۲۲	کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرانا۔	۲۷۴
۳۲۳	مشرک کا مسجد میں داخل ہونا	۲۷۵
۳۲۴	مسجد میں آواز بلند کرنا	۲۷۵
۳۲۵	مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا	۲۷۶
۳۲۶	مسجد میں چت لیٹنا	۲۷۶
۳۲۷	راستے میں مسجد بنانا	۲۷۷
۳۲۸	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	״
۳۲۹	مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا	۲۷۸
۳۳۰	وہ مسجدیں جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔	۲۷۹
۳۳۱	امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے	۲۸۱
۳۳۲	نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئے	۲۸۲
۳۳۳	نیزے کی طرف نماز پڑھنا	״
۳۳۴	برچھی کی طرف نماز پڑھنا	״
۳۳۵	مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا	۲۸۳
۳۳۶	ستون کی طرف نماز پڑھنا	״
۳۳۷	جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا	۲۸۴
۳۳۸	حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا	״
۳۳۹	سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا	۲۸۵
۳۴۰	چارپائی کی طرف نماز پڑھنا	״
۳۴۱	نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	״
۳۴۲	نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ	۲۸۶
۳۴۳	نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا۔	״
۳۴۴	سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا	۲۸۷
۳۴۵	عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا	״
۳۴۶	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	״

باب	مضمون	صفحہ
۳۴۷	جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے۔	۲۸۸
۳۴۸	جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔	۲۸۸
۳۴۹	کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے۔	〃
۳۵۰	عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا	۲۸۹
	پارہ ــــ ۳	
	۸۔	
۳۵۱	نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت	۲۹۱
۳۵۲	ارشادِ خداوندی: اُسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو۔	〃
۳۵۳	نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا۔	۲۹۲
۳۵۴	نماز کفارہ ہے۔	〃
۳۵۵	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۹۳
۳۵۶	پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ اُنھیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے۔	〃
۳۵۷	نماز کو بے وقت پڑھنا	〃
۳۵۸	نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے	۲۹۴
۳۵۹	سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	〃
۳۶۰	سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا	۲۹۵
۳۶۱	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے۔	۲۹۶
۳۶۲	ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا	۲۹۷
۳۶۳	عصر کا وقت	〃

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۴	نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ	۲۹۹
۳۶۵	نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ	〃
۳۶۶	نمازِ عصر کی فضیلت	〃
۳۶۷	جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔	۳۰۰
۳۶۸	نمازِ مغرب کا وقت	۳۰۱
۳۶۹	جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے	۳۰۲
۳۷۰	عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے۔	۳۰۲
۳۷۱	عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں، خواہ تاخیر سے۔	۳۰۳
۳۷۲	نمازِ عشاء کی فضیلت	〃
۳۷۳	عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۳۰۴
۳۷۴	غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا	۳۰۴
۳۷۵	عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔	۳۰۵
۳۷۶	نمازِ فجر کی فضیلت	۳۰۵
۳۷۷	نمازِ فجر کا وقت	۳۰۶
۳۷۸	جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی	۳۰۷
۳۷۹	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۳۰۸
۳۸۰	فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے	۳۰۸
۳۸۱	سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔	۳۰۹
۳۸۲	جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔	۳۰۹
۳۸۳	عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا	۳۱۰
۳۸۴	ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا	۳۱۱
۳۸۵	وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا	〃
۳۸۶	جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو با جماعت	۳۱۲

باب	مضمون	صفحہ
	نماز پڑھائی۔	
٣٨٧	جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے	٣١٢
	پڑھ لے	
٣٨٨	قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا	//
٣٨٩	عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔	٣١٣
٣٩٠	عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔	//
٣٩١	اہلِ خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو	٣١٤
	کرنا۔	
	٩۔ کتاب الاذان	٣١٥
٣٩٢	اذان کی ابتدا	٣١٥
٣٩٣	اذان دو دو دفعہ ہے	٣١٦
٣٩٤	کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے	//
	قد قامت الصلوٰۃ کے۔	
٣٩٥	اذان کہنے کی فضیلت	//
٣٩٦	بلند آواز سے اذان کہنا	//
٣٩٧	اذان کی وجہ سے خون ریزی سے رک جانا	٣١٧
٣٩٨	جب اذان سنے تو کیا کہے؟	//
٣٩٩	اذان کے بعد کی دعا	٣١٨
٤٠٠	اذان کے لیے قرعہ ڈالنا	٣١٩
٤٠١	اذان کے دوران باتیں کرنا	//
٤٠٢	نابینا کا اذان دینا جب کہ اسے وقت بتانے	//
	والا ہو۔	
٤٠٣	صبح صادق کے بعد اذان کہنا	٣٢٠
٤٠٤	فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا	//
٤٠٥	اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟	٣٢١
٤٠٦	جو اقامت کا انتظار کرے۔	//

باب	مضمون	صفحہ
٤٠٧	اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز	٣٢١
	پڑھے	
٤٠٨	جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے	٣٢٢
٤٠٩	مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی	//
	ہوں۔	
٤١٠	کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے؟	٣٢٣
	اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے؟	
٤١١	آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔	٣٢٤
٤١٢	جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ	//
	پوری کر لو۔	
٤١٣	اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب	//
	کھڑے ہوں؟	
٤١٤	نماز کے لیے جلدی سے نہ اُٹھے بلکہ اطمینان	٣٢٥
	اور وقار سے اُٹھے۔	//
٤١٥	کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟	//
٤١٦	جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا	//
	یہاں تک کہ وہ لوٹے۔	//
٤١٧	کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔	//
٤١٨	جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش	٣٢٦
	آجائے۔	//
٤١٩	اقامت کے وقت باتیں کرنا	//
٤٢٠	جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب	//
٤٢١	باجماعت نماز کی فضیلت	٣٢٦
٤٢٢	نمازِ فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت	٣٢٨
٤٢٣	ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت	//
٤٢٤	قدموں پر ثواب	٣٢٩
٤٢٥	نمازِ عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت	//
٤٢٦	دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں	//

باب	مضمون	صفحہ
۴۲۷	جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔	۳۳۰
۴۲۸	اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔	۳۳۱
۴۲۹	جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔	〃
۴۳۰	جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد	〃
۴۳۱	بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت۔	۳۳۲
۴۳۲	کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟	۳۳۳
۴۳۳	جب کھانا آ جائے اور اقامت کہہ دی جائے	۳۳۴
۴۳۴	جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو۔	۳۳۵
۴۳۵	جو اپنے گھر کے کاموں میں مشغول ہو اور اقامت ہونے پر نماز کے لیے چلا جائے۔	〃
۴۳۶	جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔	〃
۴۳۷	صاحب علم و فضیلت امامت کا زیادہ مستحق ہے۔	۳۳۶
۴۳۸	جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو	۳۳۸
۴۳۹	جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آ جائے تو پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟	〃
۴۴۰	جو لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے	۳۳۹
۴۴۱	جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے۔	〃
۴۴۲	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔	〃

باب	مضمون	صفحہ
۴۴۳	مقتدی کب سجدہ کرے؟	۳۴۲
۴۴۴	امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ	〃
۴۴۵	غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	〃
۴۴۶	جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔	۳۴۳
۴۴۷	مفتون اور بدعتی کی امامت	〃
۴۴۸	جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔	۳۴۴
۴۴۹	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کرے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	۳۴۴
۴۵۰	جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آ جائیں تو اُن کی امامت کرے۔	〃
۴۵۱	جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔	۳۴۵
۴۵۲	امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔	〃
۴۵۳	جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے	〃
۴۵۴	جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی	۳۴۶
۴۵۵	نماز مختصر اور پوری پڑھنا	۳۴۷
۴۵۶	جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے	〃
۴۵۷	نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا	۳۴۸
۴۵۸	جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے	〃
۴۵۹	جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس ماموم کی اقتدا کریں۔	〃
۴۶۰	جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے؟	۳۴۹
۴۶۱	جب امام نماز میں روئے	۳۵۰

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۲	اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔	۳۵۰
۴۶۳	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔	۳۵۱
۴۶۴	پہلی صف	〃
۴۶۵	صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے	〃
۴۶۶	اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے	۳۵۲
۴۶۷	صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا	〃
۴۶۸	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرلے تو اُس کی نماز درست ہے۔	〃
۴۶۹	عورت تنہا بھی صف ہے	۳۵۳
۴۷۰	مسجد اور امام کے دائیں جانب	〃
۴۷۱	جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو	〃
۴۷۲	رات کی نماز	〃
۴۷۳	تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح	۳۵۴
۴۷۴	تکبیر اُولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔	۳۵۵
۴۷۵	تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا۔	〃
۴۷۶	ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے	۳۵۶
۴۷۷	رفع یدین کرنا جب کہ دوؔ رکعتوں کے بعد کھڑا ہو	〃
۴۷۸	نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا	〃
۴۷۹	نماز میں خشوع	۳۵۷
۴۸۰	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے	〃
۴۸۱	حضور کی نماز کا عالم	۳۵۸
۴۸۲	نماز میں امام کی طرف نگاہیں اُٹھانا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۴۸۳	نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا	۳۶۰
۴۸۴	نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا	〃
۴۸۵	جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔	〃
۴۸۶	امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی۔	۳۶۱
۴۸۷	نمازِ ظہر میں قرأت	۳۶۲
۴۸۸	نمازِ عصر میں قرأت	۳۶۳
۴۸۹	نمازِ مغرب میں قرأت	〃
۴۹۰	نمازِ مغرب میں جہر	۳۶۴
۴۹۱	نمازِ عشاء میں جہر	〃
۴۹۲	عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا	〃
۴۹۳	نمازِ عشاء میں قرأت	۳۶۵
۴۹۴	پہلی دوؔ رکعتوں کو لمبی اور آخری دوؔ کو مختصر کرے	〃
۴۹۵	نمازِ فجر کی قرأت	〃
۴۹۶	نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا	۳۶۶
۴۹۷	ایک رکعت میں دوؔ سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔	۳۶۷
۴۹۸	آخری دوؔ رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے	۳۶۸
۴۹۹	جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی	〃
۵۰۰	جب امام کوئی آیت سُنائے	〃
۵۰۱	پہلی رکعت کو لمبی کرنا	۳۶۹
۵۰۲	امام کا آواز سے آمین کہنا	〃
۵۰۳	آمین کہنے کی فضیلت	〃
۵۰۴	مقتدی کا آواز سے آمین کہنا	۳۷۰
۵۰۵	جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرے	〃

باب	مضمون	صفحہ
۵۰۶	رکوع میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۰
۵۰۷	سجدوں میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۱
۵۰۸	سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا	"
۵۰۹	رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا	۳۷۲
۵۱۰	جب کوئی پورا رکوع نہ کرے	"
۵۱۱	رکوع میں پیٹھ برابر کرنا	"
۵۱۲	پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اُس میں اعتدال واطمینان کا ہونا۔	"
۵۱۳	جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دُہرانے کا حکم فرمایا۔	۳۷۳ "
۵۱۴	رکوع میں دعا کرنا	"
۵۱۵	امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟	"
۵۱۶	اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت	۳۷۴
۵۱۷	قنوت پڑھنا	"
۵۱۸	جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو	۳۷۵
۵۱۹	سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے	"
۵۲۰	سجدے کی فضیلت	۳۷۷
۵۲۱	سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جُدا ہو۔	۳۷۹
۵۲۲	پیروں کی اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا	"
۵۲۳	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	"
۵۲۴	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا	"
۵۲۵	ناک پر سجدہ کرنا	۳۸۰
۵۲۶	کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا	"
	پارہ ——— ۴	۳۸۲

باب	مضمون	صفحہ
۵۲۷	کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا	۳۸۲
۵۲۸	بالوں کو درست نہ کرے	"
۵۲۹	نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے	"
۵۳۰	سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا	"
۵۳۱	دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا	۳۸۳
۵۳۲	سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے	"
۵۳۳	جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔	۳۸۴
۵۳۴	جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔	"
۵۳۵	دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے	"
۵۳۶	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۳۸۵
۵۳۶	جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے	۳۸۶
۵۳۷	پہلے قعدہ میں تشہد	"
۵۳۸	آخری رکعت میں تشہد	۳۸۷
۵۳۹	سلام سے پہلے دعا کرنا	"
۵۴۰	تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں	۳۸۸
۵۴۱	جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔	"
۵۴۲	سلام پھیرنا	۳۸۹
۵۴۳	سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے	"
۵۴۴	جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔	"
۵۴۵	نماز کے بعد ذکر کرنا۔	۳۹۰
۵۴۶	سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کرے	۳۹۱
۵۴۷	سلام کے بعد امام کا اپنے مصلّے پر ٹھہرنا	۳۹۲
۵۴۸	جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر حاجت یاد آنے پر	۲۹۳

باب	مضمون	صفحہ
	لوگوں کے درمیان سے جائے۔	
۵۴۹	نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا	۳۹۴
۵۵۰	لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام	″
۵۵۱	بچوں کا وضو کرنا	۳۹۵
۵۵۲	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔	۳۹۷
۵۵۳	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا	۳۹۸
۵۵۴	صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔	۳۹۹ ″
۵۵۵	عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔	″
	۱۰۔ کتاب الجمعہ	۴۰۰
۵۵۶	جمعہ کا فرض ہونا	۴۰۰
۵۵۷	جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟	″
۵۵۸	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	۴۰۱
۵۵۹	جمعہ کی فضیلت	″
۵۶۰	جمعہ کے روز غسل کرنا	۴۰۲
۵۶۱	جمعہ کے لیے تیل لگانا	″
۵۶۲	عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے	۴۰۳
۵۶۳	جمعہ کے روز مسواک کرنا	″
۵۶۴	جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے	۴۰۴
۵۶۵	جمعہ کے روز نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے؟	″
۵۶۶	دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا	″
۵۶۷	کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں ان پر غسل ہے؟	۴۰۵

باب	مضمون	صفحہ
۵۶۸	بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت	۴۰۶
۵۶۹	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟	″
۵۷۰	جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا	۴۰۷
۵۷۱	جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو	۴۰۸
۵۷۲	نمازِ جمعہ کے لیے چلنا	″
۵۷۳	جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے	۴۰۹
۵۷۴	کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے	″
۵۷۵	جمعہ کے روز کی اذان	″
۵۷۶	جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو	۴۱۰
۵۷۷	امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے	″
۵۷۸	اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا	″
۵۷۹	خطبہ کے وقت اذان کہنا	″
۵۸۰	منبر پر خطبہ دینا	۴۱۱
۵۸۱	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	۴۱۲
۵۸۲	خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا	″
۵۸۳	جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا	″
۵۸۴	جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۴۱۵
۵۸۵	خطبہ غور سے سننا	″
۵۸۶	جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔	″
۵۸۷	جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔	۴۱۶
۵۸۸	خطبہ میں رفع یدین کرنا	″
۵۸۹	جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا	″
۵۹۰	جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو لغو حرکت کی۔	۴۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۵۹۱	وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے	۴۱۷
۵۹۲	اگر نمازِ جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جُدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔	″
۵۹۳	نمازِ جمعہ کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا	۴۱۸
۵۹۴	ارشادِ خداوندی: جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔	″
۵۹۵	نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	″
	۱۱۔ ابواب صلوٰۃ الخوف	۴۱۹
۵۹۶	نمازِ خوف کا بیان	۴۱۹
۵۹۷	پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا	″
۵۹۸	نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا	″
۵۹۹	قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا۔	۴۲۰
۶۰۰	تعاقب کرنے یا ہوتے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔	۴۲۱
۶۰۱	شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔	″
	۱۲۔ کتاب العیدین	۴۲۲
۶۰۲	عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم	۴۲۲
۶۰۳	عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں	″
۶۰۴	مسلمانوں کے لیے عید کی سُنتیں	۴۲۳
۶۰۵	عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا	″
۶۰۶	قربانی کے روز کھانا	۴۲۴
۶۰۷	بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا	″

باب	مضمون	صفحہ
۶۰۸	عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے۔	۴۲۵
۶۰۹	خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے	۴۲۶
۶۱۰	عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے	″
۶۱۱	نمازِ عید کے لیے جلدی جانا	۴۲۷
۶۱۲	ایامِ تشریق کے عمل کی فضیلت	″
۶۱۳	منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے۔	۴۲۸
۶۱۴	نمازِ عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا	″
۶۱۵	عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا	۴۲۹
۶۱۶	عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا	″
۶۱۷	بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا	″
۶۱۸	عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا	″
۶۱۹	عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا	۴۳۰
۶۲۰	عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا	″
۶۲۱	جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو	۴۳۱
۶۲۲	حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا	″
۶۲۳	قربانی کے روز عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا	۴۳۲
۶۲۴	خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔	″
۶۲۵	جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔	۴۳۴
۶۲۶	جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔	″
۶۲۷	نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا۔	۴۳۴

باب	مضمون	صفحہ
	۱۳۔ ابواب الوتر	۴۳۴
۶۲۸	وتر کے متعلق روایات	۴۳۴
۶۲۹	وتر کے اوقات	۴۳۶
۶۳۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔	〃
۶۳۱	اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔	〃
۶۳۲	سواری پر وتر پڑھنا	〃
۶۳۳	سفر میں وتر پڑھنا	۴۳۷
۶۳۴	رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا	〃
	۱۴۔ ابواب الاستسقاء	۴۳۸
۶۳۵	استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا۔	۴۳۸
۶۳۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔	〃
۶۳۷	قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔	۴۳۹
۶۳۸	استسقاء کے وقت چادر کو الٹ دینا	۴۴۰
۶۳۹	جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔	〃
۶۴۰	جامع مسجد میں نماز استسقاء پڑھنا	〃
۶۴۱	خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا	۴۴۱
۶۴۲	منبر پر بارش کی دعا کرنا	۴۴۲
۶۴۳	جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا	〃
۶۴۴	جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا	〃
۶۴۵	جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر الٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے	۴۴۳
۶۴۶	جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ ان کی خواہش کو رد نہ کرے	〃
۶۴۷	جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔	〃
۶۴۸	زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔	۴۴۴
۶۴۹	کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا	〃
۶۵۰	نماز استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا	۴۴۵
۶۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟	〃
۶۵۲	نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔	〃
۶۵۳	عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھنا	۴۴۶
۶۵۴	نماز استسقاء میں قبلہ رو ہونا	〃
۶۵۵ (الف)	نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا۔	〃
۶۵۵ (ب)	نماز استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا	۴۴۷
۶۵۶	بارش کے وقت کیا کہے؟	〃
۶۵۷	جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔	〃
۶۵۸	جب آندھی آئے	۴۴۸
۶۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری باد صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔	〃
۶۶۰	زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے	〃
۶۶۱	ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''تم جھٹلائے جانے کو اپنی روزی بناتے ہو۔	۴۴۹

باب	مضمون	صفحہ
۶۶۲	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی۔	۴۴۹
	۱۵۔ ابواب الکسوف	۴۵۰
۶۶۳	سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	۴۵۰
۶۶۴	سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا	۴۵۱
۶۶۵	سورج گرہن کے وقت الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر ندا کرنا	״
۶۶۶	نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا	۴۵۲
۶۶۷	سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف؟	״
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔	۴۵۳
۶۶۹	سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا	״
۶۷۰	نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا	۴۵۴
۶۷۱	نمازِ کسوف با جماعت پڑھنا	״
۶۷۲	مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا	۴۵۵
۶۷۳	جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔	۴۵۶
۶۷۴	مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا	״
۶۷۵	کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا	۴۵۷
۶۷۶	سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا	۴۵۸
۶۷۷	سورج گرہن کے وقت دعا کرنا	״
۶۷۸	امام کا خطبۂ کسوف میں اما بعد کہنا	״
۶۷۹	چاند گرہن میں نماز پڑھنا	״
۶۸۰	نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔	۴۵۹
۶۸۱	نمازِ کسوف میں جہری قرائت کرنا۔	״

باب	مضمون	صفحہ
	۱۶۔ ابواب سجود القرآن	۴۶۰
۶۸۲	قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور اُن کا سنت ہونا۔	۴۶۰
۶۸۳	سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا	״
۶۸۴	سورۂ ص میں سجدہ کا ہونا	״
۶۸۵	سورۂ والنجم کا سجدہ	۴۶۱
۶۸۶	مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں۔	״
۶۸۷	جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا	״
۶۸۸	سورۂ انشقاق میں سجدہ	۴۶۲
۶۸۹	جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔	״
۶۹۰	جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا	״
۶۹۱	جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔	״
۶۹۲	جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا	۴۶۳
۶۹۳	جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔	״
	۱۷۔ ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۴۶۴
۶۹۴	قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے	۴۶۴
۶۹۵	منیٰ میں نماز پڑھنا	״
۶۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔	۴۶۵
۶۹۷	کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟	״
۶۹۸	قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔	۴۶۶

باب	مضمون	صفحہ
۶۹۹	سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے	۴۶۶
۷۰۰	سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو	۴۶۷
۷۰۱	سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا	"
۷۰۲	فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا	"
	پارہ ——— 5	۴۶۹
۷۰۳	گدھے پر نفل نماز پڑھنا	۴۶۹
۷۰۴	جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے	"
۷۰۵	جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نوافل پڑھے۔	۴۷۰
۷۰۶	سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا	"
۷۰۷	جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟	۴۷۱
۷۰۸	سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔	"
۷۰۹	جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو۔	۴۷۲
۷۱۰	بیٹھ کر نماز پڑھنا	"
۷۱۱	بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا	۴۷۳
۷۱۲	جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے	"
۷۱۳	جب بیٹھ کر پڑھے۔ پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کرے۔	۴۷۴
۷۱۴	رات کو تہجد پڑھنا	"
۷۱۵	رات کے قیام کی فضیلت	۴۷۵
۷۱۶	رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا	۴۷۶
۷۱۷	مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا	"
۷۱۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور	"

باب	مضمون	صفحہ
	نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔	۴۷۶
۷۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آجانا۔	۴۷۸
۷۲۰	جو صبح کے وقت سوئے	"
۷۲۱	جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔	۴۷۹
۷۲۲	رات کی نماز میں طویل قیام کرنا	"
۷۲۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟	"
۷۲۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہُوا۔	۴۸۰
۷۲۵	جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔	۴۸۱
۷۲۶	جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔	۴۸۲
۷۲۷	رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا	"
۷۲۸	جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے۔	"
۷۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔	۴۸۳
۷۳۰	رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۴۸۴
۷۳۱	عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے	"
۷۳۲	جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے۔	"
۷۳۳	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا	۴۸۵

باب	مضمون	صفحہ
۶۳۴	رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۸۵
۶۳۵	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا	۴۸۶
۶۳۶	فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا	۴۸۷
۶۳۷	جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے	"
۶۳۸	نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	"
۶۳۹	فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا	۴۸۹
۶۴۰	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا۔	"
۶۴۱	فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟	۴۹۰
۶۴۲	فرض نمازوں کے بعد نوافل	"
۶۴۳	جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے	۴۹۱
۶۴۴	سفر میں نماز چاشت پڑھنا	"
۶۴۵	جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے	"
۶۴۶	حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا	"
۶۴۷	نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں	۴۹۲
۶۴۸	نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	"
۶۴۹	نوافل با جماعت پڑھنا	۴۹۳
۶۵۰	گھر میں نوافل پڑھنا	۴۹۵
۶۵۱	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	"
۶۵۲	مسجد قباء کا بیان	"
۶۵۳	جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے	۴۹۶
۶۵۴	مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا	"
۶۵۵	قبر انور اور منبر رسول کے درمیان حصے کی فضیلت	"
۶۵۶	بیت المقدس کی مسجد	۴۹۷
۶۵۷	نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا	"
۶۵۸	نماز میں جو کلام کرنا منع ہے	۴۹۸
۶۵۹	نماز میں مردوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کا جواز	۴۹۹

باب	مضمون	صفحہ
۶۶۰	جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔	۴۹۹
۶۶۱	تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے	۵۰۰
۶۶۲	جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے	"
۶۶۳	جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے	۵۰۱
۶۶۴	نماز میں کنکریاں ہٹانا	"
۶۶۵	نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا	"
۶۶۶	نماز میں کتنا عمل جائز ہے	"
۶۶۷	جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔	۵۰۲
۶۶۸	نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے	۵۰۳
۶۶۹	جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	"
۶۷۰	جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔	۵۰۴
۶۷۱	نماز میں سلام کا جواب نہ دے	"
۶۷۲	نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔	"
۶۷۳	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۵۰۶
۶۷۴	نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا	"
۶۷۵	جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟	۵۰۷
۶۷۶	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں۔	۵۰۸
۶۷۷	جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے؟	"
۶۷۸	جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام	"

باب	مضمون	صفحہ
	پھیر دے۔	
۷۷۹	جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے	۵۰۹
۷۸۰	جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔	〃
۷۸۱	فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو	۵۱۰
۷۸۲	جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے	〃
۷۸۳	نماز میں اشارہ کرنا	۵۱۱

۱۸۔ کتاب الجنائز

باب	مضمون	صفحہ
۷۸۴	جنازوں کے بارے میں	۵۱۲
۷۸۵	جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم	۵۱۳
۷۸۶	میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔	۵۱۴
۷۸۷	کسی کے مرنے کی اُس کے ورثا کی طرف سے خبر دینا	۵۱۵
۷۸۸	جنازے کی اطلاع دینا	۵۱۶
۷۸۹	اُس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔	〃
۷۹۰	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔	۵۱۷
۷۹۱	میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔	〃
۷۹۲	مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے	۵۱۸
۷۹۳	میت کی دائیں جانب سے شروع کرنا	〃
۷۹۴	میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا	〃
۷۹۵	کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟	۵۱۹
۷۹۶	آخر میں کافور ملانا	۵۱۹
۷۹۷	عورت کے سر کے بال کھولنا	〃
۷۹۸	میت کو کس طرح لپیٹا جائے؟	۵۲۰
۷۹۹	کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟	〃
۸۰۰	عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں	〃
۸۰۱	کفن کے لیے سفید کپڑا	۵۲۱
۸۰۲	دو کپڑوں کا کفن	〃
۸۰۳	میت کو خوشبو لگانا	〃
۸۰۴	احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے؟	〃
۸۰۵	قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔	۵۲۲
۸۰۶	قمیص کے بغیر کفن دینا	〃
۸۰۷	عمامہ کے بغیر کفن دینا	۵۲۳
۸۰۸	میت کے مال سے کفن دینا	〃
۸۰۹	جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو	〃
۸۱۰	جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔	۵۲۴
۸۱۱	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔	〃
۸۱۲	عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا	۵۲۵
۸۱۳	عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ	〃
۸۱۴	قبروں کی زیارت کرنا	۵۲۶
۸۱۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔	〃
۸۱۶	میت پر نوحہ کرنے کی کراہیت	۵۲۸

باب	مضمون	صفحہ
۸۱۷	میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا	۵۲۹
۸۱۸	وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا	"
۸۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔	۵۳۰
۸۲۰	مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے	"
۸۲۱	جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں	۵۳۱
۸۲۲	مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔	"
۸۲۳	جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہارِ غم ہو۔	"
۸۲۴	جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے	۵۳۲
۸۲۵	صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو	۵۳۳
۸۲۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں۔	"
۸۲۷	مریض کے پاس رونا	۵۳۴
۸۲۸	گریہ وزاری کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا	"
۸۲۹	جنازے کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵
۸۳۰	جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟	"
۸۳۱	جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔	۵۳۶
۸۳۲	جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو۔	"
۸۳۳	عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں	"
۸۳۴	جنازہ جلدی لے جانا	۵۳۷
۸۳۵	چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو	"

باب	مضمون	صفحہ
۸۳۶	جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں۔	۵۳۷
۸۳۷	نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا	۵۳۸
۸۳۸	جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں	"
۸۳۹	نمازِ جنازہ کا طریقہ	۵۳۹
۸۴۰	جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت	"
۸۴۱	جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے	۵۴۰
۸۴۲	لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا	"
۸۴۳	نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا	"
۸۴۴	قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہیت	۵۴۱
۸۴۵	نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔	"
۸۴۶	عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو	"
۸۴۷	نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں	۵۴۲
۸۴۸	نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۵۴۳
۸۴۹	دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا	"
۸۵۰	مُردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔	۵۴۴
۸۵۱	جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے	"
۸۵۲	رات کے وقت دفن کرنا	۵۴۵
۸۵۳	قبر پر مسجد تعمیر کرنا	"
۸۵۴	عورت کی قبر میں کون داخل ہو	"
۸۵۵	شہید کی نمازِ جنازہ	۵۴۶
۸۵۶	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا	۵۴۷
۸۵۷	جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا	"
۸۵۸	لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔	"
۸۵۹	قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا	۵۴۸

باب	مضمون	صفحہ
٨٦٠	کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟	٥٤٨
٨٦١	قبر میں لحد اور شق بنانا	٥٤٩
٨٦٢	جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟	〃
٨٦٣	جب مشرک نے مرتے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا	٥٥٢
٨٦٤	قبر پر ٹہنی گاڑنا	〃
٨٦٥	عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔	٥٥٣
٨٦٦	خودکشی کرنے والے کا حکم	٥٥٤
٨٦٧	منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہیت۔	〃
٨٦٨	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	٥٥٥
٨٦٩	عذاب قبر کے متعلق روایتیں	٥٥٦
٨٧٠	عذاب قبر سے پناہ مانگنا	٥٥٨
٨٧١	غیبت اور پیشاب کے باعث عذاب قبر ہونا۔	〃
٨٧٢	میت کو صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	٥٥٩
٨٧٣	میت کا چارپائی پر کلام کرنا	〃
٨٧٤	مسلمانوں کی اولاد کا حکم	〃
	پارہ — ٦	
٨٧٥	مشرکوں کی اولاد کا حکم	٥٦٠
٨٧٦	بعض گناہوں کی سزا	〃
٨٧٧	پیر کے روز کی موت	٥٦٢
٨٧٨	ناگہانی موت کا بیان	〃
٨٧٩	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔	٥
٨٨٠	مُردوں کو سبّ و شتم کرنے کی ممانعت	٥٦٤
٨٨١	شریر مُردوں کا ذکر	٥٦٥
	١٩- کتاب الزکوٰۃ	٥٦٥
٨٨٢	زکوٰۃ کا وجوب	٥٦٥
٨٨٣	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا	٥٦٧
٨٨٤	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	〃
٨٨٥	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے	٥٦٨
٨٨٦	مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا	٥٧٠
٨٨٧	خیرات میں دکھاوا کرنا	〃
٨٨٨	چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔	〃
٨٨٩	حلال کمائی سے خیرات کرنا	〃
٨٩٠	رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا	٥٧١
٨٩١	آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر	٥٧٢
٨٩٢	ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت	٥٧٣
٨٩٣	سخاوت کا بیان	〃
٨٩٤	علانیہ صدقہ دینا	٥٧٤
٨٩٥	چھپا کر صدقہ دینا	〃
٨٩٦	جب بے خبری میں کسی مال دار کو صدقہ دے دیا	〃
٨٩٧	جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اسے معلوم نہ تھا۔	٥٧٥
٨٩٨	دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا	〃
٨٩٩	جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	٥٧٦
٩٠٠	صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے	〃

باب	مضمون	صفحہ
۹۰۱	دے کر احسان جتانا	۵۷۷
۹۰۲	جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے	"
۹۰۳	صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا	۵۷۸
۹۰۴	استطاعت کے اندر صدقہ دینا	"
۹۰۵	صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے	۵۷۹
۹۰۶	جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہُوا۔	"
۹۰۷	خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔	۵۸۰
۹۰۸	عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔	"
۹۰۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔	۵۸۱
۹۱۰	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال	"
۹۱۱	کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا	"
۹۱۲	صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے	۵۸۲
۹۱۳	زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔	"
۹۱۴	چاندی کی زکوٰۃ	"
۹۱۵	زکوٰۃ میں سامان لینا	۵۸۳
۹۱۶	دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔	"
۹۱۷	جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔	۵۸۴
۹۱۸	اُونٹ کی زکوٰۃ	۵۸۴
۹۱۹	جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔	"
۹۲۰	بکریوں کی زکوٰۃ	۵۸۵
۹۲۱	زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ مُصدِّق چاہے۔	۵۸۶
۹۲۲	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا	"
۹۲۳	زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا جائے	"
۹۲۴	پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۷
۹۲۵	گائے کی زکوٰۃ	"
۹۲۶	رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	۵۸۸
۹۲۷	مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۹
۹۲۸	مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے	"
۹۲۹	یتیموں کو زکوٰۃ دینا	"
۹۳۰	شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا	۵۹۰
۹۳۱	ارشادِ خداوندی ہے: گردن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔	۵۹۱
۹۳۲	سوال کرنے سے بچنا	۵۹۲
۹۳۳	جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے	۵۹۳
۹۳۴	جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے	"
۹۳۵	ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔	۵۹۴
۹۳۶	کھجوروں کا اندازہ کرنا	۵۹۶
۹۳۷	بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے	۵۹۷
۹۳۸	پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں	"
۹۳۹	کھجوروں کے توڑتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟	"
۹۴۰	جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی۔	۵۹۸
۹۴۱	کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۹۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟	۵۹۹
۹۴۳	ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔	″
۹۴۴	جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے	۶۰۰
۹۴۵	امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔	″
۹۴۶	امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا	۶۰۱
۹۴۷	جو مال سمندر سے نکالا جائے	″
۹۴۸	رکاز میں سے خمس دینا	۶۰۲
۹۴۹	ارشادِ خداوندی ہے:۔ اور اس پر کام کرنے والے اور مُصدِقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا	″
۹۵۰	زکوٰۃ کے اُونٹوں اور ان کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔	″
۹۵۱	حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا	۶۰۳
۹۵۲	صدقۂ فطر کا فرض ہونا	″
۹۵۳	صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے	″
۹۵۴	صدقۂ فطر ایک صاع جَو ہیں	۶۰۴
۹۵۵	صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے	″
۹۵۶	صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں	″
۹۵۷	ایک صاع کشمش	″
۹۵۸	صدقۂ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا	۶۰۵
۹۵۹	صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے	″
۹۶۰	صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے	″

۲۰۔ کتاب المناسک

باب	مضمون	صفحہ
۹۶۱	حج کا وجوب اور اس کی فضیلت	۶۰۶
۹۶۲	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دُبلی اُونٹنیوں پر سوار ہو کر۔	۶۰۶
۹۶۳	کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا	۶۰۷
۹۶۴	حجِ مبرور کی فضیلت	″
۹۶۵	فرض حج اور عمرہ کے اوقات	۶۰۸
۹۶۶	ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔	″
۹۶۷	اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ	″
۹۶۸	اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام باندھیں۔	۶۰۹
۹۶۹	اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ	″
۹۷۰	اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ	″
۹۷۱	مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۱۰
۹۷۲	اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ	″
۹۷۳	اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے	″
۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا	″
۹۷۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔	۶۱۱
۹۷۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔	″
۹۷۷	کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا	″
۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔	۶۱۲
۹۷۹	جو بالوں کو جما کر احرام باندھے	۶۱۳
۹۸۰	مسجدِ ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا	″
۹۸۱	احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟	″

باب	مضمون	صفحہ
۹۸۲	حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا	۶۱۳
۹۸۳	احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟	۶۱۴
۹۸۴	جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے	″
۹۸۵	لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا	۶۱۵
۹۸۶	لبیک کہنا	″
۹۸۷	احرام باندھتے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید تسبیح اور تکبیر کہنا	″
۹۸۸	جو اُس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔	۶۱۶
۹۸۹	قبلہ رُو ہو کر احرام باندھنا	″
۹۹۰	وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا	۶۱۷
۹۹۱	حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں؟	″
۹۹۲	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔	۶۱۸
۹۹۳	ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں	۶۱۹
۹۹۴	حج میں تمتع، قران اور افراد	۶۲۰
۹۹۵	جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے	۶۲۲
۹۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تمتع کرنا	″
۹۹۷	ارشادِ خداوندی ہے:۔ یہ اُس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔	۶۲۲ ″
۹۹۸	مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	۶۲۳
۹۹۹	مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا	۶۲۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۰۰	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو	۶۲۴
۱۰۰۱	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے نکلے	″
۱۰۰۲	مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر	۶۲۵
۱۰۰۳	حرم کی فضیلت	۶۲۷
۱۰۰۴	مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔	۶۲۸ ″
۱۰۰۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔	″
۱۰۰۶	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس گھر کو امن والا بنا دے۔	۶۲۹
۱۰۰۷	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اللہ نے کعبہ کو حُرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے۔	″
۱۰۰۸	کعبہ پر غلاف چڑھانا	۶۳۰
۱۰۰۹	کعبہ کو گرانا	″
۱۰۱۰	حجرِ اسود کے بارے میں	″
۱۰۱۱	خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔	۶۳۱ ″
۱۰۱۲	کعبہ میں نماز پڑھنا	″
۱۰۱۳	جو کعبہ میں داخل نہ ہو	″
۱۰۱۴	جو اطرافِ کعبہ میں تکبیر کہے	۶۳۲
۱۰۱۵	رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟	″
۱۰۱۶	جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔	″
۱۰۱۷	حج اور عمرہ میں رمل کرنا	۶۳۳
۱۰۱۸	لکڑی کے ذریعے حجرِ اسود کو بوسہ دینا	″
۱۰۱۹	جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رُکنوں کو	″
۱۰۲۰	حجرِ اسود کو بوسہ دینا	۶۳۴
۱۰۲۱	جو حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس	″

باب	مضمون	صفحہ
	آئے	
۱۰۲۲	حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہنا	۶۳۴
۱۰۲۳	جو کہ مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے پھر صفا کی طرف نکلے۔	۶۳۵
۱۰۲۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	″
۱۰۲۵	طواف کے دوران کلام کرنا	۶۳۶
۱۰۲۶	جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔	۶۳۷
۱۰۲۷	ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے	″
۱۰۲۸	طواف میں توقف کرنا	″
۱۰۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔	″
۱۰۳۰	جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اوّل کے بعد واپس لوٹے۔	۶۳۸
۱۰۳۱	جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں	″
۱۰۳۲	جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے	″
۱۰۳۳	فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	۶۳۹
۱۰۳۴	مریض سوار ہو کر طواف کرے	″
۱۰۳۵	حاجیوں کو پانی پلانا	۶۴۰
۱۰۳۶	زمزم کا بیان	″
۱۰۳۷	قران کرنے والے کا طواف	۶۴۱
۱۰۳۸	باوضو طواف کرنا	۶۴۲
۱۰۳۹	صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں	۶۴۳
۱۰۴۰	صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۶۴۴
۱۰۴۱	حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طوافِ بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔	۶۴۵
۱۰۴۲	مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا	۶۴۷
۱۰۴۳	آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟	۶۴۸
	پارہ ۷	۶۴۹
۱۰۴۴	منیٰ میں نماز پڑھنا	۶۴۹
۱۰۴۵	یومِ عرفہ کا روزہ	″
۱۰۴۶	منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا	″
۱۰۴۷	عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا	۶۵۰
۱۰۴۸	عرفات میں سواری پر وقوف کرنا	″
۱۰۴۹	عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا	″
۱۰۵۰	عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا	۶۵۱
۱۰۵۱	وقوف میں جلدی کرنا	″
۱۰۵۲	عرفات میں قیام کرنا	″
۱۰۵۳	عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟	۶۵۲
۱۰۵۴	عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا	″
۱۰۵۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔	۶۵۳
۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا	″
۱۰۵۷	جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے	″
۱۰۵۸	جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے	۶۵۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۵۹	جو اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے	۶۵۴
۱۰۶۰	جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے	۶۵۶
۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب واپس لوٹے	"
۱۰۶۲	یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔	"
۱۰۶۳	جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے	۶۵۷
۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	"
۱۰۶۵	جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے	۶۵۸
۱۰۶۶	جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے	۶۵۹
۱۰۶۷	جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام کیا۔	۶۶۰
۱۰۶۸	اُونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا	"
۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار کرنا	۶۶۱
۱۰۷۰	جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے	"
۱۰۷۱	بکریوں کو قلادے پہنانا	"
۱۰۷۲	روئی کے قلادے بنانا	۶۶۲
۱۰۷۳	جوتے کا ہار بنانا	"
۱۰۷۴	قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا	"
۱۰۷۵	جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔	۶۶۳
۱۰۷۶	آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔	"
۱۰۷۷	منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا	۶۶۴
۱۰۷۸	جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۷۹	اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا	۶۶۴
۱۰۸۰	اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا	"
۱۰۸۱	قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے	۶۶۵
۱۰۸۲	قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں	"
۱۰۸۳	قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں	۶۶۶
۱۰۸۴	ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا۔	"
۱۰۸۵	قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے؟	"
۱۰۸۶	سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا	۶۶۷
۱۰۸۷	جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا	۶۶۸
۱۰۸۸	احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا	"
۱۰۸۹	عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا	۶۶۹
۱۰۹۰	قربانی کے روز زیارت کرنا	"
۱۰۹۱	جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں	۶۷۰
۱۰۹۲	جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا	۶۷۱
۱۰۹۳	ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا	"
۱۰۹۴	کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟	۶۷۳
۱۰۹۵	کنکریاں مارنا	۶۷۴
۱۰۹۶	وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا	"
۱۰۹۷	جمرہ پر سات کنکریاں مارنا	"
۱۰۹۸	جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔	۶۷۵
۱۰۹۹	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے	"
۱۱۰۰	جو جمرۂ عقبی پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۰۱	جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو۔	۶۷۵
۱۱۰۲	قریبی اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا	۶۷۶
۱۱۰۳	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا	〃
۱۱۰۴	رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا	۶۷۷
۱۱۰۵	طوافِ وداع	〃
۱۱۰۶	جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے	〃
۱۱۰۷	جو روانگی کے روز نمازِ عصر ابطح میں پڑھے	۶۷۹
۱۱۰۸	محصّب	〃
۱۱۰۹	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحاء میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	〃
۱۱۱۰	جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے	۶۸۰
۱۱۱۱	حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔	〃
۱۱۱۲	محصّب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔	۶۸۱
	۲۱۔ ابواب العمرہ	۶۸۱
۱۱۱۳	عمرہ، اُس کا وجوب اور فضیلت	۶۸۱
۱۱۱۴	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	۶۸۲
۱۱۱۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟	〃
۱۱۱۶	رمضان میں عمرہ کرنا	۶۸۳
۱۱۱۷	محصّب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا	۶۸۴
۱۱۱۸	تنعیم سے عمرہ کرنا	۶۸۴
۱۱۱۹	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	۶۸۵
۱۱۲۰	عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے	۶۸۶
۱۱۲۱	معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کافی ہے؟	〃
۱۱۲۲	عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں	۶۸۷
۱۱۲۳	عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے؟	۶۸۸
۱۱۲۴	جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟	۶۸۹
۱۱۲۵	آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔	〃
۱۱۲۶	صبح کے وقت گھر آنا	۶۹۰
۱۱۲۷	شام کے وقت گھر آنا	〃
۱۱۲۸	مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے۔	〃
۱۱۲۹	جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے۔	〃
۱۱۳۰	ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔	۶۹۱
۱۱۳۱	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	〃
۱۱۳۲	مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہیے۔	〃
۱۱۳۳	روکا جانا اور شکار کا بدلہ	〃
۱۱۳۴	جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے	۶۹۲
۱۱۳۵	حج سے روکا جانا	۶۹۳
۱۱۳۶	روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔	〃
۱۱۳۷	جس نے کہا کہ روک دیے جانے پر کوئی بدل نہیں	〃
۱۱۳۸	ارشادِ ربانی ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے	۶۹۴

باب	مضمون	صفحہ
	سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے ۔	
۱۱۳۹	ارشادِ ربانی اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ۔	۶۹۴
۱۱۴۰	فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا	۶۹۵
۱۱۴۱	بکری کی قربانی	″
۱۱۴۲	ارشادِ ربانی کہ رَفَثَ نہ ہو	۶۹۶
۱۱۴۳	ارشادِ ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو	″
۱۱۴۴	ارشادِ باری تعالیٰ ہے ، شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو	″
۱۱۴۵	جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھا لے ۔	۶۹۷
۱۱۴۶	جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے .	″
۱۱۴۷	احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے ۔	۶۹۸
۱۱۴۸	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرے ۔	۶۹۹
۱۱۴۹	اگر احرام والے کے لیے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے ۔	″
۱۱۵۰	احرام والا کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے !	۷۰۰
۱۱۵۱	حرم کا درخت نہ کاٹا جائے	۷۰۱
۱۱۵۲	حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے	″
۱۱۵۳	مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں	۷۰۲
۱۱۵۴	احرام والے کا پچھنے لگوانا	۷۰۳
۱۱۵۵	احرام والے کا نکاح کرنا	″
۱۱۵۶	احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے ۔	″
۱۱۵۷	احرام والے کا غسل کرنا	۷۰۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۵۸	جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا ۔	۷۰۴
۱۱۵۹	اگر ازار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے	۷۰۵
۱۱۶۰	احرام والے کا ہتھیار بند ہونا	″
۱۱۶۱	حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا	۷۰۶
۱۱۶۲	جب بے خبر احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو ۔	″
۱۱۶۳	احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا ۔	″
۱۱۶۴	احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت	۷۰۸
۱۱۶۵	میت کی طرف سے حج اور سنت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا ۔	″
۱۱۶۶	اُس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے	″
۱۱۶۷	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا	″
۱۱۶۸	بچوں کا حج کرنا	۷۰۹
۱۱۶۹	عورتوں کا حج کرنا	″
۱۱۷۰	جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی	۷۱۱
۱۱۷۱	مدینہ منورہ کا حرم ہونا	″
۱۱۷۲	مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے	۷۱۳
۱۱۷۳	مدینہ منورہ طابہ ہے	″
۱۱۷۴	مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ	″
۱۱۷۵	جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے	″
۱۱۷۶	ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا	۷۱۴
۱۱۷۷	اہلِ مدینہ کو فریب دینے کا گناہ	″
۱۱۷۸	مدینہ منورہ کے مکانات	″
۱۱۷۹	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا ۔	″
۱۱۸۰	مدینہ ناپاکی کو دُور کر دیتا ہے ۔	۷۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۸۱	حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا	۷۱۷
۱۱۸۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا۔	۷۱۸
۱۱۸۳	مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ ہے۔	〃
	۲۲۔ کتاب الصیام	۷۱۹
۱۱۸۴	رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا	۷۱۹
۱۱۸۵	روزے کی فضیلت	۷۲۰
۱۱۸۶	روزہ کفارہ ہے	〃
۱۱۸۷	روزہ داروں کے لیے بابِ ریان	۷۲۱
۱۱۸۸	رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔	۷۲۲
۱۱۸۹	جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔	۷۲۳
۱۱۹۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔	〃
۱۱۹۱	جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔	۷۲۴
۱۱۹۲	جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔	〃
۱۱۹۳	جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا	〃
۱۱۹۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو چھوڑ دو۔	〃
۱۱۹۵	عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	۷۲۶
۱۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔	〃
۱۱۹۷	رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔	۷۲۶
۱۱۹۸	ارشادِ باری تعالیٰ ہے: حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔	۷۲۷
۱۱۹۹	ارشادِ ربانی ہے: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔	〃
۱۲۰۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔	۷۲۸
۱۲۰۱	سحری میں تاخیر کرنا	〃
۱۲۰۲	سحری اور نمازِ فجر میں کتنا وقفہ ہو!	〃
۱۲۰۳	واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت	〃
۱۲۰۴	جب دن چڑھے روزے کی نیت کی	۷۲۹
۱۲۰۵	روزہ دار کا صبح کو حالتِ جنابت میں اُٹھنا	〃
۱۲۰۶	روزہ دار کا مباشرت کرنا	۷۳۰
۱۲۰۷	روزہ دار کا بوسہ دینا	〃
۱۲۰۸	روزہ دار کا غسل کرنا	۷۳۱
۱۲۰۹	روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے؟	۷۳۲
۱۲۱۰	روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا	〃
۱۲۱۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔	۷۳۳
۱۲۱۲	جو رمضان میں جماع کر بیٹھے	〃
۱۲۱۳	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا	〃
۱۲۱۴	رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت	۷۳۵

باب	مضمون	صفحہ
	منہ ہوں؟	
۱۲۱۵	روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا	۷۳۶
۱۲۱۶	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	۷۳۷
۱۲۱۷	جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	″
۱۲۱۸	جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔	۷۳۸
۱۲۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔	″
۱۲۲۰	جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے	″
۱۲۲۱	طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے	۷۳۹
۱۲۲۲	رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟	″
۱۲۲۳	حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے	۷۴۰
۱۲۲۵	جو فوت ہو جائے اور اُس کے اُوپر روزے ہوں	″
۱۲۲۵	روزہ کب افطار کرنا جائز ہے؟	۷۴۱
۱۲۲۶	پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے روزہ افطار کرلے۔	۷۴۲
	پارہ ——— ۸	
۱۲۲۷	افطار میں جلدی کرنا	۷۴۳
۱۲۲۸	جب کوئی روزہ افطار کرے اور پھر سورج نظر آجائے۔	″
۱۲۲۹	بچوں کا روزہ رکھنا	″
۱۲۳۰	وصال کے روزے	۷۴۴
۱۲۳۱	زیادہ روزے رکھنے سے روکنا	۷۴۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۳۲	سحری تک متواتر روزہ رکھنا	۷۴۵
۱۲۳۳	جو اپنے مسلمان بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے۔	۷۴۵
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۷۴۶
۱۲۳۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان	″
۱۲۳۶	روزے سے متعلق مہمان کا حق	۷۴۷
۱۲۳۷	روزے سے متعلق جسم کا حق	″
۱۲۳۸	ہمیشہ روزے رکھنا	۷۴۸
۱۲۳۹	روزے سے متعلق بیوی کا حق	″
۱۲۴۰	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا	۷۴۹
۱۲۴۱	حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے	″
۱۲۴۲	ایامِ بیض کے روزے	۷۵۰
۱۲۴۳	جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے	″
۱۲۴۴	مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا۔	۷۵۱
۱۲۴۵	جمعہ کے روز روزہ رکھنا	″
۱۲۴۶	کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟	۷۵۲
۱۲۴۷	عرفہ کے روز کا روزہ	″
۱۲۴۸	عید الفطر کے دن کا روزہ	″
۱۲۴۹	عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ	۷۵۳
۱۲۵۰	ایامِ تشریق کے روزے	۷۵۴
۱۲۵۱	یوم عاشورہ کا روزہ	″
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت	۷۵۶
۱۲۵۳	شبِ قدر کی فضیلت	۷۵۸
۱۲۵۴	شبِ قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔	″
۱۲۵۵	شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔	۷۵۹
۱۲۵۶	رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا	۷۶۰

باب	مضمون	صفحہ
	۲۴۔ کتاب الاعتکاف	۷۶۱
۱۲۵۷	آخری عشرے کا اعتکاف کرنا	۷۶۱
۱۲۵۸	حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا	۷۶۲
۱۲۵۹	معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے	〃
۱۲۶۰	معتکف کا سر دھونا	〃
۱۲۶۱	ایک رات کا اعتکاف	〃
۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف کرنا	۷۶۳
۱۲۶۳	مسجد میں خیمہ نصب کرنا	〃
۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے۔	〃
۱۲۶۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتکاف کے متعلق بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلنا۔	۷۶۴
۱۲۶۶	متحاضہ کا اعتکاف کرنا	〃
۱۲۶۷	بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا	۷۶۵
۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے!	〃
۱۲۶۹	جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے	۷۶۶
۱۲۷۰	شوال میں اعتکاف کرنا	〃
۱۲۷۱	جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے	۷۶۷
۱۲۷۲	جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔	〃
۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا	〃
۱۲۷۴	جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے	〃
۱۲۷۵	معتکف کا دھلواتے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔	۷۶۸
	۲۴۔ کتاب البیوع	
۱۲۷۶	ارشادِ ربانی کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ۔	۷۶۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷۷	حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔	۷۷۰
۱۲۷۸	مشتبہات کی تفسیر	۷۷۱
۱۲۷۹	شبہ والی چیزوں سے بچنا	۷۷۲
۱۲۸۰	بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پروا نہ کرنا	〃
۱۲۸۱	ارشادِ ربانی کہ جب تجارت یا لہو ولعب کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔	〃
۱۲۸۲	جو پروا نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟	۷۷۳
۱۲۸۳	خشکی میں تجارت کرنا	〃
۱۲۸۴	تجارت کی غرض سے نکلنا	〃
۱۲۸۵	تجارت کے لیے بحری سفر کرنا	۷۷۴
۱۲۸۶	جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔	〃
۱۲۸۷	ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔	۷۷۵
۱۲۸۸	جو رزق میں وسعت چاہے	〃
۱۲۸۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں ادھار کرنا۔	〃
۱۲۹۰	آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا	۷۷۶
۱۲۹۱	خرید و فروخت میں سہولت و احسان کو مدنظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔	۷۷۷
۱۲۹۲	جو مالدار کو مہلت دے	〃
۱۲۹۳	جو تنگ دست کو مہلت دے	۷۷۸
۱۲۹۴	جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔	〃
۱۲۹۵	ملی ملی کھجوریں بیچنا	〃
۱۲۹۶	گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم	۷۷۹
۱۲۹۷	جو جھوٹ ملائے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے	۷۷۹

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۹۸	ارشادِ خداوندی: اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ	۷۷۹
۱۲۹۹	سود خور نیز اُس کا گواہ اور لکھنے والا	//
۱۳۰۰	سُود کھانے والا	۷۸۰
۱۳۰۱	اللہ سُود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔	۷۸۱
۱۳۰۲	تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے	//
۱۳۰۳	سُنار کے متعلق روایتیں	//
۱۳۰۴	لوہار کا ذکر	۷۸۲
۱۳۰۵	درزی کا ذکر	//
۱۳۰۶	جولاہے کا ذکر	۷۸۳
۱۳۰۷	بڑھئی کا ذکر	//
۱۳۰۸	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۷۸۴
۱۳۰۹	مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اُونٹ کو بیچے اور اُس پر سوار ہو تو کیا اُترنے سے پہلے قبضہ ہو جائے گا؟	۷۸۵
۱۳۱۰	جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔	//
۱۳۱۱	استسقاء اور خارش والے اُونٹ کی خریداری	۷۸۶
۱۳۱۲	فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت	//
۱۳۱۳	عطّار اور مشک کی تجارت کا بیان	//
۱۳۱۴	پچھنے لگانے والے کا بیان	۷۸۷
۱۳۱۵	اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔	//
۱۳۱۶	مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے	
۱۳۱۷	اختیار کب تک ہے؟	۷۸۸
۱۳۱۸	جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے؟	//

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۱۹	بائع اور مشتری کو جُدا ہونے سے پہلے اختیار ہے	۷۸۸
۱۳۲۰	بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔	۷۸۹
۱۳۲۱	جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی؟	//
۱۳۲۲	جب کوئی چیز خریدے اور اُسی وقت جُدا ہونے سے پہلے اُسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو۔	۷۹۰
۱۳۲۳	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے	//
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	//
۱۳۲۵	بازاروں میں شور کرنے کی کراہیت	۷۹۲
۱۳۲۶	ناپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔	۷۹۳
۱۳۲۷	تول کر لینا مستحب ہے۔	۷۹۴
۱۳۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت۔	//
۱۳۲۹	غلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان	۷۹۵
۱۳۳۰	قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔	//
۱۳۳۱	جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اُسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔	۷۹۶
۱۳۳۲	جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔	//
۱۳۳۳	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔	۷۹۷
۱۳۳۴	نیلام کے ذریعے بیچنا	//
۱۳۳۵	بڑھا دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے	//

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۳۶	بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ	۷۹۸
۱۳۳۷	بیع ملامسہ کا بیان	"
۱۳۳۸	بیع منابذہ کا بیان	"
۱۳۳۹	بائع کو اونٹنی، گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔	۷۹۹
۱۳۴۰	اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔	"
۱۳۴۱	زانی غلام کی بیع	۸۰۰
۱۳۴۲	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا	"
۱۳۴۳	کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اُس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟	۸۰۱
۱۳۴۴	جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے۔	"
۱۳۴۵	شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے	۸۰۲
۱۳۴۶	آگے جا کر قافلے سے ملنے کی ممانعت اُس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے	"
۱۳۴۷	آگے جا کر ملنے کی انتہا	۸۰۳
۱۳۴۸	بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے	"
۱۳۴۹	کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا	۸۰۴
۱۳۵۰	کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔	"
۱۳۵۱	جَو کے بدلے جَو کی بیع	"
۱۳۵۲	سونے کے بدلے سونے کی بیع	۸۰۵
۱۳۵۳	چاندی کے بدلے چاندی کی بیع	"
۱۳۵۴	دینار کے بدلے دینار کی اُدھار بیع	۸۰۶
۱۳۵۵	چاندی کی سونے کے بدلے اُدھار بیع	"
۱۳۵۶	سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۵۷	بیع مزابنہ	۸۰۷
۱۳۵۸	درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔	"
۱۳۵۹	عرایا کی تفسیر	۸۰۸
۱۳۶۰	پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا	۸۰۹
۱۳۶۱	پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا	۸۱۰
۱۳۶۲	جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آ پڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔	"
۱۳۶۳	مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا	۸۱۱
۱۳۶۴	جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔	"
۱۳۶۵	جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی	"
۱۳۶۶	فصل کو ناپ والے غلّے کے بدلے فروخت کرنا۔	"
۱۳۶۷	درخت سمیت کھجوریں بیچنا	۸۱۲
۱۳۶۸	بیع مخاضرہ	"
۱۳۶۹	گابھے کی بیع اور اُسے کھانا	"
۱۳۷۰	جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عرف عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔	"
۱۳۷۱	ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا	۸۱۳
۱۳۷۲	غیر منقسم زمین گھر اور سامان کی بیع	۸۱۴
۱۳۷۳	جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خریدی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔	"
۱۳۷۴	مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا	۸۱۵
۱۳۷۵	کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ اور آزاد کرنا	"
۱۳۷۶	مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے	۸۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۷۷	خنزیر کو قتل کرنا	۸۱۷
۱۳۷۸	مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔	۸۱۸
۱۳۷۹	غیر جانداروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔	"
۱۳۸۰	شراب کی تجارت کا حرام ہونا	۸۱۹
۱۳۸۱	آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ	"
۱۳۸۲	غلام اور جانور کے بدلے جانور کو اُدھار بیچنا	"
۱۳۸۳	لونڈی غلام کی بیع	۸۲۰
۱۳۸۴	مدبر غلام کی بیع	"
۱۳۸۵	کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے	"
۱۳۸۶	مردار اور بتوں کی بیع	۸۲۱
۱۳۸۷	کتے کی قیمت	۸۲۲

۲۵۔ کتاب السلم

باب	مضمون	صفحہ
	۲۵۔ کتاب السلم	۸۲۲
۱۳۸۸	مقررہ ناپ میں سلم کرنا	۸۲۲
۱۳۸۹	مقررہ وزن میں سلم کرنا	۸۲۳
۱۳۹۰	اُس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو	"
۱۳۹۱	کھجوروں میں سلم کرنا	۸۲۴
۱۳۹۲	سلم میں ضمانت دینا	۸۲۵
۱۳۹۳	سلم میں رہن رکھنا	"
۱۳۹۴	مقررہ مدت تک سلم کرنا	"
۱۳۹۵	اُونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا	۸۲۶

۲۶۔ کتاب الشفعہ

باب	مضمون	صفحہ
	۲۶۔ کتاب الشفعہ	۸۲۶
۱۳۹۶	غیر منقسم میں شفعہ ہے۔ جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ نہ رہا۔	۸۲۶
۱۳۹۷	بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا	۸۲۷
۱۳۹۸	کونسا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	"

پارہ ـــ ۹

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ ـــ ۹	۸۲۸

۲۷۔ کتاب الاجارہ

باب	مضمون	صفحہ
	۲۷۔ کتاب الاجارہ	۸۲۸
۱۳۹۹	مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔	۸۲۸
۱۴۰۰	چند قیراط پر بکریاں چرانا	۸۲۸
۱۴۰۱	جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔	۸۲۸
۱۴۰۲	جب کسی کو مزدور رکھا جائے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے۔	۸۲۹
۱۴۰۳	غزوہ میں مزدور رکھنا	"
۱۴۰۴	جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔	۸۳۰
۱۴۰۵	کسی کو یوں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو کھڑی کر دینا، یہ جائز ہے۔	"
۱۴۰۶	دوپہر تک مزدوری پر رکھنا	"
۱۴۰۷	نمازِ عصر تک کام پر رکھنا	۸۳۱
۱۴۰۸	مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ	"
۱۴۰۹	عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا	"
۱۴۱۰	جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے۔ مستاجر اُس پر محنت کر کے بڑھائے	۸۳۲
۱۴۱۱	جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے	۸۳۳

باب	مضمون	صفحہ
	کی اُجرت۔	
۱۴۱۲	دلالی کی اُجرت	۸۳۳
۱۴۱۳	دار الحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا	۸۳۴
۱۴۱۴	سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا۔	〃
۱۴۱۵	غلام اور لونڈی کو اُس کی مقررہ مزدوری دینا	۸۳۵
۱۴۱۶	پچھنے لگانے کی اُجرت	۸۳۶
۱۴۱۷	جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی مزدوری کم کروائے۔	〃
۱۴۱۸	بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی	〃
۱۴۱۹	نر سے جُفتی کروانے کی اُجرت	۸۳۷
۱۴۲۰	جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے۔	〃
	۲۸۔ کتاب الحوالات	۸۳۷
۱۴۲۱	حوالہ کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع کیا جا سکتا ہے۔	۸۳۷
۱۴۲۲	جب کسی مال دار کی طرف حوالہ کر دیا جائے تو اُس کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۳۸
۱۴۲۳	جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔	〃
	۲۹۔ کتاب الکفالۃ	۸۳۹
۱۳۲۴	کفالت قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا ہے	۸۳۹
۱۳۲۵	ارشادِ ربانی: جنھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا اُن کا حصہ انھیں دے دو۔	۸۴۰
۱۴۲۶	جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۴۱
۱۴۲۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔	〃
۱۴۲۸	قرض کا بیان	۸۴۳
	۳۰۔ کتاب الوکالۃ	۸۴۴
۱۴۲۹	تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت	۸۴۴
۱۴۳۰	جب مسلمان کسی حربی کو دار الحرب یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔	۸۴۴
۱۴۳۱	صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا	۸۴۵
۱۴۳۲	جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔	〃
۱۴۳۳	حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے	〃
۱۴۳۴	قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا	۸۴۶
۱۴۳۵	جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔	〃
۱۴۳۶	جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے۔ اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو دستور کے مطابق دے۔	۸۴۷
۱۴۳۷	نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا	۸۴۸
۱۴۳۸	جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے۔	〃
۱۴۳۹	جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے۔	۸۵۰

باب	مضمون	صفحہ
١٤٤٠	وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔	٨٥٠
١٤٤١	حدود میں وکالت کرنا۔	٨٥٠
١٤٤٢	قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی حفاظت کرنا۔	٨٥١
١٤٤٣	جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔	〃
١٤٤٤	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	٨٥٢

۴۱۔ کتاب المزارعت

باب	مضمون	صفحہ
	۴۱۔ کتاب المزارعت	٨٥٢
١٤٤٥	زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں۔	٨٥٢
١٤٤٦	آلاتِ زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ اُلجھ جانا بُرا ہے۔	〃
١٤٤٧	کھیت کی نگرانی کے لیے کتا رکھنا	〃
١٤٤٨	بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا	٨٥٣
١٤٤٩	جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔	〃
١٤٥٠	درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا	٨٥٤
١٤٥١	ٹھیکے پر زمین دینا	〃
١٤٥٢	نصف یا کم وبیش بٹائی پر کھیتی کرنا	〃
١٤٥٣	جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو	٨٥٥
١٤٥٤	بٹائی پر زمین دینا	〃
١٤٥٥	یہود کے ساتھ مزارعت	〃
١٤٥٦	مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں	٨٥٦
١٤٥٧	لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔	〃
١٤٥٨	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	٨٥٧
١٤٥٩	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	〃
١٤٦٠	ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ	٨٥٨
١٤٦١	جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے۔	〃
١٤٦٢	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔	٨٥٩
١٤٦٣	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	٨٦٠
١٤٦٤	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	٨٦٠
١٤٦٥	درخت لگانے کا بیان	٨٦١

۴۲۔ کتاب المساقاۃ

باب	مضمون	صفحہ
	۴۲۔ کتاب المساقاۃ	٨٦٢
١٤٦٦	پانی پلانے کا بیان	٨٦٢
١٤٦٧	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے۔	〃
١٤٦٨	جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے۔	٨٦٣
١٤٦٩	جو اپنی زمین میں کنواں کھود دے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	〃
١٤٧٠	کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اُس کا فیصلہ	〃
١٤٧١	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	٨٦٤
١٤٧٢	نہر کا پانی روکنا	〃
١٤٧٣	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	٨٦٥
١٤٧٤	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۷۵	پانی پلانے کی فضیلت	۸۶۵
۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔	۸۶۶
۱۴۷۷	نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی۔	۸۶۷
۱۴۷۸	آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا۔	"
۱۴۷۹	ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع	۸۶۸
۱۴۸۰	جاگیریں بخشنا	۸۶۹
۱۴۸۱	جاگیریں لکھ کر دینا	۸۷۰
۱۴۸۲	اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا	"
۱۴۸۳	وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔	"
	۴۳۔ کتاب فی الاستقراض	۸۷۱
۱۴۸۴	جو کوئی چیز اُدھار خریدے، خواہ اُس کے پاس قیمت نہ ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو۔	۸۷۱
۱۴۸۵	جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔	۸۷۲
۱۴۸۶	قرض ادا کرنا	۸۷۲
۱۴۸۷	اُونٹ قرض لینا	۸۷۳
۱۴۸۸	اچھے طریقے سے تقاضا کرنا	"
۱۴۸۹	کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے	"
۱۴۹۰	احسن طریقے سے قرض ادا کرنا	"
۱۴۹۱	جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے	۸۷۴
۱۴۹۲	جب گفتگو کرے یا قرض کے بدلے کھجوریں وغیرہ دے۔	"
۱۴۹۳	جو قرض سے پناہ مانگے	۸۷۵
۱۴۹۴	مقروض کی نمازِ جنازہ	"
۱۴۹۵	مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے	۸۷۶
۱۴۹۶	صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے	"
۱۴۹۷	اگر کوئی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے۔	"
۱۴۹۸	جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اس کا مقصد ٹرخانا نہ ہو۔	۸۷۷
۱۴۹۹	جو مفلس یا دیوالیے کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُس کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر خرچ کرے۔	"
۱۵۰۰	معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا	"
۱۵۰۱	قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا	"
۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۸۷۸
۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے لیکن اُس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے۔	۸۷۹
	۴۴۔ کتاب فی الخصومات	۸۷۹
۱۵۰۴	مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔	۸۷۹
۱۵۰۵	جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو۔	۸۸۱
۱۵۰۶	فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا	"
۱۵۰۷	مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا۔	۸۸۲
۱۵۰۸	میت کے وصی کا دعویٰ کرنا	۸۸۳
۱۵۰۹	جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۱۰	حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا	۸۸۳
۱۵۱۱	مقروض کا تعاقب کرتے رہنا	۸۸۴
۱۵۱۲	قرض کا تقاضا کرنا	″

۴۵۔ کتاب اللقطہ

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۱۳	جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے۔	۸۸۵
۱۵۱۴	گمشدہ اونٹ	″
۱۵۱۵	گمشدہ بکری	″
۱۵۱۶	جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔	۸۸۶
۱۵۱۷	جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے	″
۱۵۱۸	جب کوئی راستے میں کھجور پائے	″
۱۵۱۹	اہلِ مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے	۸۸۷
۱۵۲۰	کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔	۸۸۸
۱۵۲۱	جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔	″
۱۵۲۲	کیا گری پڑی چیز اس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو یا کسی نااہل کے پلے نہ پڑ جائے۔	۸۸۹
۱۵۲۳	جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔	″
۱۵۲۴	چرواہے سے دودھ مانگنا	۸۹۰

۴۶۔ کتاب فی المظالم والغصب

باب	مضمون	صفحہ
		۸۹۰
۱۵۲۵	ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے اعمال سے بے خبر نہ سمجھو۔	۸۹۰
۱۵۲۶	ظلم و ستم کا بدلہ	۸۹۱
۱۵۲۷	ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ، ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔	″
۱۵۲۸	کوئی مسلمان نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔	۸۹۲
۱۵۲۹	اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔	″
۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	″
۱۵۳۱	ظالم سے بدلہ لینا	۸۹۳
۱۵۳۲	مظلوم کا معاف کرنا	″
۱۵۳۳	ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کے روپ میں ہوگا۔	″
۱۵۳۴	مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اور بچنا	۸۹۴
۱۵۳۵	جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے۔	″
۱۵۳۶	جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب اُس سے رجوع نہیں کر سکتا۔	″
۱۵۳۷	جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی۔	″
۱۵۳۸	ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ	۸۹۵
۱۵۳۹	جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔	″
۱۵۴۰	ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے	۸۹۶
۱۵۴۱	جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ	″
۱۵۴۲	جب جھگڑے تو بدکلامی کرے	۸۹۷
۱۵۴۳	مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟	″

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۴۴	سائبانوں کا بیان	۸۹۷
۱۵۴۵	ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔	۸۹۸
۱۵۴۶	راستے میں شراب بہانا	"
۱۵۴۷	گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا	"
۱۵۴۸	راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔	۸۹۹
۱۵۴۹	تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا	"
۱۵۵۰	بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا	"
۱۵۵۱	جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔	۹۰۳
۱۵۵۲	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔	"
۱۵۵۳	جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو راستے سے دور پھینک دے۔	"
۱۵۵۴	جب عام راستے میں اختلاف پیدا ہو جائے	"
۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا	۹۰۴
۱۵۵۶	صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا	"
۱۵۵۷	کیا شراب کے گھڑے توڑ دئے جائیں یا مشک پھاڑ دی جائے۔	"
۱۵۵۸	جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے	۹۰۵
۱۵۵۹	جب کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے	"
۱۵۶۰	جب کوئی دیوار گرا دے تو اسی جیسی بنا کر دے	۹۰۶
	۳۷۔ کتاب الشرکۃ فی الطعام	۹۰۶
۱۵۶۱	کھانے، زاد راہ اور سامان میں شرکت	۹۰۶
۱۵۶۲	جو مال دو حصہ داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔	۹۰۸
۱۵۶۳	بکریاں تقسیم کرنا	"
۱۵۶۴	مشترکہ کھجوروں میں سے دو دو ملا کر نہ کھائے جب تک اس کا ساتھی اجازت نہ دے۔	۹۰۹
	پارہ ـــــ ۱۰	۹۱۰
۱۵۶۵	چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔	۹۱۰
۱۵۶۶	کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے؟	"
۱۵۶۷	یتیم اور اہل میراث کی شرکت	۹۱۱
۱۵۶۸	زمین وغیرہ میں شرکت	"
۱۵۶۹	جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔	۹۱۲
۱۵۷۰	سونے چاندی اور کام میں آنے والی چیز میں شرکت کرنا۔	"
۱۵۷۱	کاشتکاری میں ذمی اور مشرکین کی شرکت	"
۱۵۷۲	بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف	"
۱۵۷۳	کھانے وغیرہ میں شرکت	۹۱۳
۱۵۷۴	لونڈی غلام میں شرکت	"
۱۵۷۵	قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا	"
۱۵۷۶	جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔	۹۱۴
	۳۸۔ کتاب الرہن	۹۱۵
۱۵۷۷	حالت اقامت میں رہن رکھنا	۹۱۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۷۸	جس نے اپنی زرہ رہن رکھی	۹۱۶
۱۵۷۹	ہتھیار گروی رکھنا	〃
۱۵۸۰	سواری کا یا دودھ کا جانور گروی رکھنا	〃
۱۵۸۱	یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا	۹۱۷
۱۵۸۲	جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو جائے تو مدعا علیہ کون ہو گا۔	〃

۳۹- کتاب العتق ۹۱۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۸۳	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۹۱۸
۱۵۸۴	کونسا غلام افضل ہے	〃
۱۵۸۵	سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔	〃
۱۵۸۶	جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترکہ لونڈی کو آزاد کیا جائے۔	۹۱۹
۱۵۸۷	جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا	۹۲۰
۱۵۸۸	آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔	〃
۱۵۸۹	جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔	۹۲۱
۱۵۹۰	اُمّ ولد کا بیان	۹۲۲
۱۵۹۱	مدبر کی بیع	۹۲۳
۱۵۹۲	ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا	〃
۱۵۹۳	جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا اُس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے جب کہ وہ مشرک ہو۔	〃
۱۵۹۴	مشرک غلام کو آزاد کرنا	۹۲۴
۱۵۹۵	جو کسی عربی غلام کا مالک ہو	〃
۱۵۹۶	اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔	۹۲۶
۱۵۹۷	حضور نے فرمایا ہے کہ غلام تمہارے بھائی ہیں اُنھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔	۹۲۶
۱۵۹۸	جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔	۹۲۷
۱۵۹۹	غلام پر ہاتھ اُٹھانے کی کراہت	۹۲۸
۱۶۰۰	جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے	۹۲۹
۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت اُس کے مالک کی طرف کی ہے۔	〃
۱۶۰۲	جب غلام کو مارے تو اُس کے چہرے پر نہ مارے۔	۹۳۰

۴۰- کتاب المکاتبت ۹۳۰

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۰۳	اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ	۹۳۰
۱۶۰۴	مکاتب سے کیا شرطیں کرنا جائز ہیں؟	۹۳۱
۱۶۰۵	مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا	۹۳۲
۱۶۰۶	مکاتب کی بیع جب کہ وہ راضی ہو	۹۳۳
۱۶۰۷	جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔	〃

۴۱- کتاب الہبہ ۹۳۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۰۸	ہبہ کرنے کی فضیلت اور اُس کی رغبت دلانا	۹۳۴
۱۶۰۹	تھوڑی چیز ہبہ کرنا	〃
۱۶۱۰	جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے	〃
۱۶۱۱	جس نے پانی مانگا	۹۳۵
۱۶۱۲	شکار کا ہدیہ قبول کرنا	۹۳۶

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۱۳	ہدیہ قبول کرنا	۹۳۶
۱۶۱۴	جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔	۹۳۸
۱۶۱۵	جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے	۹۴۱
۱۶۱۶	جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے	〃
۱۶۱۷	ہبہ کا بدلہ دینا	〃
۱۶۱۸	بیٹے کے لیے ہبہ کرنا	۹۴۲
۱۶۱۹	ہبہ میں گواہ بنانا	〃
۱۶۲۰	خاوند کا بیوی کے لیے اور بیوی کا خاوند کے لیے ہبہ کرنا۔	〃
۱۶۲۱	عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کے لیے ہبہ کرنا اور اُسے آزاد کرنا	۹۴۳
۱۶۲۲	ہدیہ کی ابتدا کس سے کی جائے	۹۴۴
۱۶۲۳	جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے	۹۴۵
۱۶۲۴	جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور وہ چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے۔	〃
۱۶۲۵	غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔	۹۴۶
۱۶۲۶	کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کی۔	〃
۱۶۲۷	جب کوئی اپنا قبضہ کسی کو ہبہ کرے۔	۹۴۷
۱۶۲۸	ایک آدمی کا چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔	〃
۱۶۲۹	مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔	۹۴۸
۱۶۳۰	جب ایک جماعت دوسری کو ہبہ کرے	۹۴۹
۱۶۳۱	جس کو ہدیہ دیا جائے اور اُس کے پاس اُس کے ہم نشین بیٹھے ہوں تو مستحق زیادہ وہی ہے۔	۹۵۰
۱۶۳۲	جب کسی آدمی کے لیے اونٹ ہبہ کیا جب کہ وہ اُس پر سوار ہے تو جائز ہے۔	〃
۱۶۳۳	وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔	۹۵۰
۱۶۳۴	مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا	۹۵۱
۱۶۳۵	مشرکوں کے لیے ہدیہ	۹۵۲
۱۶۳۶	ہبہ کی ہوئی یا صدقہ دی ہوئی چیز کو واپس لینا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔	۹۵۳
۱۶۳۷	ہبہ کے لیے ایک گواہ بھی کافی ہے	۹۵۴
۱۶۳۸	عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں ارشادات	〃
۱۶۳۹	جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا	〃
۱۶۴۰	دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔	〃
۱۶۴۱	دودھ دینے والے جانور کی فضیلت	۹۵۵
۱۶۴۲	اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے کے لیے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔	۹۵۷
۱۶۴۳	جب کوئی سواری کے لیے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے۔	〃
	۲۴۔ کتاب الشہادات	۹۵۷
۱۶۴۴	اِس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے	۹۵۷
۱۶۴۵	جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اِسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔	۹۵۸
۱۶۴۶	چھپے ہوئے آدمی کی گواہی	۹۵۹
۱۶۴۷	گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں، دریں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ ہوگا	۹۶۰ 〃
۱۶۴۸	انصاف پسند لوگوں کی گواہی	〃
۱۶۴۹	نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔	۹۶۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۵۰	نسب اور رضاعت وغیرہ کی گواہی دینا	۹۶۲
۱۶۵۱	تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی	۹۶۳
۱۶۵۲	ظلم وجور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے	۹۶۴
۱۶۵۳	جھوٹی گواہی کا بیان	۹۶۵
۱۶۵۴	اندھے کا گواہی دینا	۹۶۶
۱۶۵۵	عورتوں کی گواہی	۹۶۷
۱۶۵۶	لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی	"
۱۶۵۷	دودھ پلانے والی کی گواہی	"
۱۶۵۸	عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا	۹۶۸
۱۶۵۹	جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے	۹۷۳
۱۶۶۰	تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی بیان کرے۔	"
۱۶۶۱	بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی	"
۱۶۶۲	حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟	۹۷۴
۱۶۶۳	اموال اور حدود میں قسم مدعا علیہ پر ہے	۹۷۵
۱۶۶۴	جھوٹی قسم کا وبال	"
۱۶۶۵	جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرے اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرے	۹۷۶
۱۶۶۶	عصر کے بعد قسم کھانا	"
۱۶۶۷	مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور اُسے دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔	"
۱۶۶۸	جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔	۹۷۷
۱۶۶۹	ارشادِ ربانی ہے۔ بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔	"
۱۶۷۰	قسم کس طرح لی جائے۔	"
۱۶۷۱	جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے	۹۷۸
۱۶۷۲	جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔	۹۷۹
۱۶۷۳	مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے	۹۸۰
۱۶۷۴	مشکلات کے اندر قرعہ ڈالنا	"
	۴۲ - کتاب الصلح	۹۸۲
۱۶۷۵	لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا بیان	۹۸۲
۱۶۷۶	لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے	۹۸۴
۱۶۷۷	امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ میرے ساتھ صلح کروانے چلو۔	"
۱۶۷۸	ارشادِ ربانی ہے کہ اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔	"
۱۶۷۹	اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔	۹۸۵
۱۶۸۰	کیسے لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔	"
۱۶۸۱	مشرکین سے صلح	۹۸۷
۱۶۸۲	دیت میں صلح کرنا	۹۸۸
۱۶۸۳	حضور کا حضرت حسن بن علی کے متعلق ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے ذریعے اللہ دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے۔	۹۸۹
۱۶۸۴	کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے؟	۹۹۰
۱۶۸۵	لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔	"
۱۶۸۶	جب امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے۔	۹۹۱
۱۶۸۷	قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور	"

باب	مضمون	صفحہ
	انداز سے دینا	
۱۶۸۸	قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرانا	۹۹۲
	۴۴۔ کتاب الشروط	
۱۶۸۹	اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔	۹۹۲
۱۶۹۰	جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے	۹۹۴
۱۶۹۱	بیع میں شرطیں رکھنا	〃
۱۶۹۲	جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط کرے تو جائز ہے۔	〃
۱۶۹۳	معاملات میں شرطیں رکھنا	۹۹۵
۱۶۹۴	نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا	〃
۱۶۹۵	مزارعت میں شرطیں رکھنا	۹۹۶
۱۶۹۶	جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں	〃
۱۶۹۷	جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔	〃
۱۶۹۸	مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جب کہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو۔	۹۹۷
۱۶۹۹	طلاق میں شرطیں رکھنا۔	〃
	جدول ـــــــ پاروں کے لحاظ	۹۹۸
	جدول ـــــــ کتابوں کے لحاظ سے	۹۹۹
	قطعۂ تاریخ طباعت	۱۰۰۳

پارہ — ①

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

كِتَابُ الْوَحْيِ

وحی کا بیان

بَابٌ ١ : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَّالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهٖ ۞

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی اور اللہ عزّوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ نِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ نِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۞

حُمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیّت کی۔ جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

ف: یہ کتاب الوحی ہے اور اس میں وحی سے متعلقہ ہی اگلی پانچ حدیثیں ہیں لیکن یہ پہلی حدیث نیت کے متعلق ہے جس کا لبِ لباب یہ ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ علم منزلِ مقصود نہیں بلکہ عمل کے لیے بمنزلہ زینہ کے ہے۔ عمل بھی بذاتہٖ منزلِ مقصود نہیں بلکہ اخلاص اور رضائے الٰہی کے حصول میں زینے کا کام دیتا ہے۔ یہی وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (٢ : ٤٥) کا مفاد ہے۔ گویا ہر عمل میں رضائے الٰہی کی نیت ہونا ہی ہمیشہ اہلِ کمال کا شیوہ رہا ہے۔ بخاری شریف کی جمع و تدوین سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود بھی یہی ہوگا جس کے باعث وحی کے بیان میں اس حدیث کو بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کے طور پر درج کیا۔ ہوسکتا ہے کہ بخاری شریف کی اس درجہ شہرت اور مقبولیت کا باعث بھی خلوصِ نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ

اللہِ کَیْفَ یَأْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْہُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیَفْصِمُ عَنْہُ وَ اِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا ؏

۳- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِیَٔ بِہٖ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ فِی النَّوْمِ فَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ وَکَانَ یَخْلُوْا بِغَارِ حِرَآءٍ فَیَتَحَنَّثُ فِیْہِ وَھُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِعَ اِلٰی اَھْلِہٖ وَ یَتَزَوَّدُ لِذٰلِکَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَۃَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِہَا حَتّٰی جَآءَہُ الْحَقُّ وَھُوَ فِیْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَہُ الْمَلَکُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَھْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَھْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَۃَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ فَرَجَعَ بِہَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجُفُ فُؤَادُہٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْہُ حَتّٰی ذَھَبَ عَنْہُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَۃَ وَاَخْبَرَھَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَۃُ کَلَّا وَاللہِ مَا یُخْزِیْکَ اللہُ اَبَدًا اِنَّکَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ خلوت پسند ہو گئے اور غار حرا میں جانے لگے، وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے، کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے اور کھاتے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ غار حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ پڑھیے۔ حضرت صدیقہ روایت کرتی ہیں، میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے، میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا، پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا، "پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے (۹۶، ۱ تا ۳)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹے۔ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا، مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اُڑھا دیا، یہاں تک کہ خوف دُور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے

لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ ﴿

۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي

مہمان کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔

پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد تھے۔ وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ نے اُن سے کہا۔ اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سُنیئے۔ ورقہ نے آپ سے کہا۔ اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اُسے بتا دیا۔ پس ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ عداوت کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ بھی رُک گیا۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انھوں نے وحی کا سلسلہ بند ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا۔ میں (حضور) چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہُوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں اُس سے ڈر گیا، واپس لوٹا اور کہا: مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ "اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بُتوں سے دُور رہو (۴۷: ۱ تا ۵) پس وحی متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے نیز ہلال بن ردّاد نے بھی زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بوادرہ کہا ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ خداوندی۔ "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۷۵: ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قَوْلِهٖ تَعَالیٰ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعُهٗ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهٗ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهٗ ؎

نزول کے ساتھ بہت جلدی کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو، بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے" (۵، ۷، ۱۶، ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور پڑھوا دینا، لہٰذا: "جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اُس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو" (۵، ۷، ۱۸) یعنی اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ "پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۵، ۷، ۱۹) یعنی پھر ہمارے ذمۂ کرم پر ہے تم سے پڑھوانا۔ پس اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سُنتے اور جب جبرئیل چلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری ــــــ بشر بن محمد، عبداللہ یونس اور معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دَور کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا أَبَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُنھیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ اُنھیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بُلایا جب کہ وہ شام میں بغرضِ تجارت گئے ہوئے تھے، اُس مدت کے دوران جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اُس کے پاس گئے جب کہ ایلیا میں تھے۔ اُس نے اُنھیں اپنے دربار میں طلب

سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ
فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا
تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ
نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ
عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ
هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ
عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ
كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ
قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ
قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا
قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا
شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ
مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ
وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ

کیا اور اُس کے گرد رُومی سردار تھے۔ انہیں بلا کر اس نے اپنے ترجمان
کو بلایا اور کہا، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس
کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ بلحاظ نسب میں اُس کے
زیادہ قریب ہُوں۔ اُس نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کر دو اور
دوسرے لوگوں کو اس کے نزدیک کر دو۔ پس درباریوں نے انھیں
اُس کے پیچھے کر دیا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا، میں اس
سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس
کی تکذیب کر دینا۔ خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی
تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے سب سے پہلے حضور کے متعلق
پوچھتے ہوئے کہا، تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ
ہم میں سے عالی نسب ہے۔ اُس نے کہا، کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات
کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا اُس کے آبا و اجداد میں
کوئی بادشاہ ہُوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پیروکار
مالدار لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا، غریب لوگ۔ اُس نے کہا، وہ
بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا، بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا،
اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر پھرا ہے؟
میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ
کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا وہ وعدہ
خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا، نہیں اور یہ ہمارے معاہدے کی موت ہے
نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی
غلط لفظ ملانا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا، کیا تم نے اُس
سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا، تمہاری لڑائیوں کا انجام
کیا ہُوا؟ میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح
رہی، کبھی وہ پھیر لیتے اور کبھی ہم۔ کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے
میں نے کہا، وہ کہتا ہے کہ صرف اکیلے خدا کی عبادت کرو اور اُس کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آبا و اجداد
کہتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم
دیتا ہے۔ اُس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ میں نے تم سے اُس کے
نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں عالی نسب سے اور

فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ
مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا
قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ
مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ
مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ
الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ
أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ
بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ
أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا
يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ
وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ
وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ
كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ
هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَّلَمْ أَكُنْ
أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ
لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ
قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ
إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى

رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث فرمائے جاتے تھے اور
میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی
تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی
ہوتی تو یہ شخص پہلے کہی ہوئی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے
پوچھا کہ اُس کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہُوا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں
میں نے سوچا کہ اگر اُس کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہُوا تو یہ اپنے
بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ
یہ بات کہنے سے پہلے کیا اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے
تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں جان گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک
آدمی لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے تو بچے لیکن خدا کے متعلق
جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار تمہارے
مالدار ہیں یا غریب لوگ تو تم نے بیان کیا کہ غریبوں نے اُس کی پیروی
کی ہے جب کہ رسولوں کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تم
سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے بتایا کہ بڑھ
رہے ہیں جب کہ ایمان کا معاملہ یہی ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا
ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اُس کے دین سے
ناراض ہو کر اُسے قبول کرنے کے بعد پھرتا بھی ہے تو تم نے
نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جب کہ اُس
کی بشاشت دلوں میں سما جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے انکار کیا اور رسول وعدہ
خلافی نہیں کیا کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں
کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اللہ کی عبادت
کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا
کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاک دامنی کا
کا حکم دیتا ہے۔ اگر تمہاری یہ بات درست ہیں تو عنقریب وہ
میرے ان قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے۔ مجھے خوب معلوم
تھا کہ وہ پیدا ہونے والے ہیں لیکن یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں
سے ہوں گے۔ اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ سکوں گا تو ضرور اُن کی
زیارت کا شرف حاصل کرتا اور اگر میں اُن کی بارگاہ میں ہوتا تو اُن کے

هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ٥ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاظُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاظُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قدموں کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو منگوایا جو آپ نے حضرت دحیہ کلبی کے ذریعے گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل تک۔ اُسے پڑھا تو اُس میں تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، رُوم کے شہنشاہ ہرقل کے لیے سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد۔ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دُوگنا اجر دے گا اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہلِ کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اِس سے پھریں تو کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں (۳-۶۴)۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب اُس نے اپنے تاثرات بیان کیے اور نامۂ مبارک پڑھ کر فارغ ہُوا تو اُس کے پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور ہمیں نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابنِ ابی کبشہ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ بنی اصفر کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے مجھے برابر یقین رہا کہ عنقریب وہ غالب آئے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر دیا۔ ابنِ ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکمِ ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ خاطر تھا۔ اُس کے کسی مصاحب نے کہا کہ ہم آپ کو کبیدہ خاطر دیکھتے ہیں۔ ابنِ ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل ماہر نجوم تھا لہٰذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے اِس اُمت میں ختنہ کون کرواتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیجیے کہ اُن میں جتنے یہودی ہوں قتل کر دیے جائیں۔ ابھی اِسی غور و فکر میں تھے کہ ہرقل کی

فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؟

خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا۔ جب اُس نے ہرقل کو خبر دی تو اُس نے کہا۔ جا کر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا نہیں؟ اُنھوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہرقل نے کہا کہ اُس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی مصاحب کے لیے یہ بات لکھی جو علم نجوم میں اُس کا ہم پلہ تھا اور ہرقل حمص کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اُس مصاحب کا خط آ گیا جو ہرقل کی موافقت میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو محل میں بُلایا اور حکم دیا کہ اس کے دروازے بند کر دئے جائیں۔ وہ بند کر دئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا۔ اے رومی سردارو اگر تمہیں نجات اور ہدایت مطلوب ہے اور چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کر لو۔ پس وہ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے۔ جب ہرقل نے اُن کی نفرت دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا، میں نے ابھی یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کا اندازہ کروں جو میں نے دیکھ لی۔ پس اُنہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہو گئے ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

ف: مذکورہ سوالات وجوابات سے جہاں ہرقل قیصر روم کی دانائی کا ثبوت ملتا ہے وہاں ان واقعات سے بعض نے اُس کا مسلمان ہو جانا بھی ثابت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس معاملے کو خدائے علیم وخبیر کے سپرد کر کے اپنی زبان وقلم کو روک ہی جائے اور کہہ دیا جائے کہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کا بیان

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِيَزْدَادُوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تاکہ ایمانوں کے ساتھ اُن کے

إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّ يَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَّالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِيمَانًا وَّقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّقَوْلُهٗ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَّقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا وَّالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْإِيمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَّسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَّقَالَ إِبْرٰهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَقَالَ مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً وَّقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَّاحِدًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَّسُنَّةً وَّدُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ ۝

ایمان اور بڑھ جائیں گے اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا دیا اور اللہ اُن کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے۔ جو ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت پر تھے اُن کی ہدایت کو بڑھا دیا اور انھیں اُن کا تقویٰ دیا اور ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اس چیز نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا؟ پس جو ایمان والے تھے اُن کے ایمان کو بڑھایا اور ارشادِ ربانی ہے: بس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا اور ارشادِ ربانی ہے: اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان اور اسلام کو نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان کا حصہ ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے، حدود اور طریقے ہیں، جس نے اُن کی تکمیل کی اُس نے ایمان کو مکمل کر دیا اور جس نے ان کی تکمیل نہ کی اُس نے ایمان کو مکمل نہ کیا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمہیں تفصیلاً بتاؤں گا تاکہ تم انھیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا لالچ بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ تاکہ میرے دل کو عین الیقین ہو جائے اور حضرت معاذ نے کہا۔ ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچتا یہاں تک کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں کھٹکتی ہیں۔ اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا کی تفسیر میں کہا ”اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی دین کی وصیت فرمائی“ حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا کی تفسیر میں فرمایا۔ ”راستہ اور طریقہ“ اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر محدثین کی طرح اعمال بھی ایمان میں داخل ہیں۔ ایمان کا لفظ امن سے مشتق ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایمان لا کر آدمی اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود، اُس کی الوہیت و وحدانیت کو تسلیم کرنا نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق رسول اور سارے انبیاء و مرسلین میں سب سے آخری نبی و رسول تسلیم کرنے کو کہتے ہیں علاوہ بریں سارے اسلامی عقائد کو قبول کرنا اور اُن کے ساتھ ہی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو احکام اور خبریں لوگوں تک پہنچائیں اور وہ قطعی طور پر یا تواتر سے ثابت ہیں اُن کو درست مان کر قبول کیا جائے ایسا کرنے والا صاحبِ ایمان کہلاتا ہے

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور محدثین حضرات کے نزدیک جہاں تصدیق اور اقرار دونوں ایمان کے اجزا ہیں وہاں یہ بزرگ اعمال کو بھی ایمان کے اجزا میں شامل کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ اسی لیے یہ جملہ بزرگ ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود بے عمل اور بدعمل کو معتزلہ کی طرح ایمان سے خارج نہیں کرتے بلکہ اسے فاسق کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے صرف دو اجزا ہیں یعنی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار۔ لیکن اضطراری حالت میں ان کے نزدیک اقرار بھی ساقط ہو جاتا ہے گویا اقرار صرف صورتاً ایمان کا جزو ہے ورنہ اقرار شرط ہے جس کے باعث ایسے فرد پر اسلامی احکام جاری ہوتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اعمال شاملِ ایمان نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کا حسن و جمال اور زیب و زینت ہیں نیز ایمان میں ان کے نزدیک کمی اور زیادتی واقع نہیں ہوتی کیونکہ وہ تصدیق اور اقرار پر موقوف ہے اور تصدیق و اقرار کے اندر کمی بیشی متصور نہیں ہے۔ ہاں ان کے نزدیک ایمان قوی اور ضعیف ہوتا ہے کمی اور بیشی اسی صورت میں تسلیم ہو سکتی ہے جب اعمال کو شاملِ ایمان سمجھا جائے۔ علمِ کلام کے دونوں اماموں یعنی امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہما کا موقف بھی امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف سے مطابقت رکھتا ہے اور کتنے ہی علمائے محققین کی یہی رائے ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ ابْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ؂

عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے۔

بَابُ ٣ أُمُوْرِ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ ؂

اُمورِ ایمان۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔ بھلائی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصل بھلائی یہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا اَلْمُتَّقُوْنَ تک (٢:١٧٧) نیز فرمایا۔ وہ ایمان والے نجات پا گئے (١:٢٣)۔

٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ ؂

عبد اللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

بَابُ ٤ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ؂

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

٩- حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شعبی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ وَاِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ
وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ٥ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

١٠ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ الْاُمَوِیُّ
الْقُرَشِیُّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

بَابٌ ٦ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ
عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ
قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ
وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

بَابٌ ٧ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُّحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ وَعَنْ حُسَیْنِ
الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ
مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

بَابٌ ٨ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے
مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے اُن کاموں
کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ___ امام بخاری
ابو معاویہ، داؤد بن ابو ہند، عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبد اللہ بن عمرو کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے
سے حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا ___ عبد الاعلیٰ، داؤد
عامر حضرت عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

افضل اسلام کیا ہے؟

سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی قرشی، اُن کے والد ماجد، ابو بُردہ بن
عبد اللہ بن ابی بُردہ، ابی بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ
سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ
بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ
اور سلام کرو خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ
جانتے ہو۔

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً حسین
معلم، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کامل
مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند
کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔

١٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ ۞

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

١٤- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۞

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— آدم بن ابو ایاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں۔

بَاب ٩ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

ایمان کی لذت

١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی اُس نے ایمان کی حلاوت پالی۔ یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے اِسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

بَاب ١٠ عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ ۞

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

١٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ ۞

عبد اللہ بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

بَاب ١١

حضور کی ایک بیعت کا ذکر

١٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعتِ عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے کہ شمعِ رسالت کو پروانوں نے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا اور آپ نے اُن سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَاب ۱۲ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ تَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

بَاب ۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ۔

۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا۔

بَاب ۱۴ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔

۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جانتے بوجھتے کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر اور جو ان میں سے کسی کے اندر مبتلا ہو جائے اور دنیا میں اُس کی سزا مل گئی تو وہ اُس کا کفارہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی بات میں پڑا، پھر اللہ نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلکہ تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو اُن کی بساط کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ ناراض ہوئے کہ پُرنور چہرے پر ناراضگی نمایاں تھی، پھر فرما رہے تھے کہ میں تم میں زیادہ خداترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ ۞

باب ۱۵ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ فِي الْأَعْمَالِ ۞

۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ ۞

۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهَا قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الدِّيْنَ ۞

باب ۱۶ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اُس نے ایمان کی لذت حاصل کر لی۔ یعنی جس کو اللہ اور اُس کا رسول دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچا لیا ہے یُوں ناپسند کرے جیسے اِسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے۔ پس وہ یُوں اُگیں گے جیسے جاری پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد پیچا نکلتا ہے

وہیب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے عمرو نے نہر حیات کہا نیز کہا کہ رائی کے برابر بھلائی۔

ابو امامہ بن سہل بن حُنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن کے اُوپر قمیص ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی کچھ نیچے تک ہے۔ مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

حیا ایمان کا حصہ ہے

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؕ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

بَاب ۱۷ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحِ نِ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

عبداللہ بن محمد مسندی، ابو روح حرمی بن عمارہ، شعبہ، واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میرے والدِ ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب ایسا کریں تو اُنہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔

بَاب ۱۸ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ۝

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے"۔ کتنے ہی اہلِ علم حضرات نے کہا کہ ارشادِ ربانی "تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے"۔ اس سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور فرمایا: "اسی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے"۔

۲۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ؕ

احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ حج جو برائیوں سے پاک ہو۔

بَاب ۱۹ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ عَلٰى

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف

الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الِاسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ الْآيَةَ ‎۞

سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بدوؤں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب حقیقتاً مراد ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے:۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے (۳: ۱۹)

۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ‎۞

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے اُن میں سب سے پسند تھا میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کے متعلق کیا بات ہے؟ خدا کی قسم، میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان تھوڑی دیر تو میں خاموش رہا پھر جو میں اُس کے متعلق جانتا تھا اُس نے مجھ پر غلبہ کیا لہٰذا اپنی بات کو دُہراتے ہوئے عرض گزار ہُوا کہ فلاں کے متعلق کیا بات ہے جب کہ خدا کی قسم، میری نظر میں وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس کے متعلق جانتا تھا اُس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں نے اپنی بات دُہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی وہی ارشاد ہُوا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہُوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے پیارا ہوتا ہے اس خدشے سے کہ مبادا اُسے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دے۔ روایت کیا اسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

بَابٌ ۲۰ إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ ‎۞

سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اُس نے ایمان کو جمع کر لیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا۔ سلام کو دنیا میں پھیلانا اور افلاس کے اندر خرچ کرنا۔

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو

عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ؛

بَابٌ ۲۱ كُفْرَانُ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ؛

بَابٌ ۲۲ الْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

خواہ اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے ۔ اِس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اُس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں ۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا اُن کے مرتکب کو کافر نہ کہا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے گا اور ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرا دو یعنی دونوں کا نام ایمان والے رکھا۔

ف ۱ اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تصریحاً لکھ دیا کہ شرک کے سوا کسی بھی گناہ کے مرتکب کی تکفیر نہیں کی جائے گی تو ثابت ہوا کہ اعمال ایمان میں شامل نہیں ہیں اور ساتھ ہی ایک آیت سے استدلال کر کے بتایا کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فریقین کو مومنین کہا ہے۔ جیسا کہ خود امام بخاری علیہ الرحمہ نے آیت کے سیاق کو فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے ظاہر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں موقف وہی زیادہ صحیح ہے جس پہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اُس کا حسن و کمال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی مدد کے ارادے سے گیا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے، فرمایا، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اُس شخص کی مدد کا۔ فرمایا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ إِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ؕ

۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّیْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ ؕ

بَاب ۲۳ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ ؕ

۳۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؕ

بَاب ۲۴ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ ؕ

۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ؕ

۳۳ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جب کہ انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے تھے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم اُس کی ماں کا طعنہ دیتے ہو تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنھیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، پس جو تم کھاتے ہو وہی اُنھیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہی اُنھیں پہناؤ اور انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو اُن پر غالب آجائے اور اگر تکلیف دو تو خود بھی اُن کی مدد کرو۔

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔

ابوالولید، شعبہ ——— بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وحی۔ "جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا" (۶:۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا۔ ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" (۳۱: ۱۳)

منافق کی علامت

نافع بن مالک بن ابوعامر ابوسہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ بولے گا۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور امانت اُس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر اُن میں

قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ؞

سے کوئی ایک ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ جب امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بکے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

بَابٌ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شب قدر کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَّلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ؞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور نہ نکالے اُسے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو اُسے حاصل کردہ اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں یا جنت میں داخل کر دوں۔ اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں مجاہدوں کے کسی دستے میں شامل ہونے سے نہ رُکا رہتا۔ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں۔

بَابٌ ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۸ صَوْمُ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا مِّنَ الْاِيْمَانِ ؞

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ؂

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کی حالت ہیں، ثواب کی نیت سے تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

باب ۲۹ اَلدِّیْنُ یُسْرٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ السَّمْحَۃُ ؂

دین آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ پسند ہے۔

۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْغِفَارِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ ؂

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک دین آسان ہے اور جو اسے مشکل بنائے گا تو یہ اُس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو، اور بشارت قبول کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

باب ۳۰ اَلصَّلٰوۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ یَعْنِیْ صَلٰوتَکُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ ؂

نماز ایمان کا حصہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کے پاس ضائع کر دے۔

ف:۔ یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کو ایمان کا حصہ بتایا ہے حالانکہ باب ۲۲ میں وہ خود تصریح کر چکے ہیں کہ ترکِ عمل تو کیا ترکِ اعمال پر بھی تکفیر نہیں کی جائے گی اور ایسے آدمی کو صاحب ایمان ہی شمار کیا جائے گا تو موقف وہی زیادہ درست ثابت ہوا جو اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ اور ائمہ علم کلام کا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی زیب و زینت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَیْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ نَزَلَ عَلٰی اَجْدَادِہٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِہٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّہٗ صَلّٰی قِبَلَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَهْرًا وَّکَانَ یُعْجِبُہٗ اَنْ تَکُوْنَ قِبْلَتُہٗ قِبَلَ الْبَیْتِ وَاَنَّہٗ صَلّٰی اَوَّلَ صَلٰوۃٍ صَلَّاهَا صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَصَلّٰی مَعَہٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰی مَعَہٗ فَمَرَّ عَلٰی اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاکِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَکَّۃَ فَدَارُوْا کَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَیْتِ وَکَانَتْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اپنی ننھال میں اُترے یا فرمایا کہ اپنے انصاری ماموؤں کے پاس اور آپ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے تھے اور چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ مقرر فرما دیا جائے۔ آپ نے پہلی نماز جو اس کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی کا گزر ایک مسجد کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے اُس نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ اُسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھا

الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلَ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ

بَابٌ ۳۱ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ ؕ

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا ؕ

۴۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا ؕ

بَابٌ ۳۲ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُهٗ ؕ

۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ؕ

جاتا ہو اور دوسرے اہل کتاب کو پسند تھا جب انھوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات اُن پر گراں گزری — زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ اُن کے متعلق کیا کہیں۔ پس اللہ نے وحی نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

آدمی کا بہترین اسلام

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور اسلامی حُسن اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے بعد ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور بُرائی کا اُسی کے برابر اور چاہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے بھی درگزر فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اسلامی حُسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اُس کا دس گنا سے ستر گنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور جو بُرائی بھی کرے تو اُس کی وہی ایک بُرائی لکھی جاتی ہے۔

اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک عورت تھی، فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ فلاں عورت ہے اور اُس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال بساط کے اندر رہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پیارا ہے جس کو کرنے والا اُسے ہمیشہ کرے۔

بَابٌ ۳۳ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَيَزْدَادُ الَّذِينَ اٰمَنُوا اِيمَانًا وَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ؎

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

ارشاد ربانی ہے:۔ اور زیادہ کر دی ہم نے اُن کے لیے ہدایت اور بڑھا دینے سے ایمان والوں کے ایمان کو اور فرمایا کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

۴۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ؎

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں دانۂ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی ——— امام بخاری ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اٰيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ؎

طارق بن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا:۔ اے امیر المومنین! ایک آیت آپ حضرات اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کونسی آیت ہے؟ کہا:۔ "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا" (۵:۳) حضرت عمر نے فرمایا:۔ ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور اُس جگہ کو جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی جب کہ آپ جمعہ کے روز عرفات میں مقیم تھے۔

بَابٌ ۳۴ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلِهِ

تَعَالٰى وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ؎

زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور نہیں حکم دئے گئے وہ مگر یہی کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اُسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے صرف اُسی کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھا دین ہے (۹۸:۵)

۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں

عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا۔ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۞

باب ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۞

۴۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَنْجُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۞

باب ۳۶ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ اَنْ یَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا یَشْعُرُ

وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِیْ عَلٰی عَمَلِیْ اِلَّا خَشِیْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذَّبًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن یہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض کی کیا مجھ پر ان کے سوا بھی ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا، کیا مجھ پر اس کے سوا بھی لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو خوشی سے خیرات کرو۔ وہ پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چل دیا، خدا کی قسم، نہ میں اس پر اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔

جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ گیا، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا، یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جب کہ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ____ عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

مومن کا ڈرنا کہ مبادا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اسے پتہ بھی نہ لگے۔

ابراہیم تیمی نے فرمایا۔ جب میں اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیس اصحاب کو پایا کہ سارے ہی اپنے متعلق نفاق سے ڈرتے تھے اور ان میں سے ایک بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے

كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ خدا سے نہیں ڈرتا مگر مومن اور اُس سے بے خوف نہیں مگر منافق۔ نیز جو ڈرایا گیا ہے لڑائی جھگڑے اور معصیت پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:۔ اور وہ اپنے کیے ہوئے پر جان بوجھ کر اصرار نہ کریں۔ (۳ : ۱۳۵)

۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ؏

زُبید کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ فرقے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ ؏

حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ شبِ قدر کی خبر دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شبِ قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں لڑ رہے تھے تو وہ اُٹھالی گئی اور شاید یہ تمہارے لیے بہتر ہو، پس اُسے ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کرو۔

بَابٌ ۳۷ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِينًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ؏

حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علمِ قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے بیان کرنا۔ پھر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفدِ عبد القیس سے بیان فرمایا نیز ارشادِ ربانی:۔ جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ قبول نہیں ہو گا۔ (۳ : ۸۵)۔

۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اُس کے

قَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

فرشتوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ عرض گزار ہُوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا، اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہُوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا کہ اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ مسؤل سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی نشانیاں بتاتا ہُوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب چرواہے عالی شان عمارتوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنھیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (۳۴:۳۱) والی آیت پڑھی۔ پھر وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا، اُسے واپس بلاؤ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ فرمایا وہ جبریل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

باب ۳۸

۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ ۞

ایمان کی خصوصیت

عُبَید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا، میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھتے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا بھی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین سے ناراض ہو کر اُس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کی بشاشت بن جاتا ہے تو اُس سے کوئی بھی ناراض نہیں ہوتا۔

باب ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ ۞

دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، حلال

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۞

باب ۴۰ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو مشتبہ چیزوں سے بچا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو اُن میں پڑ گیا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے گرد چَراتا ہے خدشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے۔

خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو تاکہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دُوں۔ پس میں اُن کی خدمت میں دو مہینے رہا۔ پھر فرمایا کہ عبد القیس کا وفد جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا: کس قوم یا جماعت سے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ربیعہ سے۔ فرمایا کہ ایسی کو خوش آمدید رُسوائی و ندامت کے بغیر۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے مگر حُرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافرانِ مُضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی بات کا حکم فرمائیں جو ہم اپنے پچھلوں کو بتا دیا اور اُس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے متعلق پوچھا۔ پس آپ نے اُنھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ اُنھیں خدا کی وحدانیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ جانتے ہو کہ خدائے واحد پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالِ غنیمت سے خمس ادا کرو اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، لکڑی کے روغنی برتن اور ڈال گئے ہوئے مرتبان سے۔ فرمایا کہ انھیں یاد کر لو اور اپنے

وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ؛

بَابُ ۴۱ مَا جَآءَ اِنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؛

۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؛

۵۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ ؛

۵۴ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ ؛

بَابُ ۴۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پچھلوں کو بھی بتا دینا۔

اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے

اور ہر ایک کے لیے نیت کا پھل ہے۔ پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام سب داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما دو کہ ہر کوئی اپنے ڈھنگ یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن جہاد اور نیت۔

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عامر بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کرتے کچھ خرچ تم جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو مگر اُس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیتے ہو (اُس پر بھی ثواب دئے جاتے ہو۔)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین

وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ؕ

۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَآءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَاْتِيَكُمْ اَمِيْرٌ فَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ؕ

نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ جب کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (۹: ۹۱)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فوت ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا:۔ تم پر اللہ سے ڈرنا ضروری ہے جو اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا، یہاں تک کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر سے درگزر کرو کیونکہ وہ درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا اما بعد:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا کہ مجھے اسلام پر بیعت فرما لیجیے۔ آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی بس میں نے اس بات پر حضور سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اس مسجد کے رب کی قسم، میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اُتر آئے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

باب ۴۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؕ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ؕ

باب ۴۴ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ ؕ

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ

علم کی فضیلت، ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہلِ علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸: ۱۱) نیز فرمایا:۔ اے رب میرے علم کو زیادہ کر (۲۰: ۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔

محمد بن سنان، فلیح ــــــ ابراہیم بن مُنذر، محمد بن فلیح، اُن

ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ؎

کے والدِ ماجد، ہلال بن علی، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا، قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو بعض حضرات نے کہا، حضور نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جب کہ دوسروں نے کہا کہ آپ نے اُس کی بات سُنی نہیں ہے جب حضور گفتگو کر چکے تو فرمایا، قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہُوں۔ فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اُسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

بَابٌ ۴۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ ؎

جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے۔

۵۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؎

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپ ہم تک اُس وقت پہنچے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دوٗ یا تین دفعہ فرمایا، ایڑیوں کی جہنم سے خرابی ہے۔

بَابٌ ۴۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا

محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَاَنَا۔ کہنا

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَقَالَ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اَنْبَاَنَا اور سَمِعْتُ کی مراد ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور آپ صادق و مصدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبد اللہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فلاں بات سُنی۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دوٗ حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَّبِّکُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ؎

کرتے ہیں۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَّا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ ؎

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا بھی ہے کہ اُس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے، بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! خود ہی بتایئے وہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۴۷ طَرْحِ الْاِمَامِ الْمَسْئَلَۃَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ لِیَخْتَبِرَ مَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؎

علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَّا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھِیَ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اُس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! خود بتایئے کہ وہ کونسا ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۴۸ الْقِرَآءَۃِ وَالْعَرْضِ عَلَی الْمُحَدِّثِ

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا

وَرَاَی الْحَسَنُ وَالثَّوْرِیُّ وَمَالِکُ الْقِرَآءَۃَ جَائِزَۃً وَّاحْتَجَّ بَعْضُھُمْ فِی الْقِرَآءَۃِ عَلَی الْعَالِمِ بِحَدِیْثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آللّٰہُ اَمَرَکَ اَنْ نُّصَلِّیَ الصَّلٰوۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھٰذِہٖ قِرَآءَۃٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَہٗ بِذٰلِکَ فَاَجَازُوْہُ وَاحْتَجَّ مَالِکٌ بِالصَّکِّ یُقْرَاُ عَلَی الْقَوْمِ

حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز شمار کیا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنے کی دلیل حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور قرأت کرنا ہے، جس کی حضرت ضمام نے اپنی قوم کو خبر دی تو اُنہوں نے جائز رکھا اور اسی سے دلیل پکڑی اور امام مالک نے تحریر سے دلیل لی ہے جو لوگوں پر پڑھی جاتی ہے

يَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْرَأَنِي فُلَانٌ

٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قَرَأَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ لَمُسْتَشْدِدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے فلاں چیز پڑھی گئی یعنی معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا

محمد بن سلام، محمد بن حسن الواسطی، عوف سے روایت ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہ سفیان نے فرمایا: جب محدث کے سامنے پڑھا تو حَدَّثَنِی کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابو عاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سُنا: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

عبد اللہ بن ابو نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اُونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: یہ ٹیک لگانے والے نیّرِ درخشاں۔ اُس آدمی نے کہا اے ابن عبد المطلب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا میں تمہیں جواب دُوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے دل چاہے پوچھو۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں خدا گواہ۔ اُس شخص نے کہا: جو آپ لے کر آئے ہیں اُس

بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَآئِیْ مِنْ قَوْمِیْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰی وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۞

۶۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِی الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِیْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلُهٗ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَّزَكٰوةً فِیْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِیْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ۞

پر میں ایمان لایا۔ مجھے میری قوم نے بھیجا ہے۔ میں بنی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔ روایت کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبد الحمید سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں منع فرمادیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کریں لہٰذا ہم چاہتے تھے کہ دیہات سے کوئی آدمی آئے، آپ سے سوال کرے اور ہم سنیں۔ پس دیہات والوں میں سے ایک آدمی آکر عرض گزار ہُوا، آپ کا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور اُس نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے۔ فرمایا کہ اُس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس میں فائدے کس نے رکھے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہُوا کہ اُسی ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو نصب کیا اور اُن میں فائدے رکھے، کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہمارے اُوپر پانچ نمازیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہے؟ فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں فرمایا، اُس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو اِن کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہُوا کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو اُس کی طرف توفیق ہو۔ فرمایا کہ سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، نہ میں اِن پر اضافہ کروں گا اور نہ اِن سے کم کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اِس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

ف: معلوم ہوا کہ اگر مذکورہ چند فرائض کا بھی آدمی پوری طرح پابند ہو جائے تو یہ امور بھی نجات کے لیے کافی ہو جاتے ہیں کیونکہ ایک صاحبِ ایمان کے لیے یہ اسلام کے اہم ترین ارکان ہیں۔ عقائد کے بعد یہ امور دیگر تمام اعمالِ حسنہ سے زیادہ اہم ہیں۔ اس زمانے میں معاملہ بڑی حد تک مختلف ہو گیا ہے کہ ان ارکان کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ عوام تو پھر عوام ہیں لیکن خواص کے زمرے میں شامل ہونے والے

ان ارکان کی اہمیت کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں بڑی سہل پسندی سے کام لیتے ہیں جبکہ بعض انتہائی ثانوی اور غیر ضروری امور کا بڑا اہتمام ملحوظ رکھا جاتا ہے حالانکہ دیگر اعمال و اشغال پر مذکورہ کاموں کو فوقیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ ایمان کو ان امور کی کما حقہٗ پابندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَابٌ ۴۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ أَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہلِ علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے قرآنِ مجید کے نسخے لکھوائے اور انھیں اطرافِ عالم میں بھیجا، حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (مناولہ) جائز ہے۔ بعض اہلِ حجاز نے اس کے متعلق اس حدیثِ نبوی سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک سریہ کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد سے فرمایا کہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھنا۔ جب اُس جگہ پہنچ جاؤ تو لوگوں کو پڑھ کر سُنانا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں کیا حکم دیا ہے۔

۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گرامی نامہ دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکمِ بحرین اِسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اُس (کسریٰ) نے اُسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابنِ شہاب کا) خیال ہے کہ ابنِ مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

ف: شاہِ ایران نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو اہمیت نہ دی اور اُسے پھاڑ کر شانِ رسالت کی توہین کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق پروردگارِ عالم نے اُس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور کسریٰ کی فوجوں کو ہر میدان میں غازیانِ اسلام کے ہاتھوں ذلت آمیز اور عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس حدیث سے اسلام کے پردے میں چھپے ہوئے گستاخانِ رسول کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو مٹانے والے حتیٰ کہ قیصر و کسریٰ جیسی سپر پاور سلطنتیں تک مٹ گئیں تو کوئی دوسرا کس شمار میں ہے جبکہ۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا!

۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ ؁

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے مگر جس پر مُہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی مُہر بنوالی اور اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نقش کروالیا۔ گویا میں اب بھی آپ کے دستِ مبارک میں اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کس نے لکھا تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس نے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دستِ مبارک میں گویا میں اب بھی اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں یہ تصورِ شیخ جس کو تصوف کی اصطلاح میں شغلِ برزخ کہتے ہیں اُس کی اصل بھی ایسی ہی احادیث ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کی توجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منبعل رہتی تھی یعنی:

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

بَابٌ۵۰ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَّاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ؁

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔

؁

۶۶- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا

ابو مُرّہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابۂ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہُوا تھا کہ تین آدمی آ گئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ گئے اور ایک چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے

الاٰخر فاعرض الله عنه ۔

باب ۵۱ قولِ النبیّ صلی الله علیه وسلّم رُبّ مُبلّغٍ اوعٰی من سامعٍ ۔

٦٧ - حدّثنا مسدّد قال حدّثنا بشر قال حدّثنا ابن عون عن ابن سیرین عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیه قال ذکر النبیّ صلی الله علیه وسلّم قعد علی بعیرہٖ وامسك انسان بخطامه او بزمامه قال ایّ یومٍ هٰذا فسکتنا حتّٰی ظنّنا انّه سیسمّیه بغیر اسمه قال الیس یوم النّحر قلنا بلٰی قال فایّ شهرٍ هٰذا فسکتنا حتّٰی ظنّنا انّه سیسمّیه بغیر اسمه قال الیس بذی الحجّة قلنا بلٰی قال فانّ دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمة یومکم هٰذا فی شهرکم هٰذا فی بلدکم هٰذا لیبلّغ الشّاهد الغائب فانّ الشّاهد عسٰی ان یبلّغ من هو اوعٰی له منه ۔

باب ۵۲ العلم قبل القول والعمل

لقول الله عزّ وجلّ فاعلم انّه لا اله الّا الله فبدا بالعلم وانّ العلماء هم ورثة الانبیاء ورّثوا العلم من اخذہ اخذ بحظٍّ وافرٍ ومن سلك طریقًا یّطلب به علمًا سهّل الله له طریقًا الی الجنّة وقال انّما یخشی الله من عبادہ العلماء وقال وما یعقلها الّا العٰلمون وقال وقالوا لو کنّا نسمع او نعقل ما کنّا فی اصحٰب السّعیر وقال هل یستوی الّذین یعلمون والّذین لا یعلمون وقال النّبیّ صلی الله علیه وسلّم من یّرد الله به خیرًا یّفقّهه فی الدّین وانّما العلم بالتّعلّم فقال ابو ذرٍّ لو وضعتم الصّمصامة علٰی هٰذہ واشار الٰی قفاہ ثمّ ظننت انّی انفذ کلمة سمعتها من

اُس سے منہ پھیر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر جلوہ افروز تھے اور اس کی مہار یا نکیل ایک آدمی نے تھامی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ آج کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے اور گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہوگا۔ فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سمجھا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن، تمہارے اس مہینے اور تمہارے اِس شہر کی حُرمت۔ حاضر اِسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ حاضر کبھی ایسے تک بھی پہنچا دیتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ“ یہاں علم سے ابتدا فرمائی اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں جنھوں نے میراث میں علم پایا اور جس نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پا لیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے ”بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں“ اور فرمایا ”کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے“ اور فرمایا ”لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سُنتے اور سمجھتے تو اہلِ جہنم سے نہ ہوتے“ اور فرمایا: ”کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے“۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین میں فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم اِس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَانْفَذْتُهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ ؏

علیہ وسلم سے سُنی ہے اُسے تمہارے کلام تمام کرنے سے پہلے بیان کر سکتا ہُوں تو بیان کر دُوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کُونُوا رَبَّانِیِّیْنَ سے مراد حکماء، علماء اور فقہا ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عالمِ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں بتلانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں بتائے۔

بَابٌ ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا ؏

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تا کہ وہ اُکتا نہ جائیں۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؏

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لیے دن مقرر فرما رکھے تھے اور اتنا ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اُکتا جانے کا خدشہ ہوتا۔

ف: معلوم ہوا کہ لوگوں کے حالات کو مدِ نظر رکھ کر اُن کی سہولت کا خیال رکھا جائے اور وعظ و تقریر وغیرہ کا سلسلہ اتنا دراز نہ کیا جائے اور اس درجہ نہ کیا جائے کہ لوگ اُکتا جائیں۔ کوشش یہ کی جائے کہ لوگ دین کی طرف راغب ہوں اور اس میں دلچسپی لینے لگیں۔ ایسا بالکل نہ کیا جائے۔ کہ وہ اُکتا کر پرے ہٹنے لگیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سہولت اور آسانی کی خاطر اگر کوئی دن مقرر کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ خواہ اُس کے متعلق اللہ اور اُس کے رسول نے کوئی دن مقرر نہ کیا ہو۔ یہاں اتنا ہی کافی ہو گا کہ اللہ اور رسول نے کسی کام کے لیے سہولت کی خاطر کوئی دن مقرر کر لینے کو منع نہیں فرمایا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ اُس دن مقرر کرنے کو محض مباح یا جائز ہی سمجھے اور شرعاً ضروری خیال نہ کرے ورنہ جائز نہیں رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ؏

محمد بن بشار، یحیٰ بن سعد، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ۔ خوش رکھو اور متنفر نہ کرو۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَّعْلُوْمَةً ؏

جو اہلِ علم کے لیے دن مقرر کرے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! میں چاہتا ہُوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ تمہارے اُکتا جانے کو ناپسند کرتا ہُوں۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے

بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۔

لیے دن مقرر کیا ہوا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا، ہمارے اُکتا جانے کے ڈر سے۔

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔

اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

۷۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ ۔

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اِن کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ف ۱: یہاں چار باتوں کا ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دیگر جملہ صحابۂ کرام کی طرح ثقہ اور قابلِ تعظیم ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی روایت کو قبول نہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ فقہ (دین کی سوجھ بوجھ) اللہ تعالیٰ اُسی کو عطا فرماتا ہے جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے فقہ سے چڑنا گویا خود کو بھلائی سے محروم رکھنا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ رب العزت ہے کیونکہ مالک وہی ہے لیکن رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے نعمتیں بانٹنے والا بنایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خداداد مقام و منصب کا انکار کرتے ہیں جہاں مقامِ مصطفیٰ کی توہین ہے وہاں اس میں خدا کی توہین بھی ہے کہ منکر خدا کے اُس خاص کرم کا انکار کر رہا ہے جو اس نے اپنے محبوب پر فرمایا ہوا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس اُمت میں چاہے جتنے فرقے پیدا ہو جائیں لیکن حق پر ایک جماعت ضرور قائم رہے گی اور باطل فرقے خواہ جتنا زور باندھ لیں لیکن اہلِ حق کی اُس جماعت کو ختم نہیں کر سکیں گے۔ وہ جماعت اولیاء اللہ کی ہے جو صرف اہلِ سنت وجماعت میں ہوئے ہیں اور قیامت تک اسی میں ہوں گے۔ اس ناجی گروہ اور مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ فرقوں نے بریلوی فرقے کا نام دیا ہوا ہے تاکہ اہلِ حق کو بھی نوزائیدہ فرقوں میں سے ایک بنا کر لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سچی ہدایت سے نوازے آمین۔

بَابٌ ۵۶ اَلْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ ۔

علم کی سوجھ بوجھ

۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا، سوائے ایک حدیث کے، فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ خدمتِ عالی میں گابھا پیش کیا گیا، فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے، میں نے یہ کہنا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ۞

بَابٌ ۵۷ اَلْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحٰبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ ۞

۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۞

بَابٌ ۵۸ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ الْاٰيَةَ ۞

۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَاَوْحَى اللهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً

کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم وحکمت میں رشک کرنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے سے پہلے فقہ حاصل کر لو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمر رسیدہ ہو کر بھی علم حاصل کرتے تھے۔

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں کے متعلق۔ ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ اور ارشادِ خداوندی، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں کہ مجھے کچھ سکھاؤ (۱۸، ۶۶)

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اُن کا اور حضرت حر بن قیس ابن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ کے ساتھیوں کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے اُنہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں صاحبِ موسیٰ کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کے لیے حضرت موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کے متعلق کچھ سُنا ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے عمائدین میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا، کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا، نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی، کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف کا راستہ پوچھا تو اللہ نے اُن کے لیے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو لوٹ آنا کیونکہ وہ مل جائیں گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی دیکھتے رہے۔ تو حضرت موسیٰ سے اُن کے خادم نے

وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ ؛

کہا، کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس ... تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان ... بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پس و... اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے۔ پس انہیں حضر... خضر مل گئے۔ ان کے اس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپ... کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

بَابُ ۵۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ؛

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ ا... کتاب سکھا۔

۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ؛

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعا... عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما۔

ف: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جسم سے کسی چیز کا لگنا باعثِ برکت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے خوش نصیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں از راہِ شفقت سینے سے لگا لیا تھا۔ یہ تو پروردگارِ عالم ہی جانے کہ اُس کے محبوب نے اپنے چچا زاد بھائی کو سینے سے چمٹا کر کیا عطا فرمایا؟ یعنی وہ جانیں جنہوں نے عطا فرمایا اور جنہوں نے اُن کے دریائے کرم سے خصوصی اکتسابِ فیض کیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اسی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ہر دور میں رئیس المفسرین مانا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۶۰ مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ ؛

نو عمر کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے۔

۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ ؛

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زُبیدی، زہری سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈول سے

قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ ؕ

بَابٌ ٦١ الْخُرُوجُ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَّاحِدٍ ؕ

٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَاءٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَّقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسٰى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسٰى لِمُوسٰى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ؕ

بَابٌ ٦٢ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ ؕ

٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

پانی لے کر میرے منہ میں کلی فرمائی جب کہ میری عمر پانچ سال تھی۔

طلب علم میں نکلنا اور حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر کیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصین سے حضرت موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا۔ میرا اور اس دوست کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جس کی ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اُن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے عمائد میں جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا۔ کیا آپ کو ایسا شخص معلوم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی۔ کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے اُن سے ملنے کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اُن کے لیے نشانی قرار دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ کے خادم نے موسیٰ سے کہا۔ کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور حضرت خضر کو پا لیا یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ
الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ
فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ
اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ
قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ
مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ
فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّ
لَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَآئِفَةٌ
قَيَّلَتِ الْمَآءَ قَاعٌ يَّعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ
مِنَ الْاَرْضِ ؎

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ہدایت اور علم کے سا
اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اُس کی مثال زوردار بارش جیسی
جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے قبول کرکے گھاس اور خوب سبزہ اُگا
ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے
تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں او
کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر بر
جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثا
اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ
اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا
جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھ
اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا
امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابواُسامہ سے روایت کی
کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا ذخیرہ جمع کرتا جاتا ہے یہاں تک
کہ وہ سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

باب ٦٣ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَ قَالَ رَبِيْعَةُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ اَنْ يُّضَيِّعَ نَفْسَهٗ ؎

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا۔

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب
نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ
وَيَظْهَرَ الزِّنَا ؎

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ
علم اُٹھ جائے گا، جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے
لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ
حَدِيْثًا لَّا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ
يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ
النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً
الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ؎

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
ہیں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے
گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، قیامت
کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے
گی، بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ
جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا
ایک ہی مرد ہوگا۔

بَابٌ ۶۴ فَضْلِ الْعِلْمِ ؕ

علم کی فضیلت

۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ ؕ

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پی لیا یہاں تک کہ اُس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

ف ؛ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُمتِ محمدیہ میں سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی میدان میں نرالی ہی شان ہے کتنے ہی مواقع ایسے بھی آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو وحی و کتاب سے مطابقت کا شرف حاصل ہوا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی پیدا ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ یہ وہ مبارک ہستی تھے جن سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اِن کے خوف سے لرزہ براندام رہتی تھی۔ یہ ملتِ اسلامیہ کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں اور اُمتِ محمدیہ کو ہمیشہ ان کے وجود پر ناز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے غلاموں میں شمار فرمائے، آمین۔

بَابٌ ۶۵ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ اَوْ غَيْرِهَا ؕ

فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو۔

۸۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؕ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کریں۔ ایک شخص آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی ڈر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کے بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابٌ ۶۶ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ ؕ

جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔

۸۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے حج کے موقع پر سوال کیے گئے کسی نے کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے

فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ فَاَوْمَیٰ بِيَدِهٖ
قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَا
بِيَدِهٖ وَلَا حَرَجَ ؂

۸۵ - حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَةُ
عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ
وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ
فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقَتْلَ ؂

۸۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ
قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ
عَائِشَةَ وَهِیَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا شَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ
اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ
قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی
عَلَانِیَ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰی رَاْسِی الْمَاءَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ
هٰذَا حَتَّی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ
فِیْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ
اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ
بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ
اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ
هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ
كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ
اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ
يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؂

دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے دستِ کرم کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علم اُٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ! ہرج کیا ہے ! تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ! انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے لہٰذا سبحان اللہ میں نے کہا نشانی، انھوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ بے ہوش ہو چلی تو اپنے سر پہ پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ، کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے ! مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی۔ تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا جائے گا کہ مزے سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کونسا فرمایا۔ وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تو وہی کہہ دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز فقہاء کے نزدیک مستحب ہے دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس نمازِ کسوف کے دوران پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا مشاہدہ کروایا اور ممکن ہے کہ پروردگار نے اپنا دیدار بھی کروایا ہو جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا

ہے۔ کائنات میں سے جنت و دوزخ تک کا مشاہدہ بھی کروایا اور اسی موقع کی بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آپ نے پھلوں سے لدی ہوئی جنت کی ایک ٹہنی کو توڑنا چاہا تھا۔ ان حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نگاہِ مصطفےٰ کہاں تک دیکھتی ہے اور آپ کے ہاتھ کہاں تک کی چیزوں کو پکڑ سکتے ہیں۔ آپ کے عینی مشاہدے کی دو صورتیں ہیں کہ ہمہ وقت مشاہدۂ حق میں مشغول رہنے کے باوجود جب چاہیں کائنات کے بعض حصّے یا ساری کائنات کا مشاہدہ کر لیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ (طبرانی، بیہقی، دارمی، مواہب لدنیہ)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھا دیئے ہیں تو میں اسے دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے میں اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

گویا ہتھیلی کا دیکھنا اور پوری دنیا کو دیکھنا نگاہِ مصطفےٰ کے سامنے ایک جیسی بات ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب کو نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی ہیں کہ اُن سے دنیا اور اُس کی کوئی چیز بھلا کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے جبکہ دنیا کا خالق و مالک بھی دستِ قدرت کے اس شہکار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی لیے ایک عارفِ کامل نے فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس مشاہدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ محبوب تو مشاہدۂ حق میں مشغول ہو اور قادرِ مطلق جب چاہے تو پوری کائنات کو تھوڑی جگہ میں سمیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشاہدہ کروا دے اور بیک وقت مشاہدۂ حق بھی ہو اور مشاہدہ کائنات بھی اور دونوں میں سے کوئی سا مشاہدہ دوسرے کے راستے میں رکاوٹ بھی نہ بنے جیسا کہ نمازِ کسوف سے متعلقہ ان حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ مشاہدہ کائنات خود پروردگارِ عالم نے حالتِ نماز میں عین مشاہدۂ حق کے دوران کروایا۔ قرآن و حدیث سے تو ایسا ہی ثابت ہے اور اس کے برعکس جو نگاہِ مصطفےٰ کو دیوار کے پرے والے حالات سے بے خبر بتائے تو یہ مقامِ مصطفےٰ سے بے خبری کا کرشمہ ہے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ قبر میں مُردے سے سوالات ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے۔ اس حدیث میں بِهٰذَا الرَّجُلِ ہے اور دوسری حدیثوں میں مَاتَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ آیا ہے ان تصریحات سے واضح ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ آپ کے اس حاضر و ناظر ہونے کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ اس کے لیے ایمانی آنکھیں یعنی چشمِ بصیرت ہی درکار ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ یہ فراست ہر مومن کو علی قدرِ مراتب ملی ہوئی ہوتی ہے اور اسی سے قبر میں آپ کو پہچانا جاتا ہے۔ کافر اور منافق چونکہ اس نظر سے محروم ہوتے ہیں لہٰذا وہ آپ کو قبر میں پہچان نہیں سکیں گے خواہ انہوں نے آپ کو دنیا میں دیکھا ہو۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں بھی ایمانی نگاہیں اور فراستِ مومنانہ عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ ٦٧ تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰٓى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوْا مَنْ وَّرَآءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ ؀

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبد القیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بھی علم سکھاؤ۔

٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْٓا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَّبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُّخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ؀

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا، کس کے بھیجے ہوئے یا کس قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے فرمایا کہ اُس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید بغیر رُسوائی اور ندامت کے، عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں بڑی دُور سے حاضر ہوئے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا ہے لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حُرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ایسے کام کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بھی بتا دیں اور اُس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انھیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انھیں اکیلے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا نیز انھیں کدّو کے تونبے، سبز لاکھی، برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اُنھوں (ابو جمرہ) نے کبھی اَلنَّقِیْرُ کہا اور کبھی اَلْمُقَیَّرُ (روغنی برتن) ارشاد فرمایا کہ انھیں یاد کر لو اور اپنے پچھلوں کو بتا دینا۔

بَابُ ٦٨ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ

در پیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا۔

٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ

محمد بن مقاتل ابو الحسن، عبد اللہ، عمر بن سعید بن ابو حسین، عبد اللہ بن ابو ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے ابو اہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے اُن کے پاس آ کر کہا، میں نے عقبہ اور جس عورت سے اُس نے شادی کی

فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ ۞

کی، دونوں کو دودھ پلایا حضرت عقبہ نے اُس سے کہا۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے بتایا۔ پس وہ سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے جدا کر کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

بَابُ ۶۹ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ ۞

علم کے لیے باری مقرر کرنا

۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ ۞

ابو الیمان، شعیب، زہری ——— ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن ابو ثور حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو اُمیہ بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری سے حاضر ہوتے، ایک روز وہ اور ایک روز میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا تو اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں اُسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہُوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا، وہ یہاں ہے؟ میں گھبرایا ہُوا پہنچا تو کہا کہ زبردست سانحہ ہو گیا ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں (ازواجِ مطہرات کو) طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض گزار ہُوا، کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ تو میں نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔

بَابُ ۷۰ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ ۞

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔

۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! ہو سکتا ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہو سکوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا تھا فرمایا، اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو تم

غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ ؁

٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا اَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ ؁

٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؁

بَابُ مَنْ بَرَكَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ ؁

٩٣ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ

ہیں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی رکھے کیونکہ اُن میں بیمار کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے لُقطہ (گری پڑی چیز) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اُس کی بندش یا سر بندھن کو پہچان لو اور اُس کی تھیلی کو ایک سال اُس کی تشہیر کرو اور پھر اُس سے فائدہ حاصل کر لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دو۔ عرض گزار ہُوا کہ گُم شدہ اونٹ؟ آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسارے یا پُر نور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا واسطہ؟ اُس کا مشکیزہ اور ٹانگیں اُس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پیئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک آ ملے گا۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی ہے۔

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون

مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ ؎

باب ۲۷ مَنْ اَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا ؎

۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا ؎

۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؎

باب ۲۸ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ ؎

۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا الْمُحَارِبِيُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ

ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر اپنے زانو تہ کرکے عرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنا اور اس کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیے۔ تین دفعہ کہا۔

عبدہ، عبد الصمد، عبد اللہ بن المثنیٰ، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بات کرتے تو اُسے تین بار دُہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور اُنھیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ جب آپ ہم سے ملے تو نمازِ عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے آپ نے باآوازِ بلند فرمایا۔ ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین دفعہ فرمایا۔

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

ابو بُردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے جو کہ اہلِ کتاب ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بجا لائے اور اپنے مالکوں کے حقوق پورے کرے۔ وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اُس سے وطی کرے اور اُسے زیورِ تہذیب و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں دے دی حالانکہ اس سے چھوٹی حدیث

عامرٌ اعطینا کھا بغیر شیءٍ قد کان یُرکب فیما دونھا الی المدینۃ ؛

باب ۷۴ عظۃ الامام النساء وتعلیمھن

۹۷۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا شعبۃ عن ایوب قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال سمعت ابن عباس قال اشھد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال عطاء اشھد علی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ومعہ بلال فظن انہ لم یسمع النساء فوعظھن وامرھن بالصدقۃ فجعلت المرأۃ تلقی القرط والخاتم وبلال یاخذ فی طرف ثوبہ وقال اسمٰعیل عن ایوب عن عطاء قال ابن عباس اشھد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛

باب ۷۵ الحرص علی الحدیث ؛

۹۸۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ انہ قال قیل یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ھریرۃ ان لا یسالنی عن ھذا الحدیث احد اول منک لما رایت من حرصک علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الٰہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ ؛

باب ۷۶ کیف یقبض العلم وکتب عمر ابن عبد العزیز الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء ولا تقبل الا حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یھلک حتی یکون

کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا ہے۔

امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا ہے لہٰذا انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنھیں حضرت بلال اپنے کپڑے کے پلو میں لینے لگے —— اسمٰعیل، ایوب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے اَشْھَدُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرمایا تھا۔

علم حدیث کا ذوق و شوق

سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا ابھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

علم کیسے اٹھا لیا جائے گا!

عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں ہیں انھیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اٹھ جانے اور علماء کے چلے جانے کا ڈر ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم کے پاس بیٹھا کرو، یہاں تک کہ جن باتوں کو نہیں جانتے ہو انھیں جان جاؤ کیونکہ علم مٹتا نہیں جب تک اسے راز نہ بنا لیا جائے۔

سترا ؎

۹۹۔ حدثنا العلاء بن عبد الجبار حدثنا عبد العزیز بن مسلم عن عبد اللہ بن دینار بذلک یعنی حدیث عمر بن عبد العزیز الی قولہ ذہاب العلماء ؎

۱۰۰۔ حدثنا اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رءوسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا قال الفربری حدثنا عباس قال حدثنا قتیبۃ قال حدثنا جریر عن ہشام نحوہ ؎

باب ۷۷ ہل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم ؎

۱۰۱۔ حدثنا ادم قال ثنا شعبۃ قال حدثنی ابن الاصبہانی قال سمعت ابا صالح ذکوان یحدث عن ابی سعید الخدری قال قال النساء للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدہن یوما لقیہن فیہ فوعظہن وامرہن فکان فیما قال لہن ما منکن امراۃ تقدم ثلثۃ من ولدہا الا کان لہا حجابا من النار فقالت امراۃ واثنین فقال واثنین ؎

۱۰۲۔ حدثنی محمد بن بشار قال ثنا غندر قال ثنا شعبۃ عن عبد الرحمن بن الاصبہانی عن ذکوان عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا وعن عبد الرحمن بن الاصبہانی قال سمعت ابا حازم عن ابی ہریرۃ قال ثلثۃ لم یبلغوا الحنث ؎

باب ۷۸ من سمع شیئا فلم یفہمہ

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ تک نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اُٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اُٹھا لے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے ——— فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرما لیا۔ اُن سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور احکام بتلائے۔ ان کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا، تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبد الرحمن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ——— عبد الرحمن بن اصبہانی، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تین بچے جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سُنے یہاں تک

فَرَاجَعَهُ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ۞

۱۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا نَافِعُ
ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ
اِلَّا رَاجَعَتْ فِيْهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ
مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ۞

بَاب ۷۹ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ
اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ
ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ
اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ
بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ
حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا
يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ
لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ
حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا
اَعْلَمُ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ لَا تُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا
بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ۞

۱۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ذَكَرَ

کہ سمجھ جائے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو
سننے اور سمجھنے نہ پاتیں تو دوبارہ دریافت کرتیں یہاں تک کہ سمجھ
لیتیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا حساب ہوا
وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ کیا اللہ تعالیٰ
یہ نہیں فرماتا، عنقریب اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا
(۸۴/۸) فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے پوچھ گچھ
ہوئی وہ ہلاک ہوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے
عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے
اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد
بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا۔ اسے میرے دونوں کانوں
نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ
فرما رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔
مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی
شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ
اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی
اجازت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت
دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے
اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر
کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے
کیا کہا؟ اس نے کہا کہ اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا
ہوں، نافرمان اور خون خرابی کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں
دی جاتی۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد راوی کا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَآءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۞

بَابٌ ٨٠ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ ۞

١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۞

١٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنَسٌ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۞

١٠٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۞

١١٠ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ

بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں رہا ہے کہ حاضر اسے تمہارے غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور سے کبھی جُدا نہیں رہا لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جو مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جو میرے متعلق ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانا بنالے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اُس نے مجھے

رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۞

دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

بَابٌ ۸ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ۞

علمی باتیں لکھنا

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ۞

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا: نہیں، سوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ فہم جو مسلمان آدمی کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور قیدی کے متعلق احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ۞

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک آدمی کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو ان پر مسلط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا اور اس ساعت کے بعد حرام ہے نہ اس کا کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے۔ جس کا آدمی قتل ہوا انہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دیت لے لیں اور چاہے قصاص۔ پس اہل یمن کا ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا! کیونکہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، ان کے بھائی سے

قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؕ

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر، ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا کِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَکَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیَ التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِیَّةَ کُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ کِتَابِهٖ ؕ

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت بڑھ بڑھ گئی تو فرمایا، میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں جو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور وغل ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے ہائے مصیبت، ایسی مصیبت جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان میں حائل ہو گئی۔

بَابُ ۸۲ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّیْلِ ؕ

رات کے وقت تعلیم و تذکیر

۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَمْرٍو وَّ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت ام سلمہ ـــــ عمرو یحیٰی بن سعید، زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا، سُبْحَانَ اللہ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں، ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو، دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ دوسرے انسانوں کی نگاہوں جیسی نہیں ہے بلکہ آپ کی نگاہیں تمام کاملین کی نگاہوں سے بھی تیز تر ہیں جس کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل ہونے والے فتنے اپنی اصل شکل وصورت میں نظر آجاتے ہیں اور رحمت کے جو خزانے کھولے جاتے ہیں حالانکہ ان چیزوں کو عام نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ عام نگاہوں کے لیے ان کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے جن سے یہ محسوس ہو سکیں۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا ہے تو انہیں حواس بھی ایسے عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے۔ آپ کے ایسے خصائص کا انکار کرنا گویا آپ کے منصب کا انکار کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ٭

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ٭

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اس رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: بچونگڑا سو گیا یا اس جیسا ہی لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

بَابٌ ۸۴ حِفْظِ الْعِلْمِ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ٭

علم کو محفوظ کرنا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی۔ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۱۵۹:۲) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر اُلجھے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے جب کہ ابوہریرہ اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا لازم کیے ہوئے تھا وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثنا محمد بن ابراہیم بن دینار عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط رداءک فبسطتہ فغرف بیدیہ ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت شیئا بعدہ حدثنا ابراہیم بن المنذر قال حدثنا ابن ابی فدیک بھذا وقال فغرف بیدہ فیہ ؛

نے فرمایا، میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی بہت سی حدیثیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اُسے بچھا دیا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا، لپیٹ لو۔ میں نے اُسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا ــــ ابراہیم بن منذر نے ابن ابی فدیک سے بھی اِسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں ہاتھوں سے اُس میں لپ ڈالی۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اپنے حافظے کی کمزوری (نسیان) کا حال عرض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں اپنا دکھ پیش کرنا اور مداوہ چاہنا توحید کے منافی اور شرک نہیں ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے انہیں اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے پر مامور فرمایا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی چادر میں ایک لپ ایسی چیز کی ڈالی جو کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کا حافظہ بہت تیز ہو گیا اور وہ کسی چیز کو بھولتے نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ محبوبِ پروردگار نے چادر میں ایک لپ چیز ڈال کر غیر محسوس طریقے پر اُن کی حاجت روائی فرما دی تھی۔ اسی لیے تو ایک دانائے راز نے اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے۔
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

۱۲۰ - حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی اخی عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین فاما احدھما فبثثتہ واما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم قال ابو عبد اللہ البلعوم مجری الطعام

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ اَلْبُلْعُوْم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

باب ۸۵ الانصات للعلماء ؛

علماء کے حضور خاموش رہنا

۱۲۱ - حدثنا حجاج قال ثنا شعبۃ قال اخبرنی علی بن مدرک عن ابی زرعۃ عن جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فی حجۃ الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ؛

ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اُن سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

باب ۸۶ ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم فیکل العلم الی اللہ تعالٰی ؛

عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَارَبِّ وَكَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَّحَمَلَا حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَوَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَّلَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ فَقَالَ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ اَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوْسٰى اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ دوسرا موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ ہمیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں مچھلی رکھ لو، جہاں وہ گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں اُٹھا لیا، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے نکلی اور سمندر میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ اور اُن کے خادم کے لیے تعجب خیز بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اُس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم عرض گزار ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا! کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل موسیٰ؟ کہا، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رُشد آپ کو سکھائی گئی ہے؟ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے

عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ، قَالَ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ

جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل دئے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ اُن سے گفتگو کی کہ سوار کر لیا جائے۔ حضرت خضر پہچانے گئے تو کرائے کے بغیر سوار کر لیے گئے۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر نے کہا: اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اُوپر سے اُس کا سر پکڑا اور تن سے جُدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے۔ دونوں چل دئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے والی دیوار ملی جس کو حضرت خضر نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا اگر آپ چاہتے تو اُن سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جُدائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید واقعہ ہمیں بتا دیا جاتا۔ محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عُیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

بَابٌ ۸۷ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔

١٢٣ - حدثنا عثمان قال ثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن أبي موسى قال رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما القتال في سبيل الله فإن أحدنا يقاتل غضبا ويقاتل حمية فرفع إليه رأسه قال وما رفع إليه رأسه إلا أنه كان قائما فقال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله ؎

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی طرف داری میں لڑتا ہے۔ آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ سر اس لیے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا۔ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ راہ میں لڑتا ہے۔

باب ٨٨ السؤال والفتيا عند رمي الجمار

کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا

١٢٤ - حدثنا أبو نعيم قال ثنا عبد العزيز بن أبي سلمة عن الزهري عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم عند الجمرة وهو يسأل فقال رجل يا رسول الله نحرت قبل أن أرمي فقال ارم ولا حرج قال آخر يا رسول الله حلقت قبل أن أنحر قال انحر ولا حرج فما سئل عن شيء قدم ولا أخر إلا قال افعل ولا حرج ؎

عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کیے جا رہے تھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ سے جس چیز کے مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ٨٩ قول الله تعالى وما أوتيتم من العلم إلا قليلا ؎

ارشادِ باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دیئے گئے ہو مگر تھوڑا۔

١٢٥ - حدثنا قيس بن حفص قال ثنا عبد الواحد قال ثنا الأعمش سليمان بن مهران عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال بينا أنا أمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في خرب المدينة وهو يتوكأ على عسيب معه فمر بنفر من اليهود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح فقال بعضهم لا تسئلوه لا يجيء فيه بشيء تكرهونه فقال بعضهم لنسئلنه فقام رجل فقال يا أبا القاسم ما الروح فسكت فقلت إنه يوحى إليه فقمت فلما انجلى عنه فقال ويسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربي وما أوتيتم من العلم إلا قليلا قال

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو جب کہ دوسرے بعض نے کہا کہ دریافت نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم روح کیا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ہٹی تو فرمایا۔ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا (۱۷: ۸۵)۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں

الاعمش هي كذا في قراءتنا وما أوتوا ۞

باب ٩٠ من ترك بعض الاختيار مخافة أن يقصر فهم بعض الناس فيقعوا في أشد منه ۞

١٢٦ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحق عن الأسود قال قال لي ابن الزبير كانت عائشة تسر إليك كثيرا فما حدثتك في الكعبة قلت قالت لي قال النبي صلى الله عليه وسلم يا عائشة لولا أن قومك حديث عهدهم قال ابن الزبير بكفر لنقضت الكعبة فجعلت لها بابين بابا يدخل الناس وبابا يخرجون منه ففعله ابن الزبير ۞

باب ٩١ من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا وقال علي رضي الله عنه حدثوا الناس بما يعرفون أتحبون أن يكذب الله ورسوله ۞

١٢٧ - حدثنا به عبيد الله بن موسى عن معروف عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه بذلك ۞

١٢٨ - حدثنا إسحق بن إبراهيم قال أنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال ثنا أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال يا معاذ ابن جبل قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك ثلثا قال ما من أحد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا أخبر به الناس فيستبشرون قال إذا يتكلوا وأخبر بها معاذ عند موته تأثما ۞

یہ وما اوتوا ہے۔

جس نے بعض جائز چیزوں کو اس ڈر سے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے۔ انھوں نے تم سے کعبہ کے متعلق کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر ابھی چند روز کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے دائرہ معلومات کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابو الطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی سچے دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا ؏

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ دُوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر اکتفا نہ کر بیٹھیں

بَابُ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ؏

علم میں شرمانا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور مغرور علم حاصل نہیں کر سکتا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ اُن کے دین کو سیکھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔

۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ؏

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اُمِّ سُلیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا، ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو، ورنہ بچہ اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا ؏

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کونسا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والد محترم سے ذکر کیا، فرمایا کہ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے صد درجہ خوشی ہوتی۔

بَابُ ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَى فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ ؏

جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّنْذِرِنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ۔

محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہے۔

بَابٌ ۹۴ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہلِ شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہلِ نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوری طرح سمجھ نہ سکا۔

بَابٌ ۹۵ مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهٗ

جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جواب دے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ ۔

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ زہری سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

بَابٌ ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيْهِ أَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

ارشادِ باری تعالیٰ، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کے بعض حصے کا مسح کر لو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک بار دھونا فرض ہے۔ جبکہ آپ نے دو دو اور تین تین مرتبہ بھی دھویا لیکن تین سے نہ بڑھے۔ اہلِ علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے تجاوز کرنے میں اسراف ہے۔

بَابٌ ۹۷ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ؏

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

۱۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔ حضرموت کے ایک آدمی نے کہا۔ اے حضرت ابوہریرہ! اَلْحَدَثُ کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا کا خارج ہو جانا۔

بَابٌ ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ؏

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ؏

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ اُنھوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اُسے بڑھانی چاہیئے۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ قیامت میں اُمتِ محمدیہ کے افراد کو آثارِ وضو کے باعث عام لوگ بھی پہچان لیں گے کیونکہ وہ ایک رنگ میں رنگے ہوں گے۔ اس کے باوجود حدیث میں آیا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے بعض افراد حوضِ کوثر کی طرف آئیں گے تو انہیں فرشتے ہٹانے لگیں گے۔ حضور فرمائیں گے کہ انہیں نہ ہٹاؤ کیونکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ کیا آپ

کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا نئی باتیں ایجاد کی تھیں۔ آپ سُحقاً سُحقاً فرمائیں گے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ کو ان کی بے دینی کا علم نہ ہوگا۔ کیونکہ افرادِ امتِ محمدیہ کے متعلق بے خبری تو قیامت میں عوام الناس کو بھی نہیں ہوگی چہ جائیکہ محبوبِ پروردگار کے بارے میں ایسا خلافِ حقیقت عقیدہ رکھا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں ان کے متعلق جو فرمائیں گے کہ یہ تو ایسے ہیں، یہ محض ان دھوکے بازوں کو جلانے کے لیے ارشاد ہوگا۔ ورنہ نگاہِ مصطفیٰ سے کس کی کرتوت پوشیدہ ہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ اَوْلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

عباد بن تمیم نے اپنے چچاجان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔

باب ۱۰۰ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ

ہلکا وضو کرنا

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهٗ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِّمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے شماله کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر بلانے والا حاضر ہوا اور اس نے نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

تَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْیٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ ۝

اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی ا۔ بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہوں (۳۷ : ۱۰۲)

ف:۔ انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر حضرت عُبید بن عُمیر رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنِ کریم سے استدلال بھی نقل فرمایا ہے۔ حضرات انبیائے کرام خواب میں اپنی اُمت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوا کرتے بلکہ بیداری کی طرح باخبر رہا کرتے تھے۔ سرمایۂ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) نے اس حقیقت کو یُوں بیان کیا ہے۔

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (حدیث)

تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبارست از عدم غفلت از جریانِ احوالِ خویش و اُمّتِ خویش، لہٰذا نوم درحقِ آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقضِ طہارت نگشت و چون نبی در رنگِ شبان است در محافظتِ اُمت خود غفلت شایانِ منصبِ نبوت او نباشد۔

حدیث میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا جو تحریر کی، اس میں دوام آگاہی کا اشارہ نہیں ہے بلکہ یہ اس بات کی خبر ہے کہ حضور اپنے اور اپنی اُمت کے احوال سے بے خبر نہیں ہیں، لہٰذا نیند آپ کے حق میں وضو توڑنے والی نہ تھی اور نبی چونکہ محافظ کے رنگ میں ہوتا ہے لہٰذا اپنی اُمت کی محافظت سے غافل ہونا اُس کی شان کے شایاں نہیں ہے

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۹۹)

بَابُ ۱۰۱ اِسْبَاغِ الْوُضُوْٓءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْٓءِ الْاِنْقَآءُ ۝

پوری طرح وضو کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰٓى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْٓءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْٓءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَآءُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۝

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں تھے تو اُترے، پیشاب کیا، پھر منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تو آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اُتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

بَابُ ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چُلّو پانی سے

غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ۞

۱۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ ۞

بَابُ (۱۰۳) التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ ۞

بَابُ (۱۰۴) مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ ۞

بَابُ (۱۰۵) وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ

چہرے کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی لے کر اس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اس سے دوسرے دستِ مبارک کو دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو انھیں بچہ ملا اسے وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے، اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ متابعت کی اس کی ابن عرعرہ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے حوالے سے کہا جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا۔

عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۞

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلا میں د[اخل] ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے [رکھا] ہے؟ آپ کو بتایا گیا دعا فرمائی، اے اللہ! اسے دین کی تفق[ہ] (لوجھ) عطا فرما۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ساتھ نیکی کرے تو اسے نیکی کے ساتھ بدلہ دینا چاہیئے اور نیکی کرنے [سے] پہلے سردست اس کے لیے دعا کرنی چاہیئے کیونکہ یہ اس کی خیر خواہی اور نیکی کا بدلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۰۶ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهٖ ۞

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طر[ف] منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ۞

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطا بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب [انصاری] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ [وسلم] نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جا[ئے] تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طر[ف] کرے۔

بَابُ ۱۰۷ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ ۞

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ ۞

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر [رضی] اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے، جب تم قضائے حاجت کے لی[ے] بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا، خدا کی قسم مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں رہتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

بَابُ ۱۰۸ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ ۞

رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلا کرتی تھیں۔

بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَّكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ ٭

وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر بار ہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ازواجِ مطہرات سے پردہ کرا دیجئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد اُونچا تھا۔ حضرت عمر نے انہیں آواز دی، اے حضرت سودہ ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ٭

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ قضائے حاجت کے لیے۔

بَابٌ ۱۰۹ اَلتَّبَرُّزُ فِي الْبُيُوْتِ ٭

گھروں میں حاجت رفع کرنا

۱۴۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ٭

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں اپنی ایک ضرورت کے تحت حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب منہ کر کے۔

۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَمَّهٗ وَاسِعَ ابْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ٭

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۱۱۰ اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ ٭

پانی سے استنجا کرنا

۱۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ وَاسْمُهٗ عَطَاءُ بْنُ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَجِيْءُ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا

ابو معاذ یعنی عطا بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضرِ بارگاہ ہو جاتے تاکہ آپ اُس سے استنجا

إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ ۞

بَابٌ ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُوْرِهِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادِ ۞

۱۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ ۞

بَابٌ ۱۱۲ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ۞

بَابٌ ۱۱۳ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ ۞

بَابٌ ۱۱۴ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ إِذَا بَالَ ۞

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ ۞

بَابٌ ۱۱۵ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ ۞

فرمالیں۔

جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے

حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں؟

عطاء ابن ابو میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔

عطاء بن ابو میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر ہو جاتے تاکہ آپ پانی سے استنجا فرمالیں ـــــ نضر اور شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنَزَۃُ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیئے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔

پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضوِ خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ اَبْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْ نَحْوَهٗ وَلَا تَاْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَاَتَيْتُهٗ بِاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى اَتْبَعَهٗ بِهِنَّ ؎

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا جب کہ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ میں آپ کے نزدیک پہنچ گیا ہوں، فرمایا کہ میرے لیے پتھر تلاش کر دو تاکہ ان سے استنجا کروں یا ایسا ہی لفظ فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک پلو میں پتھر لے کر حاضر بارگاہ ہوا اور وہ آپ کے پہلو میں رکھ دئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انھیں استعمال فرمالیا۔

بَاب ۱۱۶ لَا يَسْتَنْجِي بِرَوْثٍ ؎

گوبر سے استنجا نہ کرے

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهٗ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِي اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ؎

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو پتھر تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر بارگاہ ہوگیا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے ——— ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابواسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب ۱۱۷ اَلْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً ؎

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ؎

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

بَاب ۱۱۸ اَلْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؎

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؎

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

بَاب ۱۱۹ اَلْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ؎

اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ

حمران مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر

بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا۔

تین دفعہ پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ جو میرے وضو جیسا وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ——

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان نے وضو کر لیا تو فرمایا۔ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے اور اگلی نماز کے درمیانی گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے:۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا (۲: ۱۵۹)

بَابُ ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وضو میں ناک صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۰ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

ابو ادریس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو وضو کرے تو اسے ناک میں پانی بھی لینا چاہئے اور جو استنجا کرے تو اسے چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے۔

بَابُ ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا

۱۶۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے اور جو تم میں سے سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کسی کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

بَابُ ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ

دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ

عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ؟

بَابُ ۱۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؟

بَابُ ۱۲۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ؟

۱۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ؟

بَابُ ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ؟

کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آملے اور ہمیں نمازِ عصر کے لیے دیر ہو گئی تھی پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے دو یا تین دفعہ بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

وضو میں کُلّی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنھوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی اُنڈیلا اور اُنھیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کُلّی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی۔ پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین دفعہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اِسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہُوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ایڑیاں دھونا اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ؛

بَابُ ١٢٦ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؛

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؛

١٦٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ ؛

بَابُ ١٢٧ اِلْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ

قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ؛

١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ

عُبید بن جُریج کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے چار باتیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جُریج! وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہُوا کہ آپ ارکان میں سے دو کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیے تھے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر دو رُکنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور ان میں وضو کر لیتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہُوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی لگانا پسند کرتا ہُوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اُونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں کہ دائیں جانب اور مقاماتِ وضو سے ابتدا کرنا۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہنتے، کنگھی کرنے اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہُوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

إسحٰق ابنِ عبدِ اللهِ بنِ أبي طلحةَ عن أنسِ بنِ مالكٍ أنّهُ قال رأيتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ وحانَ صلوٰةُ العصرِ فالتمسَ النّاسُ الوضوءَ فلم يجدُوهُ فأُتيَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ بوضوءٍ فوضعَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ في ذٰلكَ الإناءِ يدَهُ وأمرَ النّاسَ أن يتوضّؤوا منهُ قال فرأيتُ الماءَ ينبعُ من تحتِ أصابعِهِ حتّٰى توضّؤوا من عندِ آخرِهم ؛

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو اُبلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

باب ۱۲۸ الماءِ الّذي يُغسلُ بهِ شعرُ الإنسانِ وكانَ عطاءٌ لا يرى بهِ بأسًا أن يتّخذَ منها الخيوطُ والحبالُ وسؤرِ الكلابِ وممرِّها في المسجدِ وقال الزّهريُّ إذا ولغَ في إناءٍ ليسَ لهُ وضوءٌ غيرُهُ يتوضّأُ بهِ وقال سفيانُ هٰذا الفقهُ بعينِهِ يقولُ اللهُ عزّ وجلّ فلم تجدوا ماءً فتيمّموا وهٰذا ماءٌ وفي النّفسِ منهُ شيءٌ يتوضّأُ بهِ ويتيمّمُ ؛

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

عطاء اُن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کُتے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کُتا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سوا وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اس سے دل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اُس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

۱۶۹ - حدّثنا مالكُ ابنُ إسمٰعيلَ قال ثنا إسرائيلُ عن عاصمٍ عن ابنِ سيرينَ قال قلتُ لعبيدةَ عندنا من شعرِ النّبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ أصبناهُ من قبلِ أنسٍ أو من قبلِ أهلِ أنسٍ فقال لأن تكونَ عندي شعرةٌ منهُ أحبُّ إليَّ من الدّنيا وما فيها ؛

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس اُن میں سے ایک بھی موئے مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و ما فیہا سے عزیز ہوتا۔

۱۷۰ - حدّثنا محمّدُ بنُ عبدِ الرّحيمِ قال ثنا سعيدُ بنُ سليمانَ قال ثنا عبّادٌ عن ابنِ عونٍ عن ابنِ سيرينَ عن أنسٍ أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لمّا حلقَ رأسَهُ كانَ أبو طلحةَ أوّلَ من أخذَ من شعرِهِ ؛

ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سرِ اقدس منڈوایا تو حضرت ابوطلحہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

ف : معلوم ہوا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑی برکت والی چیز ہیں۔ انھیں حاصل کرنا اور اُن کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا صحابہ کرام کے شعار میں شامل تھا۔ خود سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی اس فعل کے اندر شامل ہے لہٰذا ان کے موثر اور متبرک ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور اُمتِ محمدیہ نے آپ کے آثارِ مقدسہ سے جو فیوض و برکات پائے اُن کے بیان سے دینی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ گزشتہ حدیث میں ان کی اہمیت کا واضح ثبوت موجود ہے کہ آنکھ والوں کی نظر میں اِن آثارِ مقدسہ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اسی لیے تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اگر میرے پاس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور اس کی ساری دولت سے عزیز ہوتا۔ پروردگار عالم ہمیں اپنے محبوب کے آثار مقدسہ سے دارین میں مستفید فرمائے آمین۔

باب ۱۲۹ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اُسے سات دفعہ دھوئے

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا يَّاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا اَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے کتے کے لیے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا

احمد بن شبیب، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ ؁

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار مار دے تو اُسے کھالو اور اگر اس میں سے کھالے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مثلاً میں اپنے کتے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

باب ۱۳۰ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے "۔ عطاء نے کہا کہ جس کی دُبر سے کیڑا یا عضو مخصوص سے جوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے

نحو القبلة يعيد الوضوء وقال جابر بن عبد الله اذا ضحك في الصلوة اعاد الصلوة ولم يعد الوضوء وقال الحسن ان اخذ من شعره او اظفاره او خلع خفيه فلا وضوء عليه وقال ابو هريرة لا وضوء الا من حدث ويذكر عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في غزوة ذات الرقاع فرمي رجل بسهم فنزفه الدم فركع وسجد ومضى في صلوته وقال الحسن ما زال المسلمون يصلون في جراحاتهم وقال طاؤس ومحمد بن علي وعطاء واهل الحجاز ليس في الدم وضوء وعصر ابن عمر بثرة فخرج منها دم ولم يتوضأ وبزق ابن ابي اوفى دما فمضى في صلوته وقال ابن عمر والحسن فيمن احتجم ليس عليه الا غسل محاجمه ؛

فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو دُہرائے اور دوبارہ وضو کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اُتار دیئے تو اس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک آدمی کو تیر آ لگا۔ اس نے رکوع سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا اور نماز جاری رکھی۔ حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اُس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

۱۷۴ - حدثنا ادم بن ابي اياس قال ثنا ابن ابي ذئب قال ثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد في صلوة ما كان في المسجد ينتظر الصلوة ما لم يحدث فقال رجل اعجمي ما الحدث يا ابا هريرة قال الصوت يعني الضرطة ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی آدمی عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

۱۷۵ - حدثنا ابو الوليد قال ثنا ابن عيينة عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا ؛

عباد بن تمیم کے چچا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز نہ چھوڑے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۱۷۶ - حدثنا قتيبة قال ثنا جرير عن الاعمش عن منذر ابي يعلى الثوري عن محمد بن الحنفية قال قال علي كنت رجلا مذاء فاستحييت ان اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت المقداد بن

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری مذی بہت خارج ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا۔ اس سے وضو لازم آتا ہے

الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَّالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ ۔

بَابُ (۳۱) الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ ۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَاَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ

شعبہ نے بھی اعمش سے اِسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے اور انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کو بلوایا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف مُڑ گئے۔ پس حاجت رفع فرمائی۔ حضرت اُسامہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا کہ نماز کی جگہ تمہارے سامنے ہے۔

عمرو بن علی، عبد الوہاب، یحیی بن سعید، سعید بن ابراہیم، نافع بن جُبیر بن مُطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ پانی ڈالتے رہے اور آپ نے وضو کیا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سرِ اقدس پر مسح فرمایا اور موزوں

بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

بَابٌ ۱۳۲ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

بَابٌ ۱۳۳ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ ۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ

پر مسح کیا۔

بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا

منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ اگر اُس (نہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

کُریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک رات اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ میں چوڑائی میں تکیہ کی طرف لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ مطہرہ لمبائی کے رُخ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی یا کسی قدر کم وبیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہاتھوں سے چہرے کو مل کر نیند مٹانے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کی غرض سے لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اُسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر، پھر لیٹ گئے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گرہن لگا ہوا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو یہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں

قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کہ نشانی! پس اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا، دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اِن میں سے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کے پاس فرشتہ آئے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ اس آدمی کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہو گا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور پیروی کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں یہ بات معلوم تھی کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو گا، مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا، تو کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم۔ میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں ذہن میں رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ اُس نمازِ کسوف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ فرما لیا تھا یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ آپ کا یہ دیکھنا معجزے کے طور پر تھا یعنی خدا نے آپ کو ایک ہی وقت میں کائنات کی ہر چیز دکھا دی۔ اگر یہ کمال ہمیشہ کے لیے عطا فرما دیا ہو تو اسے شرک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ کمال پروردگارِ عالم نے عطا فرمایا ہے۔ ذاتی وصف سے عطائی وصف کا مقابلہ کیا؟ دوسرے یوں بھی یہ بات شرک نہیں ہو سکتی کہ جب خدا تھوڑی دیر کے لیے یہ کمال آپ کو عطا فرما دیتا تھا جیسا کہ متعدد احادیث میں واضح طور پر موجود ہے تو زیادہ دیر کے لیے عطا فرمانا شرک کیسے ہو گا؟ اگر یہ شرک ہو تو لازم آئے گا کہ خدا تھوڑی دیر کے لیے تو اپنا شریک خود بنا لیتا ہے لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں بناتا اور یہ خیال سرے سے ہی غلط ہے۔

دوسری بات مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ کے لفظوں سے یہ سامنے آئی کہ نکیرین کے سوالات کے وقت اُس مرنے والے کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اُس لمحے کے اندر پوری دنیا میں ہزاروں آدمی قبر میں رکھے جائیں تو آپ کی ہر قبر میں جلوہ گری ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی معجز نما شان عطا فرمائی ہوئی ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ ہزاروں جگہوں پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں اور دیکھنے والے آپ کو دیکھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳۷ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوا بِرُءُوْسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ

پورے سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، مسح کرو اپنے سروں کے بعض حصے

بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهٖ فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ۞

١٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۞

بَابٌ ١٣٥ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

١٨٤ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ أَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهٖ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۞

بَابٌ ١٣٦ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ وَأَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَهْلَهٗ أَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهٖ ۞

١٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ

کا اور ابن مسیب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے بعض حصے کا مسح کرنا کافی ہے؟ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا، ہاں۔ پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا۔ پھر کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دفعہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو اُنھیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلوؤں میں پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح کیا کہ اُنھیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک مرتبہ۔ پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ اُن کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے

يأخذون من فضل وضوئه فيتمسحون به فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وقال أبو موسى دعا النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال لهما اشربا منه وأفرغا على وجوهكما ونحوركما ؛

١٨٦ - حدثنا علي بن عبد الله قال ثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال ثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني محمود بن الربيع قال وهو الذي مج رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه وهو غلام من بئرهم وقال عروة عن المسور وغيره يصدق كل واحد منهما صاحبه وإذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم كادوا يقتتلون على وضوئه ؛

باب ١٣٧

١٨٧ - حدثنا عبد الرحمن بن يونس قال حدثنا حاتم بن إسمعيل عن الجعد قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابن أختي وجع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة ؛

باب ١٣٨ من مضمض واستنشق من غرفة واحدة ؛

١٨٨ - حدثنا مسدد قال ثنا خالد بن عبد الله قال ثنا عمرو بن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن زيد أنه أفرغ من الإناء على يديه فغسلهما ثم غسل أو مضمض واستنشق من كفة واحدة ففعل ذلك ثلثا فغسل يديه إلى المرفقين مرتين مرتين ومسح برأسه ما أقبل وما أدبر وغسل رجليه إلى الكعبين

پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اُوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ
حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پانی کا ایک پیالہ منگایا پس اپنے ہاتھوں اور چہرے کو اسی میں دھویا اور
میں کُلّی کی پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہر
اور سینوں پر ڈال لو۔

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد ان کے والدِ ماجد، صا
ابن شہاب، محمود بن ربیع سے روایت ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنو
کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کُلّی کی تھی اور عروہ نے
حضرت مسوَر بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی جن
سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ کے
وضو کے پانی پر لڑنے لگتے۔

حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میری خالہ جان مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر
عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے
میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر
وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے
پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت
کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

جو ایک ہی چُلّو سے کُلّی کرے اور ناک میں پانی لے۔

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور
اُنہیں دھویا، پھر دھویا یا کُلّی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چُلّو سے اور
تین دفعہ ایسا کیا اور دو دو دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے
اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصّے کا اور دونوں پیروں کو
ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابُ ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ۞

۱۸۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدِهٖ وَاَدْبَرَ بِهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَّقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ۞

بَابُ ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ۞

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ۞

بَابُ ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهٗ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ۞

۱۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَّقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ ۞

بَابُ ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۞

۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ

وضو ایسا تھا۔

سر کا مسح ایک بار ہے

عمرو بن ابوالحسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انھوں نے ایک طشت میں پانی منگوایا اور انھیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھوں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلّی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی تین دفعہ پانی کے تین چلوؤں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو دفعہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پیر دھوئے ——— موسیٰ نے وہیب سے روایت کی ہے کہ سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔ حضرت عمر نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آگیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو صرف ایک کلالہ ہے۔ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا

بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً ٭

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ٭

۱۹۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ٭

۱۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَاُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ الْقِرَبَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

تو نزدیک گھر والا اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا منہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ اسّی یا زیادہ۔

ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اور چہرۂ انور اُس میں دھویا اور اُسی میں کُلّی فرمائی۔

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین دفعہ پُرنور چہرہ دھویا اور دو دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اُس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی علالت شدت اختیار کر گئی۔ آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے بیماری کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت مانگی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور بیماری بڑھنے پر آپ نے فرمایا۔ مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ پر مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ

اِلَی النَّاسِ ۞

بَابُ ۱۴۳ الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ ۞

۱۹۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ عَمِّیْ یُکْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبِرْنِیْ کَیْفَ رَاَیْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَکَفَأَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَیْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدَیْهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَدْبَرَ بِیَدَیْهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ فَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ

۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِیْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَاءِ یَنْبَعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَیْنَ السَّبْعِیْنَ اِلَی الثَّمَانِیْنَ ۞

نے اشارہ فرمایا کہ تم تعمیل کر چکے۔ پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

طشت سے وضو کرنا

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس وہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین مرتبہ انھیں دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ تین مرتبہ ایک ہی چلو سے۔ پھر دونوں ہاتھ داخل کیے اور لپ بھر کر منہ دھویا۔ تین مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا تو خدمتِ عالی میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستّر سے اسّی تک تھے۔

ف: رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو اپنے جاں نثاروں اور شمعِ رسالت کے پروانوں کی اس انداز سے مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی کہ چشمِ فلکِ کہن نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی دیکھا نہیں ہوگا۔ وضو کے لیے پانی دیا اور وہ بھی اپنی انگلیوں سے بہ نجابِ رحمت جاری کر کے۔ کیوں نہ ہو کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوبِ اکرم، نائبِ اعظم کو شان ہی نرالی عطا فرمائی ہے۔ اختیارات ہی سب سے بڑھ کر دیئے ہیں۔ ایک دانائے راز نے اس حقیقت کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

بَابُ ۱۴۴ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۱۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

ایک مد پانی سے وضو کرنا

ابن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْكَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ۞

بَابُ ۱۴۵ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۞

۱۹۹ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ ۞

۲۰۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۞

۲۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى ۞

۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابُ ۱۴۶ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

۲۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

پانی کے ساتھ غسل کرتے اور ایک مُد سے وضو فرما[یا]
کرتے۔

موزوں پر مسح کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تع[الیٰ]
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں
پر مسح کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت
عمر سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بتائیں تو اُس کے متعلق
کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو ـــــ ابن موسیٰ بن عقبہ
ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح روایت کی اور حضرت
عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت
کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ ڈول میں پانی لے کر آپ کے
پیچھے گئے جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں نے پانی
ڈالا۔ لہٰذا حضور نے وضو کیا اور موزوں پر مسح
فرمایا۔

جعفر بن اُمیہ ضمری کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ اُنھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے
دیکھا ـــــ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اس کی
متابعت کی ہے۔

جعفر بن عمرو ابن اُمیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے
فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مبارک عمامہ اور موزوں
پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ـــــ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحییٰ،
ابو سلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دیکھا۔

جبکہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو۔

عروہ بن مغیرہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک سفر کے
دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے آپ کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ؕ

موزے اُتارنے چاہے تو فرمایا: رہنے دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور اُن پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۱۴۷ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ وَاَكَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّؤُا ؕ

جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ کیا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

عطاء بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

جعفر بن عمرو بن اُمیہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بُلایا گیا تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

بَابُ ۱۴۸ مَنْ مَّضْمَضَ مِنَ السَّوِيْقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

جو ستو پی کر کُلّی کرے اور وضو نہ کرے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ مَّوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

بُشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ نے عصر پڑھی، پھر زادِ راہ منگوایا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ کے حکم سے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیئے۔ پھر نمازِ مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کُلّی کی اور ہم نے بھی۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ف: مذکورہ چاروں حدیثوں نیز باب ۱۴۷، ۱۴۸ کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر پہلے وضو تھا تو ایسی چیز کھا لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کُلّی کر لینا

کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۴۹ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

۲۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

بَابُ ۱۵۰ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ ۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ ۔

بَابُ ۱۵۱ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ ۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا

کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے ــــ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے

نیند سے وضو لازم آنا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہئے کہ سو جائے، یہاں تک کہ نیند کا زور چلا جائے۔ کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اُسے کیا معلوم کہ بخشش طلب کرنے کی جگہ اپنے آپ کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھنے لگے۔

حدث کے بغیر وضو کرنا۔

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے سُنا ــــ مسدد، یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب صہبا کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پیئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلّٰی دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَكَلْنَا وَ شَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؏

بَابٌ ۱۵۲ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ ؏

۲۱۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ؏

بَابٌ ۱۵۳ مَا جَاءَ فِيْ غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ ؏

۲۱۴ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهٖ ؏

بَابٌ ۱۵۴

۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ

نمازِ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کُلی کی۔ پھر ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سُنیں جن کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا، کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصے کرکے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

پیشاب کو دھونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ اُس سے استنجا فرما لیتے۔

عذابِ قبر میں ذکرِ الٰہی سے کمی ہونا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں لگاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کرکے ہر قبر پر ایک

جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا نِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَحَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا مِّثْلَہٗ ؛

حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے ۔۔۔۔۔ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

ف: یہ حدیث عجائبات میں سے ہے کہ نگاہِ مصطفیٰ کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگارِ عالم کے محبوبِ اکرم، نائبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ دو قبر والوں کو ملاحظہ فرمالیا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انھیں عذاب ہو رہا تھا غور طلب بات ہے کہ ان دونوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اُس کا محبوبِ خدا کو کیسے پتہ لگا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مرے کو قبر میں عذاب ہوتا یا راحت ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے حواس باقی رہتے ہیں۔ یعنی مردہ سنتا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے، جن کا انکار کرنا زندہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعیٔ اسلام کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بَابٌ ۱۵۵ تَرْکِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِیَّ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ بَوْلِہٖ فِی الْمَسْجِدِ

حضور نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَعْرَابِیًّا یَّبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْہُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ ؛

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: جانے دو، جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

بَابٌ ۱۵۶ صَبِّ الْمَآءِ عَلَی الْبَوْلِ فِی الْمَسْجِدِ ؛

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَہُ النَّاسُ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ وَھَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِہٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ ؛

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی مہیا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۔۔۔۔۔ خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ ؛

روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اعرابی آکر مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

ف: اس حدیث میں اخلاقیات کا بہترین سبق دیا گیا ہے کہ ایک اعرابی عظمتِ مسجد سے بے خبر ہونے کے باعث مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو بعض صحابۂ کرام اُسے ڈانٹنے لگے۔ اس پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے پر صحابۂ کرام ہی کو روکا کیونکہ ممکن ہے کہ درمیان میں پیشاب روکنے پر اعرابی کو کوئی تکلیف ہو جاتی۔ لہٰذا اُسے پیشاب کرنے کا پورا موقع دیا۔ پھر اُس پیشاب پر آپ کے حکم سے ایک ڈول پانی بہا دیا گیا۔ اسی سلسلے کی دوسری روایت میں ہے کہ بعد میں آپ نے اعرابی کو سمجھایا کہ مسجد میں ایسا کام نہیں کیا کرتے۔

بَابٌ ۱۵۷ بَوْلِ الصِّبْيَانِ ؛

شیر خوار بچوں کا پیشاب

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ ؛

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اُس پر ڈال دیا۔

۲۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؛

حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

بَابٌ ۱۵۸ اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا ؛

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۲۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ؛

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگایا تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔

بَابٌ ۱۵۹ اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا۔

۲۲۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ خَلْفَ حَآئِطٍ فَقَامَ کَمَا یَقُوْمُ اَحَدُکُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْہُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُہٗ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِہٖ حَتّٰی فَرَغَ ۔

فرمایا: مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا۔ میں پرے ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے ۔

بَابٌ ۱۶۰ اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَۃِ قَوْمٍ ۔

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ کَانَ اَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِھِمْ قَرَضَہٗ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ لَیْتَہٗ اَمْسَکَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری پیشاب کے بارے میں بہت سخت محتاط تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اُسے کاٹ دیتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کاش! وہ اس سے رُک جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور خود بھی آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ پوری زندگی میں یہی ایک موقع ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور ایسا آپ نے عذر کے باعث کیا تھا۔ اگر ایک دفعہ بھی آپ ایسا نہ کرتے تو امتِ محمدیہ کو مجبوری میں بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت نہ ہوتی اور گناہ شمار ہوتا وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ ۔

خون کو دھونا

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَۃُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ کَیْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّہٗ ثُمَّ تَقْرُصُہٗ بِالْمَآءِ وَتَنْضَحُہٗ بِالْمَآءِ وَتُصَلِّیْ فِیْہِ ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے۔ پھر اُس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا مُعَاوِیَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُکِ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ قَالَ وَقَالَ اَبِیْ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَجِیْٓءَ ذٰلِکَ الْوَقْتُ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حبیش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں مستحاضہ ہوں، پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ تو خونِ رگ ہے، حیض تو نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو۔ اور نماز پڑھا کرو میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو، یہاں تک کہ ایامِ حیض آ جائیں

بَاب ۱۶۲ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْاَةِ ◊

منی کا دھونا اور کھرچنا نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنَ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ فِيْ ثَوْبِهٖ ◊

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَآءِ

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سُنا — مسدد، عبدالواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے میں باقی رہتا۔

بَاب ۱۶۳ اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهَا ◊

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اُس کا نشان نہ جائے۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَآءِ ◊

سلیمان بن یسار سے اُس کپڑے کے متعلق روایت ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھویا کرتی آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا نشان باقی رہتا تھا۔

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا ◊

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتیں۔ پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

بَاب ۱۶۴ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَالدَّوَآبِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ دَارِ الْبَرِيْدِ وَالسِّرْقِيْنِ وَالْبَرِيَّةُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ هٰهُنَا وَثَمَّ سَوَآءٌ ◊

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے باڑے

حضرت ابوموسیٰ نے دارالبریہ اور سرقین میں نماز پڑھی جب کہ جنگل اُس کے ساتھ تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا عرینہ

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِیَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِیْٓءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقُطِعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِی الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰٓؤُلَآءِ سَرَقُوْا فَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

کے کچھ لوگ حاضر بارگاہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں چراگاہ میں اونٹوں کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے۔ جب تندرست ہوئے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو ان کا تعاقب کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انھیں لے کر آئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ انھوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؕ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے ریوڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۶۵ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِی السَّمْنِ وَالْمَآءِ

وَقَالَ الزُّهْرِیُّ لَا بَاْسَ بِالْمَآءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَاْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَآءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ؕ

اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے۔

زہری کا قول ہے کہ پانی میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک ذائقہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا قول ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی ڈر نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو ان سے کنگھی کرتے دیکھا اور ان میں تیل رکھتے ہیں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا قول ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِیْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اسے نکال دو اور اس کے ارد گرد سے اور اپنے (باقی) گھی کو کھا لو۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ

علی بن عبد اللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَالَا اُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ۞

وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس جگہ سے اور اُس کے ارد گرد سے پھینک دو — معن، امام مالک، (ازہری) متعدد مرتبہ حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگے وہ قیامت میں اُسی شکل کا ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک جیسی خوشبو والا۔

بَابٌ (۱۶۶) الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّآئِمِ ۞

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

۲۳۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ ۞

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں — نیز اپنی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا، تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو چلتا نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرے۔

بَابٌ (۱۶۷) اِذَا اُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ اَوْ جِيْفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهٗ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ اِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهٖ دَمٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ اَوْ تَيَمَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَدْرَكَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِهٖ لَا يُعِيْدُ

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ حضرت ابن عمر جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تو اُسے پھینک دیتے اور نماز جاری رکھتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا منی لگی ہوئی ہو یا قبلہ رُخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور دروقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے — احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسب معمول بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ابوجہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک دوسرے

الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِيْ شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ حَتّٰى جَآءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ

سے کہنے لگا کہ تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھری لاکر محمد کی پیٹھ پر رکھے گا جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ تو ان میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا اور جاکرے آیا۔ انتظار کیا، یہاں تک کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی۔ میں بیچارگی میں دیکھ رہا تھا۔ کاش! میرا کوئی ساتھی ہوتا۔ وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں اور اسے آپ کی پیٹھ سے ہٹایا تو سر اٹھایا۔ پھر تین مرتبہ کہا۔ اے اللہ قریش کو سنبھال۔ ان پر آپ کا یہ دعا کرنا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیے۔ اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابومعیط کو۔ سات گنے لیکن مجھے یاد نہیں رہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام لیے وہ پچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے پر پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کے ان دشمنوں کو غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں ذلت کے ساتھ مارا۔ لہٰذا یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ خدا وہی کر دیتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے کیونکہ:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

بَابٌ ۱۶۸ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهٖ فِي الثَّوْبِ

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ ۞

عروہ، مسور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ سے تشریف لائے۔ حدیث بیان کرتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی تھوک پھینکا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

ف: رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعابِ دہن کو صحابۂ کرام زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ پوری کوشش کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرے۔ پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرتے تھے۔ جائے غور ہے کہ پروردگارِ عالم نے قرآن مجید میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی صحابہ کرام سے یہ فرمایا کہ تم میرے

لعاب دہن کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہ ہونے کے باوجود صحابۂ کرام ایسا کر رہے تھے اور کبھی خود حضور کے سامنے رہے تھے اور آپ نے بھی انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں ہر بات کا نص یا حکم ہونا ضروری نہیں بلکہ کچھ احکام دلیل مطابقی سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں تعظیم رسول تو ایمانیات میں شامل بلکہ جانِ ایمان ہے۔ یہاں تو کسی فعل کا تعظیم شانِ رسالت پر مبنی ہونا ہی اس کی صحت کا ضامن ہے۔ صریحاً کوئی دلیل ہو یا نہ ہو وہ خود ہی تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ کے حکم کی تعمیل اور خوشنودی رب جلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهٖ ؕ

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

بَابُ ۱۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ ؕ

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔ حسن اور ابوالعالیہ نے اسے ناپسند کیا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کی نسبت تیمم کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ؕ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

بَابُ ۱۷۰ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلٰى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ ؕ

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ میرے پیر پر مالش کرو کیونکہ وہ بیمار تھے۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهٖ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ فِيهِ جُرْحُهٗ ؕ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سُنا کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا۔ فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لے کر آتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور وہ آپ کے زخم میں بھرا گیا۔

بَابُ ۱۷۱ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

مسواک کا بیان۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُولُ

ابوبردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُع اُع فرماتے جبکہ مسواک آپ کے

أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ۞

منہ میں تھی گویا قے کر رہے ہیں۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۞

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ——— نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

بَابُ ۱۷۲ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

مسواک بڑے کے سپرد کرنا۔

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۞

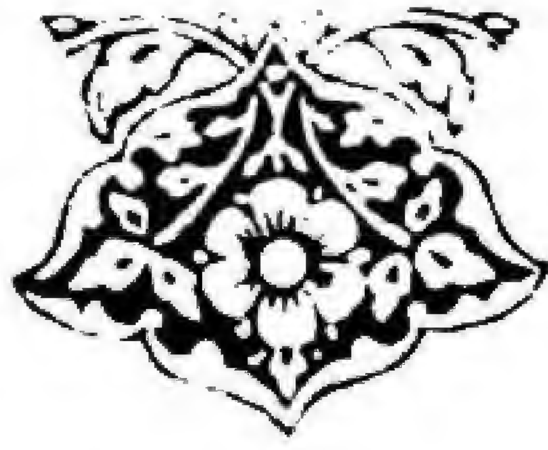
عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو آدمی آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کو دے دی ——— امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رات کو باوضو سونے کی فضیلت

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ۞

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر داہنی کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو، "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تُو نے بھیجا"۔ اگر اس رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بنائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دہرائے۔ جب میں اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ .... پر پہنچا اور وَرَسُولِكَ کہا تو فرمایا، نہیں بلکہ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہو۔

ف: ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو اپنا ضروری وظیفہ بنالیں اور سوتے وقت یہ الفاظ ضرور کہہ لیا کریں تاکہ اگر اس رات ہمیں موت کی آغوش میں جانا پڑ جائے تو فرمان رسالت کے مطابق ہم ایمان ساتھ لے کر اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جبکہ ایک مسلمان کی زندگی بھر کی ساری تگ ودو ہے بھی اسی مقصد کے لیے۔ خدا کرے کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو ایمان ساتھ لے کر جائیں۔ آمین۔



پارہ ـــــ ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

کِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ وَقَوْلِہٖ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؕ

بَابُ ۱۷۴ اَلْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ؕ

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَآءِ فَیُخَلِّلُ بِھَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِیَدَیْہِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَآءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ ؕ

۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ غَیْرَ رِجْلَیْہِ وَغَسَلَ فَرْجَہٗ وَمَآ اَصَابَہٗ مِنَ الْاَذٰی ثُمَّ اَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰی رِجْلَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ھٰذِہٖ غُسْلُہٗ مِنَ الْجَنَابَۃِ ؕ

بَابُ ۱۷۵ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِہٖ ؕ

۲۴۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکی حاصل کرو لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو کرتے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی ڈالا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو قدح کا تھا اور اسے فرق

مِنْ قَدَحٍ یُّقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ؎

کہا جاتا تھا۔

بَابُ ۱۷۶ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ ؎

ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا

۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ یَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰی رَاْسِهَا وَبَیْنَنَا وَبَیْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَبَهْزٌ وَّالْجُدِّیُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ؎

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا۔ تو اُنھوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی ڈالا جب کہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور جُدی نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ کَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ یَکْفِیْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا یَکْفِیْنِیْ فَقَالَ جَابِرٌ کَانَ یَکْفِیْ مَنْ هُوَ اَوْفٰی مِنْكَ شَعْرًا وَّخَیْرًا مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِیْ ثَوْبٍ ؎

ابوجعفر سے روایت ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ اُنھوں نے ان سے غسل کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے لیے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَةَ کَانَا یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ کَانَ ابْنُ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ اَخِیْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عُیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے۔ جو ابونعیم نے روایت کی ہے۔

ف: اس باب کی مذکورہ تینوں حدیثوں سے حسب ذیل باتیں سامنے آتی ہیں: (۱) غسل کرتے وقت پردہ ہونا ضروری ہے۔ (۲) ستر اگر چھپالیا گیا ہو تو ایک کپڑے سے بھی نماز ہوجائے گی۔ لیکن یہ مجبوری کے دور کی بات ہے جبکہ آج بھی مجبوری میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔ (۳) تقریباً صاع یعنی چار سیر کے لگ بھگ پانی سے غسل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی پانی کی قلت کے وقت کی بات ہے۔ ہاں خواہ مخواہ پانی زائد از ضرورت بہادینا بھی مناسب نہیں۔ اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے قابلِ اطمینان غسل ہوجائے۔

بَابُ ۱۷۷ مَنْ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثًا

جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے

۲۴۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ

عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ۞

٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

٢٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرٌ أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ أَكُفٍّ فَيُفِيضُهَا عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِيَ الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا

بَابُ ١٧٨ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً ۞

٢٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۞

بَابُ ١٧٩ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ ۞

٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهِ ۞

بَابُ ١٨٠ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ ۞

فرمایا۔

محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا کرتے تھے۔

ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا، تمہارے چچازاد بھائی حسن بن محمد بن حنفیہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالا کرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

غسل ایک ہی بار ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے یا تین دفعہ۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اُس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو حلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اُسے اپنی ہتھیلی میں لے کر سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں طرف۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا۔

٢٥٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اسے استعمال نہ فرمایا (یعنی اس سے جسم نہ پونچھا)۔

باب ١٨١ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى ۔

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا۔

٢٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

عبد اللہ بن زبیر حمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابو الجعد، کریب حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ایک دیوار سے رگڑ کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

باب ١٨٢ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ۔

کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عمر اور حضرت براء بن عازب نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ داخل کیے اور انہیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس غسلِ جنابت کی چھینٹوں میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ ۔

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے اور اس میں ہمارے ہاتھ ٹکرا بھی جاتے تھے۔

٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنا ہاتھ دھو لیا کرتے تھے۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَّعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے ——— عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَائِهٖ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے کوئی ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ——— مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی روایت کی کہ غسل جنابت۔

باب ۱۸۳ مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الْغُسْلِ ۞

جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَّسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ۞

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے ایک یا دو دفعہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے رگڑا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرہ، دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اُسے واپس نہ کیا۔

باب ۱۸۴ تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وُضُوْءُهٗ ۞

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ۔ حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ اُنھوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَّغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اُس سے غسل فرمالیں۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین

بِيَمِينِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۔

سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

بَاب ۱۸۵ اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ ۔

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ وَّيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا ۔

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور خوشبو آرہی ہوتی۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَكَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِىَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس پھر آتے تھے جو گیارہ تھیں میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا اتنی طاقت تھی! فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس نے اُن سے نو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

بَاب ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذْىِ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ

مذی کو دھونا اور اُس سے غسل لازم آنا

۲۶۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا يَّسْاَلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَسَاَلَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے حضور کی صاحبزادی کے باعث ایک آدمی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

بَاب ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِىَ اَثَرُ الطِّيْبِ ۔

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول "میں پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے" بیان کر کے حکم پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے

مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهِ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا ؎

فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی ازواج مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

۲۶۶ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؎

آدم بن ابو ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

ف: اس حدیث سے دو باتیں خصوصاً سامنے آتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو اور حالتِ احرام میں اس کی چمک یا رنگت نظر آتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ مقدسہ یا کسی ادا کا تصور بندھنا یا باندھ لینا محبتِ رسول کی علامت اور سعادت مندی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابٌ ۱۸۸ تَخْلِيْلِ الشَّعَرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ ؎

بالوں میں خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔

۲۶۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعَرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا ؎

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے، پھر سارے جسم کو دھوتے وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں جس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

بَابٌ ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّاَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً اُخْرٰى ؎

جس نے حالتِ جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے۔

۲۶۸ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا گیا پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین دفعہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز اپنے چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ۔

وہاں سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

باب ۱۹۰ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ؛

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اُسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ کو جنبی ہونا یاد آیا ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی ___ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ معمر نے زہری سے اور روایت کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

باب ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؛

غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔

۲۷۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ ؛

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انھیں دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر مَلا، پھر اُسے دھویا۔ چنانچہ کُلّی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر پرے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

باب ۱۹۲ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ ؛

جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کرے۔

۲۷۱ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ ۞

بَابٌ ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَّحْدَهٗ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

۲۷۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَعَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى مُوْسٰى وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ اِبْرٰهِيْمُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ۞

ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کے داہنے حصّے کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصّے کو ملا جاتا۔

جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔ بہز، اِن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جب کہ حضرت موسیٰ تنہا نہاتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے نہیں نہاتے کہ اُن کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دئے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا تعاقب کیا اور کہتے: اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا۔ خدا کی قسم، موسیٰ کو تو کوئی بیماری نہیں۔ اُنھوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا۔ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ کی مار کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں۔ حضرت ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب اُنھیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ اُن کے رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور روایت کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی اللہ کے دوستوں پر الزام تراشی کرتا اور اُن

ہیں نقش بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو اکثر اوقات جواب دینے سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے اور وقت آنے پر اپنے مقربین کو اُس الزام اور نقص سے بری کر کے دکھا دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بعض نشانیاں دنیا میں باقی رکھتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں بزرگوں کی عظمت پیدا ہوتی اور برقرار رہے۔ جو ہستیاں لوگوں کو اُن کے پروردگار سے ملاتے اور اسکے سامنے جھکانے ہیں تو اُن ہستیوں کا اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو عقیدت مند بنا دیتا ہے جو اُن بزرگوں کی محنت کا دنیاوی صلہ ہوتا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن حضرات کی ساری بزرگی اور عظمت خدائے رحمٰن و رحیم کے فضل و کرم ہی سے تو ہے۔ لہٰذا اُس سے بے نیازی کیسی؟ غیر سے بے نیاز تو صرف پروردگارِ عالم کی ذاتِ اقدس ہے اور باقی جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ رب العزت ہی کی رحمت و برکت کا کرشمہ ہے۔

باب ۱۹۴ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

۲۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ ۔

ابو مرہ مولیٰ اُمِ ہانی بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اُمِ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے! عرض گزار ہوئی کہ میں اُمِ ہانی ہوں۔

۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ غسلِ جنابت فرما رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

باب ۱۹۵ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

جب عورت کو احتلام ہو جائے

۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

زینب بنت ابو سلمہ نے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ کی بیوی حضرت اُم سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمَرْأَةِ عَنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ۔

تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

بَابٌ ۱۹۶ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ۔

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ پس آپ سے ایک طرف ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے عرض گزار ہُوا کہ میں جنبی تھا لہٰذا بغیر طہارت کے آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سُبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابٌ ۱۹۷ الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

عطاء کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

۲۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرمایا کرتے تھے اور اُن دنوں آپ کی نَو ازواجِ مطہرات تھیں۔

ف: بخاری شریف، جلد اوّل کی حدیث ۲۶۳ کے لفظ یَدُوْرُ اور اِس حدیث کے لفظ کَانَ یَطُوْفُ سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں نوازا تھا۔ ہاں آپ کو پروردگارِ عالم نے تیس مردوں کی یہ طاقت ضرور مرحمت فرمائی تھی بلکہ امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تو عمدۃ القاری، جلد اوّل، صفحہ ۲۰ پر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کے برابر یہ طاقت مرحمت فرمائی گئی تھی اور ترمذی شریف کی ایک روایت کے مطابق ہر جنتی مرد کو دنیا کے سَو مردوں کے برابر یہ طاقت عطا فرمائی جائے گی اِس سے معلوم ہوا کہ آپ کو چار ہزار دنیاوی مردوں کے برابر یہ طاقت و قوت مرحمت ہوئی تھی۔ دوسری بات یہ بھی مدِنظر رہنی چاہیے کہ حدیث ۲۶۳ میں گیارہ ازواجِ مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نَو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نَو سے زیادہ ازواجِ مطہرات کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔

۲۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ

ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثنا حمید عن بکر عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد فقال این کنت یا ابا ھریرۃ فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس۔

نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور رہائش گاہ پر آکر غسل کیا اور حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا: سبحان اللہ، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

باب ۱۹۸ کینونۃ الجنب فی البیت اذا توضأ قبل ان یغتسل۔

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔

۲۷۹۔ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا ھشام وشیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرقد وھو جنب قالت نعم ویتوضأ۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو کر لیا کرتے تھے۔

باب ۱۹۹ نوم الجنب۔

جنبی کا سو جانا

۲۸۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایرقد احدنا وھو جنب قال نعم اذا توضأ احدکم فلیرقد وھو جنب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کرے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

باب ۲۰۰ الجنب یتوضأ ثم ینام۔

جنبی وضو کر لے پھر سو جائے

۲۸۱۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال ثنا اللیث عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن محمد بن عبد الرحمن عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضأ للصلوۃ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

۲۸۲۔ حدثنا موسی ابن اسمعیل قال ثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال استفتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اینام احدنا وھو جنب قال نعم اذا توضأ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

۲۸۳۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ انہیں رات کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جایا کرو۔

باب ۲۰۱ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ اَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيْثَ الْاٰخِرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ اَحْوَطُ۔

جب دونوں ختنے مل جائیں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ وظیفہ زوجیت کرے تو اُس پر غسل واجب ہوگیا ــــــ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور مضبوط بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے اور غسل میں ہی زیادہ احتیاط ہے۔

باب ۲۰۲ غَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

۲۸۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِنِ الْجُهَنِىَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھولے اور حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سُنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت اُبی بن کعب سے پوچھا تو اُنھوں نے بھی یہی حکم بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابوسلمہ، عُروہ بن زبیر حضرت ابوایوب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّىْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ اَنْقٰى۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! جب آدمی عورت سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو! فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اُسے دھوڈالے اور وضو کرکے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم نے اسے لوگوں کے اختلاف کے باعث بیان کیا ہے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ اگر عورت سے صحبت کی اور انزال نہ ہوا تو شرمگاہ کو دھوکر وضو کرے

اور بغیر غسل کیے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس موقف کی اور بھی متعدد احادیث صحاح ستہ اور خود بخاری شریف میں موجود ہیں، لیکن یہ بات اسلام کے ابتدائی زمانے کی ہے اور اس مضمون کی جملہ احادیث اُن حدیثوں سے منسوخ ہیں جن میں وارد ہوا ہے کہ جب مرد اور عورت کا حشفے سے حشفہ مل گیا تو دونوں پر غسل واجب ہو گیا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو اختلافِ صحابہ کے باعث هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ فرمایا ہے، یہ درست نہیں کیونکہ صحابہ کرام کا اس بارے میں اختلاف نہیں تھا بلکہ یہ حدیثیں شروع اسلام سے متعلق اور منسوخ ہیں جبکہ وجوبِ غسل والی حدیثیں ان کی ناسخ ہیں۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؕ

اور ارشادِ خداوندی ہے: ”اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور اُن سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو اُن کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو“ (۲: ۲۲۲)

بَابُ ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَىْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ ؕ

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔“ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِىْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِىْ مَا يَقْضِى الْحَآجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر تھے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں اسی طویل حدیث کا ایک حصہ اس کتاب الحیض میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے لفظی اختلاف کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے۔ جبکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مضمون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ خود طلب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ چونکہ یہ فعلِ رسول ہے لہٰذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ گائے کی قربانی شعائرِ اسلام سے ہے کہ ہندوستان میں اس کا باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ اُن گاندھوی علماء نے اسلام پر ظلم کیا تھا جنہوں نے اپنی متحدہ قومیت کے جال کو تقویت پہنچانے نیز اللہ اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کی خاطر قربانی گاؤ کے خلاف فتوے دئے اور اِس اسلامی شعار کو بند کرانے پر اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو توفیق دے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو خوش کرنے میں کوشاں رہیں دشمنانِ اسلام کو راضی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

باب ٢٠٤ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهِ ؛

٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

٢٨٩ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِيْ لَهَا رَاْسَهُ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؛

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالتِ جنابت میں میرے نزدیک آسکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میری تو ہر حالت میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت مسجد میں معتکف نے تو اپنا سر اُن کے نزدیک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھی کر دیتیں حالانکہ حائضہ ہوتیں۔

باب ٢٠٥ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِيْ حَجْرِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ اَبُوْ وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلٰى اَبِيْ رَزِيْنٍ فَتَاْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ ؛

٢٩٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ؛

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالتِ حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآنِ مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوتِ قرآن مجید فرماتے

باب ٢٠٦ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا ؛

٢٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ

جو حیض کو نفاس کہے

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَۃً فِیْ خَمِیْصَۃٍ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حِیْضَتِیْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِیْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ

فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا۔ عرض گزار ہوئی۔ ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

بَابٌ ۲۰۷ مُبَاشَرَۃِ الْحَائِضِ

حائضہ سے اختلاط کرنا

۲۹۲ - حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ کِلَانَا جُنُبٌ وَّکَانَ یَاْمُرُنِیْ فَاَتَّزِرُ فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ اِلَیَّ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُہٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے اور حکم فرماتے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے اختلاط فرماتے حالانکہ حائضہ ہوتی اور حالتِ اعتکاف میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیتی۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ خَلِیْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ھُوَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا کَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَاشِرَھَا اَمَرَھَا اَنْ تَتَّزِرَ فِیْ فَوْرِ حَیْضَتِھَا ثُمَّ یُبَاشِرُھَا قَالَتْ اَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ تَابَعَہٗ خَالِدٌ وَّجَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ۔

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالتِ حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت کرتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کون اپنی خواہش پر کنٹرول رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّبَاشِرَ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَائِہٖ اَمَرَھَا فَاتَّزَرَتْ وَھِیَ حَائِضٌ وَرَوَاہُ سُفْیَانُ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۲۰۸ تَرْکِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

حائضہ کا روزے چھوڑنا

۲۹۵ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدٌ ھُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرتے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے باعث۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی غالب آجاتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ

وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ؛

بَابٌ ۲۰۹ تَقْضِى الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ اَنْ تَقْرَأَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ يَّخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّىْ وَقَالَ الْحَكَمُ اِنِّىْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛

۲۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِىْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اَنِّىْ

ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا۔ کیا تمہاری گواہی [مرد] کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ [یہ] تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ [ہوتی ہو] تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اُس کے دین کی کمی ہے۔

حائضہ طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج [ادا] کرے۔ ابراہیم نے کہا کہ اُس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی مضا[ئقہ] نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قراءت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں ذکرِ الٰہی کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں [کو] عیدگاہ کی طرف لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عب[اس] نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خط منگا کر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نا[م] سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتا[ب] ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیا[ن] برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے سات[ھ] کسی چیز کو شریک نہ کریں۔۔۔۔ مُسْلِمُوْنَ تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو اُنھو[ں] نے طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسکِ حج ادا کیے او[ر] نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں بحالتِ جنابت جانور ذبح کر لیتا ہو[ں]۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اُسے مت کھاؤ جس پر دلوقتِ ذبح اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فر[مایا] ہم حج کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم سر[ف] کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم میں اِس سال حج نہ کرتی۔ فرمایا کہ شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ چیز تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے

لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ ۞

لکھ دی ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

بَاب ۲۱۰ الْاِسْتِحَاضَةِ ۞

استحاضہ

۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُكِی الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ فَصَلِّیْ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حُبَیش عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دُوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

بَاب ۲۱۱ غَسْلِ دَمِ الْحَیْضِ ۞

خونِ حیض کو دھونا

۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ كَیْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیْهِ ۞

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

۲۹۹ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِیْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰی سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ ۞

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا! ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کُھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

بَاب ۲۱۲ الْاِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ۞

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

۳۰۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِیْنَ اَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَهٗ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور آپ کے ساتھ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات

بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ ‹

خون کے باعث وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُمّ المومنین) کا دیکھا تھا۔

۳۰۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ ‹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے طشت تھی اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

۳۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ‹

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُمہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ متحاضہ تھیں۔

بَابُ ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ ‹

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا!

۳۰۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهُ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ‹

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کرکے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

بَابُ ۲۱۴ الطِّيْبُ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ ‹

غسلِ حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا۔

۳۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‹

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سُرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسطِ اظفار استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا ——— اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُمِّ عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۱۵ دَلْكُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک آلودہ پھایا

مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ‎ۚ

۳۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ‎ۚ

لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسلِ حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ اُس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اس سے پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ کس طرح؟ فرمایا! سُبحان اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

بَابٌ ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ‎ۚ

غسلِ حیض

۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‎ۚ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسلِ حیض کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین دفعہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ ایک طرف کر لیا! فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور سب بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتانا چاہتے تھے۔

بَابٌ ۲۱۷ اِمْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ‎ۚ

غسلِ حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا۔

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ ‎ۚ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا میں اُن میں تھی جنھوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آ گیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آ گئی عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ تو یوم ذوالحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا! اپنا سر کھول دو، اس میں کنگھی کرو اور اپنے عمرہ سے رُکی رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حصبہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

بَابٌ ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ

غسلِ حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے

الْمَحِيضِ ؏

۳۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ ؏

بال کھولنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی نکل کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں اُن میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آگیا اور میں حائضہ تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو فرمایا، اپنا عمرہ چھوڑ دو سر دھو ڈالو۔ اُس میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعیم کی طرف نکلی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

بَابٌ ۲۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ؏

۳۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَّقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ ؏

ارشادِ ربانی، مخلقہ اور غیر مخلقہ کا مطلب؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے۔ اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے پس وہ اُس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل و صورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالیٰ سے معلوم کر کے اس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ——— (۱) یہ بچہ نر ہے یا مادہ یعنی لڑکا ہے یا لڑکی ——— (۲) بدبخت ہے یا نیک بخت یعنی جنتی ہے یا جہنمی ——— (۳) اس کا دنیاوی رزق کتنا ہے ——— (۴) اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی۔

جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے، اسی کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں اُن غیوب خمسہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمٰن کی آخری آیت میں فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ... (الآیۃ) اس آیت مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے

اور ڈنکے کی چوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن غیوب خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ ساری مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی غیوب خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کا علم بعطائے الٰہی ماننے والا خاطی بلکہ مشرک ہے اور اِس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے زور شور سے دلائل دیتے ہوئے کیا ہے لیکن اِس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو اُن لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ چاروں باتیں جو بچے کے متعلق فرشتہ شکم مادر میں لکھتا ہے یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ ہی کی جزئیات ہیں۔ جب فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرما دیتا ہے تو اولیاء و انبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اس آیت کا یہی مفہوم درست ہے۔ جو مفسرین کرام اور دیگر اکابر اُمّت نے بتایا کہ یہ حصر صرف بایں وجہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیم الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ لہٰذا انبیائے کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوب خمسہ کا علم عطا فرمایا اور اُن کے توسّل سے اولیائے کرام کو بھی علیٰ قدرِ مراتب، جبکہ اپنے محبوب، سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو ساری کائنات کے مجموعی علم سے سے بھی زائد مرحمت فرمایا اور اُن سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں جیسا کہ ایک واقف راز نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

بَابٌ ۲۲ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرلے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں۔ میں نے یہی کیا، یہاں تک کہ حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کرلوں۔

بَابٌ ۲۲ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں

الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ؎

زرد رنگ ہوتا۔ یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ کریں اور اُنھیں ملامت کی۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي فَصَلِّي ؎

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حبیش مستحاضہ تھیں۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا، یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

بَابٌ ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ وَ

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ ؎

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ ؎

معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

ف: خوارج کا فرقہ جو مختلف صورتوں اور رنگوں میں قیامت تک جائے گا وہ صحابۂ کرام کے دور میں رونما ہو گیا تھا چونکہ اُن دنوں اُن کا ہیڈ کوارٹر حرورہ میں تھا اس لیے انھیں حروری اور حروریہ کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام انھیں اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے کیونکہ اصلی مسلمان ہمیشہ انھیں مشرک ہی نظر آتے رہے ہیں۔ اتمام حجت کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے خلاف جہاد کیا تھا۔ خوارج حضرت علی جیسی ہستی کو بھی مشرک شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجود خارجیوں کو اس بیماری سے بچا کر سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد سے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بَابٌ ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا ؎

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی۔ میں سرک کر اُس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ٭

نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے چادر میں مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ راویہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیا کرتے نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ٭

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے۔

۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ٭

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اسی دوران کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا، میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

بَابٌ ۲۲۵ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى ٭

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَبِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک عورت ہمارے پاس آکر قصر بنی خلف میں ٹھہری۔ اس نے اپنی بہن کے حوالے سے بتایا کہ اس کے خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن ان کے ساتھ تھی۔ اس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈال لے، بھلائی اور اہل ایمان کی دعاؤں میں شامل ہو جائے۔ جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ کہا، ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم ان کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان، پردہ نشین اور حائضہ بھی بھلائی اور

وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا ۞

بَاب ۲۲۶ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ ۞

۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي ۞

بَاب ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ ۞

۳۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ۞

بَاب ۲۲۸ عِرْقِ الِاسْتِحَاضَةِ ۞

۳۱۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہوں۔ حائضہ عیدگاہ سے دُور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا۔ کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آ جائے

نیز حیض اور حمل کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اُن کے لیے حلال نہیں ہے کہ اُس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کی ہے۔ حضرت علی اور شریح سے منقول ہے کہ اگر اُس کے رشتہ داروں میں سے ایک متدین شخص گواہی دے کہ اُسے ایک مہینے میں تین دفعہ حیض آیا تو اُس کی تصدیق کی جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معمر، اُن کے والد ماجد نے ابن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایامِ حیض کے پانچ روز بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ بہتر جانتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حُبیش عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا، نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے، ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کی پروا نہیں کیا کرتے تھے۔

استحاضہ کی رگ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات

عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۞

سال مستحاضہ رہیں۔ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُنھیں غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

بَابٌ ۲۲۹ اَلْمَرْاَةُ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ ۞

طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهِ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ۞

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس لوٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے جبکہ اُسے حیض آ جائے۔ حضرت ابن عمر شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ نہ لوٹے لیکن پھر میں (طاؤس) نے اُنھیں فرماتے ہوئے سُنا کہ لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

بَابٌ ۲۳۰ اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ ۞

جب مستحاضہ پاکی دیکھے

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی وہ ایک ساعت ہو اور خاوند اُس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

بَابٌ ۲۳۱ اَلصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا ۞

حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

عبداللہ ابن بُریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَّاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا ۞

سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زچگی کی حالت میں فوت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۲۳۲

۳۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَّا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ ۞

حائضہ کے متعلق احکام

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جا نماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس کر جاتا تھا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

بَابُ ۲۳۳ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۞

ارشادِ ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو (۴: ۴۳)۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ قَاسِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔ دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے

اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِیْ بِيَدِهٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا يَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِیَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِیْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ ؎

چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ میں حرکت کرنے سے رکی رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا۔ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً ؎

محمد بن سنان عوقی، ہُشیم ــــ سعید بن النضر، ہُشیم، سیار، یزید الفقیر
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے حضرات انبیائے کرام کو جو فضائل و کمالات مرحمت فرمائے وہ اپنے محبوب کو بھی عطا کیے اور محبوب کو بعض وہ فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جو انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائے تھے۔ ایسے ہی پانچ خصائص کا اس حدیث میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض دیگر حدیثوں میں ان خصائص کی تعداد زیادہ بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص کو علمائے محققین و فضلائے کاملین نے اپنی اپنی تصانیفِ عالیہ میں لوگوں نے خوب شرح و بسط سے بیان کر کے داد تحقیق دی ہے لیکن امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) کی خصائص کبریٰ کا اس میدان میں جواب نہیں ہے اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

باب ۲۳۴ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا ؎

جب پانی اور مٹی نہ پائے

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا تو وہ مل گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی

وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا ؎

شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی حضرت اُسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے خدا کی قسم، آپ پر کوئی بات نہیں اُتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بہتری بنا دیا۔

ف:۔ اس حدیث اور حدیث ۳۲۴ میں آیتِ تیمم کا شانِ نزول ہے جو ۵ ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران سفر بیداء یا ذات الجیش نامی مقام پر نازل ہوئی۔ اس غزوہ کو غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں ——— مذکورہ مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور اُس پر وہ اونٹ بیٹھ گیا جس پر یہ سوار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت ہار کے باعث وہیں ٹھہر گئے حالانکہ وہاں پانی نہ تھا، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت آگیا۔ وضو کے لیے پانی نہ ملا تو آیت تیمم نازل ہوئی حکمتِ الٰہیہ اور منشائے ایزدی یہی تھی کہ لشکرِ اسلام اُسی مقام پر ٹھہرا رہے تاکہ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً۔ کا منظر قائم ہے اور آیتِ تیمم برموقع نازل ہو۔ یہی حقیقت حدیث ۳۲۴ میں ان لفظوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی تلاش کے لیے وہیں ٹھہر گئے ——— اگر یہاں لشکرِ اسلام کا ٹھہرانا خدا کی مرضی نہ ہوتی تو ہار کا خیال چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چل دیتے اور صرف ہار کی خاطر اپنے ساتھ پورے لشکرِ اسلام کو اِس پریشانی میں مبتلا نہ رکھتے۔

محسوس کچھ یوں ہوتا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کا آپ کو خدا کی طرف سے حکم آیا ہوگا، یا حکم تو نہ آیا ہو لیکن آپ نے قرائن سے منشائے ایزدی کو جان لیا ہو اور اُس کے مطابق آپ اُس جگہ ٹھہرے ہوں اب رہی ہار کی بات تو اگر آپ بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ پڑا ہے تو وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہ رہتا اور ممکن ہے کہ چلتے ہوئے کسی پانی والی جگہ تک پہنچ جاتے اور اِس طرح آیت تیمم کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً۔ والے جملے کا تازہ صورتِ حال سے کوئی جوڑ نہ رہتا اور دونوں میں کوئی مطابقت ہی نہ رہتی۔ دریں حالات ہار کے متعلق نہ بتانا اور اُسی جگہ ٹھہرنا ضروری ہو گیا ہوگا تاکہ آیتِ تیمم کی صورتِ حال سے مطابقت برقرار رہے جو حکمتِ ربانی کا تقاضا تھا۔

اس سفر اور اس واقعۂ ہار سے دو بہتانوں کا رشتہ جڑا ہوا ہے۔ ایک وہ بہتان جو منافقینِ مدینہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا اور اِن کی پاک دامنی خود پروردگارِ عالم نے سورۃ النور میں نازل فرمائی۔ دوسرا بہتان منافقین مدینہ کے جانشین آج تک محبوبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جڑتے آ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس ہار کے متعلق مطلقاً کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ منافقوں نے جب حضرت صدیقہ والے محاذ پر وحی کے باعث منہ کی کھائی اور روسیاہی کی ذلت اٹھائی تو اُن کے جانشینوں نے اپنے بڑوں کا بھرم رکھنے کی غرض سے خود شانِ رسالت پر حملہ کر دیا حالانکہ اس واقعے کو اِس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس ہار کے متعلق علم تھا بھی یا نہیں؛ بہرحال ہر صاحبِ ایمان کو اپنے بھلے کی خاطر اِن دونوں میں سے ہر بہتان کے متعلق سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ہی کہنا چاہیے کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے اور شانِ رسالت پر حملہ کرنے سے ایمان کی تباہی اور آخرت کی روسیاہی کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

باب ۲۳۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُّنَاوِلُهٗ يَتَيَمَّمُ وَاَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ ؛

حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔ عطاء اور حسن کا اُس مریض کے بارے میں قول ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرلے۔ حضرت ابن عمر اپنی جرف والی زمین سے لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہو گیا، لہٰذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

٣٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي جُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ؛

عُمیر مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے مولیٰ عبد اللہ بن یسار دونوں حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا، پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

باب ۲۳۶ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ ؛

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے؟

٣٢٨ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ؛

عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہیں ملا؟ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لیے ایسا کر لینا کفایت کرتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کر لیا۔

باب ۲۳۷ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ؛

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

٣٢٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی طرح فرمایا۔

أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ
أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ
النَّضْرُ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ أَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ ۞

٣٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا
وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا ۞

٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ
أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ۞

٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ ۞

٣٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ
أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ۞

بَابُ ٢٣٨ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيهِ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا ۞

٣٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ
ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا

شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر انھیں منہ کے
نزدیک کیا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا
۔ نضر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ۔ حکم، ابن عبدالرحمٰن
بن ابزیٰ، اِن کے والدِ ماجد نے حضرت عمار سے روایت
کی۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، اِن کے
والد ماجد حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے اُن سے
کہا۔ ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت لاحق ہو گئی
تفل فیہما ۔ کہا۔

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے وال
عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے حضرت عمر سے
کہا۔ میں مٹی میں لیٹا اور بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کر دیا۔ فر
کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کافی تھیں۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدا
سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاض
ہوا تو حضرت عمار نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث
بیان کی۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ا
کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عن
نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر
مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے۔ حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک
حدث نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحی
بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اُس کے سا
تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ
رات کا آخری حصہ آگیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اُس وقت نیند

فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ
الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ
أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ
أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ
حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي
نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ
رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ
وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي
أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ
فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ
بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهِ إِذَا
هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ
يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا
مَاءَ قَالَ فَعَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ
وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا
فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ
عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي
بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا
انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلٰى أَيْنَ قَالَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا
هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ
فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ
السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ

سب سے پیاری ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے۔ پہلے
فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف
بھول گئے۔ چوتھے حضرت عمر تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے یہاں تک
کہ خود بیدار ہوتے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو
کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور اُنھوں نے لوگوں کی
پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہٰذا اُنھوں نے بلند آواز سے
تکبیر کہی، وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ اُن کی
آواز سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے
پر لوگوں کی پریشان حالی عرض کی گئی۔ فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہُوا گر
کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دُور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے
پانی منگایا اور وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے
ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ
بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے
فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض
گزار ہُوا کہ مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے
لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دئے تو لوگوں
نے آپ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں آدمی کو بُلایا۔
ابو رجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف اُسے بھول گئے۔ اور حضرت علی
کو بُلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے۔ تو
اُنھیں ایک عورت ملی جس نے اپنے اُونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے
لٹکا رکھے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟
اُس نے کہا کہ کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ
گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا، کدھر
دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔ کہا
اُس کے پاس جو نئے دین والا مشہور ہے؟ دونوں نے کہا کہ
ہاں وہی۔ وہ اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے
اُتار لو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگا کر اُس میں

نُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى
وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي
أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ
عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ
اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً
مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ
حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى
بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ
مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا
فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ
يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى
هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا
فَوَاللهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَ
قَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى
السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا
فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ
يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدَعُونَكُمْ
عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي
الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ صَبَأَ خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ
وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ أَصْبُ أَمِلْ ؎

باب ۲۳۹ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ
بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ
اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ ؎

دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دے اور پانی نکالا اور لوگوں میں منادی
کردی گئی کہ پانی پیو اور پلاؤ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اس کا آخر
میں اس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے
اپنے اوپر بہا لو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اُس کے پانی کے ساتھ
کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے
سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اس کے لیے کچھ جمع کرو تو لوگوں نے اُس کے لیے عجوہ کھجوریں، آٹا
اور ستو جمع کیا جو کافی مقدار میں تھا۔ اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اُس کے
اونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اُس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ نے اُس سے فرمایا
تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی نہیں گھٹایا بلکہ ہمیں
تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جن سے
اُسے روک لیا گیا تھا۔ اُنھوں نے کہا۔ اے عورت! تجھے کس نے
روکا تھا؟ کہا کہ بات تعجب خیز ہے کہ مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس
شخص کے پاس لے گئے جس کو بے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اس نے
ایسا اور ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ اس کے اور اُس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر
ہے اور اُس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی آسمان اور زمین کی طرف اٹھائی اور
یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اُس کے ارد گرد مشرکوں پر شب
خون مارتے لیکن جس قبیلے میں وہ تھی اُسے نظر انداز کر دیتے۔ ایک روز اُس نے
اپنی قوم سے کہا کہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں
تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ اُنھوں نے اس کی بات مان لی اور داخل اسلام
ہو گئے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ صَبَا ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے
کو کہتے ہیں اور ابو العالیہ نے کہا کہ صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے
ہیں اَصْبُ کا مطلب ہے کہ میں مائل ہوا۔

جب جنبی مرض یا موت یا پیاس کے ڈر سے تیمم کرے

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص سردیوں کی ایک رات میں
جنبی ہو گئے تو اُنھوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی ا۔ اپنے آپ
کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (۴ : ۲۹) اس
کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے
کچھ نہیں کہا۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَّمْ اَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا لَّمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ؁

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے؟ حضرت عبداللہ نے کہا، ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب اُن میں سے کسی کو سردی کا خطرہ ہوگا تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کدھر جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت کی ہو۔

۳۳۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّدَعَهٗ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيْقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ ؁

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا، اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کے خیال میں جب کوئی جنبی ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اُس معاملے کا کیا بنائیں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ اُنھوں نے کہا، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے اُن کی اس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم قولِ عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کا کیا بنائیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بن سکا جو دیتے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو خطرہ ہے کہ جب اُن میں سے کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ اُسے چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے ناپسند کیا؟ فرمایا: ہاں۔

باب ۲۴۰ اَلتَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ ؁

تیمم کی ایک ضرب ہے

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ فِيْ هٰذَا لَهُمْ لَاَوْشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ

شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا، اگر ایک آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو تیمم کرکے نماز پڑھتا رہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ ملے۔ حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا کہ آپ سورۂ المائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کرلو (۴۲، ۴)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں اُنھیں اجازت دی گئی تو خطرہ ہے کہ اُنھیں پانی ٹھنڈا لگا تو پاک مٹی سے تیمم کرلیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا، ہاں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کا بات

هٰذَا الدَّا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰکَذَا وَضَرَبَ بِکَفِّهٖ ضَرْبَةً عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ کَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ اَوْظَهْرَ شِمَالِهٖ بِکَفِّهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ یَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَّزَادَ یَعْلٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّکْتُ بِالصَّعِیْدِ فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكَ هٰکَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَکَفَّیْهِ وَاحِدَةً ؎

نہیں سُنی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا پس میں پاک مٹی میں چوپائیوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب ماری، پھر اُسے جھاڑا، پھر اُس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کیا یا بائیں ہاتھ کی پشت سے ہتھیلی پر پھر دونوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی ___ یعلیٰ، اعمش، شقیق نے یہ بھی کہا، میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا، کیا آپ نے نہیں سُنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک دفعہ مسح کیا۔

باب ۲۴۱

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنِ الْخُزَاعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ یُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّهٗ یَکْفِیْكَ ؎

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

کِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابٌ ۲۴۲ کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْاِسْرَاءِ

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ فِیْ حَدِیْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ یَاْمُرُنَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ؎

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

٣٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِيَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَإِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آبِ زمزم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا۔ اُس نے کہا، کون ہو؟ کہا، میں جبرئیل ہوں۔ اُس نے کہا، کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا، کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہا، ہاں جب کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اُوپر گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا، صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ اِن کی اولاد ہے۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔ جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اُس کے خازن سے وہی گفتگو ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی۔ اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اُنھوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو اُنھوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا، یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا اُنھوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا، اُنھوں

الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتَّى انْتَهٰى بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ؂

نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید! میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کا ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو ایک حصہ مزید کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں۔ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا، اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اُس کی مٹی مشک ہے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ ؂

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

بَاب ۲۴۳ وُجُوْبُ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ہر نماز کے وقت آرائش کر لیا کرو (۷: ۳۱) جو ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ

سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَّفِي اِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَّمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيْهِ مَالَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى وَّاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؎

۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَّا رَسُوْلَ اللهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ؎

بَابُ ۲۴۴ عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ ؎

۳۴۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرًا يُّصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ ؎

بَابُ ۲۴۵ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهٖ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

بن اکوع سے روایت کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے ٹانک لو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ عیدین کے روز حیض والی اور پردہ دار خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور اُن کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصّہ اُس پر ڈال رکھے ۔۔۔۔ عبد اللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت اُمِ عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے۔

نماز میں تہمد کو گدّی سے باندھ لینا

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اپنی ازاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیلی ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ دوسرا کپڑا کھونٹی سے لٹک رہا تھا۔ اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ اکیلی ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی احمق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کونسا تھا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں دو کپڑے تھے۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں سروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں

وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

۳۴۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

۳۴۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى ۔

۳۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ

پر لٹکانا ہے اور حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اُس کے دونوں سرے مخالف کندھوں پر ڈال لیے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کے دونوں سرے اُلٹ لیے تھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

مُرّہ مولیٰ اُمّ ہانی نے حضرت اُمّ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکّہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا:- یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمّ ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمّ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر، جب فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی:- یا رسول اللہ! میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے اُمّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اُس کو ہم نے پناہ دی۔ حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ وہ نمازِ چاشت تھی۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ ؟

علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

باب ۲۴۶ اِذَا صَلّٰی فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیَجْعَلْ عَلٰی عَاتِقَیْہِ

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے کندھوں پر نہ ہو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ اَوْ کُنْتُ سَاَلْتُهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ ۔

عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُس کے دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

باب ۲۴۷ اِذَا کَانَ الثَّوْبُ ضَیِّقًا ۔

جب کپڑا تنگ ہو

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَجِئْتُ لَیْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُّهٗ یُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِہٖ وَصَلَّیْتُ اِلٰی جَانِبِہٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰی یَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَیْتُ قُلْتُ کَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِہٖ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ کے پہلو میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا،۔ اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا؟ عرض گزار ہوا کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنا لو۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ کَهَیْئَةِ الصِّبْیَانِ وَیُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اُٹھائیں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں اور اُن کی صفیں مردوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اجماع

صحابہ سے اس عمل کو ترک کر دیا گیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ بعض احکام مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیل کرنے ناگزیر ہو جاتے ہیں لیکن ایسی تبدیلی کے لیے اجماعِ اُمت ضروری ہے جو عالم اسلام کی سرکردہ علمی ہستیوں کے اتفاق کا نام ہے ——— دوسرے اس حدیث میں صحابۂ کرام کے مقدس دور کی مالی حالت کا نقشہ بھی سامنے آجاتا ہے اور صاحبِ نظر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ دور دنیاوی لحاظ سے کتنی تنگ دستی کا تھا لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث وہ حضرات پوری دنیا پر چھا گئے اور کفر کی طاقتیں اُن سے لرزاں و ترساں تھیں لیکن آج ہم مادی لحاظ سے بدرجہا خوشحال ہیں۔ مگر غیر مسلم طاقتوں نے ہمیں پامال کر رکھا ہے ہم کفر کی کسی چھوٹی سی طاقت سے ٹکرانے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی ترقی و کامرانی کا راز مادّی وسائل اور دنیاوی ساز و سامان میں نہیں بلکہ دارین کی کامیابی و کامرانی کا اصل راز ایمانی قوت کے اندر پنہاں ہے اور ایمان کو تقویت اور زیب و زینت نیک اعمال سے ملتی ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس حقیقت کا راز یوں کھولا ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۳: ۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمہیں غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سربلندی مسلمانوں کے لیے ہے جبکہ وہ ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں۔ آج جبکہ سربلندی و سرفرازی مسلمانوں کے لیے قصۂ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے تو معلوم ہو رہا ہے کہ ہم قومی لحاظ سے اپنی متاعِ دین و دانش کو گنوا بیٹھے ہیں۔ اسی صورتِ حال پر شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے تھے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

باب ۲۴۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ
شامی جبّے میں نماز پڑھنا

قَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰى عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ ؕ

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوس کے بُنے ہوئے کپڑے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

۳۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى ؕ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر چلے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ آپ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اُوپر شامی جبّہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

باب ۲۴۹ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ؂

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُهٗ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا

باب ۲۵۰ الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ ؂

۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ اِزَارٍ وَّقَمِيْصٍ فِيْ اِزَارٍ وَّقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَمِيْصٍ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ ؂

۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ؂

باب ۲۵۱ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ ؂

۳۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہیت۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے لیے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کے اُوپر ازار تھی۔ آپ کے چچا حضرت عباس نے آپ سے کہا۔ کاش تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ راوی کو بیان ہے کہ اُنھوں نے اُسے کھول کر آپ کے کندھوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

قمیص، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا فرمایا:۔ کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک آدمی نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا۔ جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو آدمی اپنے اُوپر کپڑے جمع کرے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیص میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیص میں یا شلوار اور قبا میں یا پاجامہ اور قبا میں یا پاجامہ اور قمیص میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اُنھوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگایا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے لیکن اُنھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے ۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

سترِ عورت سے کیا چھپائے

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۝

۳۵۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ۝

۳۵۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِيْنَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۝

بَابٌ ۲۵۲ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ ۝

۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَّرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَا ۝

بَابٌ ۲۵۳ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَّقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْ

اشتمالِ صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور آدمی اُسے اس طرح لپیٹے کہ اُس کی شرمگاہ پر اُس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور اشتمالِ صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اُس حج میں حضرت ابوبکر نے مناری کرنے والوں میں بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں منادی کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور اُنھیں برأت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور اُن کی چادر رکھی ہوئی تھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابوعبد اللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا: ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہلوں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ران کے بارے میں روایات

امام ابوعبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ امام ابوعبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیثِ انس کی سند زیادہ قوی ہے اور حدیثِ جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، یُوں ہم اُن کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت

اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ؛

ابوموسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی تو آپ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے سے ڈرا۔

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر پر فوج کشی کی، ہم نے صبح کی نماز اُس کے نزدیک اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ بھی سوار ہوگئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنہ آپ کی ران سے لگ جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے ازار ہٹا دی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر برباد ہوگیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اُترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے، یہ تین دفعہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو کہا، محمد، عبدالعزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا، اور فوج۔ پس ہم نے اُسے حاصل کر لیا اور قیدی جمع کیے گئے۔ حضرت دحیہ آئے اور عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمایئے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا فرما دی جو قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ وہ لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا تو فرمایا، قیدیوں میں سے دوسری لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کر کے اُن سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے اُن سے کہا۔ اے ابوحمزہ! اُن کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ انھیں آزاد کر دیا اور اُن سے نکاح کر لیا۔ یہاں تک کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت اُمِ سلیم نے آپ کے لیے انھیں مزین کیا اور رات کو آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شانِ عروسی کے ساتھ صبح کی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دسترخوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لے

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيءْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

آیا اور کوئی گھی لے آیا۔ راوی (ثابت) کا بیان ہے کہ شاید انھو نے ستو کا ذکر بھی کیا۔ اُن کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی ا تعالیٰ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

بَابُ ۲۵۴ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ ٭

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔ عکرمہ کا قو ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو چھپا لے تو جائز ہے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ ٭

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

بَابُ ۲۵۵ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا ٭

جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز پڑھ اور اُس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ۔ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔

ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نما میں اس کے نقوش دیکھے تو آزمائش سے ڈرا۔

بَابُ ۲۵۶ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلٰوتِي ٭

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عن نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک حصے میں لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

بَابُ ۲۵۷ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ

جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے

نَزَعَهٗ ۞

۳۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ ۞

اُتار دے۔

ابوالخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً ایک ریشمی جُبہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اُتار دیا گویا پسند نہ آیا اور فرمایا:۔ یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

بَابٌ ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ۞

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ۞

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے وضو کے پانی کی طرف لپکتے دیکھا جس کو مل گیا اُس نے اپنے اُوپر مل لیا اور جس کو اُس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔

بَابٌ ۲۵۹ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

چھتوں منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُّصَلّٰى عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلّٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ ۞

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پُلوں میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ اُس کے نیچے یا اُوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جب کہ دونوں کے درمیان آڑ ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَأَ

ابوحازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں مولیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رُو ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا تو لوگوں

وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنَّ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ۔

۳۶۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ وَآلٰى مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ۔

بَابُ ۲۶۰ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ ۔

۳۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

بَابُ ۲۶۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلٰى أَصْحَابِكَ

نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تھوڑے سے پیچھے
کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأ
پڑھی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑے سے ہٹ کر زمین پر سجد
امام ابوعبداللہ بخاری سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے امام
بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور فرمایا، میرا مقصد یہ ہے کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے اونچی جگہ پر تھے لہٰذا اس حدیث
رو سے امام اگر لوگوں سے اونچی جگہ پر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
کہا کہ امام سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں بار ہا پوچھا گیا تو آپ
نے ان سے نہیں سنا؟ فرمایا، نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تع
علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی از
مطہرات کے پاس ایک ماہ نہ جانے کی قسم کھالی۔ آپ اپنے بالاخانے میں بیٹھ رہے ج
کا زینہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ کے اصحاب عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ ان
بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور وہ کھڑے رہتے۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا، امام اس لیے بن
جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب رکوع کر
تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھائے تو کھڑے
ہو کر پڑھو اور آپ انتیس دن کے بعد اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسو
آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دنوں
کا ہے۔

جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اس کی بیو
کو لگ جائے۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو میں آپ کے
سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو
آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر
نماز پڑھا کرتے۔

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر
نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تنہا رہے ساتھیوں

تدور معها والا فقاعدا ۞

۳۷۰۔ حدثنا عبد الله بن یوسف قال انا مالک عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان جدته ملیکة دعت رسول الله صلی الله علیه وسلم لطعام صنعته له فاکل منه ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وصففت والیتیم وراءه والعجوز من ورائنا فصلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم انصرف ۞

باب ۲۶۲ الصلٰوة علی الخمرة ۞ خ

۳۷۱۔ حدثنا ابو الولید قال نا شعبة قال نا سلیمان الشیبانی عن عبد الله بن شداد عن میمونة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علی الخمرة ۞

باب ۲۶۳ الصلٰوة علی الفراش وصلی انس بن مالک علی فراشه وقال انس کنا نصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فیسجد احدنا علی ثوبه ۞

۳۷۲۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید الله عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتهما قالت والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح ۞

۳۷۳۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال نا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی وهی بینه وبین القبلة علی فراش اهله اعتراض الجنازة ۞

۳۷۴۔ حدثنا عبد الله بن یوسف قال نا اللیث عن یزید عن عراک عن عروة ان النبی صلی الله علیه وسلم

کو تنگی نہ ہو اور اُس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی دادی حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیئے تیار کیا تھا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہُوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث کالی ہو گئی تھی۔ میں نے اُس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر تشریف لے گئے۔

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

فراش پر نماز پڑھنا۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سکیڑ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان فراش پر جنازے کی طرح پڑی رہتی تھیں۔

عراک نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور

كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ ۔

باب ۲۶۴ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ ۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ ۔

باب ۲۶۵ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ ۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ۔

باب ۲۶۶ الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ ۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ ۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى ۔

باب ۲۶۷ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ ۔

۳۷۹ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ

قبلے کے درمیان اُس فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر دونوں س
کرتے تھے۔

گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی پہ سجدہ کرتے اور اُن کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گر
کی شدت کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

سعید بن یزید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

موزے پہن کر نماز پڑھنا

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انھوں نے وضو اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع و سجدے پوری طرح نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز

رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

باب ۲۶۸ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ ۞

۳۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ۞

باب ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ ۞

۳۸۲ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا:- تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابو وائل کے خیال میں یہ بھی فرمایا:- اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مروگے۔

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

قبلہ رُو ہونے کی فضیلت

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رُو رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر اُن کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور اُن کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حُمید، میمون بن سیاہ، یہ حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے:- اے ابو حمزہ! بندے کے خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اُس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

کی ہے ـــــ ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابٌ ۲۷ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ؕ

اہلِ مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کو کیا کرو۔

۳۸۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ؕ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھو۔ حضرت ابوایوب نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رُخ بنائے ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم کسی قدر پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

ف: بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کے اندر حکم تو عالم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ عام نہیں ہوتا بلکہ وہ حکم کسی ایک فرد یا چند افراد سے متعلق ہوتا ہے۔ یا کسی خاص وقت تک یا کسی خاص جگہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بات کی چھان بین اہل علم حضرات ہی کرتے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ کی علمی ہستیوں نے قرآن و حدیث کے ایسے احکامات کی چھان بین کرنے اور اُن کی اصل مراد کو متعین کرنے میں حیرت انگیز ذمہ داری کا ثبوت دیا اور ملتِ اسلامیہ کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

اُمتِ محمدیہ کے ایسے جملہ خیر خواہوں میں چاروں آئمہ مجتہدین کا علمی و تحقیقی کارنامہ سرِ فہرست ہے۔ وہ چاروں امام اعظم ابوحنیفہ (المتوفی ۱۵۰ھ) امام مالک (المتوفی ۱۷۹ھ) امام محمد بن ادریس شافعی (المتوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اُمتِ محمدیہ کو اکٹھا رکھنے کی خاطر ان چاروں حضرات کی تقلید پر ملتِ اسلامیہ کا اجماع ہے۔ اگر وہ ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا تو وہ اہل حق کی جماعت سے جدا ہونے والا اور گمراہ بے دین ہے خواہ کسی کے نزدیک وہ اونچے پائے کا محقق و مفکر ہی کیوں نہ شمار ہوتا ہو۔

اسی حدیث کو دیکھیے کہ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو حکم فرمائے ہیں: (۱) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ پشت کرے۔ (۲) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت مشرق مغرب کو منہ کرنا چاہیے کیا سرزمین پاک و ہند میں کوئی ایسا شخص ہے جو صرف اس حدیث کے مفہوم و معنی کو سامنے رکھ کر اس پر عمل کر کے دکھائے کہ ایسے وقت قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ ہو اور مشرق یا مغرب کی طرف منہ بھی ہو جائے۔ اپنے ملک میں رہتے ہوئے اس دوسرے حکم پر کسی پاکستانی یا بھارتی سے عمل نہیں ہو سکے گا۔ دریں حالات حدیث کے معنی و مفہوم سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی مراد تلاش کرنا ضروری ہے اور یہی ضرورت بالعموم تمام مسلمانوں کو آئمہ مجتہدین کے قدموں تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ لہٰذا ہر نہ جاننے والا جاننے والے تک پہنچا اور بات مجتہدین عظام تک پہنچی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

باب ۲۷۱ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ؎

ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

۳۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِي امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؎

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ کے لیے بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان نہ دوڑے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ اُنھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی لہٰذا اللہ کے رسول کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

۳۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ؎

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو اُن سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تھے۔ مجھے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال ملے میں نے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں دو رکعتیں اُن ستونوں کے درمیان پڑھیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں جانب تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اُس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باہر تشریف لے گئے جب باہر آ گئے تو کعبہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

باب ۲۷۲ التَّوَجُّهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ؎

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہٰذا

عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ
النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا
قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ
خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ
يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ
فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۝

۳۸۸ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ
عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ
بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۝

۳۸۹ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا
سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا
أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ
لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا
تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ
فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ
ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۝

بَابٌ ۲۷۳ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ

اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی "ہم نے دیکھ لیا تمہارا بار بار آسمان کی طرف
دیکھنا" پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے
وقوفوں نے کہا "انہیں اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔ تم
فرما دو کہ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے۔ جس کو چاہے سیدھے
راستے کی طرف ہدایت دے۔" ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پڑھنے کے بعد بعض انصاریوں کے پاس سے گزر ہوا
جو بیت المقدس کی طرف نمازِ عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا
ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ
کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ
ہو گئے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز
پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا
ارادہ ہوتا تو اُترتے اور قبلہ رُخ ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا: مجھے نہیں معلوم
کہ اُس میں بیشی کر دی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ
کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا: بات کیا ہے؟ لوگ عرض
گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو
پھیرا اور قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری جانب
متوجہ ہوئے تو فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں بھی
تمہارے جیسا بشر ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول
جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک
ہو جائے تو درست اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو
سجدے کرے۔

قبلہ کا بیان

جس کے نزدیک سہواً غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں اور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور

الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِیَ ۝

٣٩٠ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَآءَكَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا ۝

٣٩١ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ۝

٣٩٢ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۝

بَابُ ٢٧٤ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

٣٩٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِی الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِیْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ

لوگوں کی طرف رُخ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو حکم نازل فرمایا۔ "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ"۔ اور پردے کی آیت میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! کاش آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ اُن سے بھلے اور بُرے کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشک کے باعث آپ پر دباؤ ڈالا تو میں نے اُن سے کہا، "اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب اُنھیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں"۔ تو یہی آیت نازل ہوگئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے یہ سُنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے اُن کے پاس آکر کہا، آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہُوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اُس کی طرف منہ کیا کریں۔ اُن کے منہ شام کی طرف تھے، لہٰذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیر موڑے اور دو سجدے کیے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا، یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرہ انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اسے صاف کردیا اور فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلے کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس

أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال أو يفعل هكذا ۔

۳۹۴ - حدثنا عبد الله ابن يوسف قال أنا مالك عن نافع عن عبد الله ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى بصاقا في جدار القبلة فحكه ثم أقبل على الناس فقال إذا كان أحدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فإن الله سبحانه قبل وجهه إذا صلى ۔

۳۹۵ - حدثنا عبد الله ابن يوسف قال أنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أم المؤمنين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى في جدار القبلة مخاطا أو بصاقا أو نخاعة فحكه ۔

باب ۲۷۵ حك المخاط بالحصى من المسجد وقال ابن عباس إن وطئت على قذر رطب فاغسله وإن كان يابسا فلا ۔

۳۹۶ - حدثنا موسى ابن إسمعيل قال نا إبراهيم ابن سعد قال أنا ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة وأبا سعيد حدثاه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في جدار المسجد فتناول حصاة فحكها فقال إذا تنخم أحدكم فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى

باب ۲۷۶ لا يبصق عن يمينه في الصلوة

۳۹۷ - حدثنا يحيى ابن بكير قال نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة وأبا سعيد أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في حائط المسجد فتناول رسول الله صلى الله عليه وسلم حصاة فحتها ثم قال إذا تنخم أحدكم فلا يتنخم قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى ۔

تم قبلہ کی جانب نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک پلو لے کر اس میں تھوکا۔ پھر دوسرے حصے پر الٹ پلٹے اور فرمایا کہ یا ایسا کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اسے دھو دو اور اگر خشک ہو تو نہیں۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے کنکریاں لے کر اسے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ ڈالے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے بائیں پیر کے نیچے۔

دوران نماز دائیں جانب نہ تھوکے

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں لے کر اسے کھرچ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں پیر کے نیچے۔

۳۹۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفِلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ؁

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابٌ ۲۷۷ لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ؁

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیئے۔

۳۹۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ؁

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں طرف یا پیر کے نیچے تھوکے۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِیُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِیِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ نَحْوَهٗ ؁

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے کنکری سے کھرچ دیا۔ پھر منع فرمایا کہ آدمی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے ـــــ زہری، حمید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابٌ ۲۷۸ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ؁

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوکنے کی غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

بَابٌ ۲۷۹ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِی الْمَسْجِدِ ؁

مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا

۴۰۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا يُنَاجِی اللّٰهَ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز کی جگہ پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اُس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

بَابٌ ۲۸۰ اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ

جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا

بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ؛

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ رَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ؛

چاہیئے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور کراہت محسوس کی یا اسے ناپسند فرمانے کے آثار دیکھے گئے اور یہ آپ پر گراں گزرا اور فرمایا : جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلے کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے پھر اپنی چادر کا ایک پلّو لے کر اُس میں تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر مل کر فرمایا : یا اس طرح کر لیا کرو ۔

ف : حدیث ۳۹۲ سے حدیث ۴۰۳ تک کی گیارہ حدیثوں میں احکام بیان ہوئے ہیں کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو اپنے سامنے یعنی قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا چاہیئے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ ضرورت پیش آئے تو کسی کپڑے میں ایسا کرے یا پھر بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور ریت وغیرہ کو ڈالے اور مسجد میں اس کو ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسے وہاں دفن کر دے اور کسی نے غلطی سے دیوارِ مسجد سے یہ چیزیں لگادی ہیں تو وہاں سے اِن چیزوں کو کھرچ دیا جائے ۔ آج جبکہ اہلِ اسلام نے اکثر پختہ مسجدیں تعمیر کر لی ہیں تو تھوک اور ریت کو ان کی چٹائیوں اور دریوں پر بائیں جانب اور بائیں پیر کے نیچے ڈالنا اور مسجد میں دفن کر کے کفارہ ادا کرنا دائرۂ کار سے خارج سا ہو کر رہ گیا ہے ۔ جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ شریعت مطہرہ میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جن میں بدلے ہوئے حالات کے تحت تبدیلی آجاتی ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ (۲۸۱) عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ ؛

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر ۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے ؟ خدا کی قسم ، مجھ پر نہ تمہارا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع ۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ۔

ف : رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے خشوع و رکوع پوشیدہ نہیں ہیں ۔ اس میں آپ نے خود نگاہِ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے جو دوسروں کو بھی نظر آجاتا ہے لیکن خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوفِ خدا سے پیدا ہوتی ہے ۔ اِس حدیث میں نگاہِ مصطفیٰ کے دو معجزے بیان فرمائے گئے کہ آپ پیٹھ پیچھے سے صحابہ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرمالیتے اور ساتھ ان کے دلوں کی خشوع و خضوع والی کیفیت بھی اُن نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی جن میں دستِ قدرت نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی والا سرمہ لگایا ہوا تھا ۔ ــــــ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اُس نور کا کام ہے جو پروردگارِ عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے ۔ خدائے ذوالمنن اُس نور سے کسی کو محروم نہ کرے ،

آہیں ـــــ لیکن جس ہستی کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سراپا نور بنایا ہو وہ دیکھنے کے لیے اپنی آنکھوں کے نور کے محتاج نہ تھے بلکہ آنکھوں کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔ اور خدا نے اُن کے لیے آگے پیچھے اور نزدیک و دُور وغیرہ کے فرق ہٹا دیئے تھے۔ وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اُسی طرح دیکھتے تھے جیسے اُن چیزوں کو جو آگے ہوتیں۔ دُور والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرمالیتے۔ اندھیرے میں بھی اُسی طرح دیکھ لیتے جیسے اجالے میں دیکھتے۔ دلوں کی کیفیتوں کا بھی اُسی طرح معائنہ فرمالیتے جیسے ظاہری اور جسمانی اعمال و افعال کو دیکھتے نیز ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرما دیئے تھے جیسے حال میں نگاہوں کے سامنے وقوع پذیر ہونے والے حالات و واقعات۔ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں اور اُن کا انکار کرنے کی کوئی مسلمان جسارت نہیں کر سکتا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوْعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَائِيْ كَمَا أَرَاكُمْ ۞

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر نماز اور رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

بَابٌ ۲۸۲ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِيْ فُلَانٍ ۞

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَّأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا ۞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی اُن حضرات میں شامل تھے جنھوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

بَابٌ ۲۸۳ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَّالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِّثْلُ صِنْوٍ وَّصِنْوَانٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کی تثنیہ و جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کی صِنْوَانٌ ہے۔ ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اُس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے پاس بیٹھ گئے اور جس کو دیکھتے اُسے عطا فرما دیتے۔ جب حضرت عباس آئے تو کہا، یا رسول اللہ! مجھے عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور

إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ؛

باب ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ؛

۴۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ؛

باب ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ؛

۴۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ؛

باب ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ ؛

۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: لے لو۔ اُنھوں نے اپنے کپڑے میں خوب ڈالا جب لے جانے لگے تو اُٹھایا نہ گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے یہ اُٹھوائے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا، نہیں۔ پس کچھ کم کیا پھر بھی نہ اُٹھایا گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے اُٹھوا دے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض کی کہ آپ اُٹھوا دیں۔ فرمایا، نہیں۔ پھر کچھ کم کیا تو اُسے اُٹھا لیا اور اُسے اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے اُنھیں برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی اُس میں سے باقی نہ رہا۔

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس لوگ تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا، کھانے کے لیے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ آپ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ چل پڑے اور میں اُن کے آگے چلتا رہا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا:- یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ آپ نے مسجد کے اندر اُن دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔

محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ
فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ
لَهُ إِلَى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا
خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۔

بَابٌ ۲۸۷ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ وَصَلَّى الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً ۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ ابْنُ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ
الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا
كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ
أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا
رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى
قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ
إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ
فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ
لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ
أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ
الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ
عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ
مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ
أَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے دولت خانے پر
تشریف فرما ہوئے تو فرمایا ۔ تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری
خاطر نماز پڑھوں ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کردیا
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف
بنالی ۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ۔

گھروں میں مسجدیں بنانا ۔ حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی
مسجد میں باجماعت نماز پڑھی ۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جو انصار سے
غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ۔ یا رسول اللہ ! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور
میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں ۔ جب بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے
جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہٰذا میں مسجد میں حاضر ہو کر اُنہیں نماز نہیں
پڑھا سکتا ۔ یا رسول اللہ ! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز
کی جگہ بنالوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ
اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی ۔ میں ایسا کروں گا ۔ حضرت عتبان کا بیان
ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
میرے پاس تشریف لائے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب
کی تو میں نے اجازت دے دی ۔ داخل ہونے پر آپ بیٹھے نہیں ۔ پھر فرمایا ۔
تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں ۔ پس میں نے گھر کے
ایک گوشے کی طرف اشارہ کردیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے
ہوئے اور تکبیر کہی ۔ پس کھڑے ہوئے اور صف بنالی ۔ آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں ۔ پھر سلام پھیر دیا ۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو حلیم نے روک کے رکھا
جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا ۔ پس گھر میں ارد گرد کے گھروں سے
کتنے ہی لوگ اکٹھے ہوگئے ۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دخیشن یا ابن دخشن
کہاں ہے ؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو
دوست نہیں رکھتا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو
کیونکہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۔ کہا ہے ۔
اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا رجحان

اللہ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللہِ قَالَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰی وَجْھَہٗ وَنَصِیْحَتَہٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللہِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ وَھُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَّھُوَ مِنْ سَرَاتِھِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَصَدَّقَہٗ بِذٰلِکَ ؕ

اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو اُنھوں نے اِس کی تصدیق کی۔

ف: اس حدیث میں ایک بدری صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس پروانہ وار محبت اور والہانہ عقیدت کا ذکر ہے جو انھیں خالق و مخلوق کے محبوب یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی۔ اُسی کے تقاضے کے تحت انھوں نے بارگاہِ رسالت میں ایک التماس کی اور دربارِ رسالت سے اُن کی گزارش کو ایسا شرفِ قبولیت حاصل ہوا کہ رحمتِ دو عالم نے اُن کے دولت خانے کو حقیقت میں دولت کا بے مثال گھر اور رشکِ جنت بنا دیا۔

بعض حضرات اپنے ذہن کی نارسائی اور تنگ نظری کے باعث عقیدت کے ایسے مستحسن تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور عقیدت کے تحت ایسے کام کرنے کو وہ عبادت ٹھہرا کر شرک کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔ وہ حضرات زبان و قلم سے برملا ایسے کام کرنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ عقیدت و عبادت کے اسی واضح فرق کو نمایاں کرنے کی غرض سے سنہ ۱۴۰۲ھ / سنہ ۱۹۸۲ء میں مؤطا امام مالک کی اسی حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایک لطیفہ پیش کیا تھا جو وہاں صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱ پر ہے۔ افادیت کے پیشِ نظر وہ لطیفہ مع تمہید یہاں درج کیا جاتا ہے، وباللہ التوفیق۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کے باعث بعض اوقات مجھے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ آقا اگر ازراہِ کرم میرے غریب خانے میں کسی جگہ نماز ادا فرما دیں تو میں اُسی جگہ کو اپنے لیے نماز گاہ (مسجدِ خانہ) بنا لوں اور مجبوری کے وقت اُسی جگہ نماز پڑھا کروں۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے یہ نہیں فرمایا کہ کیا خدا نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں میں اُسی جگہ نماز پڑھا کرو جہاں میرے محبوب نے نماز پڑھی ہو یا میں نے تمہیں کبھی کوئی ایسا حکم دیا ہے؟ اس کے برعکس آپ نے اُن کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر اگلے روز صبح سویرے اُن کے گھر میں نماز ادا فرمائی۔

لطیفہ: ایک دفعہ مدرسہ الولا التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو پھیلانے اور شرک کو پوری دنیا سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے۔ ایک کا نام تھا مولانا شرک پھوڑ صاحب اور دوسرے مولانا بدعت توڑ صاحب کے نام سے موسوم تھے۔ گفتگو کے دوران مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے۔ بھائی بدعت توڑ صاحب! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ دوں۔ یار کیا کہوں! بعض احادیث کو پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جن کو ہم پوری اُمتِ محمدیہ میں سے بہترین اور مثالی مسلمان شمار کرتے ہیں انھیں ہو کیا گیا تھا؟ یعنی صحابۂ کرام کو۔

پورا قرآن کریم پڑھ جایئے۔ اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اُن بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میرا آخری رسول وضو کرے تو تم اُسے حاصل کر کے اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کریں تو مستعمل پانی کے قطروں کو حاصل کرنے کی خاطر ایڑی چوٹی کا

زور لگا دینا۔ اگر نہ مل سکے تو جس جگہ وہ مستعمل پانی گرا ہو وہاں کی گیلی مٹی کھرچ کر اپنے چہروں اور کپڑوں پہ مل لینا۔ اگر وہ حجامت بنوائیں تو ایک ایک بال کے لیے ایسے سر توڑ کوشش کرنا کہ دیکھنے والے یہی محسوس کریں کہ گویا یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک بال بھی مل جائے تو وہ اُسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھے اور حد درجہ اس کا احترام کرے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نماز بھی اسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے تھے۔ لطف تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے بھی ایسا کرنے کا انہیں حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں کھنگال ڈالیں لیکن ہمیں تو ان میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں پھر صحابہ کرام کس کے حکم سے شب و روز ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انہیں اس دھندے سے روکنے والا نہیں تھا۔

بھائی بدعت توڑ! اگر سچی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جانِ برادر! حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو صحابہ کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے؟ شاید نظر اُن کا بھی موحدانہ کم اور شرک پسندانہ ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ ہائے افسوس! جب امت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمارت غلط تعمیر نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا؟

اس کے بعد تھوڑی دیر تو انہوں نے اپنے منہ پہ سکوت کی مہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قفلِ دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں: مولانا بدعت توڑ صاحب! ہو سکتا ہے کہ صحابہ کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام اس لیے کر رہے ہوں کہ قیامت تک اُن کے عاشقِ رسول ہونے کی شہرت رہے گی اور رہتی دنیا تک اُن کے عشقِ رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور نے ایسا کرنے سے انہیں منع کیوں نہ فرمایا؟ یہ کیوں نہ کہا کہ اے مسلمانو! جب ایسا کرنے کا پورے قرآن مجید میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا؟ علاوہ بریں خود میں نے بھی تمہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو؟۔ —— کیا کہوں، مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضور پہ بھی بریلی والے مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضور بھی اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئے ہوں۔ کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں مٹھاس بہت ہے —— مولانا بدعت توڑ صاحب نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ صاحب! بریلی والا مولوی تو ابھی کل پرسوں پیدا ہوا تھا، وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ —— مولانا شرک پھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کی علمبرداری کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے ہی پھیلائی تھی۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے دردناک لہجے میں کہا —— اچھا یار سب کچھ جانے دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضور بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائیوں اور پورے خلوص کے ساتھ ہو رہا تھا، لیکن معلوم نہیں ایسے جملہ مواقع پہ خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ دوسرے ہزاروں احکام تو نازل کرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے پردے میں جو پوجا پاٹ کا کاروبار کر رہے ہو، اسے بند کر دو۔ ساتھ ہی نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دو —— مولانا بدعت توڑ صاحب! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا خود ہی شرک پسند اور بریلویت کا بانی ہے اور غالباً اسی لیے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو۔ —— مولانا شرک پھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم کرنے ہی پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بلند آواز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

باب ۲۸۸ التیمن فی دخول المسجد وغیرہ وکان ابن عمر یبدأ برجلہ الیمنی فاذا خرج بدأ برجلہ الیسری ؛

۴۱۱ - حدثنا سلیمان بن حرب قال نا شعبۃ عن الاشعث ابن سلیم عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ ؛

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔ حضرت ابنِ عمر دایاں پیر پہلے رکھتے اور نکلتے وقت بایاں پیر باہر رکھتے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی کرتے اور جوتے پہننے میں۔

باب ۲۸۹ هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة ویتخذ مکانها مساجد بقول النبی صلی الله علیه وسلم لعن الله الیهود اتخذوا قبور انبیائهم مساجد وما یکره من الصلوة فی القبور ورای عمر بن الخطاب انس ابن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم یامره بالاعادة ؛

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنائی جائیں؟ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر نے حضرت انس کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر قبر اور انھیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۴۱۲ - حدثنا محمد ابن المثنی قال نا یحیی عن هشام قال اخبرنی ابی عن عائشة ان ام حبیبة وام سلمة ذکرتا کنیسة رأینها بالحبشة فیها تصاویر فذکرتا ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال ان اولئک اذا کان فیهم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبره مسجدا وصوروا فیه تلک الصور فاولئک شرار الخلق عند الله یوم القیمة ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ حبیبہ اور حضرت اُمِ سلمہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ وہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳ - حدثنا مسدد قال نا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس ابن مالک قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فنزل اعلی المدینة فی حی یقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام النبی صلی الله علیه وسلم فیهم اربعا وعشرین لیلة ثم ارسل الی بنی النجار فجاءوا متقلدین السیوف فکانی انظر الی النبی صلی الله علیه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اُترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں چودہ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضرِ بارگاہ ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر

وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُّصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاِنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاِ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَانَ فِیْہِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَفِیْہِ خَرِبٌ وَفِیْہِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَۃَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ الْحِجَارَۃَ وَجَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ ؕ

باب ۲۹۰ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؕ

۴۱۴ ـ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ بَعْدُ یَقُوْلُ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ ؕ

باب ۲۹۱ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ ؕ

۴۱۵ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ ؕ

باب ۲۹۲ مَنْ صَلّٰی وَقُدَّامَہٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَیْءٌ مِّمَّا یُعْبَدُ فَاَرَادَ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ عَزَّوَ

الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّیْ ؕ

۴۱۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدٍ

آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار والے ارد گرد ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب کے صحن میں اُترے۔ آپ کو پسند یہی تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لی جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بُلایا اور فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبورِ مشرکین کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات برابر کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف اُن کی دیوار بنا دی اور پتھروں سے اُنھیں سہارا دیا۔ وہ پتھر اُٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ کہہ رہے تھے: اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے اُنھیں فرماتے ہوئے سنا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

عُبید اللہ سے روایت ہے کہ نافع نے فرمایا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اُونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔

زہری کو حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جہنم پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ ۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سورج گرہن ہُوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا:۔ مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۲۹۳ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ ۔

۴۱۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِي بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ۔

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی کرو اور انھیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

بَابٌ ۲۹۴ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ ۔

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا پسند نہ فرمایا۔

۴۱۸ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِن عذاب دے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے۔ اگر تم رو نہیں رہے ہوگے تو ڈر ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انھیں پہنچا تھا۔

بَابٌ ۲۹۵ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِّنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِي فِيْهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُّصَلِّي فِي الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ ۔

گرجے میں نماز پڑھنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجاؤں میں اُن نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس اُس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَّاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس گرجے کا ذکر کیا جو انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور اُن کا ذکر کیا جو اُس میں تصویریں دیکھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن میں سے نیک بندہ یا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

بَابٌ ۲۹۶

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

۴۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً لَّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهٖ کَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ کَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ؎

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو چہرۂ انور پر اپنا کمبل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو پُرنور چہرے سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں فرمایا۔ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا اور جو کچھ اُنھوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ ؎

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

بَابٌ ۲۹۷ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا ؎

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَیَّارٌ هُوَ اَبُو الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الْفَقِیْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً وَّاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ ؎

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تاکہ میرے اُمتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

بَابٌ ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْاَةِ فِی الْمَسْجِدِ ؎

عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ وَلِیْدَةً کَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْهَا فَکَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِیَّةٌ لَّهُمْ عَلَیْهَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُیُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ اَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَیَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًی فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ یَجِدُوْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو اُنھوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ تھی۔ اُن کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سرخ چمڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اُتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس پر جھپٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ اُنھوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔

قالت فاتهموني به قالت فطفقوا يفتشونني حتى فتشوا قبلها قالت والله إني لقائمة معهم إذ مرت الحدياة فألقته قالت فوقع بينهم قالت فقلت هذا الذي اتهمتموني به زعمتم وأنا منه بريئة وهو ذا هو قالت فجاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسلمت قالت عائشة فكانت لها خباء في المسجد أو حفش قالت فكانت تأتيني فتحدث عندي قالت فلا تجلس عندي مجلسا إلا قالت

ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا ألا إنه من بلدة الكفر أنجاني

قالت عائشة فقلت لها ما شأنك لا تقعدين معي مقعدا إلا قلت هذا قالت فحدثتني بهذا الحديث۔

باب ۲۹۹ نوم الرجال في المسجد

وقال أبو قلابة عن أنس بن مالك قدم رهط من عكل على النبي صلى الله عليه وسلم فكانوا في الصفة وقال عبد الرحمن بن أبي بكر كان أصحاب الصفة الفقراء۔

۴۲۴ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع قال أخبرني عبد الله بن عمر أنه كان ينام وهو شاب أعزب لا أهل له في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم۔

۴۲۵ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا في البيت فقال أين ابن عمك قالت كان بيني وبينه شيء فغاضبني فخرج فلم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لإنسان انظر أين هو فجاء فقال يا رسول الله هو في المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط

یہاں تک کہ شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا، وہ یہی تو ہے جس کا تم اپنے گمان سے مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری تھی تو یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھی تو یہ ضرور کہتی۔ ہار کا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر تک شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا، تمہارا واقعہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

مردوں کا مسجد میں سونا۔ ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ اصحابِ صفہ فقراء تھے۔

نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا۔ فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے، لہٰذا مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک پہلو سے چادر گر گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے مٹی جھاڑتے

رِدَآءَہٗ مِنْ شِقِّہٖ وَاَصَابَہٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُہٗ عَنْہُ وَیَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ ۞

اور فرماتے جاتے ، ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔

۴۲۶ - حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ عَلَیْہِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَّاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِہِمْ فَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُہٗ بِیَدِہٖ کَرَاھِیَۃَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُہٗ ۞

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک آدمی کے اُوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہمد ہوتا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا کپڑا نصف پنڈلیوں تک پہنچتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ مبادا اُس کا ستر کھل جائے۔

ف: اصحابِ صفہ اس مقدس گروہ کا نام ہے جو سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مسجدِ نبوی کے سامنے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے۔ یہ حضرات دنیاداری سے کنارا کش اور فکرِ آخرت کے لیے وقف ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی مبارک جماعت کی نامور ہستی ہوئے ہیں۔ صوفیائے کرام کی روحانی جماعت ان بزرگوں ہی کی یادگار ہے۔

بَابٌ ۳۰۰ الصَّلٰوۃِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

وَقَالَ کَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاہُ قَالَ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ ۞

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا بلکہ آپ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت۔ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ نے ادا کر دیا اور اُس کے علاوہ بھی کرم فرمایا۔

بَابٌ ۳۰۱ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۞

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سُلیم زرقی، حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

بَابٌ ۳۰۲ الْحَدَثِ فِی الْمَسْجِدِ ۞

مسجد میں حدث ہو جانا

۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ؎

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فرشتے تمہارے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جگہ رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور حدث لاحق نہ ہو۔ وہ کہتا ہے:۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

بَابٌ ۳۰۳ بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِیَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ یَّتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا یَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی ؎

مسجدِ نبوی کی تعمیر۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انھیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا، تم یہود و نصاریٰ کی طرح انھیں آراستہ کرو گے۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِیْدُ وَعَمَدُہٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَیْئًا وَزَادَ فِیْهِ عُمَرُ وَبَنَاہُ عَلٰی بُنْیَانِهٖ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَ عَمَدَہٗ خَشَبًا ثُمَّ غَیَّرَہٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِیْهِ زِیَادَةً كَثِیْرَةً وَبَنٰی جِدَارَہٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَہٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ ؎

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور کھجور کی لکڑی کے ستون تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائی۔

بَابٌ ۳۰۴ التَّعَاوُنِ فِیْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ الْاٰیَةَ ؎

تعمیر مسجد میں تعاون کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (۹: ۱۷)

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهٖ عَلِیٍّ انْطَلِقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِیْ حَائِطٍ یُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور اُن سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انھوں نے اپنی چادر لے کر لپیٹی اور ہم سے باتیں کرنے لگے

رِدَاءَهٗ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ وَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ ؃

یہاں تک کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا، فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو دو اینٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو اُن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا، وائے عمار! اِن کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ اُنھیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انھیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے، میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

بَابٌ ۳۰۵ اَلْاِسْتِعَانَةُ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ ؃

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔

۴۳۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ ؃

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دو کہ میرے لیے لکڑیوں سے ایسا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ؃

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوا دو۔

بَابٌ ۳۰۶ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا ؃

جو مسجد بنائے

۴۳۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ؃

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبیداللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جبکہ لوگ اُن کے متعلق باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کو بنانے کے سلسلے میں کہ تم میرا کثرت سے ذکر کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید اُنھوں نے فرمایا، رضائے الٰہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

بَابٌ ۳۰۷ يَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ ؃

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے۔

۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا، ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اُس کے

فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ۞

پاس تیر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو پکڑ لو۔

بَاب ۳۰۸ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

مسجد سے گزرنا

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ۞

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ، ابو بُردہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اُن کے پھل تھامے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

بَاب ۳۰۹ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

مسجد میں شعر پڑھنا

۴۳۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۞

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے حسّان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی رُوح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

ف: حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ یہ دربارِ رسالت کے شاعر تھے۔ مشرکینِ مکہ شانِ رسالت کی تنقیص میں جو کچھ کہتے یہ اپنے شعروں میں انھیں جواب دیتے اور شانِ رسالت کا دفاع کرتے۔ اسی کارگزاری کے صلے میں بارگاہِ رسالت سے حضرت حسّان اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کی دُعا سے نوازے گئے تھے۔ اس دعا میں حضرتِ حسّان کے راستے پر چلنے والے بارگاہِ مصطفوی کے ہر ثناخواں کے لیے بشارت ہے اور شانِ رسالت کا دفاع تو اعظم ترین جہاد، جانِ ایمان اور سنتِ الٰہیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۱۰ اَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں چھپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے:۔ ابراہیم ابن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ۔

رہے تھے۔

ف: حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنے کا واقعہ صرف ایک دفعہ پیش آیا۔ حبشی بھی نیزوں سے مسجدِ نبوی میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاً اپنے حجرے کے اندر تھیں۔ ثانیاً کسی غیر مرد کو نظر نہیں آ رہی تھیں۔ ثالثاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی تھیں۔ رابعاً رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ خامساً یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد تو ایک نابینا صحابی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو جو ازواجِ مطہرات آپ کی خدمت میں موجود تھیں اُن سے آپ نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: "تم تو نابینا نہیں ہو"۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں ——— غرض بعض مغرب زدہ عورتیں جو اس حدیث کو اپنی بے راہ روی کی تائید میں پیش کرتی ہیں تو یہ حدیث ذرا بھی اُن کے طرزِ عمل کی تائید نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۱۱ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِي وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرتے آئیں۔ میں نے کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو کتابت دے دوں اور ولاء میری ہوگی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جب کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اُس کے لیے کچھ نہیں ہے خواہ سو شرطیں لگائے ——— امام مالک کی روایت میں صَعِدَ عَلَی الْمِنْبَر کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۳۱۲ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةُ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

۴۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے اُس قرض کا تقاضا کیا

عبد اللہ ابن کعب ابن مالک عن کعب انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی المسجد فارتفعت اصواتھما حتی سمعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیتہ فخرج الیھما حتی کشف سجف حجرتہ فنادی یا کعب قال لبیک یا رسول اللہ قال ضع من دینک ھذا واومأ الیہ ای الشطر قال لقد فعلت یا رسول اللہ قال قم فاقضہ ۔

باب ۳۱۳ کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان ۔

۴۴۱ - حدثنا سلیمان ابن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ ان رجلا اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم اذنتمونی بہ دلونی علی قبرہ او قال قبرھا فاتی قبرہ فصلی علیھا ۔

باب ۳۱۴ تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد

۴۴۲ - حدثنا عبدان عن ابی حمزۃ عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشۃ قالت لما انزلت الایات من سورۃ البقرۃ فی الربوا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقراھن علی الناس ثم حرم تجارۃ الخمر ۔

باب ۳۱۵ الخدم للمسجد وقال ابن عباس نذرت لک ما فی بطنی محررا للمسجد یخدمہ ۔

۴۴۳ - حدثنا احمد ابن واقد حدثنا حماد عن ثابت عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ ان امرأۃ او رجلا کانت تقم المسجد ولا اراہ الا امرأۃ فذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی علی قبرھا ۔

باب ۳۱۶ الاسیر او الغریم یربط فی المسجد

جو اُن پر تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن لیں جو کاشانۂ اقدس میں تھے۔ چنانچہ اُن کی طرف نکلے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کردو اور اُن کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے کردیا۔ فرمایا،۔ اُٹھو اور باقی ادا کردو۔

مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہوگیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا لہٰذا مجھے اُس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب سود سے متعلقہ سورۂ البقرہ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور اُنھیں لوگوں کے سامنے پڑھا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

مسجد کے لیے خادم رکھنا۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نذرت لک ما فی بطنی محررا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ میرے خیال میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ نے اُس کی قبر پر نماز پڑھی۔

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر تسلط دیا تو میں نے چاہا کہ اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سارے اُسے دیکھتے لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد آگیا کہ اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اُسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

باب ۳۱۷ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَّاْمُرُ الْغَرِيْمَ اَنْ يُّحْبَسَ اِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ ؁

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا

اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے ایک قریبی کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

باب ۳۱۸ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ ؁

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

۴۴۶ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَّوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا ؁

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت حضرت سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام زخمی ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا جب خون اُن کی طرف بہہ کر گیا تو اُنھیں گھبراہٹ ہوئی اور کہا۔ اے خیمے والو! یہ تمہاری جانب سے ہماری طرف کیا آرہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وفات پا گئے۔

باب ۳۱۹ اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ

ضرورتاً اُونٹ کو مسجد میں لے جانا۔ حضرت ابن عباس نے

لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ ٭

۴۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَشْتَكِي قَالَ طُوْفِي مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ٭

باب ۳۲۰

۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاَحْسِبُ الثَّانِي اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ ٭

باب ۳۲۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَّا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِي

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُونٹ پر طواف کیا۔

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا، تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے سورۂ الطور کی تلاوت فرمائی۔

نورِ مجسّم کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے جن میں سے ایک حضرت عباد بن بشیر تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرت اُسید بن حُضیر تھے۔ رات اندھیری تھی اور اُن کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو اُن کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ جُدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ شمع تھی، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچ گئے۔

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس پاس ہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزرگ کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، ان میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا، اے ابوبکر! نہ رو، ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ اگر

خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ ۞

میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رہے۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ الْحَكِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَّلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں باہر نکلے جس میں وفات پائی تھی۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خُلت بہتر ہے۔ میری طرف مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے (یعنی ابوبکر کی کھڑکی کو بند نہ کرنا)۔

ف: یہ دونوں حدیثیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا واضح ثبوت ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جانی اور مالی لحاظ سے ابوبکر کے احسانات مجھ پر دوسروں سے زیادہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اگر اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ علاوہ بریں مسجد نبوی سے ملحقہ جتنے گھر تھے اور انہوں نے مسجد میں براہِ راست آنے کے لیے دروازے کھول لیے تھے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا باقی تمام حضرات کے ایسے دروازے بند کروا دیئے۔ سبحان اللہ۔

بَابٌ ۳۲۲ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّأَبْوَابَهَا ۞

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا، عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے فرمایا، کاش! تم حضرت ابن عباس کی مسجدوں اور اُن کے دروازوں کو دیکھتے۔

---

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ ابْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا تو اُنھوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہ کر باہر نکل آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال سے پوچھا۔ اُنھوں نے کہا اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں

فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى ؞

بَابٌ ٣٢٣ دُخُولِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

٤٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ؞

بَابٌ ٣٢٤ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

٤٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

٤٥٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے درمیان۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

مشرک کا مسجد میں داخل ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

مسجد میں آواز بلند کرنا

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جُعید عبدالرحمٰن، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور اِن دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں عرض گزار ہوئے، اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اِس شہر کے رہنے والے ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ اُنھیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اُس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا جو اُن پر تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن لیں جو کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا اے کعب! یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دستِ مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ ۞

یہ ادا کردو۔

بَابٌ ۳۲۵ اَلْحِلَقِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرٰى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰى وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنا لو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيْدُ ابْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور عرض گزار ہوا: رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی ـــــ ولید بن کثیر عُبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلٰثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے تو تین آدمی آئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک شخص اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔

بَابٌ ۳۲۶ اَلْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

مسجد میں چت لیٹنا

۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ۞

عباد بن تمیم نے اپنے چچاجان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۲۷ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيهِ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ ۞

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں سن شعور کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین کا پابند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر اُس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اُسی میں نماز پڑھا کرتے اور اُسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور اس پر تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے آدمی تھے جنھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ تھا جب قرآن مجید پڑھتے تو یہ چیز قریش کے مشرکوں کو مضطرب کر دیتی۔

بَابُ ۳۲۸ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ۞

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي الْمَلٰئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ رکھتی ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کے سوا کوئی اور مقصد نہ ہو تو جو قدم وہ رکھتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اُس کے باعث اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رہے اور فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے

فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ ؕ

جہاں نماز پڑھی تھی کہ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو۔

باب ۳۲۹ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ؕ

مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا

۴۶۱ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا ؕ

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کا پنجہ ڈالا عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد ماجد سے سُنی لیکن مجھے یاد نہیں رہی پس یہ مجھے واقد نے اپنے والد محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو! اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم نکمّے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ ؕ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اور آپ نے انگشت ہائے مبارک کا پنجہ ڈالا۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بعد زوال کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بتائی لیکن میں بھول گیا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اُس سے ٹیک لگائی گویا غصے میں تھے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی تھے مگر انھیں کلام کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ؎

اور اپنے سجدوں جیسا سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا۔ پھر سر اُٹھا کر تکبیر کہی بعض اوقات لوگوں نے پوچھا پھر سلام پھیر تو فرماتے ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا ، پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۳۳۰ الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ مساجد جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ۔

۴۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَ سَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ ؎

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انھیں تلاش کر کے اُن میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ اُن کے والد ماجد ان میں نماز پڑھا کرتے اور اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو اُنھوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے دونوں کا اختلاف اُس مسجد میں ہے جو روحاء کی بلندی پر ہے ۔

۴۶۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِيْ حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِيْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ كَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَّكَانَ فِيْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِحِجَارَةٍ وَّلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهُ فِيْ بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّيْ فَدَحَا فِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ یا حج کرتے تو ذی الحلیفہ میں اُترتے اور حجۃ الوداع میں ببول کے درخت کے نیچے اُترے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے ۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرہ سے لوٹتے تو وادی کے نشیب میں اُترتے ۔ جب وادی کی گہرائی سے اُوپر جاتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھلاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور رات اُس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اُس جگہ نالہ تھا حضرت عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تودے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے ۔ پھر اس میں بطحاء سے سیلاب آیا اور وہ جگہ مٹ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن (نافع) سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس جگہ بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے قریب ہے ۔ حضرت عبداللہ کو اُس مقام کا علم تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی ۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہو تو مسجد راستے کے دائیں کنارے پر ہے ۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا قریب ایک پتھر کا نشان ہے ۔ حضرت ابن عمر اُس پہاڑی کے پاس بھی نماز

كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَمَّ عَنْ
يَمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ
عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ الْيُمْنٰى وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ اَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَاَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي اِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ
وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتَهٰى طَرَفُهُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ
الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ وَ
قَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي
ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهٖ وَوَرَآءَهٗ وَيُصَلِّي
اَمَامَهٗ اِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهٖ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ
فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيْهِ
الظُّهْرَ وَاِذَا اَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَاِنْ مَّرَّ بِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ
بِسَاعَةٍ اَوْ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ
وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ
وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ اَكَمَةٍ
دُوَيْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ اَعْلَاهَا فَانْثَنٰى
فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَآئِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ
وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْعَرْجِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ
اِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى
الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ
الطَّرِيْقِ بَيْنَ اُولٰٓئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ
الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ
فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ
يَّسَارِ الطَّرِيْقِ فِي مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ
بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِّنْ غَلْوَةٍ وَّ
كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ

پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری کنارے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک سرا مسجد کے قریب ہے۔ وہ مسجد جو مکّہ مکرمہ کو جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخری حصّے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر اِس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں طرف چھوڑ دیتے اور آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت چلتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اِس جگہ پہنچتے تو صبح تک ٹھہر کر نمازِ فجر یہاں ادا کرتے۔ حضرت عبداللہ نے اُن سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رویثہ کے قریب راستے کے دائیں جانب سامنے کسی سایہ دار درخت نیز وسیع اور نرم مقام میں اُترتے۔ یہاں تک کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آجاتے جو رویثہ سے تقریباً دو میل ہے۔ اُس درخت کا اُوپر والا حصّہ ٹوٹ گیا اور وہ درمیان سے دُوہرا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے قریب کئی ٹیلے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس ٹیلے پر نماز پڑھی جو عرج کے پیچھے ہے جب کہ تم ہضبہ کی طرف جا رہے ہو۔ اِس مسجد کے قریب دو یا تین قبریں ہیں۔ اِن قبروں کے اُوپر نیچے پتھر ہیں۔ راستے کی دائیں جانب درختوں کے پاس جو راستے میں ہیں تو حضرت عبداللہ اِن درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے چلتے اور اِس مسجد میں نمازِ ظہر پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن بڑے درختوں کے پاس اُترتے جو ہرشیٰ سے قریب والی گھاٹی سے ملے ہوئے ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ تیر کی مار کے برابر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر اُس درخت کی طرف نماز پڑھا کرتے جو راستے کے زیادہ قریب اور سب سے اُونچا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اُترا کرتے تھے جو مرّ الظہران کے قریب مدینہ منوّرہ کی جانب ہے۔ جب صفراوات سے اُترتے تو اس گھاٹی کے نشیب میں راستے کی بائیں جانب اُترتے اور تم مکّہ مکرمہ کو جا رہے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزل اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی طویٰ میں اُترتے تو وہاں رات گزارتے اور نمازِ فجر پڑھ کر مکّہ مکرمہ کی جانب بڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف متوجہ ہوتے جو جانبِ کعبہ اُس کے اور اُونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن مسجدوں اور مقامات میں نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے جہاں رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی۔ اس سے صحابۂ کرام کے زاویۂ نظر کا بخوبی پتہ چل رہا ہے نیز یہ بھی بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ اُن بزرگوں کی نظر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثارِ مقدسہ کا مقام کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ترکوں نے اپنے دورِ اقتدار میں آثارِ مقدسہ کی اسی طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کو کرنی چاہیے اور ایسے جملہ مقامات پر انہوں نے یادگاریں تعمیر کر کے ایک جانب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے کا ثبوت دیا اور دوسری جانب مسلمانوں کی رہنمائی کا سامان فراہم کر دیا۔ اُن کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے حجاز مقدس پر گندم نما جو فروش مسلمانوں کو مسلط کر دیا تو انہوں نے محبت کی ایسی تمام نشانیوں کو مٹا دیا اور آثارِ مقدسہ کے ساتھ وہ سلوک کیا جس کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو اسلام کی حقیقی روح سے لذت یاب ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

بَاب ۳۳ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سُترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّ اَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ ۔

۴۶۷ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ ۔

۴۶۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ اَلظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ ۔

بَابٌ ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ ۔

۴۶۹ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۔

۴۷۰ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا ۔

بَابٌ ۳۳۳ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ ۔

۴۷۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ۔

بَابٌ ۳۳۴ الصَّلٰوةِ اِلَى الْعَنَزَةِ ۔

۴۷۲ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ

آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پھر اُمراء نے اسے اپنا لیا۔

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کی جگہ کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

یزید بن ابو عُبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مسجد کی دیوار منبر کے اتنی قریب تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

نیزے کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے۔

برچھی کی طرف نماز پڑھنا

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَائِهَا ۝

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ نے ہمیں نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں اور آپ کے سامنے برچھی تھی جس کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ ۝

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

بَابُ ۳۳۵ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا ۝

مکہ وغیرہ میں سُترہ کرنا

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ ۝

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے بطحاء میں ظہر و عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی نصب کی گئی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اُوپر ملنے لگے۔

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پانی سے وضو فرماتے اور اسے آپ کے جسم اطہر کو مس کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔ اُس پانی کی صحابہ کرام کی نگاہوں میں کیا قدر و قیمت تھی وہ اِس حدیث اور اِس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اس نقطۂ نظر کو جاننے کی غرض سے حدیث ۱۸۴ کا حاشیہ پھر ملاحظہ فرمائیے تاکہ حقیقت نفس الامری نگاہوں کے سامنے آجائے۔ ویسے وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

بَابُ ۳۳۶ الصَّلٰوةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا ۝

ستون کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ باتیں کرنے والوں کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اور حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اُسے ایک کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا ۝

یزید بن ابو عُبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آکر اُس ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں عرض گزار ہوا، اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اِس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۷۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❁

بَاب ۳۳۷ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ ❁

۴۷۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ❁

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا وَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ فَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ❁

بَاب ۳۳۸

۴۷۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اَنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر اصحاب کو مغرب کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا ـــــ شعبہ، عمرو، حضرت انس سے یہ مزید روایت ہے ، ۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے ۔

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی ۔ کافی دیر رہے پھر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا شخص تھا۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں جانب، ایک کو دائیں جانب رکھا اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے اور ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔ پھر نماز پڑھی ـــــ اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا ، ۔ دائیں جانب دو ستون رکھے ۔

حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے جاتے اور دروازہ کو پس پشت کر لیتے اور چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے جو انھیں حضرت بلال نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھے

نَوَاحِی الْبَیْتِ شَاءَ۔

لے۔

ف: حدیث ۵۴۷ تا ۴۷۹ اور باب ۲۳۶ کے ترجمۃ الباب والی حدیث سے اِس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ صحابۂ کرام اُن جگہوں پر نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے تھے جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی نماز ادا فرمائی ہو ـــــ آخر کیوں! کیا پروردگارِ عالم نے قرآن کریم میں انہیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ کیا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسا کیا کرو؟ ـــــ جواب نفی میں ہو گا کیونکہ کسی آیت یا حدیث کے اندر واضح طور پر ایسا حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ پھر صحابۂ کرام جیسی تعلیماتِ اسلامیہ کی پیکر ہستیاں ایسا کیوں کرتی تھیں۔ اُن بزرگوں کے اِس ایمان افروز خارجیت سوز نظریہ کو سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۱۰ کا حاشیہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ ۔

باب ۳۳۹ الصَّلٰوۃِ عَلَی الرَّاحِلَۃِ وَالْبَعِیْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ۞

۴۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ ۞

سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو ترچھی بٹھاتے اور اُس کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے ہیں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑتیں؟ فرمایا کہ آپ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی لکڑی کی طرف نماز پڑھ لیتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب ۳۴۰ الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّرِیْرِ ۞

۴۸۱ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْکَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مُضْطَجِعَۃً عَلَی السَّرِیْرِ فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَتَوَسَّطُ السَّرِیْرَ فَیُصَلِّیْ فَاَکْرَہُ اَنْ اُسَنِّحَہٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ حَتّٰی اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ ۞

چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر چارپائی کے درمیانی حصے کے سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

باب ۳۴۱ لِیَرُدَّ الْمُصَلِّیْ مَنْ مَرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِی التَّشَھُّدِ وَفِی الْکَعْبَۃِ وَقَالَ اِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّقَاتِلَہٗ قَاتَلَہٗ ۞

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

اور حضرت ابن عمر نے کعبہ میں تشہد کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر انکار کرے اور بغیر لڑے نہ مانے تو اُس سے لڑے۔

۴۸۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ نَا حُمَیْدُ بْنُ

ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، حضرت ابو سعید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ آدم بن ابو ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح السمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز

هلال العدوي قال نا ابو صالح السمان قال رأيت ابا سعيد الخدري في يوم جمعة يصلي الى شيء يستره من الناس فاراد شاب من بني ابي معيط ان يجتاز بين يديه فدفع ابو سعيد في صدره فنظر الشاب فلم يجد مساغا الا بين يديه فعاد ليجتاز فدفعه ابو سعيد اشد من الاولى فنال من ابي سعيد ثم دخل على مروان فشكا اليه ما لقي من ابي سعيد ودخل ابو سعيد خلفه على مروان فقال ما لك ولابن اخيك يا ابا سعيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان ؂

کو لوگوں سے سترہ بنایا ہُوا ہے۔ پس بنی ابو مُعیط کے ایک نوجوان نے آپ کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید نے اُس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور راستہ نہ دیکھا تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور جو کچھ حضرت ابوسعید نے کیا تھا اُس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے کہا اے ابوسعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؛ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سُترہ کرلے۔ پھر کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو اُسے روکے۔ اگر نہ رُکے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب ۳۴۲ اثم المار بين يدي المصلي

۴۸۳ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد ارسله الى ابي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال ابو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري قال اربعين يوما او شهرا او سنة ؂

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے اُنھیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سُنا ہے؟ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اُس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابوالنضر نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اُنھوں (بُسر) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

باب ۳۴۳ استقبال الرجل الرجل وهو يصلي

وكره عثمان ان يستقبل الرجل وهو يصلي وهذا اذا اشتغل به اما اذا لم يشتغل به فقد قال زيد بن ثابت ما باليت ان الرجل لا يقطع صلاة الرجل ؂

نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا

حضرت عثمان کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ نماز میں ایک آدمی دوسرے کی طرف دیکھے اور یہ اُس صورت میں ہے جب کہ وہ اُدھر مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

۴۸۴ - حدثنا اسمعيل بن خليل قال انا علي بن مسهر عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة انه ذكر عندها ما يقطع الصلاة فقالوا يقطعها الكلب

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہُوا کہ کیا چیزیں نماز کو توڑتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اور عورت توڑتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھے بنا

وَالْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَإِنِّيْ لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ؛

دیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی اور آہستہ سے نکل جاتی ـــــ اعمش ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۳۴۴ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ ؛

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے سامنے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

باب ۳۴۵ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ ؛

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

۴۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ؛

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پیر آپ کے قبلے کو ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ اُنھوں نے فرمایا کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

باب ۳۴۶ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ ؛

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

۴۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِيْ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ نَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَإِنِّيْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ ؛

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ـــــ اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت وہ چیزیں ہیں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جبکہ خدا کی قسم، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہٰذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۴۸۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ ۞

ابن شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز نماز کو توڑتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں توڑتی کیونکہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

بَابٌ ۳۴۷ اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهٖ فِي الصَّلٰوةِ ۞

جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے۔

۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا ۞

عمرو بن زرقی نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُٹھا لیا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو اُسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔

بَابٌ ۳۴۸ اِذَا صَلّٰى اِلٰى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ

جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِي ۞

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ اماں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا، میرا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلّے کے سامنے ہوتا اور بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا فِي جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِي ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ ۞

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ ۳۴۹ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ ۞

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تا کہ سجدہ کر سکے۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اللہِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا ؁

نے فرمایا، تم نے بُرا کیا کہ ہمیں کُتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیروں کو دبا دیتے لہٰذا میں انہیں اکٹھے کر لیتی۔

ف: شروع اسلام میں نمازی کے سامنے سے کُتا، گدھا گزر جاتا تو اسے ناقص نماز شمار کیا جاتا۔ اسی طرح عورت کے گزرنے کو بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ۴۸۴ سے ۴۹۲ تک اسی غرض سے پیش کی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا یا عورت گزر جائے تو اس کی نماز قطعاً متاثر نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۵۰ الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِّنَ الْأَذٰى ؁

عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّرْمَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلٰى هٰذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ

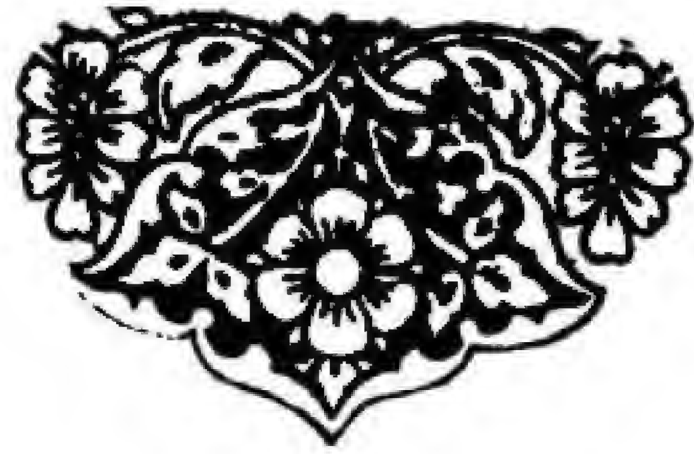
عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا۔ کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو آلِ فلاں کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر اسے مہلت دے، یہاں تک کہ جب سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ کو بتایا جو لڑکی تھیں۔ پس وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ وہ انہوں نے آپ سے ہٹایا اور اُن کی جانب متوجہ ہو کر بُرا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے۔ اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف، عقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انہیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑے ہوئے مردے دیکھا پھر گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ پھر رسول اللہ

بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ف: مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی حد کر دی تو رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے کافروں کے اُن سرداروں کو غزوۂ بدر کے دوران ہلاک کر دیا۔ فتح کے بعد صحابۂ کرام نے اُن لوگوں کو کتوں کی طرح گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا تھا ۔۔۔۔۔ پھر بھی اگر کوئی یوں کہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تو ایسے لوگوں سے یہی کہا جا سکتا ہے:

مانگ لو حق سے توفیقِ دیں مانگ لو
نورِ ایمان صدقِ یقیں مانگ لو



پارہ ــــــ ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ مَوَاقِيۡتِ الصَّلٰوةِ

بَابٌ ۳۵۱ مَوَاقِيۡتِ الصَّلٰوةِ وَفَضۡلِهَا وَقَوۡلِهٖ تَعَالٰى إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا وَّقَّتَهٗ عَلَيۡهِمۡ

۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مَسۡلَمَةَ قَالَ قَرَأۡتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بۡنَ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوۡمًا فَدَخَلَ عَلَيۡهِ عُرۡوَةُ بۡنُ الزُّبَيۡرِ فَأَخۡبَرَهٗ أَنَّ الۡمُغِيۡرَةَ بۡنَ شُعۡبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوۡمًا وَّهُوَ بِالۡعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيۡهِ أَبُوۡ مَسۡعُوۡدٍ الۡأَنۡصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيۡرَةُ أَلَيۡسَ قَدۡ عَلِمۡتَ أَنَّ جِبۡرِيۡلَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرۡتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرۡوَةَ اعۡلَمۡ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ وَإِنَّ جِبۡرِيۡلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَقۡتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرۡوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيۡرُ بۡنُ أَبِيۡ مَسۡعُوۡدٍ يُحَدِّثُ عَنۡ أَبِيۡهِ قَالَ عُرۡوَةُ وَلَقَدۡ حَدَّثَتۡنِيۡ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الۡعَصۡرَ وَالشَّمۡسُ فِيۡ حُجۡرَتِهَا قَبۡلَ أَنۡ تَظۡهَرَ۔

نماز کے اوقات

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے (۴: ۱۰۳) یعنی اُ وقت مقرر کر دئے ہیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز عمر بن عبد العزیز نے نم مؤخر کر دی تو اُن کے پاس عُروہ بن زُبیر تشریف لائے اور اُنھیں بتایا ک عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز مؤخر کر دی تو اُن ک پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرما اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نا ہوئے اور اُنھوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نما پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر نے عُروہ سے کہا، غور کیجیے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں، کیا حضرت جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عُروہ نے فرمایا کہ اسی طرح بشیر بن ابو مسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ عُروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اس سے پہلے کہ وہ بلند ہو۔

بَابٌ ۳۵۲ قَوۡلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيۡبِيۡنَ إِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَأَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

ارشادِ خداوندی ہے، اُسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں

۴۹۵ - حدثنا قتیبة بن سعید قال نا عباد وهو ابن عباد عن ابی جمرة عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا انا هذا الحی من ربیعة ولسنا نصل الیک الا فی الشهر الحرام فمرنا بشیء ناخذه عنک وندعو الیه من وراءنا فقال آمرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان بالله ثم فسرها لهم شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وان تؤدوا الی خمس ما غنمتم وانهاکم عن الدباء والحنتم والمقیر والنقیر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کے وفد والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمائیے جنھیں ہم آپ سے حاصل کر کے اپنے پچھلے افراد کو اُن کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے خمس مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۵۳ البیعة علی اقام الصلوٰة

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

۴۹۶ - حدثنا محمد بن المثنی قال نا یحیی قال حدثنا اسمعیل قال نا قیس عن جریر بن عبد الله قال بایعت النبی صلی الله علیه وسلم علی اقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والنصح لکل مسلم۔

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

باب ۳۵۴ الصلوٰة کفارة

نماز کفارہ ہے

۴۹۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفة قال کنا جلوسا عند عمر رضی الله عنه فقال ایکم یحفظ قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الفتنة قلت انا کما قاله قال انک علیه او علیها لجریء قلت فتنة الرجل فی اهله وماله وولده وجاره تکفرها الصلوٰة والصوم والصدقة والامر والنهی قال لیس هذا ارید ولکن الفتنة التی تموج کما یموج البحر قال لیس علیک منها باس یا امیر المؤمنین ان بینک وبینها بابا مغلقا قال ایکسر ام یفتح قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کما ان دون الغد اللیلة انی حدثته بحدیث لیس بالاغالیط فهبنا ان نسال حذیفة فامرنا مسروقا فساله فقال الباب عمر۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اُس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دُور کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح اُمڈ آئے گا۔ میں نے کہا، اے امیر المومنین! آپ کو اُس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا، کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا، ہاں جیسے تم رات کے بعد اگلی کل کو۔ میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ ؞

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: "نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں (۱۱: ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری اُمت کے لیے۔

باب ۳۵۵ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا ؞

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

۴۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي ؞

ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اور پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

باب ۳۵۶ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا ؞

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انہیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے۔

۵۰۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهَا الْخَطَايَا ؞

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابو حازم اور دراوردی، یزید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

باب ۳۵۷ فِي تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

نماز کو بے وقت پڑھنا

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں جانتا جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح ہو۔

عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَیْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِیْهَا ۔

عرض کی گئی کہ نماز بھی! فرمایا کیا وہ تم نے نہیں کیا جو اس میں کیا ہے۔

۵۰۲ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْ عُبَیْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ اَخِیْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ یَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْكِیْكَ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ شَیْئًا مِمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُیِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ نَحْوَهٗ ۔

زہری سے روایت ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اس طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے ـــــ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابو روّاد سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۵۸ اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ ۔

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

۵۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَیْهِ كَالْكَلْبِ وَاِذَا بَزَقَ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا یَتْفِلُ قُدَّامَهٗ اَوْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا یَبْزُقُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْزُقُ فِی الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ـــــ سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے ـــــ حمید نے حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

ف: ان دونوں حدیثوں میں بھی نمازی کو وہی حکم دیا گیا ہے جو حدیث ۳۹۳ سے ۴۰۳ تک کی گیارہ حدیثوں میں دیا گیا تھا۔ حدیث ۵۰۳ اور ۵۰۴ کا مفہوم سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۰۳ کا حاشیہ بھی ملاحظہ فرما لیا جائے۔

بَابٌ ۳۵۹ اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ ۔

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

۵۰۵ ۔ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

ایوب بن سلیمان، ابو بکر، سلیمان، صالح بن کیسان، عرج عبد الرحمن

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

۵۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ۔

۵۰۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ ۔

۵۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيٰى وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

بَابُ ۳۶۰ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ ۔

۵۰۹ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِي تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ

وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور نافع مولا عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ ٹھنڈی کرو، ٹھنڈی کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دو سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز ظہر کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے ــــــــ سفیان اور یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے

لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَفَيَّؤُ يَتَمَيَّلُ ؁

فرمایا، ٹھنڈی کرو، یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو ——— اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَیَّؤُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۵ سے ۵۰۹ تک کی پانچوں حدیثوں میں یہی حکم فرمایا گیا ہے کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو دوپہر کی گرمی میں نہ پڑھا جائے بلکہ دن کو ذرا ٹھنڈا ہو لینے دیا جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔

بَاب ۳۶۱ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ ؁

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ ؁

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھی۔

ف: یہ حدیث اِس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور کا صحابۂ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اِس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتا دوں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام اُن کے سوال پر بتانا نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت و دوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ اِن تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی فراوانی و وسعتوں کی جھلک سامنے آ جاتی ہے اور کوئی مسلمان اُن کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں انجام کار ہدایت اللہ ربّ العزّت کے ہاتھ میں ہے۔

۵۱۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اُس میں ساٹھ سے سَو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر یہ کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جاکر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں آپ مضائقہ نہ سمجھتے۔ پھر فرمایا کہ نصف رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا، پھر ایک دفعہ میں اُن سے ملا تو فرمایا، یا تہائی رات تک۔

۵۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، خالد بن عبد الرحمٰن، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

باب ۳۶۲ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

۵۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى ۔

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جابر بن زید نے) کہ ممکن ہے۔

باب ۳۶۳ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے نکلی نہیں ہوتی تھی۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی، اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

٥١٦ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ اَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ ؁

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں چمک رہی ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا ـــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

٥١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ؁

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والدِ محترم دونوں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدِ ماجد عرض گزار ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا جو مغرب کے متعلق فرمایا اور عشاء کی نماز میں تاخیر کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

٥١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ؁

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے۔ پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو اُنھیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

٥١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهٗ ؁

عثمان بن سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نمازِ عصر اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ؏

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا قباء جاتا تو اُن کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

۵۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ ؏

زہری کا سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھ لیا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل تھے۔

بَابٌ ۳۶۴ اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ ؏

نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ

۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلْتَ لَهٗ قَتِيْلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهٗ ؏

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اُس کے گھر والے اور مال برباد ہو گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یَتِرَکُمْ بہ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اُسے قتل کر دو یا اُس کا مال چھین لو۔

بَابٌ ۳۶۵ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ ؏

نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ

۵۲۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ غَزْوَةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؏

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ابو الملیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ایسے روز کہ بادل چھائے ہوئے تھے تو اُنھوں نے فرمایا، نمازِ عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

بَابٌ ۳۶۶ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ؏

نمازِ عصر کی فضیلت

۵۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا، عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور غروب ہونے سے پہلے سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو، پھر یہ پڑھا، پاکی بیان کر اپنے

ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ ۞

رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۵۰، ۳۹) اسماعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو اور انھیں فوت نہ ہونے دو۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر و نمازِ عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اُوپر چڑھ جاتے ہیں تو اُن کا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انھیں خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا! عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَاب ۳۶۷ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۞

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی نماز کو پوری کرے اور جب اُسے نمازِ فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی نماز کو پوری کرے۔

ف: جو نماز شروع کر دی اور معلوم ہوا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یا طلوع ہو رہا ہے تو وہ نماز پوری کر لی جائے اور اُسے درمیان میں توڑا نہ جائے۔ ہاں ایسی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے کہ کراہت کا وقت گزرنے کے بعد اُسے دوبارہ ادا کیا جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ

سالم بن عبداللہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: پہلی اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت۔ اہلِ توریت کو توریت دی گئی تو اُنھوں نے نصف دن تک کام کیا اور تھک گئے۔ اُنھیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہلِ انجیل کو انجیل دی گئی تو اُنھوں نے نمازِ عصر تک کام کیا اور تھک گئے انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروبِ آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! تو نے انھیں دو دو قیراط دئیے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے

قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ ؛

زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، بس جس کو جتنا چاہوں دُوں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ قَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلٰى أَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ فَعَمِلُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ ؛

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے کہ شام تک اُس کا کام کریں۔ پس اُنھوں نے نصف دن تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس نے دوسرے آدمی لگائے اور کہا کہ باقی دن پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ جب نمازِ عصر کا وقت ہُوا تو اُنھوں نے کہا: ہم نے اپنا کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور لوگ رکھے جنھوں نے باقی وقت کام کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ انھوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

بَابُ ۳۶۸ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ؛

نمازِ مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ مریض مغرب اور عشاء کو جمع کرلے۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ؛

ابوالنجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لوٹتا کہ وہ اپنے تیر کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے اور نمازِ عصر جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور نمازِ مغرب جب واجب ہو جاتی اور نمازِ عشاء کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آ رہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے

وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ ۞

۵۳۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۞

۵۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَّثَمَانِيًا جَمِيعًا ۞

بَاب ۳۶۹ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ ۞

۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ۞

بَاب ۳۷۰ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالْاِخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ

میں پڑھتے۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات رکعتیں جمع کر کے اور آٹھ رکعتیں جمع کر کے پڑھیں۔

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدو لوگ نمازِ مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں۔ (حضرت عبد اللہ مزنی نے) فرمایا کہ بدو لوگ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بھاری ہیں اور فرمایا: کاش! وہ جانتے کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بعد نمازِ عشاء کے" منقول ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ اس میں دیر کرتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء میں دیر کی اور بعض نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی اور حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر کیا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھلی عشاء میں تاخیر کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم

عُمَرُ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ۔

۵۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ۔

بَابُ ۳۷۱ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا ۔

۵۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ ۔

بَابُ ۳۷۲ فَضْلِ الْعِشَاءِ ۔

۵۳۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ ۔

۵۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، تم تو اپنی اسی رات کو دیکھتے ہو لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

عشاء کا وقت رہتا ہے جب لوگ جمع ہو جائیں خواہ تاخیر سے۔

محمد بن عمرو حسن بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء میں اکثر لوگ آجاتے تو جلدی اور تھوڑے آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

نمازِ عشاء کی فضیلت

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی اور یہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اہل مسجد سے فرمایا، تمہارے سوا کوئی زمین پر رہنے والا اس کے انتظار میں نہیں ہے

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والے بقیع بطحان میں اترے ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے۔ پس ہم میں سے ہر رات کو ایک آدمی باری باری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کے وقت حاضر ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حال میں پایا اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں

كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوْا إِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهٗ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

دیر کر دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور انھیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا، اپنی جگہ پر رہنا، بشارت ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، بے شک لوگوں میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ معلوم نہیں دونوں میں سے کونسا کلمہ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سُن کر خوش تھے۔

بَابُ ۳۷۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

۵۳۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا ؏

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو المنہال، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۷۴ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

۵۳۹ ـ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ؏

ایوب بن سلیمان، ابو بکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر نے آواز دی، نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

۵۴۰ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اس (نمازِ عشاء) میں تاخیر کر دی۔ یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں ہو، اور حضرت ابن عمر اس میں جلدی کرتے یا

غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ إِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰكَذَا ؛

تاخیر کرتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور غلبہ کی صورت ہیں اس سے پہلے سونے میں اندیشہ محسوس نہیں کرتے تھے ــــــ ابن جریج عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سُنا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔ بیدار ہوئے اور سو گئے۔ بیدار ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، نماز ــــ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء نے اُسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کر دی۔ پھر ان کے پورے سر کے ایک طرف رکھے اور انہیں ملا کر سر سے گزارا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے مل گیا جو کنپٹی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ نچوڑنے اور پکڑتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

بَابُ ٣٧٥ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا ؛

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تاخیر کو بہتر شمار فرماتے تھے۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ ؛

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کر دی پھر نماز پڑھ کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اس کے انتظار میں رہے ــــــ ابن مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب، حمید نے حضرت انس سے سُنا، گویا آج رات بھی میں آپ کی انگشتری کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ ٣٧٦ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ؛

نمازِ فجر کی فضیلت

۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَلَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا ؀

نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے تو انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ نے کہا، پس پاکی بیان کرو اپنی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے" ( ) ـــ امام ابوعبداللہ بخاری، ابن شہاب، اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے

٥٤٣ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ؀

ابو بکر بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا ــــ ابن رجاء، ہمام، ابو حمزہ کو ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے اسی طرح خبر دی۔

٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؀

اسحاق، حبان، ہمام، ابو حمزہ، ابو بکر بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَابُ ٣٧٧ وَقْتِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کا وقت

٥٤٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً ؀

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرَ مَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

۵۴۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھ سکوں۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا بند کیا تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عورتیں بھی مسجد میں آپ کے پیچھے مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام حالتِ زمانہ کے ساتھ تبدیل بھی ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اُس وقت نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے جبکہ بعض دیگر احادیث و آثار کے پیشِ نظر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھنا افضل ہے یعنی اجالے میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ائمہ مجتہدین کا یہ اختلاف صرف اس کی افضلیت میں ہے۔

واضح ہو کہ جن احادیث کے اندر اندھیرے میں نمازِ فجر پڑھنا وارد ہوا ہے وہ فعلی ہیں جبکہ اس امر کی قولی حدیث ایک بھی نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو کہ نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھا کرو یا یہ فرمایا ہو کہ اندھیرے میں نمازِ فجر ادا کرتے کا ثواب زیادہ ہے۔ ہاں متعدد صحیح، مرفوع اور متصل حدیثیں ایسی موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نمازِ فجر کو اجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ صحابۂ کرام کا بھی اسی پر اتفاق ہو گیا تھا کہ نمازِ فجر اجالے میں پڑھی جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۳۷۸ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً ۔

جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی

۵۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو اُس نے صبح کی نماز پالی اور

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ ۞

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نماز عصر پالی ۔

بَاب ۳۷۹ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً ۞

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی ۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۞

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اُس نے وہ نماز پالی ۔

بَاب ۳۸۰ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ۞

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے ۔

۵۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۞

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : میرے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے ۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا ۞

مسدد ، یحییٰ ، شعبہ ، قتادہ ، ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : مجھ سے مذکورہ حدیث کتنے ہی حضرات نے بیان کی ۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو ۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب سورج کا کنارا طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کردو ، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو ، یہاں تک کہ غائب ہو جائے ۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے ۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ

عُبید بن اسماعیل ، ابواُسامہ ، عُبیداللہ ، خبیب ، عبدالرحمٰن ، حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تجارتوں ، دو لباسوں اور دو نمازوں سے منع فرمایا ہے ۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک

۵۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ لَا اَنْهٰى اَحَدًا يُصَلِّيْ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ اَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ؎

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں اسی طرح نماز پڑھتا تھا جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کو رات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا جب بھی کوئی چاہے جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کریں۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۵۵۵ سے ثابت ہو رہا ہے کہ آفتاب طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اگر کسی نے بھول کر یعنی بے خبری میں ایسے وقت میں نماز پڑھ لی تو وہ واجب الاعادہ ہے، وہ ضرور دوبارہ پڑھی جائے۔ جن حدیثوں میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نمازِ فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نمازِ عصر کو پا لیا۔ واضح رہے کہ اس سے صرف فرضیت کا ادا ہونا مراد ہے ورنہ ایسے وقت پر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یعنی دوبارہ پڑھنی چاہیئے۔ یہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے جو اس مضمون کی جملہ احادیث کے پیش نظر بہترین اجتہادی فیصلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابُ ۳۸۳ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ

وَنَحْوِهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ؎

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا۔ کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے وفد نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُّثَقِّلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ؎

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گئے اور جب آپ پر نماز بھاری ہو گئی تو آپ اپنی نماز کا اکثر حصہ بیٹھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی اُمت پر بوجھ نہ بڑھ جائے اور آپ اُن کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ ؎

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، شیبانی، عبد الرحمٰن بن اسود، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلوت اور

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ یُّفْضِیْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ ؀

کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتمالِ صما یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینا اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹنا کہ شرمگاہ ننگی رہے اور منابذہ وملامسہ کے طریقۂ بیع سے منع فرمایا ہے۔

بَاب ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّی الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ؀

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُكُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ؀

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُنْدَعِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى تَغِیْبَ الشَّمْسُ ؀

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

۵۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ اَبَانَ یُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاهُ یُصَلِّیْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا یَعْنِی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ؀

حمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم ایک نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَیْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَیْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ؀

حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا یعنی فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

بَاب ۳۸۲ مَنْ لَّمْ یَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاَبُوْ هُرَیْرَةَ ؀

جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔ اسے روایت کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ نے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَعُھُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَۃً رَکْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَرَکْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ؕ

جلوت میں نہیں چھوڑا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَھِدَا عَلٰی عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْتِیْنِیْ فِیْ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ؕ

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اسی کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے عصر کے بعد نوافل پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نمازِ فجر اور نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں، ہاں نمازِ عصر کے بعد قضا نماز یا نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ضروری سمجھتے ہوں اور ممکن ہے کہ یہ چاروں حدیثیں انہوں نے اسی غرض سے پیش کی ہوں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ چاروں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشادات ہیں۔ ان کی بہترین شرح ان کا وہ ارشادِ گرامی ہے جس کو ابو داؤد شریف میں ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے تھے اور خود تو وصال کے روزے رکھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے ——— لہٰذا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کرنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۳۸۴ اَلتَّبْکِیْرُ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی ھُوَ ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ اَبَا الْمَلِیْحِ حَدَّثَہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ بُرَیْدَۃَ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ غَیْمٍ فَقَالَ بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُہٗ ؕ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو قلابہ، ابو الملیح سے روایت ہے کہ ہم ایک ابر آلودہ دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

باب ۳۸۵ اَلْاَذَانُ بَعْدَ ذَھَابِ الْوَقْتِ ؕ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

۵۶۵ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُکُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَھْرَہٗ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَغَلَبَتْہُ

عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کاش! آپ ہمارے ساتھ آرام فرماتے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا، میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پیٹھ لگالی۔ ان کی آنکھیں ان

عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ ثُمَّ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى ؎

پر غالب آئیں اور سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی نہیں ڈالی گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری طرف لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

بَاب ۳۸۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذِهَابِ الْوَقْتِ ؎

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی۔

۵۶۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ؎

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم بطحان کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

بَاب ۳۸۷ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ ؎

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے

اور اُسی نماز کو پڑھے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز بیس سال تک چھوڑے رکھی تو اُسی اکیلی نماز کو پڑھے۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي وَقَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ؎

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی کہ نماز قائم کرو میری یاد کے لیے (۲۰:۱۴)۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَاب ۳۸۸ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُولَى فَالْأُولَى

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

۵۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

مسدد، یحیٰی، ہشام، یحیٰی بن ابو کثیر، ابو سلمہ سے روایت ہے

هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ۔

باب ۳۸۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ ۔

۵۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۔

باب ۳۹۰ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

۵۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا

کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو سب وشتم کرنے لگے کہ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اُترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نمازِ مغرب پڑھی۔

عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔

السَّامِرُ السَّمَرُ سے ہے اور جمع السُّمَّارُ ہے اور السَّامِرُ یہاں جمع کی جگہ ہے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ والدِ محترم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز ـــــ ہو اُسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور نمازِ عصر اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء میں تاخیر کرنے کو آپ پسند فرماتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز سے ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔

قرۃ بن خالد سے روایت ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انھوں نے دیر کر دی یہاں تک کہ اُن کے اُٹھنے کا وقت ہو گیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ان ہمسایوں نے بلا لیا تھا۔ پھر ارشاد ہُوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں

يَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

گے جب تک بھلائی کے انتظار میں رہیں گے۔ قرہ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مَنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ ۞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دنیوی زندگی کے آخر میں نماز عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پشت پر ہیں اُن میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے غلطی ہوئی جو اس سو سال سے متعلقہ حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پشت پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

بَابُ ۳۹۱ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

۵۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِيْ وَأُمِّيْ وَلَا أَدْرِيْ هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِيْ وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ عُرِضُوْا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا لَكُمْ فَقَالَ وَاللهِ لَا

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ درویش آدمی تھے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والد ماجد اور والدۂ محترمہ اور مجھے (ابو عثمان کو) نہیں معلوم کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر وہیں رہے یہاں تک کہ نماز عشاء پڑھی گئی۔ پھر لوٹے اور وہیں رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام بھی فرمایا۔ پھر کچھ رات گزرے تشریف لائے۔ اُن کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ آئیں حالانکہ پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے بیوقوف! اور بھی سخت لفظ کہے اور فرمایا۔ کھاؤ تمہیں خوشگوار نہ ہو اور کہا کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے

أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ ؞

تو اس کے نیچے اس سے بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی رفیقۂ حیات سے فرمایا۔ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو اس سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی ان سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اس میں سے ان سب نے کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

بَابُ ٣٩٢ بَدْءِ الْأَذَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؞

٥٧٣ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ ؞

٥٧٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادِي لَهَا فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ

اذان کی ابتدا۔ ارشادِ ربانی ہے: جب تم نماز کے لیے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ انھیں عقل نہیں ہے (۵ : ۵۸) نیز فرمایا: جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۶۲ : ۹)

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جایا کرتے اور اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں جو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! کھڑے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ ۞

ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

بَابٌ ۳۹۳ اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی

اذان دو دو دفعہ ہے

۵۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ ۞

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلماتِ اذان دو دو دفعہ اور کلماتِ اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ یَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوۃِ بِشَیْءٍ یَّعْرِفُوْنَہٗ فَذَكَرُوْا اَنْ یُّوْرُوْا نَارًا اَوْ یَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ ۞

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انھوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے لوگ جان جائیں۔ بعض نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلماتِ اذان دو دو دفعہ اور کلماتِ اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

بَابٌ ۳۹۴ اَلْاِقَامَۃُ وَاحِدَۃٌ اِلَّا قَوْلَہٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۞

کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَكَرْتُہٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ ۞

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے۔

بَابٌ ۳۹۵ فَضْلِ التَّاْذِیْنِ

اذان کہنے کی فضیلت

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ فَاِذَا قَضَی النِّدَاءَ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قَضَی التَّثْوِیْبَ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو دوڑتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بَابٌ ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ وَ

بلند آواز سے اذان کہنا

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا

حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اذان صاف کہو صرف

فَاَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۳۹۷ مَا یُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ یَكُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَانْتَهَیْنَآ اِلَیْهِمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَّكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْٓا اِلَیْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِیْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّآ اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ۔

باب ۳۹۸ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِیَ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

ایک طرف ہو جاؤ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری مازنی والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آذان کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے روز اُس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی۔

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو صبح تک رُکے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری طرف اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا۔ محمد، خدا کی قسم محمد اور فوج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو کہا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

جب اذان سُنے تو کیا کہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے

عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ۔

روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ۔ تک وہی کہتے سُنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

۵۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۔

اسحاق، وہب بن جریر ہشام نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ ہمارے بعض بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ سُن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سُنا۔

بَاب ۳۹۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ ۔

اذان کے بعد کی دعا

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

علی بن عیاش، شعیب بن ابو حمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سُن کر یہ دعا کرے: "اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑے کرنا" تو اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

ف: قرآنِ کریم میں پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

یہ مقام محمود میدانِ محشر میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام مقربینِ بارگاہ الٰہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پہ آپ کو دیکھ کر سب اوّلین وآخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر درِ شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعتِ کبریٰ ہے اور اس مقام پر صرف رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اور کل بھی۔ آج تقرری ہو چکی ہے اور کل کو میدانِ محشر میں اس کا ظہور ہوگا۔ آپ کی شفاعتِ کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب کشا نہیں ہوسکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو بخشوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کرسکیں گی۔

جب آپ شفاعتِ کبریٰ کرکے درِ شفاعت کھول دیں گے۔ تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمتِ الٰہیہ کے تحت اُسی کے فضل وکرم کے اسباب ہوں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد مذکورہ الفاظ

میں دعا کریں گے اُن کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے اپنی دولتِ ایمان سلامتی کے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ جو خوش نصیب آپ کو شفیع المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہو گا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِیْبِكَ۔

بَاب ۴۰۰ الْاِسْتِهَامِ فِي الْاَذَانِ وَيُذْكَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ ۔

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا

مذکور ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بَاب ۴۰۱ الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي اَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يَّضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ ۔

اذان کے دوران باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں مضائقہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے دن میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر پہنچا تو آپ نے اُسے اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا، ایسا اُس (حضور) نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

بَاب ۴۰۲ اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ ۔

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ ۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُم مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

باب ۴۰۳ الاذان بعد الفجر

۵۸۸۔ حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال اخبرتنی حفصة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان اذا اعتكف المؤذن للصبح وبدا الصبح صلی ركعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوة ؕ

۵۸۹۔ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة عن عائشة رضی الله عنها كان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی ركعتین خفیفتین بین النداء والاقامة من صلوة الصبح ؕ

۵۹۰۔ حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فكلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مكتوم ؕ

باب ۴۰۴ الاذان قبل الفجر

۵۹۱۔ حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زهیر قال حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنعن احدكم او احدا منكم اذان بلال من سحوره فانه یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قائمكم ولینبه نائمكم ولیس ان یقول الفجر او الصبح وقال باصابعه ورفعها الی فوق وطاطا الی اسفل حتی یقول هكذا وقال زهیر بسبابتیه احدهما فوق الاخری ثم مدها عن یمینه وشماله ؕ

۵۹۲۔ حدثنی اسحاق قال اخبرنا ابو اسامة قال عبید الله حدثنا عن القاسم بن محمد عن عائشة وعن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وحدثنی یوسف ابن عیسی قال حدثنا الفضل قال حدثنا عبید الله بن عمر عن القاسم بن

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نمازِ فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان نہدی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور تمہارا سونے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ انھیں اوپر اُٹھایا پھر نیچے لے آئے۔ یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر انھیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا۔

اسحاق، ابو اسامہ، عبید اللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ۞

بَابٌ ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۵۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ ۞

۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ ۞

بَابٌ ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ ۞

۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ ۞

بَابٌ ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ ۞

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ

نے فرمایا، بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بُریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا، دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

عمرو بن عامر انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان واقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا ــــ عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد، شعبہ، سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان واقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

جو اقامت کا انتظار کرے

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے، نمازِ فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

اذان واقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے۔

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ ؎

بَاب ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ ؎

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰٓى اَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَ عَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ؎

بَاب ۴۰۹ الْاَذَانِ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ ؎

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ؎

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ؎

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

کے درمیان نماز ہے۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیق تھے جب آپ نے اہل و عیال کی طرف ہمارا رجحان دیکھا تو فرمایا: واپس جاکر گھر والوں میں رہو۔ انھیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور اسی طرح عرفات و مزدلفہ میں اور مؤذن کا اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں ہوتا ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا، ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر میں نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ؎

ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی
ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پو
ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا او
اُنہیں دینی تعلیم دینا اور اُنہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے
رہیں یا نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے
جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے
جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى أَثَرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ ؎

نافع سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی ا
تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان کہی۔ پھر فرمایا: اپنی رہائش گاہ
میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو
دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ
سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کیا جاتا تھا۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ؎

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادیٔ ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال
حاضر بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر
نکلے اور اُسے ابطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

باب ۴۲۱ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ

يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ ؎

کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے اور کیا اذا
میں کسی طرف دیکھے۔ حضرت بلال کے متعلق منقول ہے کہ اُنھوں
دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر کانوں میں انگلیا
نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں
مضائقہ نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے اور
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ کا
ذکر کیا کرتے تھے۔

٦٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ۔

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر اُدھر کر رہے تھے۔

باب ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ يَقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔ ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

٦٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ۔

عبداللہ بن قتادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سُنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا، ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کر لو۔

باب ۴۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا قَالَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٦٠٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــــ زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

باب ۴۱۳ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ ۔

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔

بَابٌ ۴۱۴ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے۔

۶۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ تَابَعَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ ۔

ابونعیم، شیبان، یحیٰی، عبداللہ بن ابو قتادہ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہُوا کرو، یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے ــــ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں کے مطابق جب اقامت شروع ہوجائے مقتدی بیٹھے رہیں یہاں تک کہ امام کو دیکھ لیں۔ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو احناف کے نزدیک امام اور مقتدی سب بیٹھے رہیں اور انہیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کھڑے ہونا چاہیے خیال رہے کہ اس بیٹھے رہنے کے باعث صفوں کے سیدھی ہونے میں فرق نہیں رہنا چاہیے کیونکہ صفوں کا سیدھا رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابٌ ۴۱۵ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ

کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟

۶۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جاچکی تھی اور صفیں درست کرلی گئی تھیں۔ آپ اپنے مصلے پر کھڑے ہوگئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے انتظار میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اور اسی طرح رہنا۔ یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

بَابٌ ۴۱۶ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ انْتَظَرُوا

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔

۶۰۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ ۔

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کرلی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور لوٹ گئے۔ غسل کرکے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

بَابٌ ۴۱۷ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

۶۱۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّآئِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ؞

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غزوہ خندق کے روز حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں اب تک نماز نہیں پڑھ سکا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اُس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطار کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ تو میں نے بھی نہیں پڑھی، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطحان کی طرف اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نمازِ عصر پڑھی اور پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

بَاب ۴۱۸ اَلْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ ؞

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آ جائے۔

٦١١ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ؞

ابومعمر عبداللہ بن عمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صُہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں ایک آدمی سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے۔

بَاب ۴۱۹ اَلْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ؞

اقامت کے وقت باتیں کرنا

٦١٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتَ نِ الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بَعْدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ؞

حُمید سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ اُنھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

بَاب ۴۲۰ وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهٗ عَنِ الْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَّمْ يُطِعْهَا ؞

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔ حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اُسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اُس کا کہنا نہ مانے۔

٦١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِّيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دُوں، پھر نماز کا حکم دُوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دُوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

إِلَىٰ رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۔

گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان [illegible] اگر اُن میں سے کوئی جانتا کہ اُسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں مل[illegible] تو ضرور نمازِ عشاء میں شامل ہوتا۔

بَابٌ (۴۲) فَضْلِ صَلَوٰةِ الْجَمَاعَةِ وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَىٰ مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَىٰ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّىٰ جَمَاعَةً ۔

باجماعت نماز کی فضیلت۔ اسود سے جب جماعت [illegible] جاتی تو دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں [illegible] جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انھوں نے اذان و اقامت [illegible] کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوٰةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوٰةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی [illegible] تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فر[illegible] باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت [illegible] ہے۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَوٰةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوٰةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن الہاد، عبدالرحمٰن بن خباب [illegible] حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ باجماعت نماز کو [illegible] تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوٰةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَىٰ صَلَوٰتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَّعِشْرِينَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَوٰةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوٰةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَوٰةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز سے [illegible] اُس کی اپنے گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے [illegible] اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف [illegible] نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے [illegible] بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا [illegible] ہے۔ جب نماز پڑھ لے تو فرشتے برابر اُس کے لیے دعا کرتے رہتے [illegible] ہیں جب تک نماز کی جگہ پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے [illegible] اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ [illegible] برابر نماز میں شمار ہوتا ہے۔

ف: اس حدیث میں چار باتوں کا ذکر ہے: ——— (۱) مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار کی نسبت ۲۵ گنا زیادہ ہے ——— (۲) نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کا ہر قدم پہ ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف

کر دیا جاتا ہے ــــــ (۳) آدمی اُتنی دیر بھی نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جتنی دیر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے ــــــ (۴) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ــــــ ان آخری دو باتوں کی بشارت حدیث ۶۲۴ میں بھی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں ہے کہ فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

باب ۴۲۲ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِیْ جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر کو با جماعت پڑھنے کی فضیلت

۶۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ؁

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ با جماعت نماز کو تمہارے تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے اور نمازِ فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (۱۷: ۷۸)

شعیب نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اسے ستائیس گُنا فضیلت حاصل ہے۔

۶۱۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا ؁

عمر بن حفص، اُن کے والد ماجد، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ خدا کی قسم میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین میں سے کسی چیز کو نہیں دیکھتا سوائے اِس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَّالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ ؁

محمد بن العلاء، ابواسامہ، بُرید بن عبداللہ، ابوبُردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو زیادہ دُور سے آتے ہیں، پھر جو اُن کی نسبت دُور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔

باب ۴۲۳ فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَى الظُّهْرِ

ظہر کو اول وقت پڑھنے کی فضیلت

۶۲۰ - حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ؂

باب ۴۲۴ احْتِسَابِ الْآثَارِ ؂

۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُ الْمَشْيِ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ ؂

باب ۴۲۵ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

۶۲۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ ؂

باب ۴۲۶ اثْنَانِ وَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

نے اس فعل کو قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔ پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں۔ طاعون سے، پیٹ کی بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔ فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور لوگ جانتے کہ اول وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

قدموں پر ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— دوسری روایت میں یہ بھی ہے جو ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے منتقل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آ بسیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں لہٰذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— مجاہد نے فرمایا کہ آثار گم سے مراد اُن کے زمین پر چلنے کے نشانات ہیں۔

نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر اُنھیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں۔

مسدد، زید بن زُریع، خالد، ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

باب ۴۲۷ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور وضو نہ ٹوٹے کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ سے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور اسی سبب سے جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت بلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں، ایک دفعہ آپ نے نصف رات تک نمازِ عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

ف: اِس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ گویا میں اب بھی حضور کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ اس مضمون کی متعدد حدیثیں ہیں جن میں مذکور ہے صحابۂ کرام نے آپ کی بعض چیزوں یا بعض اداؤں کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہوا تھا کیوں

نہ ہو جبکہ محبوب کی تو ہر چیز اور ہر ادا پیاری ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ اُس محبوب کا ہے۔ جو ایک جانب ساری کائنات کا محبوب ہے اور دوسری جانب خالق کائنات کا بھی محبوب ہے۔ جس کی طرف ہر وقت خدا بھی متوجہ رہتا ہے اُس کی طرف ہر مُحب صادق کیوں نہ متوجہ رہے گا۔ اسی لیے عُشاق کہتے رہتے ہیں۔

تیرے سوا خیال نہی ہیں ترے نثار
سمجھا نہ کوئی دیدۂ گریاں کی گفتگو

بَاب ۴۲۸ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَّاحَ

اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ ۔

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

بَاب ۴۲۹ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکِ بْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَھْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ مَالِکُ بْنُ بُحَیْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا وَّقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِہِ النَّاسُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَہٗ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَۃَ فِیْ مَالِکٍ وَّقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِکٍ ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے ــــ عبدالرحمٰن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی سے سُنا جن کو حضرت مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جا چکی تھی کہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں نے اُسے گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا صبح کی چار، صبح کی چار ــــ متابعت کی اس کی غُندر اور معاذ نے شعبہ سے حدیث مالک کی اور روایت کی ابن اسحاق، سعد نے حضرت عبداللہ بن بُحینہ سے اور روایت کی حمّاد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے۔

بَاب ۴۳۰ حَدِّ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّشْھَدَ الْجَمَاعَۃَ

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

۶۲۹ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا ۞

اسود سے روایت ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عظمت کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہوتے پر اذان کہی گئی۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر رحم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی۔ سہ بارہ فرمانے پر ارشاد ہُوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی مرض کے باعث آپ کے پیروں کو زمین سے مس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو لایا گیا تو اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابوبکر نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدا میں؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اس کے بعض کو روایت کیا ابو داؤد شعبہ نے اعمش سے۔ ابو معاویہ نے یہ بھی کہا۔ آپ حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۞

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ پیر زمین سے مس ہو رہے تھے، جو حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اُس کا حضرت ابن عباس سے ذکر کیا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا؟ میں عرض گزار ہُوا، نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

باب ۴۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ

بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے

أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ ۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۴۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ ۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلٰى رُكَبِكُمْ ۔

۶۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ

کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا۔ "سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو"۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبھی اندھیرا اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں، پس یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کرلوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ اُنھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

کیا جو حاضر ہو جائیں امام اُنھیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟

عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب کہ وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر پہنچا کہ اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ۔ کہو پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انھیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا ــــ حماد، عاصم، عبد اللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں تھڑے ہوئے آؤ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا، بادل آیا، بارش ہوئی، یہاں تک کہ چھت ٹپکنے

جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ۞

لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

۶۳۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهٗ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ ۞

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی پس آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا پس آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اُسی روز۔

بَابُ ۴۳۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ ۞

جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے حضرت ابن عمر پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کرلے اور نماز کی طرف اُس وقت متوجہ ہو جب اُس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ ۞

مسدد، یحییٰ، ہشام اِن کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

۶۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نمازِ مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھا لو اور کھاتے میں جلدی نہ کرنا۔

۶۳۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اُس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز میں نہ جاتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

يَأْتِيَهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَّوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ ۞

ہوجاتے اور وہ امام کی قرأت سُنتے رہتے تھے ــــ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوچکی ہو ــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدنی ہیں۔

باب ۴۳۴ اِذَا دُعِيَ الْاِمَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَا يَاْكُلُ ۞

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو۔

۶۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ۞

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری نیچے ڈال دی۔ پس نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہ کیا۔

ف: اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں جن سے واضح ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے کے لیے صرف کلی کرلینا کافی ہے۔ جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوجاتا ہے وہ حدیثیں اِن حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ ۞

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے۔

۶۴۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ۞

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

باب ۴۳۶ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهٗ ۞

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نمازیں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ۞

بَاب ۴۳۷ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ۞

۶۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

۶۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ

کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اسی طرح پڑھاؤں ہیں (ایوب) نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انھوں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو انھوں (حضرت ابوبکر) نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نماز پڑھائی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجیے کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری میں نماز پڑھایا کرتے حتیٰ کہ

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَّوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وصال فرمایا۔ یہاں تک کہ جب پیر کا روز ہُوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریزی فرمائی ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ از راہ مسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہیں۔ پس حضرت ابوبکر ہٹنے لگے کہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی روز وصال فرمایا۔

۶۴۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّتَقَدَّمَ وَاَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے کو پکڑ کر اٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرۂ انور ظاہر ہُوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے شاندار معلوم ہُوا ہو، جو ہم پر ظاہر ہُوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

۶۴۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قِيْلَ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَّمَعْمَرٌ عَنْ زُهْرِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حمزہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز کے متعلق عرض کی گئی۔ فرمایا:۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رونا غالب آجائے گا۔ فرمایا: اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں۔ فرمایا کہ اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو ـــــ متابعت کی ہے اس کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عُقیل اور معمر، زہری، حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابٌ ۴۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ ؕ

۶۴۷ ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَمَنْ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ ؕ

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ اُنھیں نماز میں پڑھاتے رہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے۔ کیا اُس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۶۴۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں، پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ اندر گھسے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجائیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں ادھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو اُنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آملے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی اسْتَوٰی فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا کَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّہٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ ۔

آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابوقحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا، جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

بَابٌ ۴۳ اِذَا اسْتَوَوْا فِی الْقِرَاءَۃِ فَلْیَؤُمَّہُمْ اَکْبَرُہُمْ ۔

جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے۔

۶۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَہٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰی بِلَادِکُمْ فَعَلَّمْتُمُوْہُمْ مُرُوْہُمْ فَلْیُصَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا حِیْنَ کَذَا وَصَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ ۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس روز کے قریب رہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو اُنھیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

بَابٌ ۴۴ اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا فَاَمَّہُمْ ۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ اسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا ۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا۔ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں! پس میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

بَابٌ ۴۵ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بِالنَّاسِ وَہُوَ جَالِسٌ وَّقَالَ

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھالے

ابن مسعود اذا رفع قبل الامام یعود فیمکث بقدر ما رفع ثم یتبع الامام وقال الحسن فیمن یرکع مع الامام رکعتین ولا یقدر علی السجود یسجد للرکعة الآخرة سجدتین ثم یقضی الرکعة الاولی بسجودها وفیمن نسی سجدة حتی قام یسجد ۔

تو لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے ۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرلے اور پہلی رکعت کو اس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے ۔

۶۵۱ - حدثنا احمد بن یونس قال اخبرنا زائدة عن موسی بن ابی عائشة عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة قال دخلت علی عائشة فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی الله علیه وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا وهم ینتظرونک یا رسول الله قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لینوء فاغمی علیه ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا وهم ینتظرونک یا رسول الله قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لینوء فاغمی علیه ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا هم ینتظرونک یا رسول الله قال ضعوا لی ماء فی المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لینوء فاغمی علیه ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا هم ینتظرونک یا رسول الله والناس عکوف فی المسجد ینتظرون النبی صلی الله علیه وسلم لصلوة العشاء الآخرة فارسل النبی صلی الله علیه وسلم الی ابی بکر بان یصلی بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرک ان تصلی بالناس فقال ابو بکر وکان رجلا رقیقا یا عمر صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلک فصلی ابو بکر تلک الایام ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بین رجلین احدهما

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ۔ کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی ؟ فرمایا ، کیوں نہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا کیا ۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی ؟ ہم نے عرض کی ، نہیں بلکہ یا رسول اللہ ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو ۔ ہم نے یہی کیا تو غسل فرمایا ۔ پھر جانا چاہا تو بیہوش ہو گئے ۔ افاقہ ہوا تو فرمایا ، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ؟ ہم نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو ۔ پس اٹھے اور غسل فرمایا پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے ۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا ، کیا لوگ نماز پڑھ چکے ؟ ہم نے عرض کی ، نہیں ، یا رسول اللہ ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لیے انتظار کر رہے تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کے لیے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ قاصد نے آکر بتایا جو نرم دل تھے انھوں نے کہا ، اے عمر ! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ حضرت عمر نے ان سے کہا ، آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں ۔ پس ان دنوں میں حضرت ابو بکر نے نماز پڑھائی ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے ۔ اور حضرت ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ۔ جب حضرت ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو ۔ دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دیا ۔ پس حضرت ابو بکر نبی کریم

الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔

٦٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

٦٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔

عُبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کی۔ کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انھوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ کیا اُنھوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانۂ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اُس سے گر پڑے اور دائیں پہلو میں رگڑ آگئی۔ پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو

امام ابوعبداللہ بخاری نے حُمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے دوران کی

فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَّمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۴۳ مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ۔

باب ۴۴۴ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ۔

باب ۴۴۵ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انھیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اُس وقت ہم میں سے کوئی ایک پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اُٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذکوان نامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولد الزنا، اعرابی کا اور نابالغ لڑکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی وجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قباء کی ایک بستی ہے

عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ ۔

بَاب ۴۴۶ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ ۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ۔

بَاب ۴۴۷ إِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا ۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور ان کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کرلی۔

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اُس کا وبال اُن پر ہو گا۔

مفتون اور بدعتی کی امامت۔ حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر۔ کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زُہری، حُمید بن عبدالرحمٰن، عُبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے، فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ نیک کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے الگ رہو۔ زُبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک درست نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ اِس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ابوالتیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي ذَرٍّ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ؞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

بَابُ ۴۴۸ يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهٖ سَوَاءً اِذَا كَانَا اثْنَيْنِ ؞

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ؞

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خرّاٹے سُنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

بَابُ ۴۴۹ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ اِلٰى يَمِيْنِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُمَا ؞

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِيْ كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس رات ہمارے پاس تھے۔ پس آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پس آپ نے تیرہ ۱۳ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے یہاں تک کہ خرّاٹے لیے اور آپ جب سوتے تو خرّاٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ عمرو، بکیر، کُریب سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابُ ۴۵۰ اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَّؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ ؞

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عبد اللہ بن سعید بن جُبیر کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ

عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ وَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ۞

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابُ ۴۵۱ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلّٰى ۞

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا ۞

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے ۔۔۔ محمد بن بشار غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انھوں نے نماز عشاء پڑھائی اور اُس میں سورۃ البقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے دُکھ ہُوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

بَابُ ۴۵۲ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ۞

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔

۶۶۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۞

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہُوں جو ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیئے کیونکہ اُن میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

بَابُ ۴۵۳ اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۞

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَ الْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ ؏

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طول دے۔

بَابٌ ۴۵۴ مَنْ شَکٰی اِمَامَہٗ اِذَا طَوَّلَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا یَا بُنَیَّ ؏

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ ابواُسید نے فرمایا، اے بیٹے! تم نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی ہے۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الْفَجْرِ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فُلَانٌ فِیْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُہٗ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَةٍ کَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُّنَفِّرِیْنَ فَمَنْ اَمَّ مِنْکُمُ النَّاسَ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَہُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ؏

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ یارسول اللہ! میں نمازِ فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا، اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند بھی ہوتا ہے۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَیْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّیْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا یُّصَلِّیْ فَتَرَكَ نَاضِحَہٗ وَاَقْبَلَ اِلٰی مُعَاذٍ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اَوِ النِّسَآءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَہٗ اَنَّ مُعَاذًا نَّالَ مِنْہُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَا اِلَیْہِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَوْ قَالَ اَفَاتِنٌ اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّیْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَاِنَّہٗ یُصَلِّیْ وَرَآءَكَ الْکَبِیْرُ وَالضَّعِیْفُ وَذُو الْحَاجَةِ اَحْسِبُ هٰذَا فِی الْحَدِیْثِ وَتَابَعَہٗ سَعِیْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ وَّمِسْعَرٌ وَّالشَّیْبَانِیُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَّعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مِقْسَمٍ وَّاَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَاَ مُعَاذٌ فِی الْعِشَآءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَہُ الْاَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ ؏

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اُونٹوں کو لے کر آرہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا اُسے حضرت معاذ نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ اُس نے اپنے اُونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی طرف بڑھا۔ انہوں نے سورۂ البقرہ یا سورۃ النساء پڑھی۔ وہ چلا گیا اور اُسے معلوم ہُوا کہ اس سے حضرت معاذ کو دُکھ ہوا ہے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو، یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسعر اور شیبانی نے ____ عمرو اور عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ نے نمازِ عشاء میں سورۃ البقرہ پڑھی تھی ____ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے محارب سے۔

باب ۴۵۵ الایجاز فی الصلوٰۃ واکمالہا

۶۶۸ - حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزیز عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوجز الصلوٰۃ ویکملہا ۔

باب ۴۵۶ من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی ۔

۶۶۹ - حدثنا ابراھیم بن موسی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم فی الصلوٰۃ ارید ان اطول فیہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی کراھیۃ ان اشق علی امہ تابعہ بشر بن بکر وبقیۃ وابن المبارک عن الاوزاعی ۔

۶۷۰ - حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنا شریک بن عبد اللہ قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء امام قط اخف صلوٰۃ ولا اتم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافۃ ان تفتن امہ ۔

۶۷۱ - حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید قال حدثنا قتادۃ ان انس بن مالک حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ

۶۷۲ - حدثنا محمد بن بشار قال انا ابن عدی عن سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لادخل فی الصلوٰۃ فارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ وقال موسی حدثنا ابان ح

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے ۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ، ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف دوں ___ متابعت کی ہے اس کی بشر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے ۔

شریک بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے اس ڈر سے کہ اس کی والدہ آزمائش میں پڑ جائے گی ۔

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو جو تنگی ہوگی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو مختصر کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تنگی ہوگی

موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَابٌ ۴۵۷ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا ؛

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ؛

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایّوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور اُنھیں نماز پڑھاتے۔

بَابٌ ۴۵۸ مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ ؛

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سُنائے

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَّقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں آپ کا وصال ہُوا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سُنا سکیں گے۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو ہٹنے لگے۔ اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر ہٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سُنا رہے تھے۔— متابعت کی اس کی محاضر نے اعمش سے۔

بَابٌ ۴۵۹ الرَّجُلُ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَيَاْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَاْمُوْمِ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ؛

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس ماموم کی اقتدا کریں

منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

حاضر ہوئے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سُنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سُنا نہ سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے پیر زمین سے مس ہو رہے تھے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۴۶ هَلْ يَاْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ ۔

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں! لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا اُن سے لمبا۔

---

۶۷۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ؁

فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابُ ۴۶۱ اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ اَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ؁

جب امام نماز میں روئے

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سُنی اور میں آخری صف میں تھا، وہ پڑھ رہے تھے، میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سُنا نہیں سکیں گے حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سُنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ مجھے آپ سے بھلائی نہیں پہنچی۔

ف: یہ واقعہ کسی قدر کمی یا بیشی کے ساتھ حدیث ۶۴۲، ۶۴۸، ۶۵۱، ۶۷۴ اور ۶۷۵ میں بھی گزر چکا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابۂ کرام کا اپنی موجودگی میں امام مقرر فرما دیا تھا تو آپ کے بعد ان کی امامت کا کون انکار کر سکتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اوّل اور جانشین رسول ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۴۶۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا ؁

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ

ابوالولید ہشام بن عبد الملک، شعبہ، عمرو بن مُرّہ، سالم بن ابوالجعد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

تمہارے چہروں کو اُلٹ دے گا۔

۶۸۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن صُہَیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

باب ۴۶۳ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ ۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

۶۸۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَنَا مُطَوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

حُمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرۂ انور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

باب ۴۶۴ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف

۶۸۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید یہ ہیں۔ ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر میں کیا ہے تو ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

باب ۴۶۵ إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

۶۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے لہٰذا اُس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

بَابٌ ۴۶۶ اِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهُ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برعکس آج تک ہماری کونسی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے ۔ عتبہ بن عُبید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

بَابٌ ۴۶۷ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ

صف میں کندھے سے کندھا اور قوم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا۔ میں نے اپنوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

۶۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

بَابٌ ۴۶۸ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهُ اِلٰى يَمِيْنِهِ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۶۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاؤُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا

باب ۴۶۹ المرأة وحدها تكون صفا

۶۸۸ - حدثنا عبد الله ابن محمد قال ثنا سفين عن اسحق عن انس ابن مالك قال صليت انا و يتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم و امي ام سليم خلفنا ۔

باب ۴۷۰ ميمنة المسجد والامام ۔

۶۸۹ - حدثنا موسى قال نا ثابت بن يزيد نا عاصم عن الشعبي عن ابن عباس قال قمت ليلة اصلي عن يسار النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي او بعضدي حتى اقامني عن يمينه وقال بيده من ورائي ۔

باب ۴۷۱ اذا كان بين الامام وبين القوم حائط او سترة وقال الحسن لا باس ان تصلي وبينك وبينه نهر وقال ابو مجلز يأتم بالامام وان كان بينهما طريق او جدار اذا سمع تكبير الامام ۔

۶۹۰ - حدثنا محمد بن سلام قال نا عبدة عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام اناس يصلون بصلوته فاصبحوا فتحدثوا بذلك فقام ليلة الثانية فقام معه اناس يصلون بصلوته صنعوا ذلك ليلتين او ثلثا حتى اذا كان بعد ذلك جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج فلما اصبح ذكر ذلك الناس فقال اني خشيت ان تكتب عليكم صلوة الليل ۔

باب ۴۷۲ صلوة الليل ۔

۶۹۱ - حدثنا ابراهيم ابن المنذر قال نا ابن ابي فديك قال نا ابن ابي ذئب عن المقبري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة ان النبي صلى الله

عورت تنہا بھی صف ہے

عبد اللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

مسجد اور امام کے دائیں جانب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو۔

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو مجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سُنتا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھنے لگے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا میں ڈرا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذئب، مقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوا وَرَاءَهُ ؁

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنالی۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهِ لَيَالِيَ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حجرہ تیار کروایا ، میرے خیال میں اُنھوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھنے۔ پس آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو اُن کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ، میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے ـــ عثمان ، وُہیب ، موسیٰ ابوالنضر ، بُسر ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۴۷۳ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ؁

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ؁

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہوگیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی پھر سلام پھیر کر فرمایا ، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آگئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی ، پھر فارغ ہوئے تو فرمایا ، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ؕ

کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابٌ ۴۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَآءً ؕ

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ؕ

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو انھیں پہلے کی طرح اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہ کرتے۔

بَابٌ ۴۷۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ ؕ

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ؕ

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مالک بن حویرث

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰی مَالِكَ بْنَ الْحُوَیْرِثِ اِذَا صَلّٰی كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا

باب ۷۶ اِلٰی اَیْنَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ

۶۹۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِیْرَ فِی الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ یُكَبِّرُ حَتّٰی یَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ؞

باب ۷۷ رَفْعِ الْیَدَیْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ ؞

۷۰۰ - حَدَّثَنَا عَیَّاشُ ابْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؞

باب ۷۸ وَضْعِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ ؞

۷۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا یَنْمِیْ ذٰلِكَ اِلَی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے۔ ابو حُمید نے اپنے ساتھیوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اُٹھائے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اُس وقت جب کہ سجدوں سے سر اُٹھایا۔

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں ——— ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

جاتا ہے۔

بَاب ۴۷۹ اَلْخُشُوْعُ فِی الصَّلٰوۃِ ۔

نماز میں خشوع

۷۰۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا وَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ وَرَآءَ ظَھْرِیْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ۔

ف: یہ مضمون کچھ کمی بیشی کے ساتھ حدیث ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۶ اور ۷۰۳ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع و خضوع واضح رہے کہ رکوع تو جسمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت ہوتی ہے معلوم ہوا تو سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو ظاہری اعمال پوشیدہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں ——— اس مضمون کا تفصیلی حاشیہ حدیث ۴۰۴ کے نیچے گزر چکا ہے، مزید وہاں سے ملاحظہ فرما لیا جائے۔

۷۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ بَعْدِیْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَھْرِیْ اِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم، میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

بَاب ۴۸۰ مَا یَقْرَأُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ ۔

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۷۰۴ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. سے شروع کیا کرتے تھے۔

۷۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَۃُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَۃِ اِسْکَاتَۃً قَالَ اَحْسِبُہٗ قَالَ ھُنَیَّۃً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے، میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ ذرا سی دیر۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دور مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے

خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ○

یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

باب (۴۸۱)

۷۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّی الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوِ اجْتَرَاْتُ عَلَیْهَا جِئْتُکُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ اَقْطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّی النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا لَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْکُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَشِیْشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ ○

حضور کی نماز کا عالم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ جنت مجھ سے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے دوزخ نزدیک کی گئی یہاں تک کہ میں نے کہا۔ اے رب! کیا میں ان کے ساتھ ہوں۔ اس میں ایک عورت دیکھی میرے (نافع کے) خیال میں انہوں نے فرمایا۔ جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا۔ اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا۔ زمین کے کیڑے مکوڑے۔

باب (۴۸۲) رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ ○

نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے نماز کسوف میں جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

۷۰۷ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاکَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِهٖ ○

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا! فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۰۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا

حجاج، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

ابو اسحاق قال سمعت عبد الله بن يزيد يخطب قال
حدثنا البراء وكان غير كذوب انهم كانوا اذا صلوا
مع النبي صلى الله عليه وسلم فرفع رأسه من الركوع
قاموا قياما حتى يرونه قد سجد ؛

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جھوٹے نہ تھے، وہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے
سر اُٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ
سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

٧٠٩ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن زيد
بن اسلم عن عطاء ابن يسار عن عبد الله بن عباس
قال خسفت الشمس على عهد النبي صلى الله عليه
وسلم فصلى قالوا يا رسول الله رايناك تناولت شيئا
في مقامك ثم رايناك تكعكعت فقال اني رايت
الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم
منه ما بقيت الدنيا ؛

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج
کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی! پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے
ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اُس میں سے ایک خوشہ پکڑنے
لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک
کھاتے رہتے۔

ف: اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے اندر بھی پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اُس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دُور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے، اسی طرح دُور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرمایا کرتے تھے اور اب بھی ساری دنیا کفِ دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسرے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اُس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے اُس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لاتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگا لیا جائے کہ اُمّتِ محمدیہ اُس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھا چکی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اُس ٹہنی میں اِس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے جتنے اُمّتِ محمدیہ اب تک کھا چکی۔ محبوبِ پروردگار (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس ٹہنی کو توڑ کر لانے لگے تھے۔ کیا اِس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقتِ مصطفیٰ کا اندازہ کر سکتا ہے؟ ــــ سبحان اللہ!

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے، کیا دیکھے

٧١٠ - حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا فليح
قال حدثنا هلال ابن علي عن انس ابن مالك قال

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا ؛

نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوکر قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دیکھا دونوں کو ان کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔

باب ۴۸۳ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ؛

علی بن عبداللہ، یحیٰی بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ باز آجائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

باب ۴۸۴ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ ؛

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا

۷۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ؛

مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے والد ماجد، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔

۷۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ فرمایا کہ نقوش نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

باب ۴۸۵ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ أَوْ يَرٰى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ الْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھنکار دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُسے کھرچ دیا اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ
قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ
أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ۞

۷۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ
إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ
عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ
وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ
أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي
صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَ
تُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۞

بَابٌ ۴۸۶ وُجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ ۞

۷۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَى
أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ
عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ
لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ
صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا
أُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي
الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ
مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ
وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا
حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ
لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا
فَإِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا

ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے
۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابو رواد
نے نافع سے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا، مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ ہٹایا، ان کی طرف
دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم ریزی فرمائی اور حضرت ابوبکر پیچھے
ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرکے کہ آپ تشریف لانا چاہتے
ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ان
کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کرلو اور پردہ گرا دیا اور
اسی دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ
نے حضرت سعد کی حضرت عمر سے شکایت کی تو انھیں معزول کردیا اور
حضرت عمار کو ان کی جگہ عامل بنا دیا۔ انھوں نے یہاں تک شکایت کی کہ
یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انھوں اپنے پاس بلایا اور فرمایا، اے
ابو اسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا۔
خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز
پڑھاتا ہوں میں اس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی
دو رکعتوں میں دیر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا
کہ اے ابو اسحاق! آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس ان کے ساتھ ایک
آدمی یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ انھیں نے کوئی
مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے ان کی تعریف کی۔ یہاں تک
کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا
جس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ کہا کہ جب
آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم

يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمُرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ ۞

برابر نہیں کرتے اور فیصلے انصاف سے نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تنگ دستی کو بڑھا اور اس کو فتنوں میں ڈال۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بد دعا لگ گئی ہے۔ عبد الملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۞

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ۞

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا، واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے بہتر نہیں آتی، لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

بَابُ ۴۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ ۞

نمازِ ظہر میں قراءت

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں تو دن کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھاتا اور اس میں کوتاہی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دونوں رکعتوں

فِي الْأُولَيَيْنِ وَاُحَذِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ۔

میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔

۷۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نمازِ عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

۷۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

بَابُ ۴۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ ۔

نمازِ عصر میں قرأت

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

ابو معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۲۳ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیا کرتے۔

بَابُ ۴۸۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ ۔

نمازِ مغرب میں قرأت

۷۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت ام الفضل نے ان سے سورۂ والمرسلات عرفا

عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

سُنی جب کہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا۔ اے بیٹے! تم نے اپنی قرائت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی، جس کو آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔

۷۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَالَكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ ۞

ابو عاصم، ابن جُریج، ابن ابو ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتوں میں سے پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ لمبی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

بَابٌ ۴۹۰ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ ۞

نمازِ مغرب میں جہر

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جُبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

بَابٌ ۴۹۱ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ ۞

نمازِ عشاء میں جہر

۷۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ سَجَدْتُّ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ۞

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اُن سے سجدے کے متعلق کہا تو فرمایا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞

ابو الولید، شعبہ، عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

بَابٌ ۴۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

۷۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ فِيْهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ۔

یہاں تک کہ آپ سے ملوں ۔

بَاب ۴۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ ۔

نمازِ عشاء میں قرأت

۷۳۰ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا ۔

بَاب ۴۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ ۔

پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے ۔

۷۳۱ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ ۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی ۔ کہا (حضرت سعد نے) کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کی ۔ فرمایا (حضرت عمر نے) کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے متعلق میرا یہی گمان ہے ۔

بَاب ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ

نمازِ فجر کی قرأت

حضرت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الطور پڑھی ۔

۷۳۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک آدمی مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور عشاء کی تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتا اور صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے ۔

۷۳۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت پڑھے ۔ جس میں

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ ؀

بَابُ ۴۹۶ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ الصَّلٰوةِ الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ ؀

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ؀

۷۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سنائی تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھی تو ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا۔ حضرت اُمّ سلمہ نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر بازار عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے ڈالے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہوگی۔ پس اُنھوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی طرف لوٹے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ رہے تھے۔ جب اُنھوں نے قرآن مجید سُنا تو اُس پر کان دھرے اور کہا کہ خدا کی قسم، یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہُوا ہے۔ پس اُس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتا دی گئی ہے۔

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا جن میں حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

أُمِرُوا وَاسْكُتْ فِيمَا أُمِرُوا وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٭

بَابُ ۴۹۷ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ

بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ المؤمنون پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ وہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع کیا اور حضرت عمر نے پہلی رکعت میں سورۂ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت پڑھی اور احنف نے پہلی میں سورۂ الکہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمر نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعود نے سورۂ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔ عبید اللہ، ثابت، حضرت انس نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قباء میں اُن کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اُس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا۔ اُس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اُس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ مجھے اس کے ساتھ امام رکھیں تو بھی کروں گا اور اگر ناپسند ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ اُن کی نظر میں وہ اُن سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

الخبر فقال یا فلان ما یمنعک ان تفعل ما یامرک به اصحابک وما یحملک علی لزوم هذه السورة فی کل رکعة فقال انی احبها قال حبک ایاها ادخلک الجنة ؞

میں داخل کرے گی۔

۷۳۶ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال جاء رجل الی ابن مسعود فقال قرأت المفصل اللیلة فی رکعة فقال هذا کهذ الشعر لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرن بینهن فذکر عشرین سورة من المفصل سورتین فی کل رکعة ؞

آدم، شعبہ، عمرو بن مرۃ ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ اسی طرح جیسے شعر پڑھتے ہیں، میں اُن تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھتے تھے۔

باب ۴۹۸ یقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۷۳۷ - حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا همام عن یحیی عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الایة ویطول فی الرکعة الاولی ما لا یطیل فی الرکعة الثانیة وهکذا فی العصر وهکذا فی الصبح ؞

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نماز عصر میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

باب ۴۹۹ من خافت القراءة فی الظهر والعصر ؞

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی۔

۷۳۸ - حدثنا قتیبة قال حدثنا جریر عن الاعمش عن عمارة ابن عمیر عن ابی معمر قال قلنا لخباب اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا من این علمت قال باضطراب لحیته ؞

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

باب ۵۰۰ اذا اسمع الامام الایة ؞

جب امام کوئی آیت سنائے

۷۳۹ - حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی ابن ابی کثیر قال حدثنی عبد الله

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَةً مَّعَهَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَکَانَ یُطِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ۔

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۱ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَةِ وَیَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔

ابونعیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۲ جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّاْمِیْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَّکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تُفْتِنِّیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُهٗ وَیَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ خَیْرًا ۔

امام کا آواز سے آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور اُن کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر اسے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے اُن سے حدیث سُنی ہے۔

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگئی اُس کے سابقہ گناہ بخش دئیے جاتے ہیں ۔۔۔۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۳ فَضْلِ التَّاْمِیْنِ ۔

آمین کہنے کی فضیلت

۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئیے جاتے ہیں۔

بَاب ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِيْنِ

مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔

۷۴۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، ابوصالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِيْنِ ـ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔ اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی لیکن اُس آواز سے آمین کہنے کے متعلق ہمیں تو ایک لفظ بھی نظر نہیں آتا۔ ہاں حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ لہٰذا ظاہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا نکلتا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے اِس کی موافقت پر اگلے گناہوں کی مغفرت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَاب ۵۰۵ إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرے۔

۷۴۴ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے، پس انھوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو بڑھائے مگر پھر نہ کرنا۔

بَاب ۵۰۶ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تکبیر پوری کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

اِسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

۷۴۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ ۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا، انھوں نے ہمیں وہ نماز یاد کرا دی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھایا کرتے تھے

يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

بَابٌ ۵۰۷ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ ؞

۷۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۷۴۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ ؞

بَابٌ ۵۰۸ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۷۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ؞

۷۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ

وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا، میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

سجدوں میں تکبیر پوری کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انھوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ انھوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابو البشر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا، تمہاری ماں مرے، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہیں ہے؟

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انھوں نے فرمایا، تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے ــــ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھی کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

لک الحمد کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ——— عبداللہ بن صالح نے لیث سے روایت کی کہ ربنا و لک الحمد۔

باب ۵۰۹ وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما دیا کرتے تھے۔

۷۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھی کر کے (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

باب ۵۱۰ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ ۔

جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

۷۵۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَّا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

باب ۵۱۱ اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ۔

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

باب ۵۱۲ حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ ۔

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، سجدے، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَ الْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ؎

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں ۔

بَابٌ ۵۱۳ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْاِعَادَةِ ؎

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دُہرانے کا حکم فرمایا ۔

۷۵۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ؎

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا ۔ اُس نے نماز پڑھی اور حاضر بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ، جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا کہ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو وہ عرض گزار ہوا ، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے ۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو ۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو ۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو ۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو ۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نمازیں کرو ۔

بَابٌ ۵۱۴ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ ؎

رکوع میں دعا کرنا

۷۵۵ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهٖ وَسُجُودِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ؎

حفص بن عمر ، شعبہ ، منصور ، ابوالضحیٰ ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے : تو پاک ہے ، اے اللہ ! ہمارے رب ! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے ۔ اے اللہ ! میری مغفرت فرما ۔

بَابٌ ۵۱۵ مَا يَقُولُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ ؎

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں ؟

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

آدم ، ابن ابوذئب ، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۔ کہہ لیتے تو کہتے : اَللّٰهُمَّ

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ؞

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

بَابٌ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؞

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابٌ ۵۱۷

قنوت پڑھنا

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ؞

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ نمازِ ظہر، نمازِ عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ؞

عبد اللہ بن ابو الاسود، اسماعیل، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ؞

یحییٰ بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: "اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور برکت والی"۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے۔ فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صحابی نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ بھی کہا تو کچھ فرشتے اُن کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے۔ آپ نے نماز پڑھاتے ہوئے اُن فرشتوں کو دیکھ لیا، اُن کی تعداد بھی جان لی کہ

تیس سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔ یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے اِس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع و اعلیٰ ہو گا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابُ ۵۱۸ الطُّمَانِیْنَةِ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ رَّفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَهٗ ؛

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔ ابو حُمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ اَنَسٌ یَّنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ نَسِیَ ؛

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ ؛

ابن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اُٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ کَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یُرِیْنَا کَیْفَ کَانَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَاَمْکَنَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَمْکَنَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْصَبَّ هُنَیَّةً قَالَ فَصَلّٰی بِنَا صَلٰوةَ شَیْخِنَا هٰذَا اَبِیْ یَزِیْدَ وَکَانَ اَبُوْ یَزِیْدَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ اسْتَوٰی قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ؛

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معینہ وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو پوری طرح قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ اُنھوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید جیسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۱۹ یَهْوِیْ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ یَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَضَعُ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز میں تکبیر کہتے

بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ ۔

خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو خیرباد کہا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لیے دعا کرتے اور کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہل مشرق اُن دنوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے اور کبھی سفیان نے مِنْ فَرَسٍ کہا تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معمر سے بھی اسی طرح مروی

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَكَذَا جَاءَ
بِهِ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ
الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ
فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا
عِنْدَهُ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ ۔

بَابٌ ۵۲۰ فَضْلِ السُّجُودِ ۔

۷۶۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ
بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ
هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا
فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى
هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا
جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ
بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ
بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ
الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ
قَالُوا نَعَمْ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ
فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ
يَنْجُو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

ہے؟ میں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری
نے وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ
فرمایا لیکن جب ہم زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور
میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں پنڈلی میں خراش آگئی۔

سجدے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض
گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں
گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے
دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔
فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے
ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے
روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا
تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے
ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں
گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں
گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ
عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آئے،
جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ
اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی
تو ہمارا رب ہے۔ پس اُنہیں بلائے گا اور جہنم کے اُوپر پل صراط
رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا
اور رسولوں کا کلام اُس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں
سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے
کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں
کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے
باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب
اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے

اللهُ فيخرجونهم ويعرفونهم بآثار السجود وحرم
الله على النار ان تأكل اثر السجود فيخرجون من
النار فكل ابن آدم تأكله النار الا اثر السجود فيخرجون
من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم
يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل بين
الجنة والنار وهو آخر اهل النار دخولا الجنة
مقبلا بوجهه قبل النار فيقول يا رب اصرف
وجهي عن النار فقد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها
فيقول هل عسيت ان فعل ذلك بك ان تسأل غير
ذلك فيقول لا وعزتك فيعطي الله عز وجل ما يشاء
من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه عن النار
فاذا اقبل به الى الجنة رأى بهجتها سكت ما شاء
الله ان يسكت ثم قال يا رب قدمني عند باب
الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت العهود
والميثاق ان لا تسأل غير الذي كنت سألت فيقول
يا رب لا اكون اشقى خلقك فيقول فما عسيت ان
اعطيت ذلك ان لا تسأل غيره فيقول لا و
عزتك لا اسألك غير ذلك فيعطي ربه ما شاء
من عهد وميثاق فيقدمه الى باب الجنة
فاذا بلغ بابها فرأى زهرتها وما فيها من
النضرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت
فيقول يا رب ادخلني الجنة فيقول الله عز وجل
ويحك يا ابن آدم ما اغدرك اليس قد اعطيت
العهد والميثاق ان لا تسأل غير الذي اعطيت
فيقول يا رب لا تجعلني اشقى خلقك فيضحك
الله منه ثم يأذن له في دخول الجنة فيقول تمن
فيتمنى حتى اذا انقطع امنيته قال الله عز و
جل زد من كذا وكذا اقبل يذكره ربه حتى

نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے
انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے
پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور آدمی کے تمام اعضا کو جہنم کھائے گی سوائے سجدوں
کی نشانی کے۔ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے۔ ان پر
آب حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں پھوٹتا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرکے فارغ ہو جائے گی اور جنت و دوزخ کے درمیان
ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہوگا۔ جہنم کی
طرف منہ کرکے کہے گا۔ اے رب! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس
بدبو نے میں مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے
تو اس کے سوا اور کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ
اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا جو وہ چاہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے
پھیر دے گا جب اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا
تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا۔ پھر عرض گزار ہوگا۔ اے رب! مجھے جنت
کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق
نہیں کیا کہ اس کے سوا نہیں مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟ عرض کرے گا۔ اے رب!
میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا۔ اگر تجھے یہ دے دیا
جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم۔ اس کے
سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اسے جنت کے
دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے
گا اور جو اس میں تازگی اور سامان مسرت ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر
کہے گا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے
آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے یہ پکا وعدہ نہیں
کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا۔ اے رب!
مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق
ہنس پڑے گا۔ پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا۔ تمنا
کر۔ وہ تمنائیں کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ یہ بھی اور یہ بھی۔ اس کا رب اسے یاد کروائے گا۔ یہاں تک کہ سب
تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور
اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے

إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ۞

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

بَابٌ ۵۲۱ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ ۞

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔

۷۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ ۞

یحیٰی بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۵۲۲ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا۔ اسے ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۵۲۳ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ ۞

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

۷۶۸ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مروگے۔

بَابٌ ۵۲۴ السُّجُودُ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

۷۶۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے نیز بالوں اور

اَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ؂

٧٧٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا ؂

٧٧١ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ؂

بَابٌ ٥٢٥ اَلسُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ ؂

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ ؂

بَابٌ ٥٢٦ اَلسُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ فِي الطِّيْنِ

٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو جھوٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔

ناک پر سجدہ کرنا

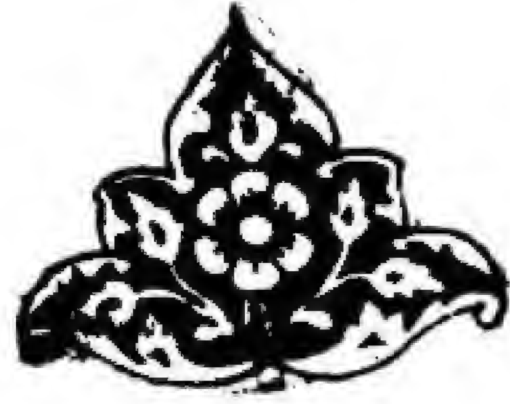
معلّٰی بن اسد، وُہَیب، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں، وہ نکلے تو میں نے عرض کی، آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے متعلق جو سنا ہو، ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل پھر حاضر ہوئے اور کہا، جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے بیسویں رمضان کو نبی کریم صلی اللہ

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ ۞

تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔



پارہ ــــــ ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اُٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَابٌ ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعْرًا

بالوں کو درست نہ کرنا

۷۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہ جائے۔

بَابٌ ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

۷۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

۷۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے:۔ اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ۞

بَابُ ۵۳۱ الْمُکْثِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ ۞

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ مَالِکَ ابْنَ الْحُوَیْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاکَ فِیْ غَیْرِ حِیْنِ صَلٰوۃٍ فَقَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَامَ ھُنَیَّۃً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ھُنَیَّۃً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ھُنَیَّۃً فَصَلّٰی صَلٰوۃَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ شَیْخِنَا ھٰذَا قَالَ اَیُّوْبُ کَانَ یَفْعَلُ شَیْئًا لَمْ اَرَھُمْ یَفْعَلُوْنَہٗ کَانَ یَقْعُدُ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰی اَھَالِیْکُمْ صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ سُجُوْدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرُکُوْعُہٗ وَقُعُوْدُہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ اِنِّیْ لَا اٰلُوْا اَنْ اُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ کَانَ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ یَصْنَعُ شَیْئًا لَمْ اَرَکُمْ تَصْنَعُوْنَہٗ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ

بَابُ ۵۳۲ لَا یَفْتَرِشُ ذِرَاعَیْہِ فِی السُّجُوْدِ

وَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اُٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا، پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا۔ اُنھوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبدالرحیم، ابواحمد محمد بن عبداللہ زُبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا گمان ہوتا۔

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے۔ ابوحُمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ اُنھیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک

جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

بَابٌ ۵۳۳ مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔

۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

محمد بن صباح، ہشیم، خالد الحذا، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

بَابٌ ۵۳۴ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلّٰى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا۔ ان کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے۔

بَابٌ ۵۳۵ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهٖ

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب اُنھوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

٧٨٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِيْ فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

حضرت مُطَرِّف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصَین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اُنھوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ انھوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے۔

باب ٥٣٦ سُنَّةُ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً ۞

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت اُمّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

٧٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهٗ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ ۞

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اُن دنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھاتے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء، لیث، یزید بن ابوحبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے پھر پیٹھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اُٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی اُنگلیوں کے پورے قبلہ رُو کئے رکھتے۔ جب

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَّيَزِيْدُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَّقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهٗ كُلُّ فَقَارِهٖ ۞

دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔
اور سنا لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ۔ ابن مبارک، یحیی بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُلُّ فَقَارِهٖ بیان کیا۔

بَابٌ ۵۳۶ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ۞

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

۷۸۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَّوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۞

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمن بن ہرمز مولی بنی عبد المطلب مرہ مولی ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

بَابٌ ۵۳۷ التَّشَهُّدِ فِي الْاُوْلٰى ۞

پہلے قعدہ میں تشہد

۷۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

باب ۵۳۸ التشهد في الآخرة

۷۹۰ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا الأعمش عن شقيق ابن سلمة قال قال عبد الله كنا إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على جبريل وميكائيل السلام على فلان وفلان فالتفت إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن الله هو السلام فإذا صلى أحدكم فليقل التحيات لله والصلوة والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فإنكم إذا قلتموها أصابت كل عبد لله صالح في السماء والأرض أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ۔

باب ۵۳۹ الدعاء قبل السلام

۷۹۱ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرنا عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلوة اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما أكثر ما تستعيذ من المغرم فقال إن الرجل إذا غرم حدث فكذب وإذا وعد أخلف وعن الزهري قال أخبرني عروة ابن الزبير أن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستعيذ في صلوته من فتنة الدجال ۔

۷۹۲ - حدثنا قتيبة ابن سعيد قال حدثنا الليث عن يزيد ابن أبي حبيب عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أدعو

آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: "حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام" جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر" جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو: "میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔"

سلام سے پہلے دعا کرنا

عُروہ بن زُبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔" کوئی عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔ ــــــ زہری، عُروہ بن زُبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، ابوالخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں،

بِہٖ فِی صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۞

فرمایا کہ یُوں کہا کرو، "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تُو، پس اپنے کرم سے مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بَابٌ ۵۴۰ مَا یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ ۞

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا اِذَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَاءِ اَوْ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْا ۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے۔ اللہ تعالیٰ پر سلام اور اُس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یُوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یُوں کہا کرو، "تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں نیز سب بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" جب یُوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان، اور کہو، "میں گواہی دیتا ہُوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہُوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔" ـــــ پھر جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور اُس کے ذریعے دعا کرے۔

ف: اِس حدیث کے اندر وُہ تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جائے گا۔ اُمتِ محمدیہ کی اکثریت کا یہی معمول ہے۔ اس میں نمازی نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے یوں بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یہ سلام مخاطبے کے ساتھ ہے اور مخاطبہ اُسی سے کیا جا سکتا ہے جو زندہ اور موجود ہو۔ اِس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات، جلد اوّل کے اندر خاتم المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے فرمایا ہے: "بعض عارفوں نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرّوں اور کائنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیئے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے اسرار اور معرفت کے انوار سے منور اور مستفید ہو سکے" ـــــ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے طور پر نہ پڑھے بلکہ اپنی طرف سے مخاطبے کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابٌ ۵۴۱ مَنْ لَّمْ یَمْسَحْ جَبْھَتَہٗ وَاَنْفَہٗ حَتّٰی صَلّٰی قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ رَاَیْتُ الْحُمَیْدِیَّ یَحْتَجُّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ لَّا یَمْسَحَ الْجَبْھَۃَ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حُمیدی کو دیکھا کہ اِس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

فِي الصَّلٰوةِ ؆

٧٩۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ؆

بَابٌ ۵۴۲ التَّسْلِيْمِ ؆

٧٩۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مَكْثَهٗ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ؆

بَابٌ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ ؆

٧٩٦۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَلَّمَ ؆

بَابٌ ۵۴۴ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْاِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيْمِ الصَّلٰوةِ ؆

٧٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكِ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پر دیکھے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حـ
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا :- میں نے رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہا
تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر دیکھ

سلام پھیرنا

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے
روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جـ
کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی د
ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال یہی ہے آ
اللہ بہتر جانے کہ آپ کا ٹھہرنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں جُدا ہو جائیں، اس
پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ اُنھیں پا سکیں۔

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور

حضرت ابنِ عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے
مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روا
ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب
کہ آپ نے سلام پھیرا۔

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام
کرنے کو کافی سمجھے۔

محمود بن ربیع جنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اُن کے منہ میں کُلّی فرمائی، اُس کنوئیں کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا
سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، پھر بنی سالم کے ایک فرد سے سُنا فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم
کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو کر عرض گزار ہُوا۔ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوبَكْرٍ مَّعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي اَحَبَّ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ ؀

کی مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میں چاہتا ہُوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا، تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں، میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

ف: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور صحیح اسلامی نظریہ پر پچھلے حدیث ۴۱۰ کے تحت ایمان افروز خارجیت سوز حاشیہ لکھا جاچکا۔ قارئین کرام اُسے پھر ملاحظہ فرمالیں۔ و باللہ التوفیق۔

باب ۵۴۵ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؀ نماز کے بعد ذکر کرنا۔

۷۹۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ ؀

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، ابن جُریج، عمرو، ابومعبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے)، کو اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سُنتا۔

۷۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْمَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْمَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهٗ نَافِذٌ ؀

علی، سفیان، عمرو، ابومعبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔
علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابومعبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتانا نیز روکنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنی وعید وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پروردگارِ عالم نے سورۂ البقرہ کی اس آیت نمبر ۱۱۴ میں اُن لوگوں کو جو مسجدوں میں ذکرِ الٰہی سے روکتے ہیں

دنیا میں رسوائی و ذلت اور آخرت میں عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے۔ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو بھی یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اُن کے ذکر کی وجہ سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہونے کا خدشہ نہ ہو ورنہ یہ اُن کی طرف سے ذکرِ الٰہی سے روکنا ہو جائے گا۔ پروردگارِ عالم فریقین کو شرعی تقاضے ملحوظ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۸۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ۞

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ چند غریب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے اُونچے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن اُنھیں مالی فضیلت ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اُس پر عمل کرو تو سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور تمہارے بعد نہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے معاصرین میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ انھیں ۳۳، ۳۳ مرتبہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو فرمایا: ۔ تم سبحان اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔

---

۸۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَّرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَرَوٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَّرَّادٍ بِهٰذَا ۞

وراد کاتبِ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی۔" شعبہ نے عبد الملک سے اسی طرح روایت کی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اَلْجَدُّ سے مراد مالداری ہے۔ روایت کیا اسے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے۔

بَابٌ ۵۴۶ يَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف

سَلَّمَ ؛

منہ کر لے۔

۸۰۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ؛

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ انور کو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

---

۸۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ؛

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اُس نے فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ؛

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں آدھی رات تک تاخیر کر دی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

بَابٌ ۵۴۷ مَكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلّے پر ٹھہرنا

وَقَالَ لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهٖ وَلَمْ يَصِحَّ ؛

اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اُسی جگہ باقی نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابوہریرہ سے جو مرفوعاً منقول ہے کہ امام اُس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ صحیح نہیں ہے۔

---

۸۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ

ہند بنت حارث نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَاشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۵۴۸ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ فارغ ہونے والی عورتیں مردوں سے جُدا ہو جائیں ___ ابن ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُم سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے ___ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند قراشیہ نے خبر دی ___ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراشیہ نے ___ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے اُنھیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں ___ شعیب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ___ ابن ابو عتیق، زہری نے ہند قراشیہ سے روایت کی ___ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جاتے۔

ابن ابو مُلیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہوئے۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی میں نے اپنے پاس رکھنا پسند کیا

فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ۞

بَاب ٥٤٩ الْإِنْفِتَالِ وَالْإِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْإِنْفِتَالَ عَنْ يَمِينِهِ ۞

٨٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ ۞

بَاب ٥٥٠ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النَّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۞

٨٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ ۞

٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۞

٨١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصداً دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں جانب پھرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جُریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض گزار ہوا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جُریج سے روایت کی کہ اس کی بُو مراد ہے۔

مسدد، یحییٰ، عُبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں۔ آپ کو اُس میں سے بُو آئی تو پوچھا۔ اُس میں جو

بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ ۔

سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے ـــــ احمد بن صالح نے ابن وہب سے روایت کی کہ اُتی ببدر۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جبکہ لیث اور ابو صفوان نے یونس کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

۸۱۱ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ ۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سُنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

باب ۵۵ وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُوْرُ وَحُضُوْرِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوْفِهِمْ ۔

بچوں کا وضو کرنا اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی صفیں۔

۸۱۲ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔

سلیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ نے اُن کی امامت کی اور انھوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا۔ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتلایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۸۱۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۸۱۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو

ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِّمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔

میں بھی کھڑا ہُوا اور جیسے آپ نے کیا تھا اُسی طرح وضو کیا۔ پھر آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھرا کر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہُوا تو اُس کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو نے فرمایا کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی، بیشک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہُوں (۱۰۲:۳۷)

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو اس سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم السلام کا تھا کہ نیند اُن حضرات کے حق میں ناقضِ وضو نہ تھی کیونکہ انبیاء عالمِ خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ اُن کی آنکھیں سو جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے فرمایا کہ نبی اپنی اُمت کا نگران ہوتا ہے۔ لہٰذا انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوالِ اُمت سے بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيْمُ مَعِي وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری دادی جان حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہُوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو کثرتِ استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔

عُبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا۔ اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اِس پر اعتراض نہیں کیا۔

۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابوالیمان، شعیب، زُہری، عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَّوْمَئِذٍ يُّصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

۸۱۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّقَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَّ الْخُرُوْجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اِلَى الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ ؛

بَاب ۵۵۲ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ ؛

۸۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ؛

۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کر دی ــــــ عیاش، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے، عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا، اہلِ زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہلِ مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

عبد الرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جب اُن سے ایک آدمی نے کہا، کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں اور آپ سے میری اگر قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث نہ جا سکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو اُنھیں وعظ و نصیحت فرمائی اور اُنھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی، یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے، عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا، اہلِ زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور اُن دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نمازِ عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۸۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ۞

عبداللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۞

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک ـــــ عبداللہ بن یوسف، امام مالک یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ۞

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ ابن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو تنگی پہنچاؤں۔

۸۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۞

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا۔ کیا وہ منع کی گئی تھیں فرمایا، ہاں۔

بَابُ ۵۵۳ صَلٰوةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ❁

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام پورا ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے اللہ بہتر جانتے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مرد ان سے مل سکیں۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ❁

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ سُلیم کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُمِّ سُلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

بَابٌ ۵۵۴ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ❁

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ❁

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتیں یا اُن میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھی۔

بَابٌ ۵۵۵ اسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ ❁

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ❁

مسدد، یزید بن زُریع، معمر، زُہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اُسے منع نہ کرو۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

بَابٌ ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا ؞

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بُلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۹۱۶۲) فَاسْعَوْا یعنی چلے آؤ۔

۸۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ؞

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو اُن پر فرض کیا گیا لیکن اُنھوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں کی طرف چلے گئے۔

بَابٌ ۵۵۷ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ ؞

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ؞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ قَالَ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اوّلین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر پُکارے:۔ یہ کونسا وقت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں ایک کام میں گھر گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جا سکا کہ اذان کی

إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

آواز سنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کرسکا۔ فرمایا کہ صرف وضو۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

۸۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

بَابُ ۵۵۸ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

۸۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الْاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ۔

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سُلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ میسّر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ بہتر جانے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی اُن سے بکیر بن الاشج اور سعید بن ابو ہلال اور کتنے ہی حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کنیت ابوبکر اور عبداللہ ہے۔

بَابُ ۵۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت

۸۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابو صالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اُس نے مرغی راہ خدا میں دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اُس نے انڈا راہ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے)

بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ؏

بَاب ٥٦٠

٨٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ؏

بَاب ٥٦١ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ؏

٨٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى ؏

٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَأَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيْبُ فَلَا أَدْرِيْ ؏

٨٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور غور سے وعظ سنتے ہیں۔

جمعہ کے روز غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ ابن ابو کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں رک جاتے ہیں؟ اس آدمی نے کہا، بس یہی کر سکا کہ اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت کے مطابق طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو خواہ تم جنابت سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا خوشبو یا تیل لگائے جبکہ اس

لِابْنِ عَبَّاسٍ اَيَمَسُّ طِيْبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ ؁

کے گھر والوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

بَابٌ ۵۶۲ يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَا يَجِدُ ؁

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

۸۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخًا لَهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا ؁

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حلہ دیکھا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے (ریشم کو) وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن میں سے حُلّے آئے تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلہ حضرت عمر کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حلۂ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر نے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

بَابٌ ۵۶۳ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ ؁

جمعہ کے روز مسواک کرنا۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک کرے۔

۸۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ؁

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا اگر میں لوگوں پر مشقت شمار نہ کرتا تو میں اُنھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کی اجازت بھی مرحمت فرما دی تھی کہ اپنی اُمت کے لیے جو بات مناسب سمجھتے اُس کا حکم فرما دیتے اور وہی حکم خدا کا قانون اور شریعتِ مطہرہ کا ایک حصہ بن جاتا۔ اس امر پہ دلالت کرنے والی اکثر احادیث کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء) نے اپنے ایمان افروز خارجیت سوز رسالہ الامن والعلی میں پیش فرمایا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۴۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ

ابو معمر، عبد الوارث، شعیب بن حبحاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ بتا دیا ہے۔

۸۴۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ ؕ

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

بَابٌ ۵۶۴ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهٖ

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

۸۴۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ فَأَعْطَيْتُهٗ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى صَدْرِي

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اور اُن کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھ کر فرمایا:۔ اے عبدالرحمن یہ مجھے دے دو۔ اُنھوں نے مجھے دے دی تو میں نے اُسے توڑ کر چبایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی آپ نے وہ استعمال کی جب کہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

بَابٌ ۵۶۵ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؕ

جمعہ کے روز نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے۔

۸۴۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ ؕ

عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔ پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۵۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ ؕ

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

۸۴۵ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ ؕ

محمد بن مثنی، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابوجمرہ ضبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثیٰ نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

۸۴۶ ـ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ تم میں سے ہر ایک نگراں

عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
كلكم راع وزاد الليث قال يونس كتب رزيق بن حكيم
إلى ابن شهاب وأنا معه يومئذ بوادي القرى هل ترى
أن أجمع ورزيق عامل على أرض يعملها وفيها جماعة
من السودان وغيرهم ورزيق يومئذ على أيلة فكتب
ابن شهاب وأنا أسمع يأمره أن يجمع يخبره أن سالما
حدثه أن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول كلكم راع وكلكم مسئول عن
رعيته الإمام راع ومسئول عن رعيته والرجل راع
في أهله وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية في
بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخادم راع في مال
سيده ومسئول عن رعيته قال وحسبت أن قد قال
والرجل راع في مال أبيه وهو مسئول عن رعيته و
كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ٭

ہے ــــ رُزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا اور میں (یونس)
اُن دنوں اُن کے ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں
یہاں جمعہ قائم کروں اور رُزیق وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور
اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رُزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہا
نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انھیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے
اور انھیں بتایا کہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے ہر ایک نگران
ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران
ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران
ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر
کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے
مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور میرے
خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جا
گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

باب ۵۶۷ هل على من لا يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم وقال ابن عمر إنما الغسل على من تجب عليه الجمعة

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

۸۴۷ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري
قال حدثني سالم بن عبد الله أنه سمع عبد الله بن
عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من جاء منكم الجمعة فليغتسل ٭

ابوالیمان، شُعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
کو فرماتے ہوئے سُنا، جو تم میں سے نمازِ جمعہ کے لیے آئے
وہ غسل کر لیا کرے۔

۸۴۸ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن
صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد
الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ٭

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا واجب
ہے۔

۸۴۹ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا وهيب
قال حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون
السابقون يوم القيامة بيد أنهم أوتوا الكتاب من

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب
سے پہلے ہوں گے، بات صرف اتنی ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی
گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ روز (جمعہ) جس میں اُنھوں

قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا ۔

۸۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ ۔

۸۵۱ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهٗ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔

بَابٌ ۵۶۸ الرُّخْصَةِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ ۔

۸۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا فَقَالَ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ ۔

بَابٌ ۵۶۹ مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلٰى

نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے ـــــ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرتے۔

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ یہ جانتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے اُنھیں کیا چیز روکتی ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

مسدد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا، ایسا اُنھوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

مَنْ يَجِبُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِيْ قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ ۔

۸۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا ۔

بَابٌ ۵۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ۔

۸۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ۔

۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ۔

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ

ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۶۲:۹)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا ضروری ہے خواہ تم نے اذان سُنی یا نہ سُنی ہو اور حضرت انس کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نمازِ جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک طرف دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عُبید اللہ بن جعفر، محمد بن جعفر بن زُبیر، عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نمازِ جمعہ کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے۔ وہ گرد و غبار اور پسینے میں بھرے ہوتے کیونکہ اُن کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک آدمی اُن میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جب کہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! آج تو تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔ اور

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حُریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روزِ جمعہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور جب وہ نمازِ جمعہ کے لیے آتے تو اُسی حالت میں چلے آتے لہٰذا اُن سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

سُریج بن نعمان، فُلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

عبدان، عبداللہ، حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کے وقت نمازِ جمعہ کے لیے چلے جاتے اور

بِالْجُمُعَۃِ وَنَقِیْلُ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ۔

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

بَاب ۵۷۱ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَلْدَۃَ هُوَخَالِدُ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ یَعْنِی الْجُمُعَۃَ وَقَالَ یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلْدَۃَ وَقَالَ بِالصَّلٰوۃِ وَ لَمْ یَذْکُرِ الْجُمُعَۃَ فَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْخَلْدَۃَ صَلّٰی بِنَا اَمِیْرٌ الْجُمُعَۃَ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ۔

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جلد پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نمازِ جمعہ کو ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ ـــــ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بِالصَّلٰوۃِ بتایا اور اَلْجُمُعَۃُ کا ذکر نہیں کیا۔ ـــــ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھتے۔

بَاب ۵۷۲ اَلْمَشْیِ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْیُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسَعٰی لَهَا سَعْیَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَّحْرُمُ الْبَیْعُ حِیْنَئِذٍ وَّقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ کُلُّهَا وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّشْهَدَ۔

نمازِ جمعہ کے لیے چلنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ"۔ سعی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰی لَهَا سَعْیَهَا فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اُس وقت بیع حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان سُنے تو اُس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ قَالَ اَدْرَکَنِیْ اَبُوْعَبْسٍ وَّاَنَا اَذْهَبُ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا

آدم، ابن ابوذئب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون و اطمینان لازم ہے پس

تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

۸۶۰ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

بَابُ ۵۷۳ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

بَابُ ۵۷۴ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

بَابُ ۵۷۵ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۸۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ

جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

عمرو بن علی، ابو شعبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر نے عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت کی اور میں تو یہی جانتا ہوں کہ انھوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔

عبدان، عبد اللہ، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

کوئی آدمی اپنے بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

جمعہ کے روز کی اذان

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اُس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء ایک جگہ کا

اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ الزَّوْرَآءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِیْنَۃِ ۔

نام ہے۔

بَابٌ ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

۸۶۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ الَّذِیْ زَادَ التَّاذِیْنَ الثَّالِثَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِیْنَ کَثُرَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ وَلَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَیْرُ وَاحِدٍ وَکَانَ التَّاذِیْنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَعْنِیْ عَلَی الْمِنْبَرِ ۔

ابونعیم، عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون، زہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنھوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہل مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

بَابٌ ۵۷۷ یُجِیْبُ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ ۔

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے۔

۸۶۵ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا فَلَمَّا اَنْ قَضَی التَّاذِیْنَ قَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ھٰذَا الْمَجْلِسِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّیْ مِنْ مَّقَالَتِیْ ۔

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابوامامہ بن سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت معاویہ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اُس نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی۔ اُس نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا۔ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سُنا ہے۔

بَابٌ ۵۷۸ الْجُلُوْسِ عَلَی الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاذِیْنِ ۔

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

۸۶۶ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ التَّاذِیْنَ الثَّانِیَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَرَ بِہٖ عُثْمَانُ حِیْنَ کَثُرَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ وَکَانَ التَّاذِیْنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

بَابٌ ۵۷۹ التَّاذِیْنِ عِنْدَ الْخُطْبَۃِ ۔

خطبہ کے وقت اذان کہنا

۸۶۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَ اَوَّلُہٗ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُثْمَانَ وَکَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِہٖ عَلَی الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ؕ

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زُہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں یہی معمول رہا۔ جب حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے معمول قرار پا گیا۔

بَابُ ۵۸۰ الْخُطْبَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ؕ

منبر پر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا۔

۸۶۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ الْقُرَشِیُّ الْاِسْکَنْدَرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَھْلَ بْنَ سَعْدِنِ السَّاعِدِیَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُہٗ فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّا ھُوَ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ اَوَّلَ یَوْمٍ وُّضِعَ وَاَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فُلَانَۃَ امْرَاَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاھَا سَھْلٌ مُرِیْ غُلَامَکِ النَّجَّارَ اَنْ یَّعْمَلَ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَیْھِنَّ اِذَا کَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْہُ فَعَمِلَھَا مِنْ طَرْفَآءِ الْغَابَۃِ ثُمَّ جَآءَ بِھَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِھَا فَوُضِعَتْ ھٰھُنَا ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْھَا وَکَبَّرَ وَھُوَ عَلَیْھَا ثُمَّ رَکَعَ وَھُوَ عَلَیْھَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَھْقَرٰی فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ ھٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ ؕ

ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے روز رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا۔ حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا۔ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرنا ہو۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

۸۶۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَنَسٍ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے روایت ہے کہ انھوں نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا ؕ

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سُنی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا ــــ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے اسے حضرت جابر سے سُنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور خطبہ دینے کے لیے آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ تنا زار و قطار رونے لگا کیونکہ اُس سے حضور کی یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ جب وہ بے جان تنا محبتِ رسول کے باعث اس طرح رو رہا تھا تو شمعِ رسالت کے جتنے بھی عدیم المثال پروانے مسجدِ نبوی میں موجود تھے وہ بھی آہیں مار کر رونے لگے۔ نہ وہ خاموش ہو رہا تھا اور نہ یہ حضرات ہی چُپ کر رہے تھے۔ نہ اُسے قرار آ رہا تھا اور نہ ان کی بے قراری دُور ہو رہی تھی۔ اسی گریہ و زاری کے باعث اُس لکڑی کا نام اُستنِ حنّانہ پڑ گیا۔ جب سرکار نے منبر سے اُتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اپنے خوانِ کرم سے اُسے کچھ مرحمت فرمایا تب وہ خاموش ہوا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ؕ

آدم بن ابو ایاس، ابن ابو ذئب، زُہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

بَاب ۵۸۱ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ ؕ

عُبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَاب ۵۸۲ اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ وَالْاِمَامُ ؕ

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اِرد گرد بیٹھے۔

بَاب ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا، روایت کیا

أَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۷۳ - وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ.

۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ

اسے عکرمہ، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ اُنھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا، نشانی؟ پس سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت طویل نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ مجھے غشی آ گئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ امّا بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتیں شور کرنے لگیں تو میں اُنھیں چُپ کرانے لگی میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ اُنھوں نے کہا کہ یہ فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہو گی دجال کے فتنے جیسی یا اُس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا علم کیا ہے؟ پس اگر وہ ایمان یا ایقان والا ہو گا۔ اس میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی اور ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ اچھی نیند سو جا۔ ہم بخوبی جانتے تھے کہ تو اُن پر ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا ہشام کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے تو صرف لوگوں کو باتیں بناتے ہوئے سُنا تھا میں نے عرض کی تو ہشام نے فرمایا۔ فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اسے یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے متعلق اُنھوں نے ذکر کیا تھا۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے جو آپ نے تقسیم کرتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ بات پہنچی کہ جنھیں نہ دیا وہ ناخوش ہیں پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ امّا بعد خدا کی قسم میں

إِنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ فَعَتَبُوْا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ۞

نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اُس سے پیارا ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس استغنا اور بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۸۷۵ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ مِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ ۞

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو اُن سے زیادہ حضرات جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت چرچا کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ افراد جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا:۔ اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ ــــ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

۸۷۶ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهٗ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِيْ اَمَّا بَعْدُ ۞

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ نمازِ عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا:۔ اما بعد ــــ متابعت کی اس کی ابو معاویہ اور ابو اُسامہ، ہشام، اُن کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اما بعد ــــ اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

۸۷۷ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو امابعد فرماتے ہوئے سُنا ـــــ متابعت کی اِس کی زُبیدی نے زُہری سے ۔

۸۷۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ فَثَابُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ أَحَدًا وَّيَنْفَعَ فِيْهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے ۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی ۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی ۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا ۔ اے لوگو نزدیک آجاؤ ۔ لوگ قریب ہوگئے ۔ پھر فرمایا ۔ امابعد ۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگ بڑھیں گے ۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا والی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت رکھے تو چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کرے ۔

بَابٌ ۵۸۴ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا ۔

۸۷۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا ۔

مسدد ، بشر بن مفضل ، عبید اللہ ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور اُن کے درمیان بیٹھا کرتے ۔

بَابٌ ۵۸۵ الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ ۔

خطبہ غور سے سُننا

۸۸۰ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ۔

عبد اللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں ۔ جلد آنے والے کی مثال اُونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے ۔ پھر اُس جیسی جو گائے کی قربانی دے ۔ پھر دنبہ ، پھر مرغی ، پھر انڈا ۔ جب امام نکل آئے تو اپنی ڈائریاں بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سُنتے ہیں ۔

بَابٌ ۵۸۶ إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے ۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ ؕ

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا۔ اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا۔ پھر تو نماز پڑھ لو۔

بَابٌ ۵۸۷ مَنْ جَاءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ؕ

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔

۸۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ؕ

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک آدمی جمعہ کے روز آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا۔ کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

بَابٌ ۵۸۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ ؕ

خطبہ میں رفع یدین کرنا

۸۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ؕ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی۔

بَابٌ ۵۸۹ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؕ

جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا۔

۸۸۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے ہاتھ اُٹھائے، ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہاتھ کیا اُٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اُس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اُس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ

الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِیْءْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔

مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے پس آپ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ ہمارے ارد گرد، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دستِ مبارک سے اشارہ کرتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناہ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔

بَابٌ ۵۹۰ الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ۔

جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے لغو حرکت کی۔ حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

بَابٌ ۵۹۱ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

بَابٌ ۵۹۲ اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

اگر نمازِ جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابو الجعد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی، جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو

إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ؏

بَابُ ۵۹۳ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ قَبْلَهَا ؏

۸۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ؏

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؏

۸۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَ كُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ ؏

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؏

بَابُ ۵۹۵ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؏

۸۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ ؏

۸۹۲ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي

اُس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (۶۲ : ۱۱)

نمازِ جمعہ کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

ارشادِ خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۶۲ : ۱۰)

سعید بن ابو مریم، ابو غسان ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑوں کو اکھاڑ کر انھیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جَو کا آٹا اس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں جب ہم نمازِ جمعہ سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور ہم جمعہ کے روز اس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسی طرح روایت کی اور فرمایا۔ ہم قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نمازِ جمعہ کے بعد۔

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حُمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ہم نمازِ جمعہ جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

بَابٌ ۵۹۶ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابًا مُّهِيْنًا

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَاَلْتُهٗ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلٰوةَ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

بَابٌ ۵۹۷ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا

بَابٌ ۵۹۸ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ خداوندی ہے، جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عَذَابًا مُّهِيْنًا ٥ (۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان میں سے ہر گروہ نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا۔ "راجل" سے پیدل مراد ہے۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والد ماجد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب گھل مل جائیں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی کہ اگر کفار تعداد میں زیادہ ہوں تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ؎

عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انھوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنھوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی تھی اور وہ دوسرا گروہ آگیا پس انھوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب آدمی نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے

بَابٌ ۵۹۹ اَلصَّلٰوةُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا اِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَاءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْ يَاْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا فَلَا يُجْزِءُهُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْنَهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَّقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَا يَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؎

قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا

اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو، اگر نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں، یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کریں۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اُسے مؤخر کر دیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا، طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو لڑائی گرم ہو گئی اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اُس نماز کے بدلے ہمیں دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی۔

۸۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر آئے اور کفارِ قریش کو سب و شتم کرنے لگے اور وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے نمازِ عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اُترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اُس کے

المغرب بعدھا۔

بعد نماز مغرب پڑھی۔

باب ۶۰۰ صلوٰۃ الطالب والمطلوب راکبا وایماءً

وقال الولید ذکرت للاوزاعی صلوٰۃ شرحبیل بن السمط واصحابہ علی ظھر الدابۃ فقال کذلک الامر عندنا اذا تخوف الفوت واحتج الولید بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ۔

تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ فوت ہونے کا ڈر ہو اور ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں

۸۹۷ - حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال حدثنا جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ فادرک بعضھم العصر فی الطریق وقال بعضھم بل نصلی لم یرد منا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف احدا منھم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں گے کیونکہ آپ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے مذکورہ ارشادِ گرامی کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشادِ عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے چونکہ اپنی اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی لہٰذا قابلِ ملامت کوئی فریق بھی نہ ٹھہرا۔ یہی حال آئمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کا ہے۔ ان میں سے کسی بھی مسلک کا کوئی سا امام بھی قابلِ ملامت نہیں بلکہ سارے ثواب پانے والے اور راہِ حق پر ہیں۔ چاروں میں سے جس کی پیروی بھی کی جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا رواج ہو جیسے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا رواج ہے لہٰذا یہاں مذہب حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جو اہل حق کے چاروں اماموں کی تقلید سے باہر ہو وہ گمراہ، بے دین ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۶۰۱ التکبیر والغلس والصبح والصلوٰۃ عند الاغارۃ والحرب۔

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔

۸۹۸ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صھیب وثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصبح بغلس ثم رکب فقال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین فخرجوا یسعون فی السکک ویقولون محمد والخمیس قال الخمیس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر سوار ہوئے اور کہا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے: محمد اور فوج۔ راوی کا بیان ہے کہ الخمیس فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الْجَيْشَ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صِدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَأَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا فَقَالَ أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ ۔

علیہ وسلم اُن پر غالب آئے۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے اُن سے نکاح کر لیا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبد العزیز نے ثابت سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

بَابُ ۶۰۲ مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِمَا ۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ۔

بَابُ ۶۰۳ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ

عیدین کا بیان

عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جُبہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ اسے خرید لیجیے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو۔ حضرت عمر رُکے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے ایک ریشمی جُبہ بھیجا۔ حضرت عمر نے فرمایا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کرو۔

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی [illegible]

أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِي حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي ۞

بَاب ٦٠٤ سُنَّةُ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ ۞

٩٠١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۞

٩٠٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا ۞

بَاب ٦٠٥ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

٩٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا ۞

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اسے جانے دو۔ جب وہ غافل ہوئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔ وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا۔ تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑی کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے۔ اے بنی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ یہاں تک کہ جب میں اُکتا گئی تو مجھ سے فرمایا۔ بس؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا۔ تو جاؤ۔

مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتدا ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بُعاث میں بہادری دکھائی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے ـــــ مرجی بن رجاء، عُبید اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

باب ٦٠٦ الأكل يوم النحر

٩٠٤ - حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعيل عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال هذا يوم يشتهى فيه اللحم وذكر من جيرانه فكان النبي صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة احب الي من شاتي لحم فرخص له النبي صلى الله عليه وسلم فلا ادري بلغت الرخصة من سواه ام لا ؂

٩٠٥ - حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاضحى بعد الصلوة فقال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فانه قبل الصلوة ولا نسك له فقال ابو بردة بن نيار خال البراء يا رسول الله فاني نسكت شاتي قبل الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب واحببت ان تكون شاتي اول شاة تذبح في بيتي فذبحت شاتي وتغديت قبل ان اتي الصلوة قال شاتك شاة لحم فقال يا رسول الله فان عندنا عناقا لنا جذعة احب الي من شاتين افتجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك ؂

باب ٦٠٧ الخروج الى المصلى بغير منبر

٩٠٦ - حدثني سعيد بن ابي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن اسلم عن عياض ابن عبد الله بن ابي سرح عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فاول شيء يبدا به الصلوة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويامرهم فان كان

قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی، یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اُسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا؟ فرمایا: ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اُس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ

يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ
يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ
حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى
أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ
الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا
تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ
النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا
قَبْلَ الصَّلٰوةِ

بَابُ ۶۰۸ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ
فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ
الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ
يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ
خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ
بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرَى

یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سُنّت کو بدل دیا خدا کی قسم۔ اُس نے کہا۔ اے ابوسعید! جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں جو جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اِسے نماز سے پہلے کر دیا۔

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان واقامت کے ہے۔

ابراہیم بن مُنذر حزامی، انس بن عیاض، عُبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز تشریف لے گئے تو نماز سے ابتدا کی خطبے سے پہلے اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ابتدا نماز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اُتر آئے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہُوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی یہ امام کے لیے لازم ہے کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرُهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا ۔

پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن معلوم نہیں انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

بَابٌ ۶۰۹ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ ۔

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

۹۰۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا۔ سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۹۱۰ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

یعقوب بن ابراہیم، ابواُسامہ، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

۹۱۱ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

۹۱۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اس میں کوئی شائبہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابوبردہ بن نیار کہا جاتا تھا، یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

بَابٌ ۶۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا ۔

عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

۹۱۳ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
لَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِيْ اَخْمَصِ
دَمِهٖ فَلَزِقَتْ قَدَمُهٗ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ
نًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ
نْ اَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ اَصَبْتَنِيْ قَالَ وَكَيْفَ
الَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِيْ يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيْهِ وَاَدْخَلْتَ
سِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ ؏

۹۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ
سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ
الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَهٗ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ
فَقَالَ مَنْ اَصَابَكَ قَالَ اَصَابَنِيْ مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ
فِيْ يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيْهِ حَمْلُهٗ يَعْنِي الْحَجَّاجَ ؏

بَاب ٦١١ التَّبْكِيْرُ لِلْعِيْدِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ ؏

۹۱۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ
بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا
هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ خَالِيْ
اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ
اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا
مَكَانَكَ اَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

بَاب ٦١٢ فَضْلُ الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدٰتُ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ اِلَى السُّوْقِ
فِي الْاَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا وَكَبَّرَ

کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی۔ اُن کا پَیر رکاب
سے چمٹ گیا تو میں نے اُتر کر جُدا کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہُوا۔ حجاج کو جب
یہ خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا۔ کاش! ہم جانتے کہ
آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ آپ نے
پہنچائی ہے۔ اُس نے کہا۔ کیسے! فرمایا کہ آپ نے ایسے روز ہتھیار
اُٹھائے جس میں اُٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے
جب کہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہُوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا۔
کیا حال ہے؟ فرمایا۔ اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی؟
فرمایا کہ اُس نے تکلیف پہنچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اُٹھانے
کا حکم دیا جس روز اُٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نمازِ عید کے لیے جلدی جانا۔ عبد اللہ بن بُسر نے
فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اُس وقت جب
تسبیح پڑھتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا۔
اِس روز جس کام سے ہم ابتدا کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر
قربانی کریں۔ جس نے اسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز
پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے
جلدی کر لی اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابو بُردہ
بن نیاز کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے
پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس
کی جگہ کر دو یا فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کفایت نہیں کرے گا۔

ایامِ تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اَیَّامُ الْعَشْرِ اور اَیَّامُ الْمَعْدُوْدٰتُ
سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان
دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ ان سے
سُن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر

مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ ۞

کہتے۔

۹۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِنِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهٖ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۞

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے، جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

بَابٌ ۶۱۳ التَّكْبِيْرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلٰى عَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهٖ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِي فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيْعًا وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتیں۔

۹۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيْ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۞

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

۹۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَّخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ ۞

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں، یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے۔

بَابٌ ۶۱۴ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

نمازِ عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا

۹۱۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ تُرْکَزُ لَہُ الْحَرْبَۃُ قُدَّامَہٗ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ یُصَلِّیْ۔

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عُبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

باب ۶۱۵ حَمْلِ الْعَنَزَۃِ وَالْحَرْبَۃِ بَیْنَ یَدَیِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ۔

عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْا اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا۔

ابراہیم بن مُنذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اُٹھایا ہُوا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پس آپ اُس کی طرف نماز پڑھتے۔

باب ۶۱۶ خُرُوْجِ النِّسَآءِ وَالْحُیَّضِ اِلَی الْمُصَلّٰی۔

عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی طرف جانا۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَۃَ بِنَحْوِہٖ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ حَفْصَۃَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَیَعْتَزِلْنَ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح روایت کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہا کریں۔

باب ۶۱۷ خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ اِلَی الْمُصَلّٰی

بچوں کا عیدگاہ کی طرف نکلنا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ وَاَمَرَہُنَّ بِالصَّدَقَۃِ۔

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو اُنھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

باب ۶۱۸ اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِیْ خُطْبَۃِ الْعِیْدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ۔

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

بَابُ ٦١٩ الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى

٩٢٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ ۔

بَابُ ٦٢٠ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ ۔

٩٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اس روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی ہے اُس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کافی نہیں۔

عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے کہا گیا، کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکائیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف آ گئے۔

عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے ابتدا کی پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے اُترے اور عورتوں کے پاس آئے تو انہیں نصیحت کی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے۔ —— حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجَلِّسُ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّهُمْ حَتّٰی جَآءَ النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ الْاٰیَةَ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ یُجِبْهُ غَیْرُهَا نَعَمْ لَا یَدْرِیْ حَسَنٌ مَّنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَکُنَّ فِدَآءٌ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَیُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِیْمُ الْعِظَامُ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ۔

بَابٌ ۶۲۱ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِیْدِ

۹۲۶ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ کُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِیَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ فَاَتَیْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَکَانَتْ اُخْتُهَا مَعَهٗ فِیْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَکُنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَنُدَاوِی الْکَلْمٰی فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ اَتَیْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ وَقَلَّمَا ذَکَرَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ قَالَ لِیَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَكَّ اَیُّوْبُ وَالْحُیَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُیَّضُ قَالَتْ نَعَمْ اَلَیْسَ الْحَآئِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَّتَشْهَدُ کَذَا وَتَشْهَدُ کَذَا

بَابٌ ۶۲۲ اِعْتِزَالِ الْحُیَّضِ الْمُصَلّٰی ۔

۹۲۷ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر انھیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں، بیعت ہونے کی غرض سے ۔۔۔۔ (۱۲/۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ پس ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا: لاؤ، تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ اَلفتخ بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے روز نکلنے سے روکا کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اس کی بہن اس کے ساتھ رہی اس نے کہا کہ ہم بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مامور تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے مضائقہ ہے کہ اس کے پاس دوپٹہ نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے اپنی چادروں میں سے اُڑھا دے، لہٰذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سُنی ہیں؟ فرمایا: ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی! فرمایا، ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں!

حائضہ کا عیدگاہ سے الگ رہنا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

عَدَاتِی عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ اُمِرْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُیَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَشْهَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَیَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ ۔

فرمایا، ہمیں نکلنے کا حکم دیا گیا تھا پس ہم نکلیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابن عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوئیں اور ان کی دعاؤں میں لیکن اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ (عید گاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

بَابٌ ۶۲۳ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰی

قربانی کے روز عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا

۹۲۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ كَثِیْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَنْحَرُ اَوْ یَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰی ۔

عبد اللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

بَابٌ ۶۲۴ كَلَامِ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ فِی خُطْبَۃِ الْعِیْدِ وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَیْءٍ وَّهُوَ یَخْطُبُ ۔

خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔

۹۲۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَتِلْكَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِیْ وَجِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاۃُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا جَذَعَۃً هِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِیْ عَنِّیْ فَقَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اُس کی قربانی ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں یہی جانتا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا۔ ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ف: اس حدیث کا مضمون کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ قبل ازیں حدیث ۹۰۵، ۹۱۲، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے اور اگلی حدیث میں بھی ہے۔ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی ارشادِ رسول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس موقع پر حضرت ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگارِ عالم نے احکامِ تشریعیہ میں بھی آپ کو اتنا مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیثِ مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کا ایمان افروز رسالہ الامن و العلیٰ پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِيرَانٌ لِي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے ہمسایے مفلس ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۹۳۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اُسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَاب ۶۲۵ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى ابْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ۔

محمد، ابو تمیلہ یحیٰی بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔

بَاب ۶۲۶ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے

اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہلِ اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابو عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو اُس نے اپنی بیوی اور بچوں کو اکٹھا کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ دیہات والے عید کے روز جمع ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

۹۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ ٭

اُن کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو لڑکیاں اُن کے پاس دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے منہ ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اُنھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا۔ اے ابوبکر! انھیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور ایام منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر نے اُنھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انھیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! اطمینان سے کھیلتے رہو۔

ف:۔ یہ مضمون پیچھے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۴۲۸ میں بھی ہے۔ حدیث ۴۲۸ کے تحت ہم نے حاشیے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول پر بحث کی ہے۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۴۲۸ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے۔ پروردگار عالم ہمیں بے راہ روی اور دور حاضر کے جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بَابُ ۶۲۷ اَلصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وَقَالَ اَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ ٭

ابو المعلّٰی کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سُنا کہ حضرت ابن عباس نماز عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهٗ بِلَالٌ ٭

ابو الولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

بَابُ ۶۲۸ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ ٭

وتر کے متعلق روایات

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ يَأْمُرُ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ ٭

۹۳۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ٭

۹۳۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرْ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَاِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ ٭

۹۳۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دے دیا کرتے۔

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انھوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی۔ آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آدھی یا اس کے قریب رات ہوگئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا پس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

یحیی بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مضائقہ نہیں ہوگا۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے

حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ ۞

حاضر ہو جاتا۔

بَاب ۶۲۹ سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ ۞

وتر کے اوقات ۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اُطِیْلُ فِیْھِمَا الْقِرَاءَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَکَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ قَالَ حَمَّادٌ اَیْ بِسُرْعَۃٍ ۞

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہُوا۔ آپ کے خیال میں کیا میں نمازِ فجر سے پہلی دو رکعتوں میں طویل قرأت پڑھ لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

۹۴۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُلَّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ ۞

عمرو بن حفص، ان کے والدِ ماجد، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

بَاب ۶۳۰ اِیْقَاظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَہٗ بِالْوِتْرِ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔

۹۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ ۞

ہشام نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

بَاب ۶۳۱ لِیَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِہٖ وِتْرًا ۞

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیئے۔

۹۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا ۞

مسدد، یحیٰی بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

بَاب ۶۳۲ اَلْوِتْرِ عَلَی الدَّابَّۃِ ۞

سواری پر وتر پڑھنا۔

۹۴۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر ہُوا تو میں اُترا پس وتر پڑھے اور اُنہیں جا ملا۔ حضرت عبد اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ

بن عمر نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہُوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہُوا تو اُترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہُوا، خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب ۶۳۳ اَلْوِتْرُ فِى السَّفَرِ

سفر میں وتر پڑھنا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِى السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِىْ اِيْمَآءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَآئِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

باب ۶۳۴ اَلْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے تھوڑا بعد۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِىْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ زُهَآءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض گزار ہُوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا، فلاں نے تو آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرے خیال میں آپ نے قاریوں کے ستّر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی بربادی کے لیے دُعا کی۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ

ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دُعا کی۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ۔

مسدد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قنوت نمازِ مغرب اور نمازِ فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

بَابُ ۶۳۵ الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ ۔

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

بَابُ ۶۳۶ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا كُلُّهٗ فِي الصُّبْحِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت مضبوط کرے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ لیا۔ ابن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ ــــ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ۔

ہماسے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابوسفیان نے آکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلۂ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ اُن کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اُس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا ۔۔۔ عَائِدُوْنَ تک اور فرمایا: "جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۴۴: ۱۶) اَلْبَطْشَةُ یوم بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیتِ روم گزر چکیں۔

بَابُ ۶۳۷ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا ۔

قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔

۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ ؎

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ ؎

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

عمرو بن علی، ابوقتیبہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا: "وہ ابیض، بارِ رحمت کو وسیلہ جس کا کافل
یتیموں کا وہ والی ہے، سہارا بے ارامل کا

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ آپ کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ اُترتے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

۹۵۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوعبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس اُن پر بارش ہوئی۔

ف: جہاں نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہو رہا ہے۔ یہ صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ کو بھی وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ صحابۂ کرام رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگارِ عالم سے بارش مانگا کرتے اور پھر حضور کے

پچیا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور اُن کی وہ دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا کرتی تھی۔ صحابۂ کرام کا عمل اِس فعل کی حقانیت پر مہرِ تصدیق کر رہا ہے اور ہم اُن بزرگوں کی پیروی پر مامور ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ بولتی تصویر بنے تھیں اور اُن میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَاب ۶۳۸ تَحْوِيْلِ الرِّدَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت چادر کو اُلٹ دینا۔

۹۵۴ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَآءَهٗ ۞

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عبّاد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر اُلٹ دی۔

۹۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهْمٌ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْاَنْصَارِ

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عبّاد بن تمیم اپنے والدِ محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی یعنی قبلے کی طرف منہ کیا، چادر اُلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا، ابن عُیَینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

بَاب ۶۳۹ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ ۞

جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

بَاب ۶۴۰ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء پڑھنا

۹۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا وَّلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہُوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اُس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت تھی۔ پس اُس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہُوا

بيت ولا دارٍ قال فطلعت من ورائه سحابة مثل
الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم أمطرت
فوالله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك
الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه
وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول
الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله أن
يمسكها فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه
ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام و
الجبال والظراب والأودية ومنابت الشجرة قال
فانقطعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك
فسألت أنسا أهو الرجل الأول قال لا أدري ؛

باب ۶۴۱ الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة ؛

۹۵۷ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل
ابن جعفر عن شريك عن أنس بن مالك أن رجلا
دخل المسجد يوم الجمعة من باب كان نحو دار
القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب
فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما ثم قال
يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع
الله يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه
ثم قال اللهم أغثنا اللهم أغثنا قال أنس ولا والله
ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين
سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة
مثل الترس فلما توسطت انتشرت فلا والله ما رأينا
الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في
الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم
يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت
الأموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا قال
فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال

جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی۔ خدا کی قسم، ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اُسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش رُک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، کیا یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاء کی جانب والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا، اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا۔ پس اُس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم ہم نے ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھی۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ

اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ فَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ ۔

باب ۶۴۲ الاستسقاء على المنبر ۔

۹۵۸ - حدثنا مسدد قال حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذ جاء رجل فقال يا رسول الله قحط المطر فادع الله ان يسقينا فدعا فمطرنا فما كدنا ان نصل الى منازلنا نمطر الى الجمعة المقبلة قال فقام ذلك الرجل او غيره فقال يا رسول الله ادع الله ان يصرفه عنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حوالينا ولا علينا قال فلقد رايت السحاب يتقطع يمينا وشمالا يمطرون ولا يمطر اهل المدينة ۔

باب ۶۴۳ من اكتفى بصلوة الجمعة في الاستسقاء ۔

۹۵۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن شريك بن عبد الله عن انس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلكت المواشي وتقطعت السبل فدعا فمطرنا من الجمعة الى الجمعة ثم جاء فقال تهدمت البيوت وتقطعت السبل وهلكت المواشي فقام فقال اللهم على الاكام والظراب والاودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب ۔

باب ۶۴۴ الدعاء اذا تقطعت السبل من كثرة المطر ۔

۹۶۰ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن شريك بن عبد الله بن ابي نمر عن انس بن مالك قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول

پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر پس وہ بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا۔ کیا یہ آدمی وہی پہلا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں میں بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا اٹھا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دائیں بائیں کو پھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برس رہے تھے

جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض گزار ہوا، گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے

اللہِ ھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللہَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَۃٍ اِلَی جُمُعَۃٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ عَلٰی رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰکَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ انْجِیَابَ الثَّوْبِ۔

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

بَابٌ ۶۴۵ مَا قِیْلَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَوِّلْ رِدَاءَہٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُلٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَی ابْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَاکَ الْمَالِ وَجَھْدَ الْعِیَالِ فَدَعَا اللہَ یَسْتَسْقِیْ وَلَمْ یَذْکُرْ حَوَّلَ رِدَاءَہٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل وعیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُلٹنے اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ۶۴۶ اِذَا شَفَعُوْا اِلَی الْاِمَامِ لِیَسْتَسْقِیَ لَھُمْ لَمْ یَرُدَّھُمْ۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ ھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللہَ فَدَعَا اللہَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ عَلٰی ظُھُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰکَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ انْجِیَابَ الثَّوْبِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

بَابٌ ۶۴۷ اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِکُوْنَ بِالْمُسْلِمِیْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ

مسروق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَتَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَیْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَیْہِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْہُمْ سَنَۃٌ حَتّٰی ہَلَکُوْا فِیْہَا وَاَکَلُوا الْمَیْتَۃَ وَالْعِظَامَ فَجَآءَہٗ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَۃِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَکَ قَدْ ہَلَکُوْا فَادْعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ الْاٰیَۃَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی کُفْرِہِمْ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی یَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَیْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْہِمْ سَبْعًا وَّشَکَا النَّاسُ کَثْرَۃَ الْمَطَرِ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَۃُ عَنْ رَاْسِہٖ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَہُمْ

کی خدمت میں حاضر ہُوا تو انھوں نے فرمایا، جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے محمدؐ! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا "انتظار کرو جس روز آسمان کھلا دھواں لائے گا" پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس روز ہم سخت گرفت کریں گے" وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُن پر بارش برسی اور متواتر سات روز تو لوگوں نے کثرتِ باراں کی شکایت کی۔ آپ نے کہا: اے اللہ ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اُوپر سے بادل ہٹ گئے اور اردگرد کے لوگوں پر برسے۔

باب ۶۴۸ الدُّعَآءِ اِذَا کَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

۹۶۴ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَہَلَکَتِ الْبَہَائِمُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّسْقِیَنَا فَقَالَ اَللّٰہُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَیْنِ وَایْمُ اللّٰہِ مَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَۃً مِّنْ سَحَابٍ فَنَشَاَتْ سَحَابَۃٌ وَّاَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ تَلِیْہَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَیْہِ تَہَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ یَحْبِسْہَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰہُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَتَکَشَّطَتِ الْمَدِیْنَۃُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَہَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِیْنَۃِ قَطْرَۃً فَنَظَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَاِنَّہَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِکْلِیْلِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قحط، بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو دفعہ کہا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہُوا اور برسا۔ آپ منبر سے اُتر آئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی۔ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے ہٹ گیا اور اردگرد برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔ میں مدینہ منورہ کو چمکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

باب ۶۴۹ الدُّعَآءِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ لَهُمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَرَأٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

کہا ابونعیم، زہیر، ابواسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انھوں نے بغیر منبر کے پیروں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان واقامت نہ کہی۔ ابواسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا ۞

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ان کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر الٹ دی۔ تو ان پر بارش برسی۔

باب ٦٥٠ اَلْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا

٩٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ۞

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر الٹ دی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں جہر سے قرأت کی۔

باب ٦٥١ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟

٩٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ۞

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک کر لی اور قبلہ رُو ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر الٹ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہر سے قرأت کی۔

باب ٦٥٢ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ ۞

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

٩٦٨ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ

وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ ؎ دی۔

بَاب ۶۵۳ اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِی الْمُصَلّٰی ؎

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء پڑھنا۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَخْبَرَنِی الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ ؎

عبّاد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ دی ـــــ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ داہنے حصّے کو بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

بَاب ۶۵۴ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّیْ وَاَنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِیٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِیٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ؎

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عبّاد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُنھیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رُو ہو گئے اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ ابن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

بَاب ۶۵۵ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اُٹھانا

وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْا وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَیْ مَلَّ وَقَالَ

ابوایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اُویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جنگلوں کا رہنے والا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے ہلاک ہو گئے اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔ پس ہم مسجد سے بھی نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! مسافر اُکتا گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بَشِقَ یعنی اُکتا جانا ـــــ اُویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغل

الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ‏.‏

کی سفیدی دیکھی۔

بَابُ ۶۵۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اُٹھانا

۹۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ‏.‏

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے اونچے نہ اُٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اتنے اونچے اُٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

بَابُ ۶۵۶ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ ‏.‏

بارش کے وقت کیا کہے؟

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کَصَیِّبٍ سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صَابَ اور اَصَابَ دونوں یَصُوْبُ سے ہیں۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ ‏.‏

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عُبید اللہ سے اور روایت کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

بَابُ ۶۵۷ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ ‏.‏

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگ قحط کی لپیٹ میں آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے۔ آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ منبر سے بھی نہیں اُترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس

حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ قَالَ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذٰلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی فَقَامَ ذٰلِکَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْ رَجُلٌ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَہَدَّمَ الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ فَقَالَ اللّٰہُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ فِیْ مِثْلِ الْجَوْبَۃِ حَتّٰی سَالَ الْوَادِیْ وَادِیْ قَنَاۃَ شَہْرًا قَالَ فَلَمْ یَجِیْٔ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ ۞

روز، اُس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے اُدھر سے پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔

باب ۶۵۸ اِذَا هَبَّتِ الرِّیْحُ

جب آندھی آئے۔

۹۷۳ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَتِ الرِّیْحُ الشَّدِیْدَۃُ اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۞

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حُمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور ہی سے پہچان لی جاتی۔

باب ۶۵۹ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔

۹۷۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُّجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُہْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ۞

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی اور عاد قوم بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔

باب ۶۶۰ مَا قِیْلَ فِی الزَّلَازِلِ وَالْاٰیَاتِ

زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

۹۷۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْہَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْہَرْجُ وَہُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضُ ۞

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے، زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے، فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی کثرت ہوگی کہ وہ اُبل پڑے گا۔

۹۷۶ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا

محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا: اے اللہ! ہمارے

وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ ؀

شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اور ہمارے نجد میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا بھی فرمائی اور نجد کا صوبہ منحوس ہے جس کو آپ نے دعائے برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں، ـــــ (۱) زلزلے آنا (۲) فتنے اٹھنا (۳) وہاں سے شیطان کی سنگت کا نکلنا ـــــ نگاہِ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں خرابیاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرما لیا تھا کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے جو انبیائے کرام کے گستاخ بن کر شیطان کی طرح بڑے ذوق وشوق سے لعنت کے طوق زیبِ گلو کریں گے ـــــ ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گئے ہیں۔ شیطان والی توحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خدا داد علوم واختیارات کا انکار تنقیص آمیز لہجے میں کرنا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ خدائے ذو المنن سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابٌ ۶۶۱ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم جھٹلائے جانے کو اپنی روزی بناتے ہو" حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ؀

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر بارش والی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو مجھ پر ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی، وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

بَابٌ ۶۶۲ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؀

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی

الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا تَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ

جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔

ف:۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے ان پانچ چیزوں کا علم مطلقاً کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان غیوب خمسہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبریں دی ہیں جیسا کہ حدیثوں میں موجود ہے۔

اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

بَابٌ ۶۶۳ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا ۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا ۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادٍ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ

بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رض قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

بَابُ ۶۶۴ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جب کہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

بَابُ ۶۶۵ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فِي الْكُسُوْفِ ۔

سورج گرہن کے وقت اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کرنا۔

۹۸۴ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ ۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَةٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

باب ۶۶۶ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ

باب ۶۶۷ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

۹۸۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ــــ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں کسی کی موت یا حیات سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اُسی طرح سورج گرہن کے روز حدیث بیان کی جیسے حدیث عروہ بحوالہ حضرت عائشہ ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں غلطی ہوئی۔

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جب کہ اللہ تعالیٰ نے تو وَخَسَفَ الْقَمَرُ فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جبکہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور طویل قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا طویل

فقام فكبر فقرأ قراءة طويلة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فقام كما هو ثم قرأ قراءة طويلة وهي أدنى من القراءة الأولى ثم ركع ركوعا طويلا وهي أدنى من الركعة الأولى ثم سجد سجودا طويلا ثم فعل في الركعة الآخرة مثل ذلك ثم سلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فقال في كسوف الشمس والقمر إنهما آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتموها فافزعوا إلى الصلوة ؂

رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر " سمع اللہ لمن حمدہ " کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو طویل سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

باب ٦٦٨ قول النبي صلى الله عليه وسلم يخوف الله عباده بالكسوف قاله أبو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ؂

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٩٨٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا حماد بن زيد عن يونس عن الحسن عن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت أحد ولكن الله يخوف بهما عباده لم يذكر عبد الوارث وشعبة وخالد بن عبد الله وحماد بن سلمة عن يونس يخوف الله بهما عباده وتابعه موسى عن مبارك عن الحسن قال أخبرني أبو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يخوف الله بهما عباده وتابعه أشعث عن الحسن ؂

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے ـــ عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابوبکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

باب ٦٦٩ التعوذ من عذاب القبر في الكسوف ؂

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

٩٨٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن يهودية جاءت تسألها فقالت لها أعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم أيعذب الناس في قبورهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله من ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

لوٹ آئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابُ ۶۷۰ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابُ ۶۷۱ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَّ

صَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ۔

نمازِ کسوف با جماعت پڑھنا

اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے انھیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا گویا سورہ البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم

الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ٭

پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنھیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز لیتے دیکھا پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا بُرا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں زیادہ عورتیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر سارے زمانے کے احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی نیکی کی ہو۔

ف: اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرما لیا اور وہاں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اِس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو نگاہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں اُن سے زمین و آسمان کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟ نگاہِ مصطفیٰ یقیناً شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت دور نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کونسی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما دی ہے ورنہ آپ تَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا اور لَوْ أَصَبْتُهُ نہ فرماتے۔ وَاللهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ۔

باب ۶۷۲ صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ ٭

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبحان اللہ

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِيْ أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؕ

بَابُ ۶۷۳ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ ؕ

۹۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ ؕ

بَابُ ۶۷۴ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کہا، نشانی؟ انھوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ فتنہ دجال جیسی یا اُس کے قریب نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اِس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہُوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی، اِن پر ایمان لائے اور پیروی کی اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تُو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہُوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اُس نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس سے خدا کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَاب ۷۵ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَ اَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍؓ وَابْنُ عُمَرَؓ

۹۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا

۹۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

اسے حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابنِ عمر نے روایت کیا ہے۔

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس لمبی قرأت کی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو لمبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

بَابٌ ٦٧٦ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوْفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ڈرتے ہوئے اٹھے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی، بہت ہی لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا کرو۔

بَابٌ ٦٧٧ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، جس روز حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے گہن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

بَابٌ ٦٧٨ قَوْلِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ

امام کا خطبہ کسوف میں اما بعد کہنا — ابو اسامہ، ہشام فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔

بَابٌ ٦٧٩ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

۹۹۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ.

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کے باعث گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، یہاں تک کہ وہ دُور ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ فوت ہوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

باب ۶۸۰ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ.

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأُولَى أَطْوَلُ.

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

باب ۶۸۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اُٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نمازِ کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ــــ اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک آدمی نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِّثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذَا صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فِی الْجَهْرِ ٭

ندا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا، آپ کے بھائی جان حضرت عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انھوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حصین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۶۸۲ مَا جَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ٭

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِیْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ٭

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اُسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَابُ ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ ٭

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْجُمُعَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ٭

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الٓمّٓ تنزیل السجدہ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ یعنی سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ ٭

سورۂ صٓ میں سجدے کا ہونا۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورۂ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۶۸۵ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سورۂ والنجم کا سجدہ ۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۵ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک آدمی کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگائی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (اُمیہ بن خلف کو) دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَابٌ ۶۸۶ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ ۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

۱۰۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ۔

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا ۔ روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

بَابٌ ۶۸۷ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

۱۰۰۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا ۔

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۸ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ ۔

یزید بن عبداللہ ابن قسیط نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

باب ۶۸۸ سجدة إذا السماء انشقت

۱۰۰۹- حدثنا مسلم بن إبراهيم ومعاذ بن فضالة قالا حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال رأيت أبا هريرة قرأ إذا السماء انشقت فسجد بها فقلت يا أبا هريرة ألم أرك تسجد قال لو لم أر النبي صلى الله عليه وسلم سجد لم أسجد۔

باب ۶۸۹ من سجد لسجود القارئ

وقال ابن مسعود لتميم بن حذلم وهو غلام فقرأ عليه سجدة فقال اسجد فإنك إمامنا فيها۔

۱۰۱۰- حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد أحدنا موضع جبهته۔

باب ۶۹۰ ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة

۱۰۱۱- حدثنا بشر بن آدم قال حدثنا علي بن مسهر قال أخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم حتى ما يجد أحدنا لجبهته موضعا يسجد عليه۔

باب ۶۹۱ من رأى أن الله عز وجل لم يوجب السجود

وقيل لعمران بن حصين الرجل يسمع السجدة ولم يجلس لها قال أرأيت لو قعد لها كأنه لا يوجبه عليه وقال سلمان ما لهذا غدونا وقال عثمان إنما السجدة على من استمعها وقال الزهري لا يسجد إلا أن تكون طاهرا فإذا سجدت و

سورۂ انشقاق میں سجدہ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حُذلم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور اُن کے سامنے آیتِ سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

مسدد، یحیی، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔

حضرت عمران بن حُصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیت سجدہ سُنے اور اُس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اُس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اُس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اس لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اُس پر بھی سجدہ ہے جو اُسے سُنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو، اگر تم

لَا سَفَرٍ وَاَنْتَ فِیْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ ۔

سوار ہو تو پھر تمہارا منہ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیتِ سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَرَاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَ بِهَا حَتّٰى اِذَا جَاءَتِ السَّجْدَةُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابو ملیکہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہُدیر تیمی۔ ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے۔ جب آیتِ سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا آپ بھی وہی سورت پڑھی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

بَابُ ۶۹۲ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ فِی الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا ۔

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی۔ انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اُن سے جا ملوں۔

بَابُ ۶۹۳ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ ۔

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

مَكَانًا لِلْمَوْضِعِ بِجَبْهَتِهِ ❖

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نمازِ قصر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ٦٩٤ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ ❖

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

١٠١٥ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

١٠١٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ❖

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں لوٹ آئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اُس میں دس روز ٹھہرے۔

بَابُ ٦٩٥ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ❖

منیٰ میں نماز پڑھنا

١٠١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهِ ثُمَّ اَتَمَّهَا ❖

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

١٠١٨ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ❖

ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

١٠١٩ - حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبد الرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو اُنھوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا، ہمیں نے

فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ۞

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجائیں۔

بَابُ ۶۹۶ كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔

۱۰۲۰ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ تَابَعَهٗ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ۞

ابوالعالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

بَابُ ۶۹۷ فِيْ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا ۞

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار بُرد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

۱۰۲۱ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ۞

اسحاق، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۱۰۲۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلٰثًا اِلَّا مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَهٗ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ ___ متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۰۲۳ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَّيْسَ

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو ___

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَّسُهَيْلٌ وَّ مَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞

متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابو کثیر اور سہیل اور امام مالک، مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے۔

باب ۶۹۸ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضِعِهِ

وَخَرَجَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هٰذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا ۞

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔ حضرت علی بن ابو طالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس لوٹے تو اُن سے کہا گیا، یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۞

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نمازِ عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ۞

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: پہلے پہل دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا: حضرت عائشہ کس طرح بڑھاتی تھیں؟ فرمایا کہ اُنھوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

باب ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ ۞

سفر میں نمازِ مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَّأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اُسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبد اللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے ___ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انھیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی۔ میں نے اُن سے کہا۔ نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر اُن سے کہا، نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اُترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی

قال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي إذا أعجله السير وقال عبد الله رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا أعجله السير يقيم المغرب فيصليها فلما يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بعد العشاء حتى يقوم من جوف الليل ؞

باب ۷۰۰ صلوة التطوع على الدواب حيثما توجهت ؞

۱۰۲۷ - حدثنا علي ابن عبد الله قال حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عبد الله ابن عامر عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به ؞

۱۰۲۸ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن أن جابر بن عبد الله أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي التطوع وهو راكب في غير القبلة ؞

۱۰۲۹ - حدثنا عبد الأعلى ابن حماد قال حدثنا وهيب قال حدثنا موسى ابن عقبة عن نافع قال كان ابن عمر يصلي على راحلته ويوتر عليها ويخبر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله ؞

باب ۷۰۱ الإيماء على الدابة ؞

۱۰۳۰ - حدثنا موسى ابن إسمعيل قال حدثنا عبد العزيز بن مسلم قال ثنا عبد الله بن دينار قال كان عبد الله بن عمر يصلي في السفر على راحلته أينما توجهت به يومي وذكر عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله ؞

باب ۷۰۲ ينزل للمكتوبة ؞

۱۰۳۱ - حدثنا يحيى ابن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر بن

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو۔

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفلی نمازیں سواری پر بغیر قبلہ رُخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ؀

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے ــــ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پروانہ کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا ــــ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ؀

مُعاذ بن فُضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اُتر آتے اور قبلہ کی جانب رُخ فرما لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے اُدھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رُو ہونا ضروری نہیں (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، ہاں ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رُو ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اُتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نمازِ وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ ان کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں مؤکدہ سنتوں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ کا نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

پارہ ۔۔۔ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۷۰۳ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جب کہ وہ شام سے آ رہے تھے ۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے میں نے اُنھیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رُخ کسی اَور طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا ۔۔۔ روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۔

بَابُ ۷۰۴ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَقَبْلَهَا ۔

۱۰۳۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

جو سفر میں نماز کے بعد اَور پہلے نوافل نہ پڑھے ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا ، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ، بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۳۳ : ۲۱)

۱۰۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے ۔

بَابٌ ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ ۞

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۳۶ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۞

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ فتحِ مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے ـــــ لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے اُنھیں خبر دی اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران، رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہو جاتا۔

۱۰۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۞

ابو الیمان، شعیب، زُہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ دورانِ سفر بھی نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات دورانِ سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں اُن کی بات درست نہیں ہے۔ دورانِ سفر بھی پوری نماز پڑھی جائے۔ ہاں اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۷۰۶ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۞

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا۔

۱۰۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا، جب آگے پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیا کرتے ـــــ ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے اور جب جلدی میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرما لیا کرتے ـــــ حسین کا

يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن ابو کثیر، حفص بن عُبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحیٰی، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

بَاب ۷۰۷ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نمازِ مغرب میں تاخیر کر لیتے، یہاں تک کہ اُسے اور نمازِ عشاء کو جمع کر لیتے ــــــ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نمازِ عشاء کے بعد، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحیٰی، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرما لیا کرتے تھے یعنی نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو۔

بَاب ۷۰۸ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔ اِس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں عصر کے

وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؏

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (۴: ۱۰۳) لہٰذا ہر نماز اُس کے مقررہ وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ ہاں جمع کے دوران مجبوراً نمازوں کو ملانا پڑتا ہے جو فعلِ رسول کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اِس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اُس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض علماء نے بڑی غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو مٹانے کی غرض سے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابٌ ۷۰۹ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؏

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؏

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نمازِ ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابٌ ۷۱۰ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ ؏

بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ اَوْ فَجُحِشَ

زُہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چھِل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَّقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ٭

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ ٭

ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ــــ عبدالصمد، ان کے والد ماجد، حسین، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھیں بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بَابُ ۱۱۷ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَاءِ ٭

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّكَانَ رَجُلًا مَّبْسُوْرًا وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَّرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائمًا سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

بَابُ ۱۱۸ اِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَّقَالَ عَطَاءٌ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ ٭

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو چاہیے جدھر منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا

بِوَاسِيْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ ؕ

کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

باب ۱۳ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ شَآءَ الْمَرِيْضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ؕ

جب بیٹھ کر پڑھے، پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ ؕ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِيْ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ ؕ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت کرتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

باب ۱۴ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ؕ

رات کو تہجد پڑھنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو، یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۱۷:۷۹)

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے ہی لیے ہے اور

لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور تُو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا دیدار برحق ہے، تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے دوزخ برحق ہے۔ نبی سارے برحق ہیں، محمد مصطفیٰ برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہُوا، تیری خاطر جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ پس مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان، عبدالکریم ابو اُمیہ: ۔ اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ، سفیان، سلیمان بن ابو مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۱۵ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ۔

رات کے قیام کی فضیلت

۱۰۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں جب کوئی خواب دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے۔ اُس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنھیں میں جانتا ہُوں۔ پس میں کہنے لگا، میں جہنم سے اللہ کی پناہ لیتا ہُوں۔ پھر ہمیں ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ نہ ڈرو۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تو فرمایا کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے، مگر تھوڑی دیر۔

بَابٌ ۷۱۶ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ ۞

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اپنی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

بَابٌ ۷۱۷ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ ۞

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ ۞

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۞

مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کچھ روز رکے رہے تو قریش کی ایک عورت نے کہا، ان کا شیطان اس سے تنگ آگیا ہے" پس وحی نازل ہوئی "چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (۹۳، آتا ۳)

بَابٌ ۷۱۸ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا، آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والیوں کو جگائے دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انھیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے۔ خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اُٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے، اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۱۸: ۵۴)

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا، میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

ف۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو یا تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابۂ کرام بھی آپ کے پیچھے آپڑھتے تھے، وہ نمازِ تہجد تھی اسے خواہ مخواہ نمازِ تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے۔ یہ اُن حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید اِن لوگوں سے پہلے اُمتِ محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا معاملہ الگ ہے جو اگرچہ سُنّت سے ثابت ہے لیکن اُس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا۔ یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنّت ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۱ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ اِنْفَطَرَتْ اِنْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آجانا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی الشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْسَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے، کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

بَابُ ۷۲ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سوئے

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اُس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سُنتے۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ

محمد بن سلام، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا۔ آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

فَصَلّٰی ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَکَرَاَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوتے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

بَابٌ ۷۲۱ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ یَنَمْ حَتّٰی صَلَّی الصُّبْحَ ۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی قُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کَقَدْرِ مَا یَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً ۔

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابٌ ۷۲۲ طُوْلِ الْقِیَامِ فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا ارادہ کیا؟ فرمایا، میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

بَابٌ ۷۲۳ کَیْفَ کَانَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَمْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهٗ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ۞

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابٌ ۷۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهٖ ۞

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهٖ ۞

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابٌ ۷۲۷ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ أَيْ مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۞

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشادِ ربانی ہے: ”وہ رات کو کم سوتے ہیں“ یہ مَا يَنَامُوْنَ کا مترادف ہے۔ ”اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں“۔

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ ۞

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کر دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

بَابٌ ۷۲۸ مَنْ نَّامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۞

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلمان نے ٹھیک کہا۔

۱۰۷۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلوٰةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ ۞

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اُٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

بَابُ ۲۹ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

۱۰۷۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۞

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابو سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نمازِ وتر ہوتی تھی۔ ان تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا نرا مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو وہ ہیں جو رمضان اور غیر رمضان جملہ مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نمازِ تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سونے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا تو پوچھنا ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شانِ یکتائی رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ہر حالت ہی نرالی تھی۔

۱۰۷۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلوٰةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو ان کے والدِ ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

إذا كبر قرأ جالسا فإذا بقي عليه من السورة ثلاثون أو أربعون آية قام فقرأهن ثم ركع ۔

باب ۷۳۰ فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلوة بعد الوضوء بالليل والنهار

۱۰۷۸۔ حدثنا إسحق بن نصر قال حدثنا أبو أسامة عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلوة الفجر يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا أرجى عندي أني لم أتطهر طهورا في ساعة ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي قال أبو عبد الله دف نعليك يعني تحريك ۔

باب ۷۳۱ ما يكره من التشديد في العبادة ۔

۱۰۷۹۔ حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فإذا حبل ممدود بين الساريتين فقال ما هذا الحبل قالوا هذا حبل لزينب فإذا فترت تعلقت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا حلوه ليصل أحدكم نشاطه فإذا فتر فليقعد ۔ قال وقال عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كانت عندي امرأة من بني أسد فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من هذه قلت فلانة لا تنام بالليل فذكر من صلوتها فقال مه عليكم ما تطيقون من الأعمال فإن الله لا يمل حتى تملوا ۔

باب ۷۳۲ ما يكره من ترك قيام الليل

کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا، اے بلال مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دورِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو اُمید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

عبادت میں جو مشقت اُٹھانا مکروہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رسی زینب کی ہے۔ جب تھک جائے تو اس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے کھول دو، تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ رہے ۔۔۔ ہشام بن عروہ کے والدِ محترم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا، یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اُس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ جانے دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ ۔

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ۔

باب ۷۳۳

١٠٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ ۔

باب ۷۳۴ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ۔

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

مکروہ ہے۔

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا ___ ابن ابو العشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ___ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت بھی سست پڑے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو اُٹھے اور کہے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ"، پھر کہے: "اے اللہ

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ؏

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْصُصُ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ؎

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؏

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ؏

بَابُ ٣٧٥ - الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ

مجھے بخش دے" یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغویات نہیں کہتے مثلاً:

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ روشن فجر طلوع ہو جاتی ہے (۲) ہمیں جہالت کے بعد راہ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہو گا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کی کروٹ جدا ہوتی ہے جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے رہتے ہیں — متابعت کی اس کی عقیل نے اور زبیدی، زہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرد آئے اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ انھیں ایک فرشتہ ملا اُس نے کہا۔ نہ ڈرو اور اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ شب قدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خوابوں میں مطابقت ہے۔ پس جو اُسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَائَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابٌ ۷۳۶ الضَّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

۱۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ۔

عبداللہ ابن یزید، سعید بن ابوایوب، ابوالاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

بَابٌ ۷۳۷ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ ۔

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

۱۰۸۷ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ ۔

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگی ہوئی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

بَابٌ ۷۳۸ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ ۔

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔ حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

۱۰۸۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآنِ مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے :- اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ ٭

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دُور رکھ اور اس سے مجھے دُور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یہ گویا خدا سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نماز استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيِّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ٭

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ٭

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ٭

ابن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو، تو چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مجاہد سے روایت ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا۔ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا، اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبے کے سامنے پڑھی ــــ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۳۹۔ الْحَدِيْثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيْهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا، بعض انھیں فجر کی دو رکعتیں بتلاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

بَابُ ۴۰۔ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انھیں نوافل کہا۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عُبید بن عُمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۞

باب ۷۴۱ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۞

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ۞

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــ احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی، کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

باب ۷۴۲ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۞

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ ۞

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں ــــ ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کی۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔

باب ۷۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۞

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ ۞

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں عرض گزار ہوا، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی! فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

باب ۷۴۴ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ ۞

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ ۞

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر! فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابوبکر! فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ۞

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

باب ۷۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَاٰهُ وَاسِعًا ۞

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّيْ لَأُسَبِّحُهَا ۞

جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

باب ۷۴۶ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١١٠٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل (رحمتِ دوعالم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نمازِ چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدَ لِاَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری بھر کم آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بُلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابٌ ٧٤٧ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ۔

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

١١٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کر رکھی ہیں یعنی دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہُوا کرتا تھا مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر موذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

١١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ۔

محمد بن منتشر کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے
متابعت کی اس کی ابن ابو عدی اور عمرو نے شعبہ سے

بَابٌ ٧٤٨ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ۔

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۔

ابو معمر، عبد الوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ نا پسند فرماتے ہوئے کہ مبادا لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ ۔

مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو ابی تمیم کی یہ بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت (روکتی ہے)

باب ۷۴۹ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نوافل با جماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے، جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّہَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ
اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ
اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَکَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا
حِیْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُہٗ عَلٰی خَزِیْرَۃٍ یُّصْنَعُ لَہٗ فَسَمِعَ اَھْلُ
الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَثَابَ
رِجَالٌ مِّنْھُمْ حَتّٰی کَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّنْھُمْ مَّا فَعَلَ مَالِکٌ لَّا اَرَاہُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ ذَاکَ
مُنَافِقٌ لَّا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاکَ اَلَا تَرَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ
اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰہِ لَا نَرٰی وُدَّہٗ وَلَا حَدِیْثَہٗ اِلَّا اِلَی
الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ
اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ
بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُھَا قَوْمًا فِیْھِمْ اَبُوْ
اَیُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
غَزْوَتِہِ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْھَا وَیَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَلَیْھِمْ بِاَرْضِ
الرُّوْمِ فَاَنْکَرَھَا عَلَیَّ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَکَبُرَ ذٰلِکَ
عَلَیَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ سَلَّمَنِیْ حَتّٰی اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِیْ
اَنْ اَسْاَلَ عَنْھَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْ
وَجَدْتُہٗ حَیًّا فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَقَفَلْتُ فَاَھْلَلْتُ
بِحَجَّۃٍ اَوْ بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتَیْتُ
بَنِیْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَیْخٌ اَعْمٰی یُصَلِّیْ لِقَوْمِہٖ فَلَمَّا
سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَاَخْبَرْتُہٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ
سَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْہِ کَمَا حَدَّثَنِیْہِ
اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۔

طرف اشارہ کر دیا جو مجھے پسند تھی کہ آپ اس میں نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی تو آپ
نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔
آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا
جب ہمسایوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے
میں ہیں تو لوگ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ گھر میں مجمع لگ گیا۔ ان میں سے ایک
آدمی نے کہا، مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آتا؟ ان میں سے دوسرے آدمی
نے کہا، کیونکہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا۔ اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اس کا رجحان اور
اس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جہنم پر وہ شخص حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔ حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے
کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی تھے، اس غزوہ کے دوران جس میں انھوں
نے وفات پائی، سرزمین روم میں اور یزید بن معاویہ ان پر حاکم تھا حضرت
ابو ایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا۔ خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے
منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبان
بن مالک سے پوچھوں گا اگر انھیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس
لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ
پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے
اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے نماز سے سلام پھیرا
تو میں نے انھیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث
کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ
بیان کی تھی۔

بَابُ ۷۵۰ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ۔

گھر میں نوافل پڑھنا

عبد الاعلیٰ بن حماد، وہیب، ایوب اور عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ ۔۔۔ متابعت کی اس عبد الوہاب نے ایوب سے۔

بَابُ ۷۵۱ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبد الملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار مرتبہ سُنا فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا ۔۔۔ علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف:۔ (۱) مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابو عبد اللہ الاغر، ابو عبد اللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کی نماز کے۔

بَابُ ۷۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءَ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدُمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدُمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ

مسجدِ قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز۔ ایک جس روز مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اُس میں چاشت کے وقت پہنچتے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجدِ قباء میں جاتے اور اس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اُس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے، وہ فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اِس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

بَابٌ ۷۵۳ مَنْ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ ۞

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِيًا وَّرَاكِبًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ ۷۵۴ اِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَآءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا ۞

مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ قُبَآءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۞

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ـــــ ابن نمیر، عبیداللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۷۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبر انور اور منبر رسول کے درمیانی حصّے کی فضیلت

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابو بکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خُبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي ۞

درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حَوْضِي سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوض کوثر آپ کو دنیا میں ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۃ الکوثر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوض کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا فرما دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَابٌ ۷۵۶ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۞

بیت المقدس کی مسجد

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزْعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِاَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِي وَاٰنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِي ۞

قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سُنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہُوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

بَابٌ ۷۵۷ اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

اِذَا كَانَ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَآءَ وَوَضَعَ اَبُو اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلٰى رُصْغِهِ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا اَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اُٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ اُنھوں نے اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو اُن کی خالہ ہیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيمَ سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِي وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؂

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اُٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی اُسی طرح کیا۔ پھر آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

باب ۷۵۸ مَا يُنْهٰى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ ؂

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب۔ نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ؂

ابن نمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہُریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں کلام کر لیا کرتے تھے ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے بات چیت

أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ الْآيَةَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ۔

بَابُ ۷۵۹ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ

۱۱۲۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ۔

بَابُ ۷۶۰ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۱۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا

کر دیتا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی "نمازوں کی حفاظت کرو" (۲: ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا، اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے اَلتَّصْفِیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا، جانتے ہو اَلتَّصْفِیح کیا ہے؟ یہ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور پھر پیچھے کو الٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمٰن، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو: "تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں"۔ جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

نَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۞

وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

بَابٌ ٧٦١ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۞

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۞

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۞

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

بَابٌ ٧٦٢ مَنْ رَّجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهٖ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَاهُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انھیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی۔

ف:۔ اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرت خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرمادیا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو ہمارا دینی امور میں امام بنادیا تھا تو ہم نے اپنے دنیاوی امور میں بھی انہیں اپنا امیر بنالیا۔

باب ۷۶۳ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے۔

۱۱۲۷ ب وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتْ اللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَأْوِيْ إِلٰى صَوْمَعَتِهٖ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِيْ تَزْعَمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِيْ قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ نے کہا: اے جُریج! اُس نے کہا اے اللہ میری والدہ اور نماز والدہ نے دوبارہ کہا اے جُریج کہا اے اللہ میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے تیسری بار کہا اے جُریج اس نے کہا اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ! جُریج نہ مرے یہاں تک کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس نے لڑکا جنا۔ اُس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہا کہ جُریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے تھے۔ جُریج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ کہا: اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

باب ۷۶۴ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

باب ۷۶۵ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور اُس پر سجدہ کرتا۔

باب ۷۶۶ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا ۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِيًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ يَوْمَ يُدَعُّونَ أَيْ يُدْفَعُونَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتُّهُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ ۔

بَابٌ ۷۶۷ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ قَتَادَةُ إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ ۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ ۔

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آ گیا: اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸ : ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فَذَعَتُّہٗ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فَدَعَتُّہٗ ارشادِ ربانی یَوْمَ یُدَعُّوْنَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فَدَعَتُّہٗ ہے کیونکہ یہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

ارزق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں وہابیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا۔ ذرا اِس بوڑھے کی کرتوت تو دیکھو جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سُنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹا تو یہ بات مجھے اس سے پیاری ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں [illegible]

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا [illegible]

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع کر دی حتیٰ کہ پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے میں نے اس جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے، سب دیکھ لیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَابٌ ۷۶۸ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ ۔

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نماز کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اُترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے دائیں جانب بلکہ اپنے بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابٌ ۷۶۹ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ فِيهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ ؁

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ؁

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہوکر بیٹھ جائیں۔

بَابٌ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ ؁

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ؁

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرلیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے۔ جب ہم لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا۔ میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوگئے کہ میں نے دیر کردی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے۔

بَابٌ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ ؁

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ
كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ
قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ
اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا
حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ قَالَ
سَهْلٌ التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ
الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ
اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ
فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي
الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ
اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ
سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ
يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ
اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ
اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے
درمیان کچھ شکر رنجی ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف
لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُکے رہے اور نماز کا وقت
ہو گیا حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا اے
ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو رُکنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو
گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔
پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے
اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔
لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِیْحُ وہی تالی بجانا ہے
اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہُوا کرتے تھے۔ جب زیادہ
تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ انھیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت
ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے
پیروں پیچھے ہٹ گئے، یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ
ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی
بات پیش آجائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے
اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہیے
پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، اے ابوبکر! جب میں نے
تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے
رہتے؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابنِ ابو قحافہ کے لیے مناسب
نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر
نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو جس دوسرے آدمی کو لوگ پسند
کریں وہ امامت کر سکتا ہے۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دورانِ نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد
سُبْحَانَ اللّٰہ کہیں اور عورتوں کو تالی بجانے کا حکم تھا لیکن عورتوں کا مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرونِ اولیٰ میں ہی بند
کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگرچہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اُس وقت تمام صحابۂ
کرام سجدے کی جگہ سے نگاہیں ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اور انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی نفی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوبِ پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور روحِ ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ اُن سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے۔

لطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد!
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

باب ۷۷ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابوالنعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے ——— ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

باب ۷۸ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُّمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر جلدی کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا نکالتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنائی

أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ؎

نہیں دیتی جب مؤذن خاموش ہو جائے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے جب وہ خاموش ہو تو آجاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دوٗ سجدے کرلے اور اسے سُنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلَى قُلْتُ لَكِنْ أَنَا أَدْرِي قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا ؎

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابو ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نمازِ عشاء میں کونسی سورتیں پڑھی تھیں؟ اُس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا، کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا۔ کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

بَابٌ ۷۷۵ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ ؎

جب فرض کی دوٗ رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ؎

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دوٗ رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دوٗ سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ ؎

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دوٗ کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو دوٗ سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا

باب ۷۶ اِذَا صَلّٰى خَمْسًا ۔

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ۔

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابو الولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

باب ۷۷ اِذَا سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ فِيْ ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ ۔

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَا يَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَاَيْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

باب ۷۸ مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ ۔

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے۔ حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ۔

۱۱۵۰ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا، کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو یہ نہیں۔

بَابٌ ۷۷۹ مَنْ يُكَبِّرُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

۱۱۵۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض گزار ہوئے، کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۱۵۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جب کہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

بَابٌ ۷۸۰ اِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

۱۱۵۳ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، یہاں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بَاب ۷۸۱ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ ۔

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بَاب ۷۸۲ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ ۔

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلٰى

تک کہ اذان سُنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کرو جو اُسے یاد نہیں تو نہیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو وہ بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرلے۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے۔

کُریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انھیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا، ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت اُمِّ سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کردیا۔ انھوں نے مجھے حضرت اُمِّ سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔

باب ۷۸۳ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کر بھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر میں نے نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُم سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں! اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے بنتِ ابو امیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے باعث میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دو وہی ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا۔ کریب، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رُکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُکے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُہُ اَنْ یُّصَلِّیَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَرَجَعَ الْقَھْقَرٰی وَرَآءَہٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَآیُّھَا النَّاسُ مَالَکُمْ حِیْنَ نَابَکُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَخَذْتُمْ فِی التَّصْفِیْقِ اِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ حِیْنَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِلَّا الْتَفَتَ یَا اَبَابَکْرٍ مَّا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ لِلنَّاسِ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو، کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ سُنے گا وہ ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ ابن ابو قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھِیَ تُصَلِّیْ قَآئِمَۃً وَّالنَّاسُ قِیَامٌ فَقُلْتُ مَاشَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰیَۃٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِھَا اَیْ نَعَمْ۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انھوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاکٍ جَالِسًا وَّصَلّٰی وَرَآءَہٗ قَوْمٌ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان

بَابٌ فِی الْجَنَائِزِ

جنازوں کے بارے میں

وَمَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَقِیْلَ لِوَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَلَیْسَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ فرمایا۔ کیوں نہیں

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ۔

١١٥٩ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ۔

١١٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

بَابٌ ٨٥ - الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ ۔

١١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ۔

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دانداںوں والی کنجی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمّت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے نیز سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا ـــــ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے۔

بَابٌ ۷۸۶ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهٖ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهٖ مِنْ مَسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبٰى فَتَشَهَّدَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ إِلَى الشَّاكِرِيْنَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوْهَا ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنھیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رو پڑے اور کہا:۔ یانبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا فرمایا:۔ اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، شاکرین تک (۳:۱۴۴) خدا کی قسم، گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سُنی وہ اِسے پڑھنے لگا۔

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انھیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن اُنھیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہو گئی جب اُنھوں نے وفات پائی اور غسل دے کر اُن کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا:۔ اے ابوالسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں ک
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میر
آپ پر قربان اور اللہ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہو چکی اور خ
کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں ل
اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، عرض گزار ہوئیں تو خدا کی قسم، ا
کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم، میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اس ارشادِ گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ مَا اَدْرِیْ سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو ما یفعل بی کی جگہ مَا يُفْعَلُ بِهٖ ہے۔

١١٦٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ ۔

سعید بن عفیر نے لیث سے اسی طرح روایت کی اور نافع بن یزید نے عقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهٖ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

١١٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روتی ہو یا نہیں روتی ہو لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ فگن رہیں گے یہاں تک کہ تم انہیں اٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

باب ۷۸۷ اَلرَّجُلُ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ ۔

کسی کے مرنے کی اُس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا

١١٦٧ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ٭

چار تکبیریں کہیں۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح رحمت فرما دی گئی۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگِ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دُور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دُور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیثِ مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۸۸ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ ٭

جنازے کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِيْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ٭

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے، وہ رات کو فوت ہوا اور اسی رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا، تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو مشقت میں ڈالیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۷۸۹ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهٗ

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

ثلاث لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم ۔

اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث ۔

۱۱۷۱ - حدثنا مسلم حدثنا شعبة حدثنا عبد الرحمن بن الاصبهاني عن ذكوان عن ابي سعيد رضي الله عنه ان النساء قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اجعل لنا يوما فوعظهن وقال ايما امرأة مات لها ثلاثة من الولد كانوا حجابا من النار قالت امرأة واثنان قال واثنان وقال شريك عن ابن الاصبهاني حدثني ابو صالح عن ابي سعيد وابي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة لم يبلغوا الحنث ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ـــــ شریک، ابن اصبہانی، ابو صالح حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں ۔

۱۱۷۲ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال سمعت الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لمسلم ثلاثة من الولد فيلج النار الا تحلة القسم قال ابو عبد الله وان منكم الا واردها ۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو جہنم کے اُوپر سے گزرے گا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا: تم میں سے ہر کوئی اس کے اُوپر سے گزرے گا ۔

باب ۷۹۰ قول الرجل للمرأة عند القبر اصبري ۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو ۔

۱۱۷۳ - حدثنا ادم حدثنا شعبة حدثنا ثابت عن انس بن مالك رضي الله عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة عند قبر وهي تبكي فقال اتقي الله واصبري ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

باب ۷۹۱ غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر وحنط ابن عمر رضي الله عنهما ابنا لسعيد بن زيد وحمله وصلى ولم يتوضأ وقال ابن عباس رضي الله عنهما المسلم لا ينجس حيا ولا ميتا وقال سعيد لو كان نجسا ما مسسته وقال النبي صلى الله عليه وسلم المؤمن لا ينجس ۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مُردہ۔ سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۱۷۴ - حدثنا اسماعيل بن عبد الله قال حدثني

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ اِزَارَهٗ

بَاب ۷۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّغْسَلَ وِتْرًا

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ فَقَالَ اَيُّوْبُ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَّكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَّكَانَ فِيْهِ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّكَانَ فِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

بَاب ۷۹۳ يُبْدَاُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا

بَاب ۷۹۴ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ

عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اس کپڑا سے لپیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے، اسے طاق دفعہ غسل ہونا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور اس میں حضرت ام عطیہ نے فرمایا۔ ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیے۔

میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا

علی بن عبد اللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا، داہنی جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا۔ اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

بَابٌ ۷۹۵ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ اِزَارِ الرَّجُلِ ۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

۱۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ ۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اِسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اِس سے بھی زیادہ۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

بَابٌ ۷۹۶ يَجْعَلُ الْكَافُوْرَ فِيْ اٰخِرِهٖ ۔

آخر میں کافور ملانا

۱۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهٖ وَقَالَتْ اِنَّهٗ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا۔ اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو ——— ایوب، حفصہ نے حضرت اُم عطیہ سے اِسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تین، پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت اُم عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

بَابٌ ۷۹۷ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْاَةِ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

احمد بن عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر اُنہیں تین حصوں میں تقسیم

نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ۞

بَاب ۷۹۸ كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ قَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ ۞

۱۱۸۱ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ أَلْفِفْنَهَا فِيهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ ۞

بَاب ۷۹۹ هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ۞

۱۱۸۲ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكِيعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا ۞

بَاب ۸۰۰ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا ۞

۱۱۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے

حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سُرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں اور شرفِ بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، ـ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اِسے تین یا پانچ بار اِس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ الاِشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اِسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟

اُم ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ـ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا ــــــ وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا، ـ ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں طرف کی۔

عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ـ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا، ـ اِسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اِس سے زیادہ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا جب

فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا.

بَابُ ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

بَابُ ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

بَابُ ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

بَابُ ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ

ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انھیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سُوت کے بُنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی جو عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا تاکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھے۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اِسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اِسے تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے!

سعید بن جُبیر نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اُونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہُوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل دو

بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ٭

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَّاَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ قَالَ اَيُّوْبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَاَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَيُّوْبُ يُلَبِّيْ وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا

بَابُ ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيْصِ الَّذِيْ يُكَفُّ اَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ ٭

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهٗ فَقَالَ اٰذِنِّيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاٰذَنَهٗ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا ٭

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهٗ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ ٭

بَابُ ۸۰۶ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ ٭

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اُسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اُٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہتے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہُوا۔

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اُس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا: اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس میں اُنھیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اُس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اُس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہُوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: اُن کے لیے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اگر اُن کیلئے ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرو تب بھی اللہ اُنھیں نہیں بخشے گا (۹: ۸۰) پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی۔ اُن میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا (۹: ۸۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اُسے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ نے اُس کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنائی۔

قمیص کے بغیر کفن دینا

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب سحولیۃ کرسف لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ ؛

سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۱۹۲ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن ہشام حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ ؛

مسدد، یحیی، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۷ الکفن ولا عمامۃ ؛

عمامے کے بغیر کفن دینا

۱۱۹۳ - حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن ہشام ابن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ ؛

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۸ الکفن من جمیع المال

وبہ قال عطاء والزہری وعمرو بن دینار وقتادۃ وقال عمرو بن دینار الحنوط من جمیع المال وقال ابراہیم یبدأ بالکفن ثم بالدین ثم بالوصیۃ وقال سفیان اجر القبر والغسل ہو من الکفن ؛

میت کے مال سے کفن دینا۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

۱۱۹۴ - حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا ابراہیم بن سعد عن سعد عن ابیہ قال اتی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ یوما بطعامہ فقال قتل مصعب بن عمیر وکان خیرا منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ وقتل حمزۃ او رجل آخر خیر منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ فقد خشیت ان یکون قد عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا ثم جعل یبکی ؛

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا، حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دئے گئے اور وہ اچھے فرد تھے، لیکن انھیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انھیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

باب ۸۰۹ اذا لم یوجد الا ثوب واحد

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو۔

۱۱۹۵ - حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا شعبۃ عن سعد بن ابراہیم عن ابیہ ابراہیم ان عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی راسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں ایک چادر کا کفن دیا گیا اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا۔ حضرت حمزہ شہید کیے گئے

وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ ؀

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرما دیا گیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ مل رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

بَاب ۸۱۰ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ ؀

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ ؀

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں اور ان میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر۔ جب اس سے ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سر کو چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ فکرِ آخرت میں مستغرق رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ اجر انہیں کاموں پر مرتب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں اُخروی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن بزرگوں کے نقوشِ قدم پر چلائے آمین۔

بَاب ۸۱۱ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ ؀

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اُسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اُس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ۔

بَابٌ ۸۱۲ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔

بَابٌ ۸۱۳ حَدِّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ۔

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن ہوئی۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمِّ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو اُنھوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابو سفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا۔ اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تو اُنھوں نے خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا۔ اگرچہ مجھے خوشبو

بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

بَابٌ ۸۱۴ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ۔

قبروں کی زیارت کرنا

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: پرے جائیے، آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا، عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَابٌ ۸۱۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہو گا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِّي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ
السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ
بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ
عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ
قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ
قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ ۞

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ
حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ
هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا
قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا ۞

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ
قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِّعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا
لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَآءَ
الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ
اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ
مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ
اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ
هٰؤُلَآءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ

سلام کہا اور کہا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس
کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر
پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہوگئے
اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت
اور کتنے ہی آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا اور وہ
لمبے سانس لے رہا تھا، میرے خیال میں فرمایا کہ گویا مشک تھی۔ آنکھیں بہنے
لگیں تو سعد نے کہا۔ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے، جو
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ
اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں
شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے
تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے
فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا
ہو؟ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے: میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ
انھوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

عبداللہ بن عُبید اللہ بن ابو مُلیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے
اور حضرت ابنِ عمر و حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی، میں ان دونوں
کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر
دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ
بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے
حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے
کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے
ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا جب ہم بیداء کے مقام پر تھے تو وہاں
درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے
میں نے دیکھا تو وہ حضرت صُہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا۔ انھیں
میرے پاس بُلا لاؤ۔ میں حضرت صُہیب کی طرف لوٹا اور چلنے کے لیے

فَقَالَ ادْعُ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا ۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا ۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ۔

بَابُ ۸۱۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ

کہا، وہ امیر المؤمنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے، ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو اِس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ اُنھوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (۷:۴۹)۔ اُس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ ابن ابو ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد ماجد عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ اُنھوں نے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اُس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب چلا اُٹھے، ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انھیں چھوڑو، یہ ابو سلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بلند نہ ہو نقع سر پر مٹی لقلقہ سے آواز

التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ ؛

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ ؛

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ؛

بَاب ۸۱۷

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُطِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ؛

بَاب ۸۱۸ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ؛

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا، جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، اِن کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میّت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا ——— متابعت کی اِس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زُریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میّت کو زندے کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میّت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے روز جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اُنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا اب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا، یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کس لیے روتی ہو یا فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ اُٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے اِن پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نُعیم، سفیان، زُبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسی چیخ پُکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

باب ۸۱۹ رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد ابن خولۃ ۔

۱۲۱۲ ۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی عام حجۃ الوداع من وجع اشتد بی فقلت انی قد بلغ بی من الوجع وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا فقلت بالشطر فقال لا ثم قال الثلث والثلث کبیر او کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امراتک فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا صالحا الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ثم لعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک اخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ ۔

باب ۸۲۰ ما ینہی من الحلق عند المصیبۃ

وقال الحکم ابن موسی حدثنا یحیی بن حمزۃ عن عبد الرحمن بن جابر ان القاسم بن مخیمرۃ حدثہ قال حدثنی ابو بردۃ بن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال وجع ابو موسی وجعا فغشی علیہ وراسہ فی حجر امراۃ من اہلہ فلم یستطع ان یرد علیہا شیئا فلما افاق قال انا بریء ممن بریء منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریء من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں عرض گزار ہوا، نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اُس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ کتنے ہی نیک کام کرو گے جن سے درجہ اور مقام زیادہ ہو گا۔ اگر شاید تمہیں چھوڑ دیئے جاتے تو کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پوری فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری لوٹ آئی اور اُن پر غشی طاری ہو گی۔ اُن کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے روک نہیں سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اُس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

باب ۸۲۱ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبد الرحمٰن، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۲ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۔

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ ۔

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درزوں سے دیکھ رہی تھی، ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں، آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ وہ جا کر دوبارہ حاضر بارگاہ ہوا کہ وہ کہنا نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کر دو، سہ بارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں، فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ کام نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پھر بھی تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا نہ چھوڑا۔

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ؁

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ ۸۲۴ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ ؁

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع و فزع سے مراد بُرے لفظ کہنا اور بُرا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا، میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲: ۸۶)

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ، اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ؁

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہوگیا اور حضرت ابوطلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہوگیا تو کفنا کر گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ آئے تو کہا، لڑکا کیسا ہے؟ عرض کی کہ اُس کی جان کو آرام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا رہا ہے۔ حضرت ابوطلحہ ظاہر ہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہُوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نَو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اُسی روز اُن کا نوعمر صاحبزادہ فوت ہوگیا۔ اُن کی اہلیہ محترمہ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل و کفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سُن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید برآں بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہوگا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگارِ عالم نے اُن حضرات کی اُس رات میں برکت دی۔ اُس برکت کا اعلان اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور ساتھیں کو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے معلوم ہُوا کہ عورت جس درجہ خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہوگی۔ اولاد اتنی ہی نیک ہوگی اور اولاد میں برکت ہوگی ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ٥

بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں

باب ۸۲۵ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ دو اچھا انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں (۲: ۱۵۷) اور ارشاد باری ہے، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈر والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صبر صدمے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

باب ۸۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آنکھ روتی ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوسیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا، یا رسول اللہ! آپ۔ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں ـــــ روایت کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۸۲۷ اَلْبُكَاۤءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ ۞

۱۲۲۰ – حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاۤءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاۤءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ ۞

بَابُ ۸۲۸ مَا يُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاۤءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ ۞

۱۲۲۱ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَاۤئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَاۤءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاۤءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاۤءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ اَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ وَّمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ فرمایا، کیا فوت ہو گئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا۔ سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی سے پیٹتے، پتھر مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

گریہ وزاری کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا، جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی درازوں سے پتہ لگا۔ ایک آدمی آکر عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا، انہیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا، خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا تَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں ۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات ملحوظ نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ، اُمِ سُلیم ، اُمِ العلاء ، ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتوں اور بنت ابو سبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت ۔

باب ٨٢٩ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ۔

علی بن عبد اللہ ، سفیان ، زہری ، سالم ، اِن کے والدِ ماجد ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دُور ہو جائے ـــــ سفیان ، زہری ، سالم ، اِن کے والدِ ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حُمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے ۔

باب ٨٣٠ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے !

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے ۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۔

سعید مقبری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے ۔ پس حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ، خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ۔ پس حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ فرمایا ہے ۔

باب ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَّنَاكِبِ الرِّجَالِ فَاِنْ قَعَدَ اُمِرَ بِالْقِيَامِ

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَّعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ

باب ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَّقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَّسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ

باب ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

عبیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں؟ — ابو حمزہ اعمش، عمرو، ابن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے — زکریا، شعبی، ابن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اُٹھائیں

عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ ۔

اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے: اسے مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

بَابٌ ۸۳۴ اَلسُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيْبًا مِّنْهَا ۔

جنازہ جلدی لے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریباً یہی فرمایا ہے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ حَفِظْنَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کو جلدی لے چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے ہو۔

بَابٌ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُونِي ۔

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ ۔

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے افسوس کہاں لے جا رہے ہو! اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسانوں کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ زندوں کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لاتعلق دلائل کا سہارا لے کر سماعِ موتیٰ کا انکار کرتے رہتے ہیں۔ مردہ تو بولتا بھی اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اس کی آواز کو سُن نہیں پاتے۔ جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابنائے زمانہ کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الموات سلسلہ سماعِ موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں، الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی سماعِ موتیٰ کا کوئی بڑے سے بڑا منکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی نشانی یہی ہوتی ہے کیونکہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ ۝

بَابٌ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ۔

١٢٣٢ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ ۔

بَابُ ۸۳۷ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

١٢٣٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ۔

١٢٣٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

١٢٣٥ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي ۔

بَابُ ۸۳۸ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

١٢٣٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

بنائیں۔

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا

سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج لشکر کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے آؤ اُس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے ـــ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنائیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں اُنہیں میں تھا اور (آپ نے) نماز پڑھی۔

باب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّ تَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اِسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ لَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا۔ وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّإِمَامٌ ۞

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ، أَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَّنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۞

باب ۸۴۰ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَّلٰكِنْ مَّنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ ۞

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ، فَقَالَ

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھو آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر اُن کے ساتھ شامل ہو جائے، ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے، اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حُمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ

أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۔

بَابُ ۸۴۱ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ ۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

بَابُ ۸۴۲ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هَذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ۔

بَابُ ۸۴۳ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى وَالْمَسْجِدِ ۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنِ ابْنِ

زیادہ روایتیں کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا اور میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو ذئب، سعید بن ابو سعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ـــــ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہوا تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابو بکیر، زائدہ، ابو اسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ۔

۱۲۴۲ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۔

بَابُ ۸۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ، أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا ۔

۱۲۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۔

بَابُ ۸۴۵ الصَّلَاةُ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ۔

۱۲۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۔

بَابُ ۸۴۶ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

۱۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اُٹھیں تو بلند آواز سُنی جو کہہ رہا تھا، کیا جو چیز گُم ہوئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ یہی تھا کہ مبادا اُسے مسجد بنا لیا جائے۔

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَۃٍ مَّاتَتْ فِیْ نِفَاسِھَا فَقَامَ عَلَیْھَا وَسَطَھَا ؞

عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی۔ آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۸۴۷ التَّکْبِیْرِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَرْبَعًا

وَقَالَ حُمَیْدٌ صَلّٰی بِنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِیْلَ لَہٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ کَبَّرَ الرَّابِعَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ؞

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ حُمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ؞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَیْمٍ اَصْحَمَۃَ وَتَابَعَہٗ عَبْدُ الصَّمَدِ ؞

محمد بن سنان، سُلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سُلیم سے اصحمہ ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

ف: اِس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دارالکفر میں وفات پائی تو وہاں اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نمازِ جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اور عالمِ اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اِسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

" یہ سیاسی کتب متون و شرح و فتاوٰی کی دو سو ساٹھ عبارات ہیں۔ غرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نمازِ جنازہ کی تکرار ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالفِ مذہب حنفی ہے ـــــ مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ آئمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پُر نور، سیدِ یوم النشور، بالمؤمنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نمازِ جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ـــــ ایسا نہ کرو، مجھے اپنے جنازوں کے لیے بُلا لیا کرو ـــــ بایں ہمہ حالانکہ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی۔ کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ اُن کے

جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاجِ رحمت والا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر اُن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن بھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہوسکتا۔ واقعہ بئرِ معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پاروں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیاروں اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کا سخت وشدید غم والم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفارِ ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ اُن پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہلِ انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام تھا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ نمازِ غائب و تکرار نمازِ جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ——— غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بننا چاہے تو آجکل آزادی و بے لگامی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اُس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علی اہل الطغیان۔

بَابُ ۸۴۸ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا۔

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا حسن بصری نے فرمایا کہ بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے، اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعثِ اجر بنانا۔

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ——— محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

بَابُ ۸۴۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهٗ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوا مَاتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهُ قَالَ فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ؞

نے فرمایا۔ ایک سیاہ فام آدمی یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس کی وفات کے متعلق نہ بتایا گیا۔ ایک روز اُس کا ذکر ہُوا تو آپ نے فرمایا۔ اُس آدمی نے کیا کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہو گیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یُوں ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۸۵۰ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ ؞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ تُو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تُو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے، کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف : اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سُنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے یا اہلِ حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذابِ قبر برحق ہے۔ تیسری بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر میں صرف ایمان کی آنکھوں سے ہی اُس جانِ ایمان کو پہچانا جا سکے گا۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ ۸۵۱ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا ؞

جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَّهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ ؟

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انھوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے تُو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا۔ اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال عرض گزار ہوئے کہ یارب! پھر کیا ہو گا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارض مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

بَابٌ ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا ؟

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ ؟

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا پس اُس پر نماز پڑھی۔

بَابٌ ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ ؟

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ اُنھوں نے سرزمین حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں، چنانچہ آپ نے سرِ مبارک اُٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

بَابٌ ۸۵۴ مَنْ يَّدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ ؟

عورت کی قبر میں کون داخل ہو؟

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِيَقْتَرِفُوا أَيْ لِيَكْتَسِبُوا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے قبر میں اُتارو۔ یہ قبر میں اُترے اور اُنھیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے الذنب روایت کیا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لیقترفوا سے مراد لیکتسبوا ہے۔

بَابُ ۸۵۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ ۔

شہید کی نمازِ جنازہ

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور اُنھیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْاٰنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا، میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں۔ ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے وہ آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلمہ ہے۔ ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کو اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا

ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو اُمتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَاب ۸۵۶ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ۔

عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

بَاب ۸۵۷ مَنْ لَمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا۔ انھیں خون سمیت دفن کر دو اور غسل نہ دو۔

بَاب ۸۵۸ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور مُلتحدًا کا مطلب ہے ہٹنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اُسے ضریح کہتے ہیں

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت اُنھیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ اُنھیں غسل دیا ——— اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے: ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

جابراً رضی اللہ عنہ۔

باب ۸۵۹ الإذخر والحشيش في القبر

۱۲۶۱ - حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرم الله مكة فلم تحل لأحد قبلي ولا لأحد بعدي أحلت لي ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها إلا لمعرف فقال العباس رضي الله عنه إلا الإذخر لصاغتنا وقبورنا فقال إلا الإذخر وقال أبو هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لقبورنا وبيوتنا وقال أبان بن صالح عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت شيبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال مجاهد عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما لقينهم وبيوتهم۔

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد، میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: چلو اذخر کے سوا ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے ــــ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ــــ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا استثناء فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرما دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸۶۰ هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة۔

۱۲۶۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أبي بعد ما أدخل حفرته فأمر به فأخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه فالله أعلم وكان كسا عباسا قميصا قال سفيان وقال أبو هريرة وكان على رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصان فقال له ابن عبد الله يا رسول الله ألبس أبي قميصك الذي يلي جلدك قال سفيان فيرون أن النبي صلى الله عليه وسلم ألبس عبد الله قميصه مكافأة لما صنع۔

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ پس اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ ۔

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ ۔

بَاب ٨٦١ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ۔

بَاب ٨٦٢ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آگیا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے رات کے وقت بُلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہُوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو میرے اُوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہُوا کہ دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انھیں نکالا تو وہ اُسی طرح تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہُوا تھا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے والدِ ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہُوا یہاں تک کہ میں نے انھیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

قبر میں لحد اور شق بنانا

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہداء اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے، ان میں قرآن مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہُوں۔ آپ نے اُنھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنھیں غسل نہیں دیا گیا۔

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

حسن بصری اور شریح اور ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام سربلند رہتا ہے اور سرنگوں نہیں ہوتا۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي كَاذِبٌ وَصَادِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ ۔ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ ۞

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد سن بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا۔ میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ پرے جا تو اپنی بساط سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اُڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ۔۔۔ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب اُس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ کہا جبکہ عُقیل نے رَمْرَمَةٌ اور معمر نے زَمْزَمَةٌ کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ ❊

لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہُوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کر لے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا: ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا دیا۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ ❊

عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: میں اور میری والدۂ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شمار تھے۔ میں لڑکوں میں سے اور والدۂ محترمہ عورتوں میں سے

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةَ ❊

ابن شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا مدعی ہو تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے سوا اور دین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہُوا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا ایسا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہُوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰ : ۳۵)

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا ایسا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو! پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۳۰:۳۵)

اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ؕ

بَابُ ۸۶۳ اِذَا قَالَ الْمُشْرِکُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاۃُ جَآءَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَہٗ اَبَا جَھْلِ بْنَ ھِشَامٍ وَّعَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَالِبٍ یَا عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃً اَشْھَدُ لَکَ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْجَھْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَبِیْ اُمَیَّۃَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُھَا عَلَیْہِ وَیَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَۃِ حَتّٰی قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا کَلَّمَھُمْ ھُوَ عَلٰی مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ الْاٰیَۃَ ؕ

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی وفات قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا۔ اے چچا! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیے میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دوں گا! ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کی ملت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر اسے اُن پر پیش کرتے رہے اور وہ اسی بات کو دُہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبدالمطلب کی ملت پر ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ والی آیت نازل فرمائی۔

بَابُ ۸۶۴ الْجَرِیْدِ عَلَی الْقَبْرِ وَاَوْصٰی بُرَیْدَۃُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ قَبْرِہٖ جَرِیْدَانِ

وَرَاٰی ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فُسْطَاطًا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْہُ یَا غُلَامُ فَاِنَّمَا یُظِلُّہٗ عَمَلُہٗ وَقَالَ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدٍ رَاَیْتُنِیْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَۃً الَّذِیْ یَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰی یُجَاوِزَہٗ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ حَکِیْمٍ اَخَذَ بِیَدِیْ خَارِجَۃُ فَاَجْلَسَنِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَمِّہٖ یَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا کُرِہَ ذٰلِکَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَیْہِ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَجْلِسُ عَلَی الْقُبُوْرِ ؕ

قبر پر ٹہنی گاڑنا۔

حضرت بُریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا۔ بیٹے! اسے اکھاڑ لو۔ ان پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔ حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوؔ قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دوؔ حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ اُن دونوں شخصوں کو تو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اُس کا مشاہدہ فرما لیا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی، دریں حالات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفوی کے انکار پر مبنی ہوگی۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی اُمید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَاب ۸۶۵ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اردگرد بیٹھ جانا

وَقُعُوْدِ اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ اَيْ جَعَلْتُ اَسْفَلَهٗ اَعْلَاهُ الْاِيْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ اِلٰى نَصْبٍ اِلٰى شَيْءٍ مَنْصُوْبٍ يَسْتَبِقُوْنَ اِلَيْهِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمُ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ ۔

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعْثِرَتْ اُبھاری جائیں گی بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ یعنی میں نے اُس کے نچلے حصے کو اُوپر کر دیا۔ اَلْاِيْفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے اِلٰى نَصْبٍ سے مراد اِلٰى شَيْءٍ مَنْصُوْبٍ بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النُّصُبُ سے واحد اور النَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن، يَنْسِلُوْنَ نکل پڑیں گے

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ

ابوعبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو جھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اُس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل نہ چھوڑ دیں؟ پس جو ہم میں سے سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ قَالَ اَمَّا اَھْلُ السَّعَادَۃِ فَیُیَسَّرُوْنَ بِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا اَھْلُ الشَّقَاوَۃِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی الْاٰیَۃَ ۔

کے کام آسان کر دئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جس نے دیا اور ڈرا (۹۲ : ۵)۔

بَاب ۸۶۶ مَاجَاءَ فِیْ قَاتِلِ النَّفْسِ ۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ عُذِّبَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِیْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ یَّکْذِبَ جُنْدُبٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ اللہُ بَدَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ ۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی، وہ اسی طرح ہے جو اس نے کہا، جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ـــــ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی، پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے حضرت جندب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ ۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

بَاب ۸۶۷ مَا یُکْرَہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ اللہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللہِ بْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِیَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتُصَلِّیْ عَلٰی

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہوا تو اس پر نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن اُبی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ بات اور فلاں روز یہ بات کہی تھی، جنھیں میں گنتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ فَغُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا إِلَى وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ۞

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کی اور فرمایا:۔ اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی اختیار کیا اگر وہ ستّر سے زیادہ دفعہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ دفعہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءت کی دو آیتیں نازل ہوگئیں کہ ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فَاسِقُوْنَ تک۔ اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اس راز کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

باب ۸۶۸ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا:۔ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس ساتھی کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا:۔ یا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ۞

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

باب ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذِ الظّٰلِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۞

عذابِ قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے، اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْهُوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ہم انہیں دو دفعہ عذاب دیں گے، پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے:۔ اور فرعون کے ساتھیوں بُرا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ۞

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عُبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مؤمن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۱۴ : ۲۷)

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيبُونَ ۞

علی بن عُبیداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا؟ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پُکار رہے ہیں؟ فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سُنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

محمد بن بشار، غُندر سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ میں جو

لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔

١٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا: قَالَ وَقَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، تم مردہ دلوں کو نہیں سُنا سکتے (۲۷: ۸۰)۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور عذابِ قبر کا ذکر کیا اور اِن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے، حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے متعلق پوچھا، فرمایا کہ اُن کے لیے عذابِ قبر ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اِس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر عذابِ قبر سے پناہ مانگتے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ عذابِ قبر کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے ہیں، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق، اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیثِ انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جاتا ہے، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے، تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گُرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

يَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُ مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۞

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے

بَابُ ۸۷۰ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ۔ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والد ماجد، حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے ۔۔۔ نضر، شعبہ، عون، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

معلی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنت خالد بن سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۞

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے:۔ اے اللہ میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

بَابُ ۸۷۱ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ ۞

غیبت اور پیشاب کے باعث عذابِ قبر ہونا

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دئے جا رہے، پھر فرمایا، بلکہ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی توڑی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

بَابٌ ۸۷۲ اَلْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؞

میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی مر جائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہلِ جنت سے ہو یا اہلِ جہنم سے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

بَابٌ ۸۷۳ كَلَامُ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ؞

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ؞

میت کا چارپائی پر کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی لے چلو، جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سُنتی ہے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَابٌ ۸۷۴ مَا قَالَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

مسلمانوں کی اولاد کا حکم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ؞

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پارہ — ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۷۵ ما قيل في أولاد المشركين۔

۱۲۹۳ - حدثنا حبان بن موسى قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أولاد المشركين فقال الله إذ خلقهم أعلم بما كانوا عاملين۔

۱۲۹۴ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عطاء بن يزيد الليثي أنه سمع أبا هريرة يقول سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين فقال الله أعلم بما كانوا عاملين۔

۱۲۹۵ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه كمثل البهيمة تنتج البهيمة هل ترى فيها جدعاء۔

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ جو وہ کرنے والے تھے اُسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کن کٹا دیکھتے ہو؟

باب ۸۷۶

۱۲۹۶ - حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا جرير هو ابن حازم قال حدثنا أبو رجاء عن سمرة بن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى صلوة أقبل علينا بوجهه فقال من رأى منكم الليلة رؤيا قال فإن رأى أحد قصها فيقول ما شاء الله فسألنا يوما فقال هل رأى منكم أحد رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين أتياني فأخذا بيدي فأخرجاني إلى الأرض مقدسة فإذا رجل جالس ورجل قائم بيده قال بعض أصحابنا ۵

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ انور ہماری طرف کر کے فرماتے۔ تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں، فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کی کہ

عن موسى كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ
قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه
هذا فيعود فيصنع مثله فقلت ما هذا قال انطلق
فانطلقنا حتى أتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل
قائم على رأسه بفهر أو صخرة فيشدخ بها رأسه
فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إليه ليأخذه
فلا يرجع إلى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما
هو فعاد إليه فضربه قلت من هذا قال انطلق فانطلقنا
إلى نقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد
تحته نار فإذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا يخرجوا فإذا
خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت
ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم
فيه رجل قائم على وسط النهر قال يزيد بن هارون و
وهب بن جرير عن جرير بن حازم وعلى شط النهر رجل بين
يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رماه الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان
فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما
كان فقلت ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى أتينا إلى
روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ
وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه
نار يوقدها فصعدا بي في الشجرة فأدخلاني دارا
لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال شيوخ وشباب
ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة
فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل فيها شيوخ وشباب
قلت طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم أما
الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة
فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيامة
والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم

لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گُدّی تک
پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جُڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ
اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے تو ایک
شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اُس کے سر پر دستہ یا
پتھر لیے کھڑا تھا، جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک
جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا
جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کون ہے۔ کہا کہ آگے
چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اُوپر سے تنگ اور نیچے سے
وسیع تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اُس میں جوش آتا تو لوگ
نکلنے کے قریب ہو جاتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اُس میں مرد و
عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم
آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک
آدمی کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا، نہر
کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا آدمی جب آگے
بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ
پر لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو اسی طرح اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی
جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا، چلیے ہم آگے چلے تو
ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں
ایک بوڑھا اور بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے
آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک
گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت اور عمدہ تھا، جس میں بوڑھے اور جوان
تھے۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے
دیکھا ہے۔ دونوں نے کہا، اچھا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کے جبڑے چیرے
جا رہے ہیں تو وہ بہت جھوٹا ہے، جھوٹی باتیں بناتا اور لوگ اُنھیں لے کر
دنیا بھر میں اُڑاتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ جس کو
آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اُس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو جاتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اُس کے
ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ
زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سُود خور تھا اور جس بوڑھے

الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ
فِي النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ
إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ
مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ
الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَائِيلُ
وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي
مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ
مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ
أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

باب ۸۷۷ مَوْتِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي
ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ
وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ
قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ
يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي
هٰذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هٰذَا
خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ
لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى أَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ۔

باب ۸۷۸ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ
نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ
تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب ۸۷۹ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أَقْبِرُهُ إِذَا

کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے
گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس
میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے
میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اُٹھایئے۔ میں نے سر اُٹھایا
تو میرے اُوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا، یہ آپ کی قیام گاہ ہے
میں نے کہا۔ مجھے چھوڑیئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا۔
ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جائے تو اپنی
قیام گاہ میں تشریف لے آنا۔

پیر کے روز کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا، تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں
نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کس روز وفات پائی۔ انھوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟
انھوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے پھر اُس
کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا
کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے
اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بوسیدہ ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت
زندے نئے کپڑے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر
وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات کو حکم ہُوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

ناگہانی موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا کہ میری والدہ ماجدہ
اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں
اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اُنھیں ثواب ملے گا؟
فرمایا، ہاں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و
حضرت عمر کی۔ فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اُس آدمی کے لیے قبر بنائی

جَعَلْتُ لَهٗ قَبْرًا وَقَبَرْتَهٗ دَفَنْتَهٗ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا أَمْوَاتًا۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِيْ مَرَضِهٖ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَدُفِنَ فِيْ بَيْتِيْ۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُوْلَدْ لِيْ۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوْا فِيْ بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّيْ مَعَهُمْ وَادْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ بِالْبَقِيْعِ لَا أُزَكّٰى بِهٖ أَبَدًا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

جب میں نے اُس کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کِفَاتًا یعنی زندے اُس میں رہیں گے اور مُردے اُس میں دفن ہوں گے۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عُذر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا جب کہ میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس سے تندرست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھُلی رکھی جاتی مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنا لی جائے۔ ہلال سے منقول ہے کہ عُروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد، عبداللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا۔ لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے۔ اُنھیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔ خدا کی قسم، یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔ حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اَودی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنھوں نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِي تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذٰلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتے ہیں، پھر لو چھتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے انھیں اپنے اوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اِس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مِل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پاتے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے، لہٰذا اُس کی بات سُننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اِسی اثنا میں ایک انصاری نوجوان حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور اِن سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اوّلین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو پہچانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور اُسے انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنھوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ اُن کے اچھوں کی قدر کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحبِ خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اُن سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولا تجویز فرمایا اُس سے بہتر اور کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

بَاب ۸۸۰ مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سبّ و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو سبّ و شتم نہ کرو کیونکہ جو اُنھوں نے آگے بھیجا تھا اُس تک پہنچ گئے ہیں۔ متابعت کی اس کی

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

باب ۸۸ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

باب ۸۲ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ

علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور روایت کیا اسے عبد اللہ بن عبد القدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

شریر مُردوں کا ذکر

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مُرّہ، سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابو لہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، "تو ہمیشہ برباد رہے" پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو" (۴۳:۲) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابو سفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحیٰی بن عبد اللہ بن صیفی ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتلائیے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا، اسے کیا ہو گیا اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّا لَهٗ تَعْبُدُ اللهَ
وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ
وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُمَا
سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُحَمَّدٌ
غَيْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ
بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ
الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ
رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا
وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى
رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ قَالَ
حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا
قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللهِ وَشَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ
الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ
وَاَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْاِيْمَانِ بِاللهِ وَشَهَادَةِ اَنْ

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا
تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ
دو اور صلہ رحمی کرو ــــــ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد ماجد
عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ حضرت ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے
ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے
ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور
اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو
اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اُس ذات کی
جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب
وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی جنتی آدمی کو
دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس
کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔
یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان
قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر
حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتایئے جن پر خود عمل کریں اور
اُن حضرات کو دعوت دیں جنھیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار
باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور
گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح
اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں
کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے منع کرتا
ہوں۔ سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

باب ۵۸۳ اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

باب ۵۸۴ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ

گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ...
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفا...
پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے...
حضرت عمر نے کہا کہ آپ اُن لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ صلی...
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک...
کہیں، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور ا...
جان مجھ سے بچالی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ پر ہے گا۔ فرمایا کہ خدا...
قسم، میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ ما...
حق ہے۔ خدا کی قسم، اگر اُنھوں نے رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے ک...
خدا کی قسم، بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا ...
اُنھوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔ اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں او...
زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر، ان کے والدِ ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت...
جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی ا...
تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی...
خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "جو لوگ سونا ا...
چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ---- پس...
جمع کرنے کا مزہ چکھو (۹: ۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ...
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی اُس حالت سے
موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے
اپنے پیروں سے روندیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت
سے موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ اُن میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے
اپنے کھروں سے کچلیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ
اُسے پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے گا کہ بکری

عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمَانُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا: اے محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں ہے میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا: اے محمد! میں کہوں گا کہ آج مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے روز اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، یہ گمان نہ کریں کہ وہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اُس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

باب ۵۸۵ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی "والذین یکنزون الذھب والفضۃ" کے متعلق بتائیے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے مالوں کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اُن کے والد ماجد ابوعمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتٰبِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتّٰى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں عرض گزار ہُوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور ان کا اختلاف رہا تو انھوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا گویا پہلے اُنھوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے نزدیک مقیم ہو جائیں۔ لہٰذا اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اُس کی اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے لباس اور جسم کی ہیئت بھدی تھی۔ وہ اُن کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہا۔ کانزوں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کر کے اُن کے سینے پر رکھا جائے گا تو وہ اُن کے کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ اُنھیں عقل نہیں ہے حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! اُحد کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے سمجھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے عرض گزار ہُوا ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں اِن سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ

يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ

پوچھوں گا یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

باب ۸۸۶ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ۔

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ فِي هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

باب ۸۸۷ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى

خیرات میں دکھاوا کرنا۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۔۔۔ (۲:۲۶۴)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلْدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو، عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور اَلطَّلُّ تری یا شبنم۔

باب ۸۸۸ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پرواہ علم والا ہے۔ (۲:۲۶۳)

باب ۸۸۹ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی، اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲:۲۷۶، ۲۷۷)

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کی

إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٥٩٠ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ۔

١٣٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ____ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار سے اور روایت کیا اسے ورقاء، ابن دینار، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابو مریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابوصالح حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خیرات کیا کرو کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا، یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگا ہے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

محل بن خلیفہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی طرف قافلہ بغیر نگرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس

مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

باب ۸۹ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ إِلٰى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

سے کہا جائے گا کیا تجھے مال نہیں دیا گیا! وہ کہے گا، کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا! کہے گا، کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیئے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا صدقہ اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں، اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔ ۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔ (۲:۲۶۵،۲۶۶)

ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، ابوالنعمان حکم بن عبداللہ بصری، شعبہ سلیمان، ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب صدقہ کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی، جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں مطعون کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ حاصل نہیں کرتے مگر اپنی محنت سے (۹:۷۹)۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جبکہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اس سے کھانا مانگ رہی تھیں میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی اسے دے دی۔ اس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

باب ۵۹۲ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلٰى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةَ۔

ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور سفارش (۲: ۲۵۴)۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو۔ اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آپھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

باب ۵۹۳

سخاوت کا بیان

١٣٣٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

باب ٥٩٤ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

باب ٥٩٥ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

باب ٥٩٦ إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

١٣٣١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ اُنھوں نے چھڑی لے کر اُنھیں ناپا تو اُن میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہُوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ اُنھیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشادِ ربانی ہے: جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپا کر اور علانیہ۔ اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲: ۲۷۴)

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشادِ ربانی ہے: اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تب بھی اچھا ہے اور اُسے چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کردے گا اور اللہ باخبر ہے جو تم کرتے ہو (۲: ۲۷۱)

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دُوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دُوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

بِیْ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَّعَلٰی زَانِیَۃٍ وَّعَلٰی غَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّآ اَعْطَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رُک جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے باز آجائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

باب ۸۹۷ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰی ابْنِہٖ وَھُوَ لَا یَشْعُرُ۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَیْرِیَۃِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِیْ وَجَدِّیْ وَخَطَبَ عَلَیَّ فَاَنْکَحَنِیْ وَخَاصَمْتُ اِلَیْہِ وَکَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَآ اِیَّاکَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَآ اَخَذْتَ یَا مَعْنُ۔

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والدِ ماجد اور جدِّ امجد نے بھی، اُنھوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور اُس سے اُنھیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا: اے ابا یزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

باب ۸۹۸ اَلصَّدَقَۃُ بِالْیَمِیْنِ۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ مُّعَلَّقٌ قَلْبُہٗ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اُسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بُلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

ف: قیامت کے روز تمام انسان میدانِ محشر میں جمع کیے جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

کی طرح ہو جائے گی۔ ابتدا میں عرشِ الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے سوائے مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے وہ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اِس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۵۹۹ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فساد نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

باب ۶۰۰ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹایا جائے گا اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے تلف کر دے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اُس کے

بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

رسول کو دے کر اُس سے الگ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ اپنا خیبر والا حصّہ رکھ لیتا ہُوں۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زُہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے ابتدا کرے۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُّهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیرِ کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے، جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔ وُہیب، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْاَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۹۰۱ اَلْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰى لِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى الْاٰيَةَ۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲: ۲۶۲)

بَابٌ ۹۰۲ مَنْ اَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَّوْمِهَا۔

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلّٰى

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ۔

باب ۹۰۳ اَلتَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَّعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

باب ۹۰۴ اَلصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا پوچھا گیا تو فرمایا، میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ بن ابو بردہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے، سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

عثمان بن ابو شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا۔ گنا نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گن کر دے گا۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

ابو عاصم، ابن جریج ——— محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابن جریج، ابن ابو ملیکہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا۔ بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر دے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

باب ۹۰۵ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ۔

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ كُنْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سُلَيْمٰنُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهِ أُرِيدُ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ فَلَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ۔

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اِس کے لیے دلیر ہیں، وہ کیسے ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں، اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے: نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا خطرہ جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا، یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ اُنھوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اِس بات کو جانتے تھے؟ فرمایا، ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود اُمتِ محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور پروردگارِ عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں بھی سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود اُمتِ محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ اُمتِ محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا اُن کے اور تمام صحابۂ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر و نشر فرمائے آمین۔

باب ۹۰۶ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہُوا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شَيْئًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! کیا میں نے دورِ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اسلام ملی ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ۔

بابٌ ۹۰۷ آمْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

بابٌ ۹۰۸ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ۔

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اُن کی طرح۔

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا، جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دلی رضا مندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے ــــــ عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو، خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا۔

اكتسب وللخازن مثل ذلك۔

باب ۹۰۹ قول الله عز وجل فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى الآية اللهم اعط منفق مال خلفا۔

۱۳۵۱- حدثنا اسمعيل قال حدثني اخي عن سليمن عن معاوية بن ابي مزرد عن ابي الحباب عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا۔

باب ۹۱۰ مثل المتصدق والبخيل۔

۱۳۵۲- حدثنا موسى قال حدثنا وهيب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد ح وحدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب قال اخبرنا ابو الزناد ان عبد الرحمن حدثه انه سمع ابا هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد من ثديهما الى تراقيهما فاما المنفق فلا ينفق الا سبغت او وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو اثره واما البخيل فلا يريد ان ينفق شيئا الا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع تابعه الحسن بن مسلم عن طاؤس في الجبتين وقال حنظلة عن طاؤس جنتان وقال الليث حدثني جعفر عن ابن هرمز قال سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم جنتان۔

باب ۹۱۱ صدقة الكسب والتجارة لقول الله تعالى يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو عنقریب ہم اُسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہوا (۹۲: ۵ تا ۸) اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے، اے اللہ! بخیل کو بربادی دے۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں ____ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبہ وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی انگلیوں اور نشانیوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتان روایت کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جُنّتان کا لفظ روایت کیا۔

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کرو پاک روزی سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

نے زمین سے تمہارے لیے نکالی۔۔۔۔ غَنِیٌّ حَمِیدٌ تک۔ (۲:۲۶۷)

بَاب ۹۱۲ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

سعید بن ابوبردہ، ان والد ماجد ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرکے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور بُرے کاموں سے رُکے تو اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

بَاب ۹۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً۔

زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ وَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْئًا فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نُسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو نُسیبہ کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا۔ لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

بَاب ۹۱۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

چاندی کی زکوٰۃ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

باب ۹۱۵ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ أَوْ لَبِيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ۔

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأٰى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوْبُ إِلٰى أُذُنِهِ وَإِلٰى حَلْقِهِ۔

باب ۹۱۶ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ

زکوٰۃ میں سامان لینا۔ حضرت معاذ بن جبل نے اہلِ یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جو اور مکئی کی جگہ یمنی چادر اور دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

محمد بن عبداللہ ان کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے دیکھا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے، اُنہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔ منقول ہے کہ سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہی چیزیں اُن کے لیے لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں اُنھیں متفرق نہ کیا جائے۔

باب ۹۱۷ مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِيْطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْيٰنُ لَا تَجِبُ حَتّٰى يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو اُن کے مالوں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اِس کے پاس پوری چالیس بکریاں اور اُس کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر برابر سمجھ لیں۔

باب ۹۱۸ زَكٰوةِ الْاِبِلِ ذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اُونٹ کی زکوٰۃ۔ اسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَهَا فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا، تم پر افسوس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

باب ۹۱۹ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ۔

جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جبکہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَ
عِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ
الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ
مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ
وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ
مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا
أَوْ شَاتَيْنِ۔

باب ۹۲ زَكَاةُ الْغَنَمِ۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ
لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ
سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا
فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ
كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ
فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ
وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ
إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ
وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ
فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا
لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبو
کر لی جائے گی اور مُصدق اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا او
جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو
تو اُس سے دو سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو
بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس
کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور زکوٰۃ
لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ
اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو
اُس سے ایک سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس
درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبد اللہ
بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف بھیجا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض
کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے
اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو
وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری
دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اُونٹنی
ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے
جو قابلِ جفتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار
سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوے تک اُن میں دو دو
سالہ اُونٹنیاں ہیں۔ جب اکانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں
دو تین سالہ اُونٹنیاں ہیں جو قابلِ جفتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے
بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

سالہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو ان پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے۔

باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

باب ۹۲۲ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابو الیمان، شعیب، زہری ـــــ لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہی تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

فِي الصَّدَقَةِ۔

١٣٦٦۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

باب ٩٢٤ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ۔

١٣٦٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

باب ٩٢٥ زَكٰوةِ الْبَقَرِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ تَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ۔

١٣٦٨۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ

جائے۔

اُمیہ بن بسطام، یزید بن زُرَیع، روح بن قاسم اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے اُنھیں اللہ تعالیٰ کے حق عبادت کی دعوت دینا جب اُنھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو اُنھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو اُنھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو اُن سے لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ مازنی اِن کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ۔ ابوحمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اُسے پہچان لوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اُونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے۔ وہ اُسے

تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهُمَا حَتَّى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٩٢٦ الزَّكوٰةِ عَلَى الْأَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ۔

١٣٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ بِالْيَاءِ۔

١٣٧٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے اُوپر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو ـــــ روایت کیا اسے بُکیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے دوہرا ثواب ہے، قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور اُنھیں اپنے سارے باغات میں، بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف پانی پیا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اُس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (٣:٩٢) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے ثواب اور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں، پس یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے، تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا میرے خیال میں اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں اسی طرح کر دُوں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے وہ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ـــــ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رَایِحٌ یاء کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! صدقہ دو پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں تم سے

فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ جَآءَتْ زَیْنَبُ امْرَاَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ فَقِیْلَ امْرَاَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَھَا فَاُذِنَ لَھَا قَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّکَ اَمَرْتَ الْیَوْمَ بِالصَّدَقَۃِ وَکَانَ لِیْ حُلِیٌّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِہٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ وَوَلَدَہٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْھِمْ۔

ناقص نہیں دیکھا تم ایک عقل مند آدمی کی مت بھی مار دیتی ہو جب فارغ ہوئے تو اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹے۔ تو حضرت ابن مسعود کی اہلیہ محترمہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی۔ فرمایا اچھا اُنھیں اجازت دے دو۔ اُنھیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں:۔ یا نبی اللہ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنھیں تم صدقہ دو اُن سے وہ اور اُن کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا اُن سے زیادہ مستحق ہیں جنھیں تم صدقہ دو۔

باب ۹۲۷ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَغُلَامِہٖ صَدَقَۃٌ۔

آدم، شعبہ، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ۹۲۸ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ۔

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ خُثَیْمِ بْنِ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُھَیْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَیْمُ بْنُ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، خُثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ـــــ سلیمان بن حرب، وُہیب بن خالد، خُثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

باب ۹۲۹ اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْیَتَامٰی۔

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ ھِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَاْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۹۳ الزَّكٰوةُ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ سَلْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا۔ اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا۔ سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصل ربیع ایسی سبز گھاس بھی اُگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے یہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے یہ مال سرسبز اور شیریں ہے، وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیر کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبد اللہ ——— ابراہیم، ابو عبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیر کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم خود پوچھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چل پڑی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى
الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا
سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِيْ عَنِّي أَنْ
أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا
لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ
فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا
أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ـ

۱۳۷۵ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ
إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ
مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ـ

بَاب ۹۳۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ
إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ
وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
الْآيَةَ فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ ـ

۱۳۷۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ
وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ
فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ
تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ

چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ
کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا۔ وہ
اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا۔ وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا
کہ کونسی زینب؟ عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں اُن
کے لیے دُوہرا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت
اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا
مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ
میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ اُن پر خرچ کرو کیونکہ اُن پر خرچ کرنے کا
تمہیں ثواب ملے گا۔

ارشادِ خداوندی ہے: گردن چھڑانے والوں اور
مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے
منقول ہے کہ اُنھوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے
دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خریدے
تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اُسے دے۔ پھر
یہ آیت تلاوت کی، صدقات فقراء کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے
جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی
خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس
بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ابن جمیل کو تو یہی بُرا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول
نے اُسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ اُس نے
تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس
بن عبدالمطلب کی بات، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں
یہ اُن کی زکوٰۃ ہے اور اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابوالزناد

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہِیَ عَلَیْہِ الصَّدَقَۃُ وَمِثْلُہَا مَعَہَا تَابَعَہُ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ہِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُہَا مَعَہَا وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَہٗ۔

نے اپنے والد ماجد سے۔ ابن اسحاق نے ابوالزناد سے روایت کی ھِیَ عَلَیْہِ وَ مِثْلُھَا مَعَھَا۔ ابن جریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۹۳۲ اَلْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ۔

سوال کرنے سے بچنا

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَہْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْاَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اُٹھائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ آدمی سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کما کر گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اسی میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا لحاظ رکھنا سربراہوں کے لیے ضروری ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن

اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مالِ فئی سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انھوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

باب ۹۳۳ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے۔ اور ان کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَاِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو اسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں لالچ اور سوال کے بغیر ملے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

باب ۹۳۴ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَأْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ فَیَشْفَعُ لِیُقْضٰی بَیْنَ الْخَلْقِ فَیَمْشِیْ حَتّٰی یَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَیَوْمَئِذٍ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَحْمَدُهٗ اَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلّٰی حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْاَلَةِ۔

کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حال میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ عبداللہ، لیث، ابن ابو جعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ باب شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔ معلّٰی، وُہیب نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

باب ۹۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنٰی وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔"

غنی کب شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کر دے۔ "ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک لیے گئے ہیں، سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انھیں مالدار سمجھتے ہیں ۔۔۔۔ تا علیم" (۲:۲۷۳)۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ غِنًی وَّیَسْتَحْیِیْ وَلَا یَسْئَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مالدار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ كَاتِبُ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ انھوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ۔

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ

عامر بن شعبہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی اُن میں بیٹھا ہُوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے اچھا تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہُوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبہ غالب آیا تو عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہُوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبے نے غلبہ کیا اور میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہُوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہُوں تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہُوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے محبوب ہوتا ہے، اس خدشہ کے تحت کہ مبادا وہ اوندھے منہ جہنم میں گر جائے ــــــ ان کے والدِ ماجد صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو اُنھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور انھیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان جمع کر کے فرمایا، سعد! آگے آؤ، میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا۔ فَكُبْكِبُوا اُلٹ دیے گئے۔ مُكِبًّا یہ اَكَبَّ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَّهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا ــــــ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور اُنھوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے بے نیاز کر دے اور نہ اُس کا کسی کو علم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور پھر

إِبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيعَ فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ۔

صبح کے وقت میرے خیال میں فرمایا، پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے انھیں بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

باب ۹۳۶ خَرْصُ التَّمْرِ۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

۱۳۸۸ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّئٍ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا، جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں اُن کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا۔ آج رات بہت سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اُونٹ ہو وہ اُس کا گھٹنا باندھ دے، ہم نے وہ باندھ دئے اور سخت آندھی آئی، ایک آدمی کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی، آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا، جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا، تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا، دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب اُحد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں، فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ "حدیقہ" ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اُسے حدیقہ نہیں کہا جاتا ــــــ سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی، بنی حارث بن خزرج کا گھرانا پھر بنی ساعدہ ــــــ سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

باب ۹۳۷ العُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِيْ وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا تَفْسِيْرُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْاَوَّلِ يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِيْ هٰذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُوْلَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِيْ عَلَى الْمُبْهَمِ اِذَا رَوَاهُ اَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلّٰى فَاُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ۔

باب ۹۳۸ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا اَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۳۹ اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ

ہیں۔

بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اس میں عُشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں نصف عُشر ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسّر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے حفاظ نے روایت کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدد، یحیٰی، امام مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں، اُونٹ پانچ سے کم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کھجوریں اُتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی لائی جاتیں۔ کبھی کوئی لاتا کہ یہ اُس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اُس کی ہیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین اُن کھجوروں سے کھیلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اُٹھا کر

وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِیْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهَا فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ۔

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوادی اور فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

باب ۹۴۰ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدّٰى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ۔

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِیَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ۔

قتیبہ، امام مالک، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں یعنی سرخ ہو جائیں۔

باب ۹۴۱ هَلْ يَشْتَرِیْ صَدَقَتَهٗ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّشْتَرِیَ صَدَقَةَ غَيْرِهٖ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرٰى وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهٗ۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُصدق کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا۔ پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَوَجَدَہٗ یُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَہٗ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ اَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا جَعَلَهٗ صَدَقَةً۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

بَابُ ۹۴۲ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

بَابُ ۹۴۳ الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا۔ اُس نے وہ ناکارہ کر دیا۔ میں نے اُسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہو گی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تھو تھو، تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی

اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَرَادَ مَوَالِيْهَا اَنْ يَشْتَرِطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

کہ ولاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

بَاب ۹۴۴ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ —— ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَاب ۹۴۵ اَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوْا۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتٰبِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ اُنہیں یمن کی طرف بھیجا: عنقریب تمہارے سامنے اہل کتاب کی قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو اُنہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

کو دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے چھانٹ کر عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اُوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اُس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اُس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور اُن نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اُس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

باب ۹۴۶ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا، ارشادِ خداوندی ہے کہ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے کر اُنھیں پاک صاف بناؤ اور اُن کے لیے دعا کرو۔۔۔ (۹: ۱۰۳)

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے، اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والدِ ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! آلِ ابو اوفیٰ پر رحم فرما۔

باب ۹۴۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

باب ۹۴۸ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لُقْطَةً فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ۔

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، قلیل ہو یا کثیر اُس میں خمس ہے، معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبد العزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دار الحرب میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دار الاسلام میں ہو اُس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اُسے پہچانا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ اَرْکَزُ الْمَعْدِنَ کہا جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز لے جائی جائے یا بہت ہی زیادہ نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرْکَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خمس نہ دے۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپائے کے روندے ہوئے، کوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

باب ۹۴۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

ارشادِ خداوندی ہے: "اور اس پر کام کرنے والے" اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک آدمی کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لُتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

باب ۹۵۰ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

زکوٰۃ کے اونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عُرینہ کے لوگوں کو

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ۔

مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو انہیں لے کر آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

باب ۹۵۱ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابو طلحہ کی تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۹۵۲ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً۔

صدقۂ فطر کا فرض ہونا۔ ابو العالیہ، عطاء، ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

باب ۹۵۳ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

باب ۹۵۴ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔

صدقۂ فطر ایک صاع جَو ہیں

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جَو کھانے کو دیا کرتے تھے۔

باب ۹۵۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

باب ۹۵۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو دئے جائیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مُد گندم مقرر کرلی۔

باب ۹۵۷ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ۔

ایک صاع کشمش

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَآءَ مُعَاوِيَةُ وَجَآءَتِ

عبداللہ بن منیر، یزید بن ابوحکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا، میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو

اَلسَّمْرَاءُ قَالَ اَرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ۔

مُدّوں کے برابر ہے۔

باب ۹۵۸ اَلصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ۔

صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْاَقِطَ وَالتَّمْرَ۔

معاذ بن فضالہ، ابوعمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری خوراک میں جَو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہُوا کرتی تھیں۔

باب ۹۵۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ۔

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے

زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر دیا جائے۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰى شَعِيْرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُعْطِيْ عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِيَّ يَعْنِيْ بَنِيْ نَافِعٍ قَالَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر یا صدقۂ رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد و غلام پر کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو جَو دئے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے۔ یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو روز پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

باب ۹۶۰ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ

قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو وَرَاٰى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ تُزَكّٰى مَالُ الْيَتِيْمِ

صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے

ابوعمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ زہری نے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ۔

فرمایا کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کا بیان

بَابُ ۹۶۱ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳ : ۹۷)

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی فضل اُسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرے والدِ محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

بَابُ ۹۶۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دُبلی اُونٹنیوں پر سوار ہو کر جو دُور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲ : ۲۷)، فِجَاجًا کشادہ راستے۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ــــــ روایت کیا اسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

باب ۹۶۳ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ۔

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔ ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا تو انھوں نے انھیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے ــــ محمد بن ابوبکر، یزید بن زریع، عروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ اُنھوں نے اُونٹنی پر انھیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

حج مبرور کی فضیلت

باب ۹۶۴ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ برائیوں سے پاک حج۔

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

عبدالرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب ٩٦٥ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

١٤٢٥ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَلَهٗ فُسْطَاطٌ وَّسُرَادِقٌ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

مالک بن اسماعیل، زہیر، زید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

باب ٩٦٦ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

١٤٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں رکھا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آئے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: "زادِ راہ لیا کرو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے" (۲، ۱۹۷) روایت کیا اسے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

باب ٩٦٧ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

١٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن طاؤس نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے قرن المنازل، اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری

وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ۔

باب ۹۶۸ مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ۔

باب ۹۶۹ مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا ۔

باب ۹۷۰ مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ ۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں رہتے ہیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ — احمد ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعہ ہے یعنی جحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ -

باب ۹۷۱ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ -

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا -

باب ۹۷۲ مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ -

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ -

باب ۹۷۳ ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ -

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ -

باب ۹۷۴ الصَّلٰوةُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ -

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ -

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہوگئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو پس ذات عرق اُن کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اُونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب ٩٧٥ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ.

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

باب ٩٧٦ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ.

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

١٤٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ.

باب ٩٧٧ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ.

١٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے ... گزرنا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روا
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نک
معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے
جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح
وہیں رات گزارتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحیی، عکرمہ، حضر
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہو
سنا کہ میں نے وادی عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرما
ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے و
آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں
داخل ہو گیا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ص
تعالیٰ علیہ وسلم معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے ک
گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر
اسی جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قص
بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ
اور یہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یا اُ
کے اور راستے کے درمیان ہے۔

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

صفوان بن یعلی سے روایت ہے کہ حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھ
جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علی

صلی اللّٰہ علیہ وسلم حِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ قَالَ فَبَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَۃِ وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَۃٍ وَّھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سَاعَۃً فَجَاءَہُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی فَجَاءَ یَعْلٰی وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِہٖ فَاَدْخَلَ رَاْسَہٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْہِ وَھُوَ یَغِطُّ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَۃِ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّیْبَ الَّذِیْ بِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّانْزِعْ عَنْکَ الْجُبَّۃَ وَاصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجَّتِکَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ اَرَادَ الْاِنْقَاءَ حِیْنَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ۔

کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت تھی تو ایک آکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اُس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو؛ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا۔ عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا۔ خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جُبّہ اپنے جسم سے اُتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہوگی جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؛ انھوں نے فرمایا۔ ہاں۔

باب ۹۷۸ اَلطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَمَا یَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَتَرَجَّلُ وَیَدَّھِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّیْحَانَ وَیَنْظُرُ فِی الْمِرْاٰۃِ وَیَتَدَاوٰی بِمَا یَاْکُلُ الزَّیْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ یَتَخَتَّمُ وَیَلْبَسُ الْھِمْیَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَّقَدْ حَزَمَ عَلٰی بَطْنِہٖ بِثَوْبٍ وَّلَمْ تَرَ عَائِشَۃُ بِالتُّبَّانِ بَاْسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ تَعْنِیْ لِلَّذِیْنَ یَرْحَلُوْنَ ھَوْدَجَھَا۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، روغن زیتون اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالت احرام میں طواف کیا اور ان کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ پاجامہ پہننے میں مضائقہ نہ سمجھتیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے لیے جو اُن کے ہودے کستے ہیں۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَدَّھِنُ بِالزَّیْتِ فَذَکَرْتُہٗ لِاِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِہٖ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَھُوَ مُحْرِمٌ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر روغن زیتون لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بناؤ گے جب کہ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں تھے۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِہٖ حِیْنَ یُحْرِمُ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

باب ۹۷۹ مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ مُلَبِّدًا۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کر کے (بالوں کو جما کر) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

باب ۹۸۰ اَلْاِہْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ یَقُوْلُ مَا اَہَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ۔

مسجدِ ذو الحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی بن عبد اللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ۔۔۔۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لبیک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

باب ۹۸۱ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم لَا یَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْہُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَہٗ وَلَا یَتَرَجَّلُ وَلَا یَحُکُّ جَسَدَہٗ وَیُلْقِی الْقَمْلَ مِنْ رَاْسِہٖ وَجَسَدِہٖ فِی الْاَرْضِ۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیص عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو ۔۔۔۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے۔ اپنے جسم کو کھجائے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

باب ۹۸۲ اَلرُّکُوْبُ وَالْاِرْتِدَافُ فِی الْحَجِّ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَہْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَۃَ کَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ اِلَی الْمُزْدَلِفَۃِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَۃِ اِلٰی مِنًی قَالَ فَکِلَاہُمَا قَالَا لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

باب ۹۸۳ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ.

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

باب ۹۸۴ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ نے حالتِ احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں سمجھتا حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے مضائقہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھی کر کے، تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے، صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اُترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اُس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو تو وہ اُس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے روایت

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ اَهَلَّ۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ۔

باب ۹۸۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

باب ۹۸۶ التَّلْبِيَةِ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ۔

باب ۹۸۷ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْاِهْلَالِ

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہوگئی تو تلبیہ کہا۔

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

لبیک کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت، اور بادشاہی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہتے تھے۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابومعاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خیثمہ، ابوعطیہ نے اسے حضرت عائشہ سے سنا۔

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

١٤٥١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ۔

بَابُ ٩٨٨ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

١٤٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

بَابُ ٩٨٩ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ

قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ۔

١٤٥٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ

اور تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کہا۔ پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے ایوب سے ایک آدمی نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

ابوعاصم، جریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اس پر سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے پھر رک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۹۹۰ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ الْوَادِيَ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

باب ۹۹۱ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں مہک دار خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا۔ رہے حضرت موسیٰ تو جب وادی میں اترتے ہیں تو گویا میں انھیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں اَهَلَّ

گفتگو کرنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، اَهْلَلْنَا اور اَلْهِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ یہ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ سے ماخوذ ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا، اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ دونوں کو

مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جمع کیا تھا اُنہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

باب ۹۹۲ مَنْ اَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اِسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا — محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے، عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبد الصمد، سلیم بن حیان، مروان الاصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا۔ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِيْ فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا، کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا، میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا۔ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو ہدی نحر کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

باب ۹۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كَرْمَانَ۔

۱۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هَاهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں۔ جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم سرف کے مقام پر اُترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا: اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں، تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں ٹھہرے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اُترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بلا کر فرمایا۔ اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر بارگاہ ہو گئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَضِيرُ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا۔

باب ۹۹۴ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

متوجہ ہو کر چل پڑے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا یَضِیرُ یہ ضَارَ یَضِیرُ ضَیْرًا سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ضَارَ یَضُورُ ضَوْرًا، اور ضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا سے ہے۔

حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے۔ جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کرلیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکہ مکرمہ میں آئے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا، میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈی! کیا قربانی کے روز تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی۔ کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو اُنھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں موجود تھا حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تھے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھ لیا یعنی عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنالیا کرتے تھے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے اور داغ مٹ جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ کیسے حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کر لوں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

ابوحمزہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کردوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا،

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتَ۔

١٤٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا۔

١٤٦٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا۔

بَاب ۹۹۵ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ۔

١٤٦٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً۔

بَاب ۹۹۶ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٧٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

کس لیے؟ فرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

ابوشہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم دریافت کرنے عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہو جانا۔ یہاں تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اس کا تمتع کر لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہٰذا یہی کرو۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابن شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن قتادة قال حدثني مطرف عن عمران بن حصين
قال تمتعنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم
ونزل القرآن قال رجل برأيه ما شاء۔

باب ۹۹۷ قول الله عز وجل ذلك لمن لم يكن
اهله حاضري المسجد الحرام۔ وقال ابو كامل
فضيل بن حسين البصري۔

۱۴۷۱۔ حدثنا ابو معشر البراء قال حدثنا عثمان
ابن غياث عن عكرمة عن ابن عباس انه سئل عن
متعة الحج فقال اهل المهاجرون والانصار و
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع و
اهللنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجعلوا اهلالكم بالحج والعمرة الا من قلد الهدي
طفنا بالبيت وبين الصفا والمروة واتينا النساء و
لبسنا الثياب وقال من قلد الهدي فانه لا يحل له
حتى يبلغ الهدي محله ثم امرنا عشية التروية
ان نهل بالحج فاذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا
بالبيت وبالصفا والمروة فقد تم وعلينا الهدي
كما قال الله عز وجل فما استيسر من الهدي فمن
لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم
الى امصاركم الشاة تجزئ فجمعوا نسكين في عام
بين الحج والعمرة فان الله انزله في كتابه وسنة
نبيه صلى الله عليه وسلم واباحه للناس غير اهل
مكة قال الله تعالى ذلك لمن لم يكن اهله حاضري
المسجد الحرام واشهر الحج التي ذكر الله تعالى
في كتابه شوال وذو القعدة وذو الحجة فمن تمتع
في هذه الاشهر فعليه دم او صوم والرفث الجماع
والفسوق المعاصي والجدال المراء۔

باب ۹۹۸ الاغتسال عند دخول مكة۔

۱۴۷۲۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم ثنا ابن علية

نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں
کیا اور قرآن نازل ہوا کیونکہ ایک آدمی نے اپنے رائے
جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشادِ خداوندی ہے، یہ اُس کے لیے ہے جس کے
والے مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضی
بن حسین بصری نے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر اح
باندھا اور ہم نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعا
وسلم نے فرمایا، اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنالو مگر جس نے ہدی کو ق
پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کی
اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی
قلادہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مق
پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باند
لیں۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ ا
صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشادِ ر
ہے، جس کو قربانی میسر آئے۔ جسے میسر نہ ہو تو تین دن کے روز
دورانِ حج اور سات دنوں کے جب اپنے شہروں کو لوٹ جائیں۔ بکر
کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اک
کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکہ مکرمہ میں
رہتے ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسج
حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعا
نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ا
مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرّفث
جماع۔ گناہ جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب ح

اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَی الْحَرَمِ اَمْسَکَ عَنِ التَّلْبِیَةِ ثُمَّ یَبِیْتُ بِذِیْ طُوًی ثُمَّ یُصَلِّیْ بِهِ الصُّبْحَ وَیَغْتَسِلُ وَیُحَدِّثُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

کے نزدیک پہنچتے تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ۹۹۹ دُخُوْلِ مَکَّةَ نَهَارًا اَوْ لَیْلًا۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

۱۴۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَکَّةَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب ۱۰۰۰ مِنْ اَیْنَ یَدْخُلُ مَکَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ مَکَّةَ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا وَیَخْرُجُ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ۱۰۰۱ مِنْ اَیْنَ یَخْرُجُ مِنْ مَکَّةَ۔

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ مِنْ کَدَاءٍ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی۔

مسدد بن مسرہد بصری، یحیی، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ سے باہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۱۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَکَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔

حمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نچلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدًی مِنْ اَعْلٰی مَکَّةَ۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدی سے مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب سے باہر تشریف لائے۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عُروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عُروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصّے سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ اکثر کُدی کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

ہشام کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ ان دونوں جانب سے داخل ہُوا کرتے لیکن اکثر کُدی کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کُدی دو بستیاں ہیں۔

بَابٌ ۱۰۰۲۔ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا تو مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اِس شہر کو امن والا بنا دے اور اِس کے رہنے والوں کو روزی دے پھلوں سے جو اُن میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا کہ جو کفر کرے گا تو اسے تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر اُسے عذابِ جہنم کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اُٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر۔ بے شک تو سُننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا تابعِ فرمان رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

الرَّجِيْمِ۔

۱۴۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِيْ إِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ۔

۱۴۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ۔

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔

والا مہربان ہے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں، فرمایا کہ میری ازار دو، چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنایا جا سکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا، جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی تو میرے خیال میں اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں رُکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حجرِ اسود کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازے کو کیوں اُونچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا، جس کا مجھے ڈر ہے کہ اُن کے دل انکار کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کردیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابومعاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هَا هُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا۔ اور اس کی کرسی زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ گرا کر بنا رہے تھے اور حجر اسود تک کی جگہ شامل کرلی تھی۔ میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا۔ اس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر میں داخل ہوا تو انھوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

بَابٌ ۱۰۰۳ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

حرم کی فضیلت۔ کلام الٰہی میں ہے: "بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں"۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھنچے آتے ہیں، ہمارے پاس سے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (۲۸: ۵۷)

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

صَيْدُهٗ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

بَابٌ تَوْرِيْثِ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَاۤئِهَا وَاَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاۤءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۤءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَادِيْ الطَّارِيُّ مَعْكُوْفًا مَحْبُوْسًا۔

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں رہیں اور مسافر تو جو اس میں شرارت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے اُسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے"۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اَلْبَادِیْ سے مراد ہے باہر سے آنے والا مَعْكُوْفًا یعنی محبوس، رُکا ہوا۔

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوْا يَتَاَوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰۤئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ الْاٰيَةَ۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اُتریں گے؟ فرمایا۔ کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے! ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں تاویل کرتے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی اُن میں سے بعض بعض کے ولی ہیں (۸: ۷۲)۔

بَابٌ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ تَعَالٰى کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے اگلے روز آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

النحر وهو بمنى نحن نازلون غدًا بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني بذلك المحصب وذلك أن قريشًا وكنانة تحالفت على بني هاشم وبني عبد المطلب أو بني المطلب أن لا يناكحوهم ولا يبايعوهم حتى يسلموا إليهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال سلامة عن عقيل ويحيى بن الضحاك عن الأوزاعي أخبرني ابن شهاب وقالا بني هاشم وبني المطلب قال أبو عبد الله بني المطلب أشبه۔

قسمیں کھائی تھیں، اُسی محصب میں۔ ہُوا یُوں کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اُٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی بیاہ کریں اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے سپرد کر دیں ـــــ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

باب ۱۰۶۰ قول الله تعالى وإذ قال إبراهيم رب اجعل هذا البلد آمنًا واجنبني وبني أن نعبد الأصنام رب إنهن أضللن كثيرًا من الناس إلى قوله لعلهم يشكرون۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اِس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو دُور رکھ کہ ہم بُتوں کی عبادت کریں۔ اے رب! اُنھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔۔۔ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تک (۱۴: ۳۵)

باب ۱۰۶۱ قول الله تعالى جعل الله الكعبة البيت الحرام قيامًا للناس والشهر الحرام إلى قوله وأن الله بكل شيء عليم۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ۔ اللہ نے کعبہ کو حُرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ۔۔۔ شَيْءٍ عَلِيمٌ تک (۵: ۹۷)

۱۴۹۰۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفين قال حدثنا زياد بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

۱۴۹۱۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ح وحدثني محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل أن يفرض رمضان وكان يومًا تستر فيه الكعبة فلما فرض الله رمضان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء أن يصومه فليصمه ومن شاء أن يتركه فليتركه۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ـــــ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زُہری، عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ۔ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اُس روز کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جو چاہے اِس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

۱۴۹۲۔ حدثنا أحمد بن حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا إبراهيم عن الحجاج بن حجاج عن قتادة

احمد بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن ابو عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُحَجَّ الْبَیْتُ وَالْاَوَّلُ اَکْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِیْدٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ـــــ متابعت کی اس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے ـــــ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ سعید کے باپ ہیں۔

بَاب ۱۰۰۸ کِسْوَةِ الْکَعْبَةِ۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰی شَیْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَیْبَةَ عَلَی الْکُرْسِیِّ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِیْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَیْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَیْكَ لَمْ یَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ اَقْتَدِیْ بِهِمَا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ـــــ قبیصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو اُنھوں نے فرمایا، میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے بانٹ دُوں گا۔ میں عرض گزار ہُوا کہ آپ کے دونوں پیش رو تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہُوں۔

بَاب ۱۰۰۹ هَدْمِ الْکَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَةَ فَیُخْسَفُ بِهِمْ۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عُبید اللہ بن اخنس، ابن ابو مُلیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میں اُس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہُوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اُکھاڑ پھینکے گا۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

یحییٰ بن بُکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

بَاب ۱۰۱۰ مَا ذُکِرَ فِی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

حجرِ اسود کے بارے میں

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُمَرَ

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا، میں خوب جانتا ہُوں کہ تو پتھر ہے

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

جو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ ۱۱۰ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

۱۴۹۷۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

کعبہ میں نماز پڑھنا

۱۴۹۸۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی طرف پیٹھ کر کے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

ف حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پر نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابۂ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر مس ہوا ہوتا۔ اسی لیے دولتِ عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پر یادگاریں تعمیر کر دی تھیں لیکن جب دشمنانِ رسول کا جزیرۂ عرب پر تسلط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کر کے اپنے دل کی لگی بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو حبِ نبی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ ۱۱۳ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو، حضرت ابن عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

ابن عمر يحج كثيرا ولا يدخل۔

۱۴۹۹۔ حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله
أخبرنا إسمعيل بن أبي خالد عن عبد الله بن أبي أوفى
قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف
بالبيت وصلى خلف المقام ركعتين ومعه من يستره
من الناس فقال له رجل دخل رسول الله صلى
الله عليه وسلم الكعبة قال لا۔

باب ۱۰۴ من كبر في نواحي الكعبة۔

۱۵۰۰۔ حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال
حدثنا أيوب قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال إن
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم أبى أن يدخل
البيت وفيه الآلهة فأمر بها فأخرجت فأخرجوا صورة
إبراهيم وإسمعيل عليهما السلام في أيديهما الأزلام
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله
أما والله قد علموا أنهما لم يستقسما بها قط فدخل
البيت فكبر في نواحيه ولم يصل فيه۔

باب ۱۰۵ كيف كان بدء الرمل۔

۱۵۰۱۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد
هو ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن
عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه
فقال المشركون إنه يقدم عليكم وفد وهنهم حمى
يثرب فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يرملوا الأشواط
الثلاثة وأن يمشوا ما بين الركنين ولم يمنعه أن
يأمرهم أن يرملوا الأشواط كلها إلا الإبقاء عليهم۔

باب ۱۰۶ استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة
أول ما يطوف ويرمل ثلاثا۔

۱۵۰۲۔ حدثنا أصبغ قال أخبرني ابن وهب
عن يونس عن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين يقدم مكة إذا استلم

ہوتے۔

اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا
اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ
تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اس سے لوگوں نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

جو اطرافِ کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے
انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں
نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی
نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا، اللہ انہیں ہلاک کرے، خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان
دونوں نے ہرگز پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے
گوشوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ
تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر
چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسبِ معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے
کسی نے نہ روکا کہ وہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے
خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو
پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں

الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

بَابٌ ۱۰۷ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ۔

بَابٌ ۱۰۸ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ۔

بَابٌ ۱۰۹ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ

کے اندر آپ دوڑے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول حج اور عمرہ میں ۔۔۔ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان مجھ سے کثیر بن فرقد نے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسل سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعا عنہ نے حجر اسود سے کہا، خدا کی قسم، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسل کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا، ہمارا رمل سے کیا واسطہ، ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا، کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسب معمول چلتے تاکہ آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا ۔۔۔ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انھوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو۔ محمد بن بکر،

الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ فَقَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

بَاب ۱۰۳۰ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

بَاب ۱۰۳۱ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ۔

بَاب ۱۰۳۲ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابن جریج، عمرو بن دینار، ابوالشعثاء نے کہا، کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے، تو حضرت ابن عباس نے اُن سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر اِن دونوں رُکنوں کو۔ اُنھوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رُکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رُکنوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم نے فرمایا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا ـــــ محمد بن یوسف فربری نے ابوجعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابوعبداللہ نے فرمایا، زبیر بن عدی کوفی اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

جو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس آئے

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجر اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجرِ اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

باب ۱۰۲۳ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابو الزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتدا کی گئی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے، اُن کی بہن نے حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دیئے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن مُنذر، ابو ضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کیا کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگاتے (طواف کرتے)

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، عُبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلی دفعہ طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

باب ۱۰۲۴ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا عمرو بن علی، ابو عاصم

لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْهُنَّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیسے منع کرتے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم! میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مرد ان میں کس طرح مخلوط ہو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ مرد ان میں مخلوط نہیں ہوتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور ان میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المومنین! چلیے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ ان کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قُبّے میں تھیں، جس پر پردہ تنا ہوا تھا جب کہ ان کے اور قُبّے کے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کُرتہ دیکھا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی، فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

باب ۱۰۲۵۔ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے دوران کلام کرنا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ خُذْ بِيَدِهٖ۔

باب ۱۰۲۶ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهٖ فَقَطَعَهُ۔

باب ۱۰۲۷ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

باب ۱۰۲۸ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهٖ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

باب ۱۰۲۹ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوعِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو

نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔

ابوعاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہُوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

طواف میں توقف کرنا۔ عطاء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہُوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسمٰعیل بن اُمیّہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

باب ۱۰۳۰ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ ۔

۱۵۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ ۔

باب ۱۰۳۱ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ ۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ ۔

باب ۱۰۳۲ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ ۔

کہا کہ کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طرزِ عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طوافِ اول کے بعد واپس لوٹے۔

محمد بن ابو بکر، فضیل، موسیٰ بن عُقبہ، کُریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

عُروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ عُروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت اُمِّ سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، جب نمازِ فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اُونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ اُنھوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

۱۵۲۲ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين ثم خرج إلى الصفا وقد قال الله عز وجل لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

باب ۱۰۳۳ الطواف بعد الصبح والعصر وكان ابن عمر يصلي ركعتي الطواف ما لم تطلع الشمس وطاف عمر بعد صلاة الصبح فركب حتى صلى الركعتين بذي طوى۔

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طویٰ میں پڑھیں۔

۱۵۲۳ - حدثنا الحسن بن عمر البصري قال حدثنا يزيد بن زريع عن حبيب عن عطاء عن عروة عن عائشة أن ناسا طافوا بالبيت بعد صلاة الصبح ثم قعدوا إلى المذكر حتى إذا طلعت الشمس قاموا يصلون فقالت عائشة قعدوا حتى إذا كانت الساعة التي تكره فيها الصلاة قاموا يصلون۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن عبد الله قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها۔

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

۱۵۲۵ - حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا عبيدة بن حميد قال حدثني عبد العزيز بن رفيع قال رأيت عبد الله بن الزبير يطوف بعد الفجر ويصلي ركعتين قال عبد العزيز ورأيت عبد الله بن الزبير يصلي ركعتين بعد العصر ويخبر أن عائشة حدثته أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يدخل بيتها إلا صلاهما۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نمازِ فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی اُن کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

باب ۱۰۳۴ المريض يطوف راكبا۔

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

۱۵۲۶ - حدثنا إسحاق الواسطي قال حدثنا خالد عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس أن

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔

کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دست اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نماز فجر پڑھاتے ہوئے)۔

باب ۱۰۳۵ سِقَايَةِ الْحَاجِّ۔

حاجیوں کو پانی پلانا

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابوضمرہ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا کہ مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پلاؤ۔ پس اس میں سے پیا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی اور پلا رہے تھے۔ فرمایا کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے غالب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِيْ زَمْزَمَ

وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ

زمزم کا بیان۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِیْ وَاَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِکْمَۃً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَہٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَقَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا اِفْتَحْ قَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ۔

پس جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبرئیل نے آسمانِ دنیا کے خازن سے کہا، کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبرئیل۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِکْرِمَۃُ مَا کَانَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰی بَعِیْرٍ۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آبِ زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اُس روز نہیں تھے آپ مگر اُونٹ پر۔

باب ۱۰۳۷ طَوَافِ الْقَارِنِ۔

قران کرنے والے کا طواف

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَیْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِیْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَحَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا ہی۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اُنھوں نے طواف کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنھوں نے حج وعمرہ کو جمع کیا اُنھوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَظَھْرُہٗ فِی الدَّارِ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ الْعَامَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَیَصُدُّوْکَ عَنِ الْبَیْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے، لہٰذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفارِ قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

فَإِنْ يُحَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَنْ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۰۳۸ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج اُترا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں ڈر ہے آپ روک کے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ ہُوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور اور قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے، یہاں تک کہ یوم النحر آگیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

باوضو طواف کرنا

محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہُوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طوافِ بیت اللہ تھا پھر عمرہ نہ ہُوا پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعٰوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

بَابُ ۱۰۳۹ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

کے ساتھ حج کیا تو پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہُوا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہُوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنھوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ یہ حضرت ابن عمر ہیں، وہ اِن سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے، یعنی طوافِ بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طوافِ بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے (۲:۱۵۸)" تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی تو یوں حکم ہوتا "اُس پر کوئی گناہ نہیں جو اِن دونوں کا طواف نہ کرے" بلکہ یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہُوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بُت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے جو مشلّل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف بُرا سمجھتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے: "یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں!" پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "بے شک صفا و مروہ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَّا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اِن دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر ہم نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو اُنھوں نے فرمایا۔ یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سُنی۔ میں نے متعدد اہلِ علم حضرات سے سُنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے! پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اُن دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دورِ جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو بُرا سمجھتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اِس لیے بُرا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ طوافِ بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

بَابٌ ۱۰۴۰ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ یہ سعی دارِ بنی عباد سے بنی ابوحسین کے کوچے تک ہے۔

۱۵۳۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِيْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَاِنَّهٗ

محمد بن عُبَید، عیسٰی بن یونس، عُبَیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے۔ میں (عُبَیداللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا۔ نہیں مگر جب رکنِ یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی تو اُسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے

كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ۔

لیتے۔

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِيْ امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے! فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا۔ اُس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرلے۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ زندگی ہے۔

١٥٣٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی۔ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے! فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے۔

١٥٤٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں ___ حُمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر اُن کی دھاک بیٹھی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ١٠٤: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا

حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اُسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب — خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ اِن کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری

اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِيْ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدٰنَا بَاْسٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْتُهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِيْ فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

باب ۱۰۴۲۔ بَابُ الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّيْ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکا کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصر بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی مضائقہ ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلّو اڑھائے رکھے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُم عطیہ آئیں تو ہم نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو ـــــ "میرا باپ قربان" ہمیں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ کہا ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں میں نے کہا۔ حائضہ؟ کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے۔ عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم جاتے۔ عبدالملک عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عُبید بن جُریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

فَقَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

آپ اپنی سواری پر اچھی طرح سوار نہ ہو جاتے۔

باب ۱۰۷۳ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آدمی ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھے؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ ـــــ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

پارہ ــــــ ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۰۲۴ اَلصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

۱۵۴۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ۔

ابراہیم بن مُنذر، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عُبیداللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتدا میں۔

۱۵۴۷ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

۱۵۴۸ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں، پھر تمہارے راستے بکھر گئے۔ کاش! میرے حصّے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

باب ۱۰۲۵ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

یومِ عرفہ کا روزہ

۱۵۴۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ۔

عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل نے حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

باب ۱۰۲۶ اَلتَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدٰى مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ۔

منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا۔

۱۵۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

باب ۱۰۴۷ التَّهْجِيرُ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقَالَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

باب ۱۰۴۸ الْوُقُوفُ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

باب ۱۰۴۹ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ آج کے روز آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

عبدالملک نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے اور یوم عرفہ کو میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا، باہر نکلا تو اُس کے اُوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا، اسی وقت! فرمایا۔ ہاں۔ کہا، مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہا لوں، پھر چلوں گا۔ یہ اُتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور ابا جان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا، سچ کہا ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

عُمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُن پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ اپنے اُونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ پڑھنے سے نماز فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث عُقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف اُترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہیں تو عرفہ کے روز دن ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا، ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

فقال سالم وهل تتبعون في ذلك إلا سنته.

باب ۱۰۵۰ قصر الخطبة بعرفة.

۱۵۵۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الملك بن مروان كتب إلى الحجاج أن يأتم بعبد الله بن عمر في الحج فلما كان يوم عرفة جاء ابن عمر وأنا معه حين زاغت الشمس أو زالت فصاح عند فسطاطه أين هذا فخرج إليه فقال ابن عمر الرواح فقال الآن قال نعم قال أنظرني أفيض علي ماء فنزل ابن عمر حتى خرج فسار بيني وبين أبي فقلت إن كنت تريد أن تصيب السنة اليوم فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق.

باب ۱۰۵۱ التعجيل إلى الموقف.

باب ۱۰۵۲ الوقوف بعرفة.

۱۵۵۲ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال حدثنا محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال كنت أطلب بعيرا لي ح وحدثنا مسدد قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع محمد بن جبير عن أبيه جبير بن مطعم قال أضللت بعيرا لي فذهبت أطلبه يوم عرفة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة فقلت هذا والله من الحمس فما شأنه هاهنا.

۱۵۵۳ - حدثنا فروة بن أبي المغراء قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة إلا الحمس والحمس قريش وما ولدت وكانت الحمس يحتسبون على الناس يعطي الرجل الرجل الثياب يطوف فيها وتعطي المرأة المرأة الثياب تطوف فيها فمن لم يعطه الحمس طاف بالبيت عريانا وكان يفيض جماعة الناس من عرفات ويفيض الحمس من جمع قال وأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن هذه

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حج
لیے لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا روز آیا
ابن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جبکہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا
اُن کے خیمے کے پاس چلائے، وہ کہاں ہے؟ وہ اِن کی طرف نکلا تو حضرت
نے فرمایا، روانہ ہو جاؤ۔ کہا، ابھی سے؟ فرمایا، ہاں کہا کہ مجھے مہلت
کہ اپنے اوپر پانی بہالوں حضرت ابن عمر اتر آئے، یہاں تک کہ وہ نکلا اور
اور والدِ محترم کے درمیان چلنے لگا میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کر
چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ اُن
والدِ ماجد نے فرمایا، میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا ___ مسدد، سفیان، عمر
محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اُسے تلاش کرنے یوم عرفہ کو گ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا ک
یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا، لوگ دورِ
جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حُمس کے اور حمس قریش اور اُن کی اولاد
ہے۔ حُمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کسی مرد کو کپڑے دیتا اور وہ اُن میں طواف
کرتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حمس
نہ دیتے وہ ننگا ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس
لوٹتے لیکن حُمس مزدلفہ سے۔ میرے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے
پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

باب ۱۰۵۳ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

۱۵۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذَلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ.

باب ۱۰۵۴ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ.

۱۵۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ.

۱۵۵۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ.

۱۵۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

تھے لہٰذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز۔ ہشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ یہ اَلْعَنَقُ سے تیز ہے۔ فَجْوَۃٌ کشادہ جگہ۔ اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَکْوَۃٌ اور رِکَاءٌ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اُترے۔

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور حاجت رفع کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اس کے کہ اُس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، اس میں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نچلی جانب ہے، تو سواری بٹھائی، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے۔ کُریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

باب ۱۰۵۵ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ۔

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ أَوْضَعُوْا أَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا۔

باب ۱۰۵۶ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

باب ۱۰۵۷ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ۔

۱۵۶۰ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا ک
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ
پہنچ گئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کی ہے کہ وہ عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لو
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور و غل، مارنا اور اُو
کی آواز سُنی تو اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ اے لو
تمہارے لیے سکون ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔
اَوْضَعُوْا تیز دوڑنا خِلَالَکُمْ یہ التَّخَلُّلُ سے ہے یعنی تمہارے درمیا
فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمیا
جاری کیا۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

کُریب نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُ
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اُترے
پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ نماز۔ فرما
کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقام
ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اُونٹ کو اپنی رہائش گا
بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نما
نہیں پڑھی۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز
کو جمع کیا۔ اُن میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے
درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابو سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

بَاب ۱۰۵۸۔ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اُس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ اُنھوں نے ایک آدمی کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر نمازِ مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زُہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا، بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اس جگہ میں اور اس روز۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نمازِ فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے۔

بَاب ۱۰۵۹۔ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

جو اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعرِ حرام کے پاس ٹھہرتے اور حسبِ منشا ذکرِ الٰہی کرتے۔ پھر وہ لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور وہ لوٹے جس کو اُن میں سے نمازِ فجر کے لیے منیٰ جانا ہوا اور اُن میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچتے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی

ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

علی، سفیان، عُبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اُن میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ کی رات وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک ساعت کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا، نہیں پس ایک ساعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا۔ کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا اور چلتے رہے اور ہم پہنچے تو اُنھوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے اُن سے کہا، اماں جی! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی۔ فرمایا۔ بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً فَأَذِنَ لَهَا۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھرکم تھیں تو انھیں اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم مزدلفہ میں اُترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سُست رفتار عورت تھیں تو انھیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چل دیں اور ہم ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دئے۔ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو ٹھہرنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہوتا۔

باب ۱۶۰ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ۔

جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والدِ ماجد، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز اُس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءِ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان واقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نمازِ فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں لہٰذا لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نمازِ فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اُجالا ہو گیا۔ پھر فرمایا، اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنّت کو پالیں گے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ اُنھوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کے روز) کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ۱۶۱ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ۔

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا، مشرکین اُس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا اور کہتے، اے شبیر! چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

باب ۱۶۲ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

زُہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متواتر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔ پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دورانِ حج اور سات لوٹنے پر۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَانَ نَاسًا كَرِهُوهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس میں اُونٹ یا گائے یا بکری ہے۔ یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک آدمی کو یہ آواز دیتے ہوئے سُنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر اُنھیں بتایا تو کہا:۔ اللہ اکبر یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور غُندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

باب ۱۰۶۴۔ رُكُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے تو ان پر اللہ کا نام لو صف بستہ ہو کر اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان میں سے

مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَالۡمُعۡتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرۡنٰهَا لَـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝ لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰـكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَـكُمۡ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِيۡنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ وَشَعَائِرُ اللَّهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

کھاؤ نیز سائلوں اور مسکینوں کو کھلاؤ اور اسی طرح ہم نے اُنھیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ تک اُن کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اُس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی طرح اُنھیں تمہارے تابع کیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت ہے۔ مجاہد نے کہا کہ بُدن نام دبنا جسامت کی وجہ سے ہے۔ اَلْقَانِعُ سائل اَلْمُعْتَرُّ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے شَعَائِرُ اللّٰہِ انھیں موٹا رکھنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے اَلْعَتِیْقُ جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وَجَبَتْ سے مراد ہے زمین کی طرف گرنا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا۔ اس پر سوار ہو جاؤ۔

بَابٌ ۱۰۶۵۔ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰۶۶ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ۔

۱۵۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ لِأَبِيهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى

تو لوگوں سے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوتی جو اس سے حرام ہیں، یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو دوران حج تین دن روزے رکھے اور سات دن کے جب اپنے گھر والوں میں لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کوئی چیز حلال نہ ٹھہرائی جو اس میں حرام ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کر لی اور واپس لوٹے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو اس میں حرام ہوتا ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے۔

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، آپ ٹھہرے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے باعث آپ کو بیت اللہ سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر تھے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا لیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قدید سے قربانی کا جانور خریدا جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

باب ۱۰۶۷ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

باب ۱۰۶۸ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

نہ ہوئے جب تک کہ دونوں سے حلال نہیں ہو گئے۔

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قبلہ رو لٹا کر اس کے کوہان کے دائیں جانب چھری مارتے۔

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اسے قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور اسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلادہ میں بٹتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے کہ ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

باب ١٠٦٩ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

١٥٨٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا۔ عروہ نے حضرت مسور سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے بٹا۔ پھر اس کا اشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اسے قلادہ پہنایا۔ پھر اسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

باب ١٠٧٠ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ۔

١٥٨٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی بھیج دے تو اس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، یہاں تک کہ اپنی قربانی ذبح کرے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والد محترم کے ساتھ اسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے، یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

باب ١٠٧١ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

١٥٨٥ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

١٥٨٦ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کی طرف) بکریاں بھیجیں۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلادے بٹے۔ پس بکریوں کو قلادے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام باندھے بغیر رہے۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر ___ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکریوں کے لیے قلاوے بٹا کرتی اور آپ انھیں بھیجتے اور حلال ہونے کی حالت میں ٹھہرے رہتے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لیے قلاوے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

بَابُ ۱۰۷۲ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ۔

روئی کے قلاوے بنانا

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ۔

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اُن کے قلاوے روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

بَابُ ۱۰۷۳ تَقْلِيْدِ النَّعْلِ۔

جوتے کا ہار بنانا

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

محمد، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی متابعت کی ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۰۷۴ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُّفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر لیتے تو جھول کو ہٹا دیتے، اس خوف سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے خیرات کر دیتے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا۔

قبیصہ، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اُس کی جھول اور کھال بھی خیرات کر دوں۔

بَابُ ۱۰۷۵ مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا۔

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زبیر کے عہد خلافت میں جس سال کہ خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا، یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کر لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں، یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی شمار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

بَابُ ۱۰۷۶ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ قال یحییٰ فذکرتہ للقاسم فقال اتتک بالحدیث علی وجھہ۔

باب ۱۰۷۷ النحر فی منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ۔

۱۵۹۵ حدثنا اسحٰق بن ابراھیم سمع خالد بن الحارث حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع ان عبد اللہ کان ینحر فی المنحر قال عبید اللہ منحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۵۹۶ حدثنا ابراھیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض قال حدثنا موسیٰ بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر کان یبعث بھدیہ من جمع من اٰخر اللیل حتی یدخل بہ منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع حجاج فیھم الحر والمملوک۔

باب ۱۰۷۸ من نحر بیدہ۔

۱۸۹۷ حدثنا سھل بن بکار قال حدثنا وھیب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس وذکر الحدیث قال ونحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ سبع بدن قیاما وضحی بالمدینۃ کبشین املحین اقرنین مختصرا۔

باب ۱۰۷۹ نحر الابل مقیدۃ۔

۱۵۹۸ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا یزید بن زریع عن یونس عن زیاد بن جبیر قال رایت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا قال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال شعبۃ عن یونس اخبرنی زیاد۔

باب ۱۰۸۰ نحر البدن قائمۃ وقال ابن عمر سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن عباس صواف قیاما۔

۱۵۹۹ حدثنا سھل بن بکار حدثنا وھیب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین فبات بھا فلما اصبح

فرمایا: انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا۔

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منحر میں پہنچ جاتا۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے روایت کیا ہے۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صواف سے کھڑے ہوئے مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہو کر تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا

رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ۔

جب کہ مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو ابلق مینڈھے سینگوں والے ذبح کیے۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب، ایک آدمی نے حضرت انس سے روایت کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

بَابٌ ۱۰۸۱ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اُس کی جھول اور کھال تقسیم کر دی ـــ سفیان، عبد الکریم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو اُس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اُس کی اُجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔ اُسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اُس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے یوں اُسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابٌ ۱۰۸۲ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَ

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری، مجاہد، عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُس کی کھال اور جھول بھی اور اُس میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

جُلُودُهَا وَجِلَالُهَا وَلَا يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا۔

باب ۱۰۸۳ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ۔

۱۶۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا۔

قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں۔

ابونعیم، سیف بن ابوسلیمان، مجاہد، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اُونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو اُن کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

باب ۱۰۸۴ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ۔

ارشادِ باری تعالیٰ:۔ اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدے کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اُونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنے فائدے پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے پہچانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انھیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو اُن میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کریں تو وہ اُس کے لیے اُس کے رب کے پاس بھلا ہے (۲۲: ۲۶ تا ۳۰)

باب ۱۰۸۵ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ۔

قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!

عبید اللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا، شکار کی مزدوری اور نذر کی چیز نہ کھائی جائے اور ان کے سوا کھائی جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

۱۶۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا۔

عطاء نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ والی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زادِ راہ بناتے رہے۔ میں نے عطاء سے کہا، کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا، نہیں۔

۱۶۰۵- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ۔

باب ١٠٨٦ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ۔

١٦٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

١٦٠٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٦٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى

کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم ذی قعدہ کے پانچ روز باقی رہتے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا اُنھوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، ہُشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبد العزیز بن رفیع، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی؟ فرمایا کہ کوئی ڈر نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ___ عبد الرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ___ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطا، حضرت ابن عباس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ___ عفان، وُہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ___ حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کی میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کی! فرمایا، کوئی ڈر نہیں۔ عرض گزار ہُوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو آپ بطحاء میں تھے، فرمایا، کیا تم نے حج کر لیا! عرض گزار ہُوا۔ ہاں۔ فرمایا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا! عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اُسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے، فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جُوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اُن (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

بَابُ ۱۰۸۷ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ ۱۰۸۸ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ۔

ابوالیمان، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سرِ مبارک کے بال اُتروائے۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور بال ترشوانے والوں پر۔ کہا، اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور سر منڈانے والوں پر کہا۔ اور سر منڈانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک یا دو مرتبہ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ کہا عبید اللہ نے نافع سے روایت کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ کہا۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ کہا۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ تین مرتبہ کہا اور پھر کہا۔ اور بال ترشوانے والوں کی بھی۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ بعض نے ترشوائے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

باب ۱۰۸۹۔ تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيَحْلِقُوْا اَوْ يُقَصِّرُوْا۔

محمد بن ابو بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال ترشوائیں۔

باب ۱۰۹۰۔ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَخَّرَ النَّبِيُّ

قربانی کے روز زیارت کرنا۔ ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ۔

زیارت کو رات تک موخر رکھا۔ ابوحسان نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے ــــ ابونعیم سفیان، عُبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ اُنھوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آئے ــــ اسے عبدالرزاق نے عُبیداللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ارادہ کیا تھا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! انھیں تو حیض آگیا۔ فرمایا کہ اُس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کرچکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو ــــ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کرچکی تھیں۔

باب ۱۰۹ إِذَا رَمَى بَعْدَمَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا۔

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

موسیٰ بن اسماعیل، وُہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی ڈر نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں اور عرض

حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

باب ۱۰۹۲ اَلْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا يَسْئَلُوْنَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

باب ۱۰۹۳ اَلْخُطْبَةُ اَيَّامَ مِنًى۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى

کی میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی؟ فرمایا، کوئی ڈر نہیں۔

جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے تو لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آکر عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی؟ فرمایا کہ اب رمی کرلو اور کوئی ڈر نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کرلیا ہے؟ پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کرلیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی یا اسی طرح کے سوالات۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سب کے متعلق فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اُس روز آپ سے جس بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عُبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی ــــــ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات بار بار دہرائی۔ پھر سر مبارک اٹھا کر کہا، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو.

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سنی ـــــ متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، ضرور۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے

أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۶۲۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

باب ۱۰۹۴ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

۱۶۲۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

اِس مہینے میں اَور تمہارے اِس شہر میں ہے۔ جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ کہا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ حاضر اِسے غائب تک پہنچا دے۔ بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کرکے کافر نہ ہو جانا۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کونسا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حُرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اُسی طرح حرام کی ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اِس شہر کے اندر ــــ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے، جس حال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یُوں کہنے لگے، اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو اُنھوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ مِنیٰ کی راتیں مکۃ مکرمہ میں گزاریں؟

محمد بن عُبَید بن میمون، عیسٰی بن یونس، عُبَید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی ــــ یحیٰی بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جُریج، عبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی ــــ محمد بن عبد اللہ بن نُمیر، اِن کے والدِ ماجد، عُبَید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے مِنیٰ کی راتوں میں مکۃ مکرمہ

عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ۔

کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مرحمت فرما دی گئی ___ اس کی ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے متابعت کی ہے۔

باب ۱۰۹۵ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

کنکریاں مارنا حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد بھی۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا۔ ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

باب ۱۰۹۶ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابوعبدالرحمن! لوگ اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی ___ عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۰۹۷ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

باب ۱۰۹۸ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ.

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔

۱۶۳۱ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

آدم، شعبہ، الحکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو اُنھیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں، بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا، پھر فرمایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۰۹۹ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اِسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذٰى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا۔ وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب اُنھوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی، وہ وادی کے نشیب میں اُترے، یہاں تک کہ جب درختوں کے سامنے ہوگئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی۔

باب ۱۱۰۰ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے۔ اِسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۰۱ اِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْمُ يُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو۔

۱۶۳۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ

عثمان بن ابوشیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے، پھر آگے بڑھتے، یہاں تک کہ نرم جگہ میں قبلہ رُو ہو کر کھڑے ہوجاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین پر جا کر کھڑے ہوجاتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

باب ۱۰۲ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۱۰۳ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ

اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آ جاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

قریبی اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا۔

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے برادر محترم، سلیمان، یونس بن زید، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے، چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے پھر بائیں جانب کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد منیٰ کے نزدیک والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے، اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اسی طرح حدیث بیان کرتے سنا جیسے ان کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے اور حضرت ابن عمر اسی طرح کیا کرتے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

بَابُ ١١٠٤ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ.

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا.

بَابُ ١١٠٥ طَوَافِ الْوَدَاعِ.

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١١٠٦ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ.

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا.

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے یگانہ روزگار والد ماجد سے سُنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی طواف زیارت سے پہلے جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلا دیے۔

طوافِ وداع

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں سوئے۔ پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا ____ متابعت کی اس کی لیث نے ____ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے۔

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی! لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اُس

اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَسَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَاَلُوْا اُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

عورت کے متعلق پوچھا جس نے طوافِ زیارت کر لیا تھا اور پھر اُسے حیض آ گیا آپ نے اُن سے فرمایا، وہ چلی جائے۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا جن سے پوچھا اُن میں حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ اُنھوں نے حدیث صفیہ بیان کی۔ روایت کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلی جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہو۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِّسَائِهِ وَاَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ اَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ غَيْرِيْ قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ وَّمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَلَا بَاْسَ اِنْفِرِيْ فَلَقِيْتُهُ مُصْعِدًا عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواجِ مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انھیں حیض آ گیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس روز ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض آ گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بانجھ، سر منڈی، تم تو ہمیں روک لو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ یا میں چڑھی اور آپ اُترے۔ مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کی ثابت نہیں کی۔

لَا تَابَعَهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ قَوْلِهِ لَا۔

بَابُ ١١٠٧ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ۔

جو روانگی کے روز نماز عصر ابطح میں پڑھے۔

١٦٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التماس کی کہ اگر آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ چیز یاد ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور نے نماز ظہر کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں عرض گزار ہوا کہ روانگی کے روز نماز عصر کہاں پڑھی! فرمایا کہ ابطح میں اور تم اُسی طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

١٦٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لی تو تھوڑی دیر محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اُس کا طواف کیا (یہ الوداعی طواف ہوتا ہے)۔

بَابُ ١١٠٨ الْمُحَصَّبِ۔

محصب

١٦٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ تَعْنِيْ بِالْأَبْطَحِ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرتے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تحصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرف ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ١١٠٩ النُّزُوْلِ بِذِيْ طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

١٦٤٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرتے مکہ مکرمہ

ابنَ عُمَرَ كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا۔

جاتے تو ثنیہ کی طرف سے مکہ معظمہ کے بالائی حصے میں داخل ہوتے اور اپنی اُونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے پاس۔ پھر داخل ہوتے تو حجرِ اسود سے ابتدا کرتے۔ پھر سات طواف کرتے تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر واپس لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عُبَیْدُ اللہ سے محصّب کے متعلق پوچھا گیا تو اُنھوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر بھی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصّب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے۔ میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے عشاء کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

بَابٌ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو رات گزارتے اور صبح تک رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے اُن میں جانا ناپسند کیا۔ یہاں تک

كَانُوا يَكْرَهُونَ ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

باب ۱۱۲۔ الإِدِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقٰى عَقْرٰى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

کہ حکم نازل ہو گیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ حج کے دنوں میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

محصّب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ روانگی کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض آگیا، عرض گزار ہوئیں کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سر منڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو ۔۔۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حُیَی کو حیض آگیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سر منڈی، بانجھ میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی چلے گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۱۳۔ الْعُمْرَةِ، وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

عمرہ، اُس کا وجوب اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جس پر حج و عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابو بکر بن عبدالرحمن، ابو صالح

مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (یعنی وہ جنت میں جائے گا)۔

ف: حج مبرور وہ ہوتا ہے جس کے اندر کوئی برائی شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا۔ کسی پر ظلم نہ کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا ہو۔ حج کے تمام مناسک کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو اور یہ سب کچھ محض رضائے الٰہی کے لیے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ایسے حج کے بدلے میں اسے جنت عطا فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۱۱۱۴ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

ابن جریج سے روایت ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا ____ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح پوچھا۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

عمرو بن علی، ابوعاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

بَابٌ ۱۱۱۵ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے پھر ان سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار ان میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کو ناپسند کیا۔ ہم نے حجرے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے، اماں جان اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں! فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمُرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ رَجَبٍ قَطُّ۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجَبٍ۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ اُرَاهُ حُنَيْنًا قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوْهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَتَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمٰنَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا وَّعَطَاءً وَّمُجَاهِدًا فَقَالُوْا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۱۱۱۱ عُمْرَةٍ فِیْ رَمَضَانَ۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود نہ ہوں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

ابوعاصم، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ اُن سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرۂ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جب کہ آپ کو واپس لوٹایا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد ابواسحاق سے روایت ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرے کیے۔ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ کرنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام لیا تھا لیکن میں اس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک ہی اونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

باب ١١٧ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

١٦٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان میں تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا روز آیا تو مجھے حیض آ گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی رات آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف بھیجا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

باب ١١٨ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ۔

تنعیم سے عمرہ کرنا

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو۔

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروالاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرو سے سنا اور کتنی ہی دفعہ عمرو سے سنا۔

١٦٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو ان کے پاس قربانی

غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ۔

کا جانور تھا۔ اُنھوں نے کہا کہ میں نے اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اسے عمرہ بنالیں۔ بیت اللہ کا طواف کر کے بال کٹائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس ہدی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپکتی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا۔ انھوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ تو انھوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا۔ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

بَابٌ ۱۱۱۹ الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِقِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آگیا اور عرفہ کے روز میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ یہ اُن کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس سے ہدی، صدقہ اور روزے وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

فقضى الله حجها وعمرتها ولم يكن في شيء من ذلك هدي ولا صدقة ولا صوم.

باب ۱۲۱۰ أجر العمرة على قدر النصب.

۱۶۶۴ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا ابن عون عن القاسم بن محمد وعن ابن عون عن ابراهيم عن الاسود قالا قالت عائشة يا رسول الله يصدر الناس بنسكين واصدر بنسك فقيل لها انتظري فاذا طهرت فاخرجي الى التنعيم فاهلي ثم ائتينا بمكان كذا ولكنها على قدر نفقتك او نصبك.

باب ۱۲۱۱ المعتمر اذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل يجزئه من طواف الوداع.

۱۶۶۵ - حدثنا ابو نعيم حدثنا افلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت خرجنا مهلين بالحج في اشهر الحج وحرم الحج فنزلنا بسرف فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاصحابه من لم يكن معه هدي فاحب ان يجعلها عمرة فليفعل ومن كان معه هدي فلا وكان مع النبي صلى الله عليه وسلم ورجال من اصحابه ذوي قوة بالهدي فلم تكن لهم عمرة فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال ما يبكيك قلت سمعتك تقول لاصحابك ما قلت فمنعت العمرة قال وما شانك قلت لا اصلي قال فلا يضرك انت من بنات آدم كتب عليك ما كتب عليهن فكوني في حجتك عسى الله ان يرزقكها قالت فكنت حتى نفرنا من منى فنزلنا المحصب فدعا عبد الرحمن فقال اخرج باختك الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا من طوافكما انتظركما ههنا فاتينا في جوف الليل فقال فرغتما قلت نعم فنادى بالرحيل في اصحابه فارتحل

عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد ——— ابن عون، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ دونوں عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ اُن سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکلنا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا لیکن تمہیں تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کافی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے اور سرف کے مقام پر اُترے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے تو اسے عمرہ بنا لے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صاحبِ استطاعت اصحاب کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ لہٰذا انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ عرض کی، میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا جس کے باعث میں عمرہ کرنے سے مجبور رہوں۔ فرمایا، کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو اُن کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج پر رہو، قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اُسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم سے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا، تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کروا دی تو لوگ چل پڑے اور وہ بھی

النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

جنھوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

باب ۱۱۲۲ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ ۔

عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں

۱۶۶۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ ۔

صفوان بن یعلیٰ بن اُمیّہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اُس نے جُبّہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض کی کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اور آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو! میں نے کہا، ہاں۔ اُنھوں نے کپڑے کا ایک حصہ اُٹھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں، یا بیل کی طرح فرمایا جب یہ کیفیت دُور ہوئی تو فرمایا: عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے! اپنا جُبّہ اُتار دو۔ اِس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

۱۶۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اور میں (عروہ) اُن دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے" لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر یُوں ہوتی جیسے تم کہہ رہے ہو تو الفاظ ہوتے فَلَا جُنَاحَ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات کے لیے احرام باندھتے اور منات قُدَید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا سمجھتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اِس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

اُس پر گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف کرے ۔ سفیان اور ابومعاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کے حج اور عمرہ کو پورا شمار نہیں کیا جب کہ وہ صفا ومروہ کے درمیان طواف نہ کرے ۔

باب ۱۱۲۳ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے ۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ لہٰذا طواف کرکے بال چھوٹے کروائیں اور عمرہ کھول دیں ۔

۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہلِ مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ مبادا کوئی تیر مار دے ۔ میرے ایک دوست نے اُن سے پوچھا ۔ کیا حضور کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں ۔ پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا ۔ خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی بشارت دو جس میں نہ شور وغل ہے اور نہ تکلیف ۔

۱۶۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا ومروہ کے درمیان طواف نہ کرے، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا ومروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے ۔ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا ومروہ کے درمیان طواف نہ کرے ۔

۱۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جہاں آپ فروکش تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز

قدمت على النبي صلى الله عليه وسلم بالبطحاء وهو منيخ فقال أحججت قلت نعم قال بما أهللت قلت لبيك بإهلال كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال أحسنت طف بالبيت وبالصفا والمروة ثم أحل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أتيت امرأة من قيس ففلت رأسي ثم أهللت بالحج فكنت أفتي به حتى كان في خلافة عمر فقال إن أخذنا بكتاب الله فإنه يأمر بالتمام وإن أخذنا بقول النبي صلى الله عليه وسلم فإنه لم يحل حتى يبلغ الهدي محله۔

۱۶۷۱۔ حدثنا أحمد بن عيسى حدثنا ابن وهب أخبرنا عمرو عن أبي الأسود أن عبد الله مولى أسماء بنت أبي بكر حدثه أنه كان يسمع أسماء تقول كلما مرت بالحجون صلى الله على محمد لقد نزلنا معه ههنا ونحن يومئذ خفاف قليل ظهرنا قليلة أزوادنا فاعتمرت أنا وأختي عائشة والزبير وفلان وفلان فلما مسحنا البيت أحللنا ثم أهللنا من العشي بالحج۔

باب ۱۱۲۴ ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو۔

۱۶۷۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من غزو أو حج أو عمرة يكبر على كل شرف من الأرض ثلاث تكبيرات ثم يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده۔

باب ۱۱۲۵ استقبال الحاج القادمين والثلاثة على الدابة۔

کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہُوا کہ اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا
بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور
صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے میرے
سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتو
دیتا رہا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا دورِ خلافت آیا تو اُنھوں نے فرما
اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے
جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء بنت ابو بکر سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی
تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں
اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور
اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے اور کم تھے، ہماری سواریاں کم اور زادِ راہ کم تھ
میں میری بہن عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت
کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرا
باندھ لیا۔

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی
جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے۔ پھر یوں کہا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر
اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی
کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آنے وا
توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی
حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی
اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے کتنے ہی بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

بَاب ۱۱۲۶ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ۔

صبح کے وقت گھر آنا۔

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

بَاب ۱۱۲۷ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ۔

شام کے وقت گھر آنا۔

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً۔

عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ کاشانۂ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

بَاب ۱۱۲۸ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ۔

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب ۱۱۲۹ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ۔

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کرے

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے روایت کی کہ اُس (مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحٰرِثُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

قتیبہ، اسماعیل، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو، متابعت کی اس کی حارث بن عمیر نے۔

باب ۱۱۳۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَآءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِّنْ ظُهُوْرِهَا فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پچھلی طرف سے۔ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور وہ دروازے سے داخل ہُوا تو اس پر اُسے ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی، بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ بھلائی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

باب ۱۱۳۱ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو نہیں کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرنی چاہیے۔

باب ۱۱۳۲ اَلْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهٗ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انھیں حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے بعد اُترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمالیا کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۱۳۳ اَلْمُحْصِرِ وَجَزَآءِ الصَّيْدِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ قَالَ عَطَآءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَّحْبِسُهٗ۔

روکا جانا اور شکار کا بدلہ۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اگر تم روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ اَلْاِحْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اُسے روکے۔

باب ۱۱۳۲ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دوران فتنہ عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اُتری ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا اور ان شاء اللہ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اس کے درمیان حائل ہوئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولا یہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا۔

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادے عرض گزار ہوئے: کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ

محمد بن یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روکے گئے تو آپ نے سر مبارک کے بال اُتروائے، اپنی ازواج مطہرات سے مجامعت کی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے

نِسَائَہٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

سال عمرہ کیا۔

باب ۱۱۳۵ الْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ۔

حج سے روکا جانا

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُومَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا ومروہ اور پھر ہر چیز کو حلال کرلے، یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ معمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۳۶ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ۔

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اُتروانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَخْبَرَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے۔

باب ۱۱۳۷ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

جس نے کہا کہ روک دئے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهٗ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهٗ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَبْعَثَ بِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَقَالَ مَالِكٌ

روح، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدل اُس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت سے فاسد کیا اور جو روکا جائے یا معذور وغیرہ ہو تو احرام کھول دے اور نہ لوٹے اور اگر اُس کے پاس ہدی ہو تو اُسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر منڈائے اور اُس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کی اور سر منڈائے اور

وَغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلَا يَعُودُوا وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ۔

ہر چیز سے حلال ہو گئے، طواف کرنے اور قربانی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی۔ پھر اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضا کا کوئی حکم دیا اور نہ وہ اُس کے لیے لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے دوران مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا۔ حضور نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

بَابُ ۱۱۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

ارشاد ربانی ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے اور روزے تین دن کے ہیں۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، حُمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید جوئیں تمہیں اذیت پہنچاتی ہیں! عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

بَابُ ۱۱۳۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ

ارشاد ربانی اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا

إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ.

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ۔

کھلانا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو یا فرمایا کہ سر منڈا لو۔ اِس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی،، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں تکلیف ہو (۲، ۱۸۴) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو میسر آئے۔

بَابٌ ۱۱۴۰ الْإِطْعَامِ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ۔

عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور اُن سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا،، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو جائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بَابٌ ۱۱۴۱ النُّسُكُ شَاةٌ۔

بکری کی قربانی

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں، فرمایا،، کیا جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں پس اُنہیں حکم دیا کہ سر منڈا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور اُنہیں یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اِس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پُر اُمید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ اَوْ يُهْدِيَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ مِثْلَهُ۔

کو کھلا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں ___ محمد بن یوسف، ورقا، ابن ابونجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے چہرے پر جوئیں گرتی دیکھیں۔ آگے اُسی طرح۔

باب ۱۱۴۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ۔

ارشادِ ربانی کہ رفث نہ ہو۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب ۱۱۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

ارشادِ ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

ف: حدیث ۱۶۵۰ میں وارد ہوا ہے کہ حجِ مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ۱۶۹۴ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور اُس کے اندر کوئی نامناسب کام نہ کیا تو اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب ۱۱۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اُسے قصداً قتل کرے تو اُس کا بدلہ ہے کہ اُسی طرح کا جانور مویشی سے دے۔ تم میں سے دو ثقہ آدمی اُس کا حکم کریں، قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اُس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا تو اُس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اُٹھنا ہے (۵: ۹۵، ۹۶)۔

باب ۱۱۴۵ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ عَدْلًا۔

۱۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

باب ۱۱۴۶ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ۔

۱۶۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ

جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھا لے

حضرت ابن عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ اُونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کو ذبح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔ کہا گیا ہے کہ عَدْلُ ذٰلِكَ سے مراد برابر ہے۔ اگر کسرہ کے ساتھ عِدْلٌ ہو تو مراد ہم وزن ہے۔ قِیَامًا یہاں قِوَامًا کے معنی میں ہے اور یَعْدِلُوْنَ وہ برابر کرتے ہیں۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال میرے والد محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انھوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل پڑے۔ میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے سے ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر لوٹ پڑا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انھوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعھن میں چھوڑا سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں، اُنھیں ڈر ہے کہ مبادا آپ سے بچھڑ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے صحابہ کرام احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہُوا اور نیزہ مار کر اُسے

وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

ٹھنڈا کر دیا۔ اُن سے مدد چاہی تو اُنھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور اُس میں سے کھایا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور ہمیں بچھڑنے کا ڈر تھا۔ میں کبھی گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت میں بنی غفار کے ایک آدمی سے ملا تو میں نے کہا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ کہا کہ تعہن میں اور سقیاء میں قیلولہ کریں گے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ آپ کے بعض اصحاب سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور اُنھیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ پس یہی کیا تو میں عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا فاضل گوشت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

باب ۱۱۴۷ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے

نافع مولیٰ ابوقتادہ نے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابومحمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا تو وہ گورخر تھا میرا کوڑا گر گیا تو اُنھوں نے کہا۔ ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر ایک ٹیلے کے پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کہ کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور آپ آگے نکل گئے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اس کا اور دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں ہمارے

فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا وَغَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَهُنَا۔

پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

باب ۱۱۴۸ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرلے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

عبداللہ بن ابوقتادہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے نکلے اور لوگ آپ کے ساتھ نکلے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ اُنھوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو اُنھوں نے گورخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کرکے اُسے زخمی کردیا اور ہمارے پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھالیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم حالتِ احرام میں تھے اور حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کرکے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کرلیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اُٹھالیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اس کا باقی گوشت بھی کھالو۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی گزشتہ احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کرسکتا۔ اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم اُس جانور کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے ملحقہ گزشتہ احادیث میں واضح طور پر وارد ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ۔

باب ۱۱۴۹ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ۔

اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے ایک گورخر بطور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ الواء یا ودّان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کردیا۔ جب اُن کے چہرے پر مایوسی

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

دیکھی تو فرمایا، ہیں اِسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر ہیں حالتِ احرام میں ہوں۔

باب ۱۵۰۔ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ۔

احرام والا کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ـــــ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ۔

زید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احرام والا مار دے۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی مضائقہ نہیں: کوا، چیل چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جانوروں میں سے پانچ ہیں جو سارے موذی ہیں جو حرم میں بھی مار دئیے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی۔ آپ اُس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سُن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اُسی میں رطب اللسان تھے ایک سانپ ہماری جانب لپکا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے مار دو۔ ہم اُس پر ٹوٹ پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے شر سے بچ گئے ـــــ الخ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهٰذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا
بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا۔

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

بَاب ١١٥١ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ۔

١٧٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ
لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى
مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ
قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَ
أَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ
فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ
بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ
أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ
لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ
مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ
وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

بَاب ١١٥٢ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ۔

١٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں
اور انھوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا، چھپکلی موذی جانور ہے۔ میں نے نہیں سنا کہ آپ نے
اس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا
اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کو وہ بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے اگلے روز ارشاد فرمائی اور اسے میرے
کانوں نے سنا، دل نے یاد رکھا اور ارشاد فرماتے ہوئے میں نے حضور کو دیکھا
کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت
والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا پس کسی کے لیے جائز نہیں جو اللہ
اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس کا درخت
کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کو اجازت کی سند
بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت
دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت
دی اور آج بھی وہ حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے
وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ
کو کیا جواب دیا؟ فرمایا، اس نے کہا کہ اے ابوشریح! میں آپ سے زیادہ
جانتا ہوں، حرم کسی عاصی، خون کر کے بھاگنے والے اور فساد کر کے بھاگنے
والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَةٌ سے مراد فساد ہے۔

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرمہ کو حرام کیا ہے، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہُوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سُناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اُس کی جگہ سنبھالنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکّہ مکرمہ کے حرم میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے اذخر گھاس کا استثناء فرما دیا کہ اذخر کو اُکھاڑ کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہُوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو اتنا با اختیار کر دیا تھا کہ تشریعی احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَاب ۱۱۵۳ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا۔

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابوشریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا فَإِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے روز فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے، جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حُرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہُوا اور نہ میرے لیے حلال ہُوا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حُرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سُناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا:

وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

باب ۱۱۵۴ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ۔

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا۔

۱۷۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔

باب ۱۱۵۵ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

۱۷۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب ۱۱۵۶ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ۔

۱۷۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ

اچھا اذخر کے سوا۔

احرام والے کا پچھنے لگوانا حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو حالتِ احرام میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انھوں نے دونوں سے سنی ہو۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ، عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر بحالتِ احرام کے اندر وسط سر میں پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالتِ احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے — متابعت کی اس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے بارے میں۔

عبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ اِسْحٰقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ۔

والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے ـــــ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابو سلیم نے۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے آدمی کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اونٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

باب ۱۱۵۷ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَاْسًا۔

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ فَاَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا۔ کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبد اللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے۔ پس حضرت ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچا کر دیا، یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

باب ۱۱۵۸ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ

جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا

النعلين۔

١٧١٦ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال أخبرني عمرو بن دينار سمعت جابر بن زيد سمعت ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب بعرفات من لم يجد النعلين فليلبس الخفين ومن لم يجد إزارا فليلبس سراويل للمحرم۔

ابوالولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار (تہمد) نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص حالتِ احرام میں ہو۔

١٧١٧ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا إبراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سالم عن عبد الله سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس وإن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کونسے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

باب ١١٥٩ إذا لم يجد الإزار فليلبس السراويل۔

اگر ازار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے۔

١٧١٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فقال من لم يجد الإزار فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين۔

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا، جس کے پاس ازار (تہمد) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

باب ١١٦٠ لبس السلاح للمحرم وقال عكرمة إذا خشي العدو لبس السلاح وافتدى ولم يتابع عليه في الفدية۔

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔

١٦١٩ - حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم لا يدخل مكة

ابواسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، یہاں تک کہ انہوں نے فیصلہ کیا مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

سِلَاحًا اِلَّا فِیْ الْقِرَابِ۔

بَابٌ ۱۱۶۱ دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَاِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِيْنَ وَغَيْرِهِمْ۔

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا حضرت ابن عمر احرام باندھے بغیر داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحُلَیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے ہیں اور ہر اُس شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور ان کے سوا دوسرے تو کوئی جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر مغفر تھا۔ جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

بَابٌ ۱۱۶۲ اِذَا اَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْ لَبِسَ جَاهِلًا اَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

جب بے خبر احرام باندھ لے اور اُس نے قمیص پہن رکھی ہو عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگا لے یا بے خبری میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ اَوْ نَحْوُهٗ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِيْ تُحِبُّ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اَنْ تَرَاهُ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِيْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جُبّہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو اُنہیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت دور ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

بَابٌ ۱۱۶۳ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَاْمُرِ

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤَدِّیَ عَنْہُ بَقِیَّۃَ الْحَجِّ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِہٖ فَوَقَصَتْہُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ اَوْ قَالَ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُلَبِّیْ۔

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دوؔ کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اُٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِہٖ فَوَقَصَتْہُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تَمَسُّوْہُ طِیْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا۔

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دوؔ کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں وفات پاجائے تو اُس کا احرام باقی رہتا ہے۔ یا نہیں اور اُس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اُسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرِم سے تعلق رکھتا ہے؟ مذکورہ تینوں باتوں کے اندر آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پانے پر بھی محرِم کا احرام باقی رہتا ہے اور اُس کی تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جائے گی۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک وفات پانے کے بعد محرِم کا احرام باقی نہیں رہتا لہٰذا اُس کی تجہیز و تکفین وغیرہ عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری عبادتوں کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اُس کا کرنے والا فوت ہوجاتا ہے تو وہ عبادت اُس کی موت پر ختم ہوجاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے بھی جاری رکھے یا اُس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اُس کے بندۂ کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہوجاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد ہی حدیث پر ہے جبکہ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابۂ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۱۶۴ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت

سعید بن جُبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھائے گا۔

باب ۱۱۶۵ اَلْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں یہاں تک کہ فوت ہوگئیں، کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا۔ ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا فرض ادا کیا جائے۔

باب ۱۱۶۶ اَلْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے۔

ابوعاصم، ابن جُریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت

——— موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہوگئے ہیں، سواری پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا اُن کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

باب ۱۱۶۷ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت حاضرِ بارگاہ ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ عرض گزار ہوئی کہ میرے والدِ ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر ٹک نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

بَاب ١١٦٥ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔

بچوں کا حج کرنا

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں بالغ ہونے کے قریب تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

١٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

عبد الرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروایا گیا اور میری عمر سات سال تھی۔

١٧٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جُعید بن عبد اللہ، عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

بَاب ١١٦٦ حَجِّ النِّسَاءِ

وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

عورتوں کا حج کرنا۔ احمد بن محمد، ابراہیم، ان کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

أَذِنَ عُمَرُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی معیت میں غزوات و جہاد میں شامل نہ ہُوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی سُن لینے کے بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی ہُوں۔

۱۷۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا۔

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا ہُوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

۱۷۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت اُمِّ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہُوئیں کہ ابوفلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ـــــ روایت کیا اِسے ابن جُریج کا عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـ عُبَیداللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۷۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصّہ لیا

سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَغَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سُنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور پیاری ہیں کہ کوئی عورت دوؔ روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔ دوؔ دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دوؔ نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجدِ حرام، میری مسجد اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔

بَابٌ ١٧١ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

١٧٣٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دوؔ بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

١٧٣٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے مجھ سے کہا۔ میں نے حکم دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابو الخیر کبھی حضرتِ عقبہ سے جُدا نہ ہوتے۔

١٧٣٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

ابو عاصم، ابن جُریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ ١٧٢ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ۔

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

١٧٤٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ

ابو عبد الرحمٰن احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات

كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

پیدا کی جائے۔ جو اس میں نئی بات نکالے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا۔ اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ پھر حکم فرمایا تو کوڑی کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی جانب انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی دونوں سنگلاخ زمینوں کا درمیانی حصہ میری زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو پھر ادھر ادھر دیکھ کر فرمایا، نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ پس جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر موالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی۔

باب ۱۱۷۲ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابوحباب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ لوگ اُسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اس طرح دُور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

باب ۱۱۷۳ اَلْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةٌ۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوحمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

باب ۱۱۷۴ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہُوا دیکھوں تو اُسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

باب ۱۱۷۵ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابوزہیر

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی۔ اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

بَاب ۱۱۷۶ الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عُبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

بَاب ۱۱۷۷ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

حسین بن حریث، فضل، جُعید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

بَاب ۱۱۷۸ آطَامِ الْمَدِينَةِ۔

مدینہ منورہ کے مکانات

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا، کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

بَاب ۱۱۷۹ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ۔

دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، اِن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال کا رُعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہو گا۔ اِس کے اُن دِنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

نُعیم بن عبداللہ مُجمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اِس میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کر دے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ اِن کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہو گا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اِس سے) نکال دے گا۔

ف: مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگارِ عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہلِ محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری محسوس ہوتی ہے جہاں اُن کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔ عارفِ روم، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت معشوقے بہ عاشق اے فتیٰ | تو بہ غربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشتر ست | گفت آں شہرے کہ در وے دلبر ست

اور اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کونسا شہر افضل ہے عارفِ رومی والے مذکورہ فلسفے کو ایک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے احادیثِ مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کتبِ احادیث کے علاوہ سِیَر و تاریخ کی کتابیں بھی اُنکے بیانات سے بھرپور ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگارِ عالم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے اعلان کروا کے حرم

بنایا اور مدینہ طیبہ کو اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرم بنانا۔ دونوں مقامات پر دنیا کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف و عظمت کا یہ عالم ہے کہ فریضۂ حج وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اُسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضۂ رسول پر صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور جو فرشتہ ایک دفعہ اُس بارگاہِ بیکس پناہ کی اس حاضری سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اُس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضۂ پاک پر نوریوں کے اِس دائمی حج کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اِس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے۔
چھائے ملائکہ ہیں، لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے، بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جُھرمٹ کیے ہیں تارے، تجلّی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اِس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پَر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار، بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

۱۷۵۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بہت طویل واقعات بتائے اور اُنہیں بیان کرتے ہوئے فرمایا، دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اُترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

باب ۱۱۸۰ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔

۱۷۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

باب ۱۱۸۱

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ۔

۱۷۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ

نے ہمیں بتایا تھا۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے، نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مردِ مومن کہے گا، خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اِسے قتل کر دو لیکن اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

مدینہ ناپاکی کو دُور کر دیتا ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ اُسے فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دُور کرتی اور خالص حصے کو رکھ لیتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے، آپ کے ساتھیوں میں سے لوگوں کا ایک ٹولہ واپس لوٹ آیا۔ ایک جماعت (صحابۂ کرام) نے کہا کہ ہم اُن سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت (گروہِ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت اُتری، تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے...... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا۔

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، اُن کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اُس سے دوگنی برکت رکھ جتنی تُو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔ ___ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی

راحلته وان كان على دابة حركها من حبها۔

باب ۱۱۸۲ كراهية النبي صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة۔

۱۷۶۰۔ حدثنا ابن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد الطويل عن انس قال اراد بنو سلمة ان يتحولوا الى قرب المسجد فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة وقال يا بني سلمة الا تحتسبون آثاركم فاقاموا۔

باب ۱۱۸۳

۱۷۶۱۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن عبيد الله بن عمر قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي۔

۱۷۶۲۔ حدثنا عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك ابو بكر وبلال فكان ابو بكر اذا اخذته الحمى يقول كل امرئ مصبح في اهله والموت ادنى من شراك نعله وكان بلال اذا اقلع عنه الحمى يرفع عقيرته يقول

الا ليت شعري هل ابيتن ليلة ۔ بواد وحولي اذخر وجليل
وهل اردن يوما مياه مجنة ۔ وهل يبدون لي شامة وطفيل

قال اللهم العن شيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة وامية بن خلف كما اخرجونا من ارضنا الى ارض الوباء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم بارك لنا في صاعنا وفي مدنا وصححها لنا وانقل حماها الى الجحفة قالت وقدمنا المدينة وهي اوبأ ارض الله قالت فكان بطحان يجري نجلا تعني ماء آجنا۔

محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند کیا اور فرمایا۔ اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں رہنے لگے۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحیی، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار پڑ گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے، "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہے"! اور حضرت بلال کا جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے، اے کاش ایک رات میں اسی وادی میں گزاروں اور میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو، کیا ایسا روز بھی آئے گا کہ میں مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے"؟ پھر دعا کرتے۔ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انھوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے وبائی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! مکہ جیسی ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان نالہ آہستہ آہستہ بہا کرتا تھا۔

١٧٦٣ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر قال اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك صلى الله عليه وسلم وقال ابن زريع عن روح بن القاسم عن زيد بن أسلم عن أمه عن حفصة بنت عمر قالت سمعت عمر نحوه وقال هشام عن زيد عن أبيه عن حفصة سمعت عمر۔

یحیٰی بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کرنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــ ابن زریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا ـــ ہشام، زید، ان کے والد ماجد، حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سنا۔

كتاب الصوم

روزے کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١١٨٤ وجوب صوم رمضان وقول الله تعالى يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون۔

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

١٧٦٤ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل بن جعفر عن أبي سهيل عن أبيه عن طلحة بن عبيد الله أن أعرابيا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله أخبرني ماذا فرض الله علي من الصلوة فقال الصلوات الخمس إلا أن تطوع شيئا فقال أخبرني ما فرض الله علي من الصيام فقال شهر رمضان إلا أن تطوع شيئا فقال أخبرني بما فرض الله علي من الزكوة فقال فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم شرائع الإسلام قال والذي أكرمك لا أتطوع شيئا ولا أنقص مما فرض الله علي شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق أو دخل الجنة إن صدق۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہُوا۔ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اسلام کے شرائع بتا دیے تو وہ عرض پرداز ہُوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اس میں سے کچھ کم کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

١٧٦٥ - حدثنا مسدد حدثنا إسمعيل عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال صام النبي صلى الله عليه وسلم عاشوراء وأمر بصيامه فلما فرض رمضان ترك وكان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا حضرت

عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

عبداللہ اس کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ اُن کے معمول میں آجاتا۔

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، قریش دورِ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چاہے اِس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

بَابُ ۱۱۸۵ فَضْلِ الصَّوْمِ۔

روزے کی فضیلت

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ الصِّيَامُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے، کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے لہٰذا اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گُنا ہے۔

بَابُ ۱۱۸۶ الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ۔

روزہ کفارہ ہے

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ۔

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، فتنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کس کو یاد ہے؟ حضرت حُذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور ہمسایوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ اُن سے پوچھیے کہ کیا حضرت عمر اُس دروازے کو جانتے تھے۔ اُنھوں نے پوچھا تو فرمایا، ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔

ف: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجود اُمّتِ محمدیہ کے لیے خدائے ذوالمنن کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدیم المثال آنکھوں نے اِس جوہرِ کامل کو بھانپ لیا تھا، اسی لیے اِنھیں اپنے پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ اِن کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کو ایسا وقار حاصل ہُوا کہ اُس وقت کی کفر کی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ براندام تھیں۔ قیصر وکسریٰ ان کے نام سے کانپنے لگے تھے اور اُس وقت کی دونوں سپر پاور وں یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہ وبالا کر کے انھوں نے قیصر وکسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کچل ڈالے تھے۔ اُن کی طاقتوں کے جنازے نکال دیئے تھے۔ اُن کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمۂ حق کی سربلندی کا وہ فریضہ ادا کیا جس پر غلامانِ مصطفیٰ کو رہتی دنیا تک ناز رہے گا۔ اُن کے اس محیر العقول کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروقِ اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور وہ دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ اُمّتِ محمدیہ کے لیے محکم قلعہ، مضبوط پناہ گاہ اور زبردست ڈھال کا حکم رکھتا تھا۔ جب تک آپ اِس دنیا میں جلوہ افروز رہے اُس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور اُمّتِ محمدیہ کے درمیان سدِ سکندری تھے۔ جب انہوں نے دنیا کو خیرباد کہا۔ تو اُمّتِ محمدیہ کے مضبوط قلعے کے اندر فتنے آگھسے اور ایسی ایک بھی ہستی سامنے نہ آسکی جو ملّتِ اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔ اگرچہ دوسرے کتنے ہی حضرات نے اِس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور ملّتِ اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابلِ تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروقِ اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال خود آپ ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اُن کی تمام صحابۂ کرام کی اور جملہ اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائے آمین۔

باب ۱۱۸۷ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِيْنَ۔

روزہ داروں کے لیے باب ریّان

۱۷۶۹ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے (فرشتے) کہ اِس سے اِن کے سوا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

۱۷۷۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ

حُمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بُلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بُلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریّان سے بُلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے

أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بُلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو ان دروازوں سے بُلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بُلایا جائے! فرمایا، ہاں اور مجھے اُمید ہے کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بالاتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیر و تاریخ کی کتابیں بریز ہیں۔ خود پروردگارِ عالم نے قرآنِ کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اتنا امتِ محمدیہ میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوبِ پروردگار پر جس درجہ یہ نثار ہوئے اور اُس کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی قربانیاں انہوں نے پیش کیں اُن کی کوئی دوسرا مثال پیش نہیں کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں اِن کی قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری اُمتِ محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل ہوا کہ اِن کی چار پُشتوں کو شرفِ صحابیت نصیب ہوا یعنی: ——— (۱) والدین۔ (۲) خود۔ (۳) اولاد (۴) اولادر اولاد ——— انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا چھوٹی سی عمر سے لے کر آخری دم تک اور اُس وقت سے اب تک جو حق ادا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوبِ پروردگار کے ساتھ صدیقِ اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری اُمتِ محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ اِن کو اپنا امام ماننے سے وہی شخص انکار کرے گا جو درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہو گا ——— خدائے ذوالمنن ہمیں ان کی، تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیت اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور اُن سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے، آمین۔

باب ۱۱۸۸ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالُوا لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ۔

رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان! جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسُہیل، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، ابن ابوانس مولیٰ تیمیین، ان

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

کے والدِ ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنے چھوڑ دو۔ اگر تمہارے اُوپر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عُقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کا۔

بَابٌ ۱۱۸۹ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

یحییٰ بن ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۱۱۹۰ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اُس وقت اور بڑھ جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سُناتے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ

السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

باب ۱۱۹۱ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

باب ۱۱۹۲ هَلْ يَقُوْلُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

باب ۱۱۹۳ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَنْ نَفْسِهِ الْعُزُوْبَةَ۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

باب ۱۱۹۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا

سخی ہو جاتے تھے۔

جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی چیزیں چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو عورت کا مہر ادا کر سکتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھو تو چھوڑ دو۔ جبلہ نے حضرت عمار سے

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اُوپر مطلع ابرآلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابرآلودہ ہو اور چاند نظر نہ آئے، تو تیس دنوں کی گنتی پوری کر لو۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

ابوالولید، شعبہ، جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تین دفعہ دبایا۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے رکھنے چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابرآلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی پوری کر لیا کرو۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا (پاس نہ جانے کی قسم کھائی) جب اُنتیس دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک ماہ تک ان کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی! فرمایا کہ بے شک مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى

حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

اور آپ کے پیر میں موچ آ گئی۔ آپ انتیس روز اپنے بالاخانے پر رہے پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

باب ۱۱۹۵ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے۔ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اکٹھے یہ دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

مسدد، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، معتمر، خالد بن الحذاء، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

باب ۱۱۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری جماعت اُمیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

باب ۱۱۹۷ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اس دن کا روزہ رکھ لے۔

باب ۱۱۹۸ — قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۱۷۸۸ — حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ۔

باب ۱۱۹۹ — قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۸۹ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلٰى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو لیکن تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا۔ اب تم اُن سے ملو اور تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے (۲: ۱۸۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کسی روزہ دار آدمی کے سامنے افطاری رکھی جاتی اور افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو اُس رات اور اگلے روز شام تک نہ کھا سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اُنھوں نے کہا نہیں میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ اُس روز اُنھوں نے محنت کی تھی لہٰذا نیند آگئی۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا۔ ہائے افسوس! جب نصف دن گزرا تو بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی "حلال کیا گیا تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا"۔ اس سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور حکم نازل ہوا۔ "پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے" (۲: ۱۸۷)

ارشادِ ربانی ہے: "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو"۔ اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب آیت نازل ہوئی "یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے"۔ تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انھیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْأَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

سعید بن ابو مریم، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ــــ سعید بن ابو مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی "اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہو جائے سیاہ دھاگے میں سے" اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا۔ پس کوئی آدمی جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیر میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر نہ آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

باب ۱۲۰۰۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ابن اُم مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں ــــ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اُترتے تھے۔

باب ۱۲۰۱۔ تَأْخِيرِ السُّحُورِ۔

سحری میں تاخیر کرنا

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھ سکوں۔

باب ۱۲۰۲۔ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السُّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ۔

سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسُّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

باب ۱۲۰۳۔ بَرَكَةِ السُّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا

واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں

وَلَمْ يَذْكُرِ السُّحُوْرَ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

بَابُ ۱۲۰۴۔ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هٰذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ۔

بَابُ ۱۲۰۵۔ الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِيْنَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انھیں تنگی ہوئی تو آپ نے انھیں منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہارے جیسی ہیئت پر نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی۔ حضرت اُمّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء فرماتے۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر کہہ دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے۔ آج میں روزے سے ہوں اور اسی طرح حضرت ابو طلحہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا وہ روزہ پورا کرے یا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالتِ جنابت میں اٹھنا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ___ مروان سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالتِ جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کرکے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ کو یہ حدیث ڈنکے کی چوٹ سُنا دیجیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اسے ناپسند

وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقْرِعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ۔

گیا، پھر حسنِ اتفاق سے ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوگئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی، پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے رُوبرو قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا، پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُمِّ سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم والے تھے اور ہمام، حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

باب ١٢٠٦ الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

١٧٩٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوُسٌ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے اور انھیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مَارِبُ سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ اُولِی الْاِرْبَۃِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

باب ١٢٠٧ الْقُبْلَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَ فَأَمْنٰى يُتِمُّ صَوْمَهُ۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھا اور انزال ہوگیا تو اپنا روزہ پورا کرے۔

١٧٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواجِ مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

١٨٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آگیا، میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا، تمہیں

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

کیا ہوا! کیا حیض آگیا؟ عرض کی، ہاں اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی۔ یہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے اور آپ انھیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

باب ۱۲۰۸ ۔ اِغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيْهِ وَأَنَا صَائِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَلَا يَبْلَعُ رِيْقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَهُ لَا أَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيْلَ لَهُ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا۔

روزہ دار کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح یوں کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک کر لیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے شروع میں خواہ آخر میں مسواک کر سکتا ہے لیکن تھوک نہ نگلے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اُس کے ساتھ کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

۱۸۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔

عروہ اور ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر ہوتی، احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل کرتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

۱۸۰۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے فرمایا۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔ پھر ہم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ ۔

بَاب ۱۲۰۔ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

وَقَالَ عَطَاءٌ إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۔

۱۸۰۳۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۔

بَاب ۱۲۱۔ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ ۔

۱۸۰۴۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے ۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اُس پر اختیار نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اُس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اُس پر کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت کی دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اُس میں روزہ دار کی دوسروں سے تخصیص نہیں ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنے پیر کو تین دفعہ دھویا، پھر بائیں پیر کو تین دفعہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے جن کے دوران دل میں کوئی خیالِ بد نہ آئے تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَاب ۱۲۱۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ۔

بَاب ۱۲۱۲ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقٰسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

بَاب ۱۲۱۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے روکا جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں داخل ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اُس پر اختیار نہیں ہے۔

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑا تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا نیز سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے

عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا عرض کی کہ میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض

إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسّر ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہُوا، نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھِلا سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ میں ہُوں۔ فرمایا کہ انھیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، اِن دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام سے متعلق بھی بہت اختیار دیا ہوا تھا۔ اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھائے یا پیئے یا جماع کرے تو اُس پہ کفّارہ بھی لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حکم دیا ہے۔ اِس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس روزہ توڑنے والے صحابی کو کفّارہ ادا کرنے کی جگہ کئی من کھجوریں کھِلادیں۔ اِسی لیے خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) جیسے جلیل القدر محدّث اور نویں صدی کے مجدّد نے اپنی مایۂ ناز اور بے حد ایمان افروز تصنیف خصائص کُبریٰ میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا ہے۔ ـــــــ "باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانّہ یخصّ من شاء بما شاء من الاحکام" امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء) نے اختیارِ مصطفیٰ ثابت کرنے والی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے "اذ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخصّ من شاء بما شاء من" اور یہی بزرگ سیرت کی مایۂ ناز اور ایمان افروز، خارجیت سوز تصنیف مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں "من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انّہ کان یخصّ من شاء بما شاء من الاحکام" انہی امام قسطلانی نے حدیثوں کی روشنی میں ایسے پانچ واقعے بیان کئے ہیں۔ امام سیوطی نے اُن پہ پانچ کا اور اضافہ کر کے گنتی دس تک پہنچا دی۔ ملّتِ اسلامیہ کے مایۂ ناز فقیہ و محدّث امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنی ایمان افروز تصنیف "الامن والعلیٰ" کے اندر یہ گنتی بائیس تک پہنچائی اور سب کو صحیح احادیث سے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی اِس زیرِ بحث حدیث کے واقعے پر بحث کرتے ہوئے سرمایۂ ملّت کے اُس نگہبان نے اپنے قلمِ حق وصداقت رقم کو میدانِ تحقیق میں یوں اذنِ خرام دیا ہے ـــــــ "صحاحِ ستّہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ہے۔ فرمایا، غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی، نہ۔ فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی، نہ

فرمایا۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی۔ نہ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی نہ سنا ہوگا۔ سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہو گیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ کی خلافتِ کبریٰ ہے، اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہٗ نے گنہگاروں، خطاکاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (الاٰیۃ) گناہگار تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بھی مضمون حدیث مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور حدیث مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ حدیث دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے ہے۔ ارشاد فرمایا۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں، تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے سوا اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابوداؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَّلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت (اجازت) تھی۔ اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اُسے کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ۔ (الامن والعلیٰ مطبوعہ راجپوت پرنٹنگ پریس، لاہور، ص ۱۶۴، ۱۶۵)

باب ۱۲۱۴ اَلْمُجَامِعُ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ۔

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت مند ہوں؟

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یہ خانماں برباد روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا؛ فرمایا کہ کیا

فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو؟ ان دونوں سنگلاخ وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۱۲۱۵ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا۔ یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمر بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ قے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ کوئی چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انہوں نے یہ چھوڑ دیا اور وہ رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگواتے اور انہوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کی۔ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے؟ کہا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۸۰۸ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

معلی بن اسد، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ابومعمر، عبدالوارث، ابوایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَنِ الْبُنَانِیَّ یَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت بُنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا، نہیں مگر کمزوری کی وجہ سے۔ شبابہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

بَابٌ ۱۲۶ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَالْاِفْطَارِ۔

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ سَمِعَ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰی بِیَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهٗ جَرِیْرٌ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ۔

ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہُوا، یارسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہُوا۔ یارسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اُترا اور اُس نے آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دستِ مبارک سے اس طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ جب دیکھو کہ رات اِدھر سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابوبکر بن عیاش شیبانی، حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَكَانَ كَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں ــــ عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ ابن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہُوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا، چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

بَابٌ ۱۲۷ اِذَا صَامَ اَیَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

کر لیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان میں۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ رَوَاحَةَ۔

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، حضرت اُمّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، یہاں تک کہ گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

باب ۱۲۱۸۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک اژدحام دیکھا اور ایک آدمی جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

باب ۱۲۱۹۔ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

باب ۱۲۲۰۔ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

باب ۱۲۲۱ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ نَسَخَتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهُ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَأُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

باب ۱۲۲۲ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ

فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نـ
آپ نے روزہ رکھا، یہاں تک کہ عُسفان پہنچے۔ پھر پانی منگایا اور لوگو
دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور روزہ افطار کر لیا۔ یہاں تک
کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس فرما
کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی
پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ
اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہے "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس
میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور کھلی نشانیاں ہیں ہدایت
اور فرق کرنے کی۔ پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو اس کے روز
رکھے۔ جو تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر
اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر لو او
اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی کہ شاید تم شکر کرو" (۲:
ابن نمیر، اعمش، عمرو بن مُرّہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی ال
تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم ناز
ہُوا تو انہیں دقت محسوس ہوئی لہٰذا جو مسکین کو روزانہ کھانا کھلا سکتا وہ روز
چھوڑ دیتا کیونکہ انہیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔ اُسے اس حکم نے منسوخ ک
اور اگر روزہ رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے" پس انہیں روزہ رکھنے
کا حکم دیا گیا۔

عیاش، عبدالاعلیٰ، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "فدیہ مسکین کے کھانے کا فدیہ" فرمایا کہ
یہ منسوخ ہے۔

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟ حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
"پس دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو"۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ
دس روزے رکھنے درست نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا
قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے

رَمَضَانُ اُخَرَ يَصُومُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْإِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

اور اُن پر فدیہ ضروری نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا، "پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اُوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ پس وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

بَاب ۱۲۲۳ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے

وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَاْتِي كَثِيرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

بعض سُنتیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو عقل کے خلاف ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے چارہ نہیں مگر یہی کہ اُسی طرح اُن کی پیروی کرے۔ جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا۔

ابن ابو مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

بَاب ۱۲۲۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو فوت ہو جائے اور اُس کے اُوپر روزے ہوں

وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ۔

حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث، عُبیداللہ بن ابوجعفر، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو فوت ہو جائے اور اُس پر روزے ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے ___ سلیمان، حکم اور سلمہ، مسلم، مجاہد نے حضرت ابن عباس سے اِسے روایت کیا ہے ___ ابو خالد، اعمش، حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے ___ یحییٰ اور ابو معاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدۂ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں ___ عبید اللہ، زید بن ابو انیسہ، حکم، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدۂ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کے روزے ہیں ___ ابو حریز، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض پرداز ہوئی کہ میری والدۂ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اُن کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

ف: محققین حضرات اور ائمہ مجتہدین کا اس حدیث اور مضمون کی دوسری احادیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ ان کے خلاف بعض دیگر صحیح احادیث موجود ہیں جن میں حکم وارد ہوا ہے کہ میت پر جو نمازیں ہوں یا جتنے روزے ہوں ولی اُنہیں ادا کرنے کا پابند نہیں ہے، ہاں فدیہ دے سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک فدیہ بھی اُس وقت ادا کیا جائے گا جبکہ اُس نے وصیت کی ہو اور اُس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور بعض کے نزدیک وصیت نہ کی ہو تو فدیہ دینا بھی ضروری نہیں۔ اِس حدیث پر خود صحابہ کرام کی اکثریت کا بھی عمل نہیں تھا۔

باب ۱۲۲۵۔ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ۔

روزہ کب افطار کرنا جائز ہے؛ حضرت ابو سعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا قرص غائب ہو گیا۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب، اُن کے والدِ محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات اِس طرف سے آ رہی ہو اور دن اُس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا، اے فلاں! اُٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہُوا کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اُترا اور اُن کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اِدھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

باب ۱۲۲۶ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ۔

پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہُوا تو فرمایا، اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ وہ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ وہ اُترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اِدھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے اور اپنی انگشتِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

پارہ ــــ ۸

باب ۱۲۲۷ تعجیل الافطار:

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

افطار میں جلدی کرنا

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و خوبی سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

احمد بن یونس، ابو بکر، سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے ستو تیار کر دو۔ وہ عرض گزار ہوا کاش! آپ شام ہو جانے کا انتظار کرتے۔ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستو تیار کرو اور جب تم رات کو اس طرف سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔

باب ۱۲۲۸ اِذَا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

جب کوئی روزہ افطار کر لے اور پھر سورج نظر آ جائے۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيْلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا اَدْرِي اَقَضَوْا اَمْ لَا۔

عبد اللہ بن ابو شیبہ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے ایک ابر آلودہ دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انھیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا چارہ ہے اور معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے نہیں معلوم کہ اُنھوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

باب ۱۲۲۹ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا

بچوں کا روزے رکھنا: حضرت عمر نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اور ہمارے بچے بھی

صِيَامٌ فَضَرَبَهُ۔

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

بَابُ ١٢٣٠ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے پیٹا۔

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کیلئے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے: جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور انکی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس کی ہمیشگی میں جو کراہت ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گذار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گذارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گذار ہوئے

رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَّهُمْ۔

باب ۱۲۳۱ التَّنْكِيْلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِّثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوْا۔

۱۸۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔

باب ۱۲۳۲ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَّسْقِيْنِي۔

باب ۱۲۳۳ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ۔

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؛ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رَحْمَةً لَّهُمْ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

باب ۱۲۳۱: زیادہ روزے رکھنے سے روکنا:۔ اسے حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؛ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب آپ کے روکنے کے باوجود وہ روزے ملانے سے نہ رکے تو آپ نے ایک روز ملایا پھر اگلا روزہ ملایا تو چاند نظر آگیا فرمایا کہ اگر یہ مؤخر ہو جاتا تو میں تمہارے ساتھ زیادہ ملائے جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رکے تھے۔

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہٰذا تم اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

سحری تک متواتر روزہ رکھنا

عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی وصال کے روزے نہ رکھے اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملایا تو سحری تک ملائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اس کے موافق ہو۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد

عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

باب ۱۲۳۴ صَوْمِ شَعْبَانَ۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

باب ۱۲۳۵ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِفْطَارِهٖ۔

نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو غمگین دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابو درداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابو درداء قیام کرنے لگے۔ انھوں نے کہا سو جائیے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا، اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان سچ کہتا ہے۔

شعبان کے روزے

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اتنا عمل کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی کی جائے خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پہ ہمیشگی کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کبھی کسی پورے مہینے کے ہرگز روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب چھوڑیں گے نہیں اور رکھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ گمان کرنے لگتے کہ اب اس میں نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم سمجھتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ لیتے۔ سلیمان نے حمید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت انس سے روزے کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوتے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی دیبا یا ریشم کو مس نہیں کیا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک و عنبر کی خوشبو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

بَاب ۱۲۳۶ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ۔

روزے سے متعلق مہمان کا حق

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں عرض گزار ہوا کہ داؤدی روزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

بَاب ۱۲۳۷ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ۔

روزے سے متعلق جسم کا حق

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۳۸ صَوْمِ الدَّهْرِ۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب ۲۳۹ حَقُّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لو اور اُن سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے دنوں میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

ہمیشہ روزے رکھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم! میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ نے

أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٨٤٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي هَذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ١٢٤٠ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ۔

١٨٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ۔

بَابُ ١٢٤١ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

١٨٤٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو العباس شاعر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہوں تو مجھے بلایا یا میں خود حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو، مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ وہ کس طرح ہیں فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت نہ بھاگتے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطا کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ فرمایا تو تین دن میں۔

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

ابو العباس مکی سے روایت ہے جو شاعر تھا اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائیگا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا گویا ہمیشہ روزے رکھنا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی۔

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو یا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْكَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ فَقَالَ اَمَا یَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰی عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ یَوْمًا وَّاَفْطِرْ یَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی کھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیے کو میرے اور اپنے درمیان رکھا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا، پانچ۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے اوپر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

باب ۲۴۲ صِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایام بیض کے روزے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّیَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

باب ۲۴۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ یُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَكُمْ فِیْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِیْ وِعَائِهٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ خُوَیْصَةً قَالَ مَا هِیَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے تو نفلی نماز پڑھی نیز حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم عرض گذار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک صرف میرے لیے ہے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت

فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ۔

۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۴۴ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ۔

۱۸۵۲ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرَرِ رَمَضَانَ۔

باب ۱۲۴۵ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ۔

۱۸۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ۔

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ۔

۱۸۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر اس کے لیے دعا فرمائی اور کہا: اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور انکی صاحبزادی امینہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے فرمایا: حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا۔

مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا

صلت بن محمد، مہدی، غیلان ـــــ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمران سُن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑ دو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے اَظُنُّہٗ یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مُطرف، حضرت عمران نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مِنْ سُرَرِ رَمَضَانَ روایت کیا ہے۔

جمعہ کے روز روزہ رکھنا جب کوئی جمعہ کے روز روزہ رکھ کر صبح کرے تو اُسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

محمد بن عبّاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ یہی ایک روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ـــــ محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ایوب، حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ جُوَیْرِیَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھِیَ صَآئِمَۃٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَۃَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَنَّ جُوَیْرِیَۃَ حَدَّثَتْہُ فَاَمَرَھَا فَاَفْطَرَتْ۔

باب ۱۲۴۶ ھَلْ یَخُصُّ شَیْئًا مِّنَ الْاَیَّامِ۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخُصُّ مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ لَا کَانَ عَمَلُہٗ دِیْمَۃً وَّاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ۔

باب ۱۲۴۷ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَّالِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرٌ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْہُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَھَا یَوْمَ عَرَفَۃَ فِیْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ھُوَ صَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَیْسَ بِصَآئِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِہٖ فَشَرِبَہٗ۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَوْ قُرِئَ عَلَیْہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ مَّیْمُوْنَۃَ اَنَّ النَّاسَ شَکُّوْا فِیْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِحِلَابٍ وَّھُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْہُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ۔

باب ۱۲۴۸ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو ـــــ حماد بن الجعد، قتادہ، ابو ایوب، حضرت جویریہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انھوں نے روزہ افطار کر لیا۔

کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گذار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

عرفہ کے روز کا روزہ

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عمیر مولیٰ ام الفضل، حضرت ام الفضل
عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمیر بن عبید اللہ، عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرما لیا۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو انھوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عید الفطر کے دن کا بیان

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

١٨٦٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ۔

باب ١٢٤٩ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

١٨٦١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

١٨٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ الْإِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

١٨٦٣۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ

کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی ال
تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہ
ایک عید الفطر کے روز اور دوسرے جس روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت
کھاتے ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ک
نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے روز رو
رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپ
میں لپٹا رہے نیز نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

عطار بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تع
عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے
یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ
تجارت سے۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کسی آدمی نے ایک
دن روزہ رکھنے کی منت مانی اور میرے خیال میں پیر کے روز کی جبکہ اُس روز
عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے
کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے
منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنھوں
نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ
میں نے تین چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی سنی ہیں جو
مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں یعنی کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے
خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر
اور عید الاضحیٰ کا اور نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک سورج طلوع
نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب
ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف
یعنی خانۂ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا۔

ف: اس حدیث کے آخری ٹکڑے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ ۔ والے حکم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور دیدہ دلیری دکھائی ہے کہ روضۂ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دور سے سفر نہ کیا جائے اگر ان لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا باقی اور کسی بھی چیز کی طرف دور سے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو ان تینوں مساجد کے سوا دور دراز کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کر رہے ہیں بلکہ غیر ممالک کے دورے کر رہے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۱۲۵۰ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَقَالَ لِیْ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ اَيَّامَ مِنًی وَ كَانَ اَبُوْهُ يَصُوْمُهَا۔

ایام تشریق کے روزے: کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام کہ ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایام منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِیْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْیَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ اِلٰی يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے روز کا روزہ اُس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اُسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے ورنہ ایام منیٰ میں روزے نہ رکھے ——— ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۵۱ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ۔

یوم عاشورہ کا روزہ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اِنْ شَاءَ صَامَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو یوم عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا تو نہ رکھتا۔

صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔

حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے روز حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ یوم عاشورہ ہے اور اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورہ کو یہودی عید کا دن تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ

عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے

يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ۔

ہوں مگر اس روز یعنی روز عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کو۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

باب ۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی پھر حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دورِ خلافت تک ـــ ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں نماز پڑھی ـــــ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی بڑھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آجانے سے ڈرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

ف: رمضان شریف میں بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی یہ نمازِ تہجد تھی۔ نمازِ تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کے ظاہری دورِ حیات میں یہ نماز باجماعت نہیں پڑھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں نمازِ تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصف دورِ خلافت گزر گیا تو آپ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے یہ نماز شروع کروائی۔ اس نماز کا نام نمازِ تراویح رکھنا۔ اسے مسجد میں پڑھنا۔ نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنا۔ اس کی بیس رکعتیں پڑھنا۔ یہ تمام باتیں صحابۂ کرام کے اجماع سے قرار پائی تھیں۔ اب ان میں سے کسی بات کو توڑنا اور آٹھ رکعت تراویح کے مشروع ہونے پر زور لگانا گویا اجماعِ صحابہ کو توڑنا اور امتِ محمدیہ میں تفرقہ پیدا کرنا ہے اور ایسا کرنا ملتِ اسلامیہ کے کسی بھی خیر خواہ کو زیب نہیں دیتا۔

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی

فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

بَابُ ۲۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَآ اَدْرٰكَ فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَاَيُّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ ۲۵۴ اِلْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

شب قدر کی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اُترتے ہیں اُس میں فرشتے اور رُوح اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام کی طرف سے سلامتی ہے، یہ بات طلوعِ فجر تک ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جس کے متعلق مَا اَدْرٰكَ ہے تو وہ چیز آپ کو بتا دی گئی اور جس کے متعلق وَمَا يُدْرِيْكَ فرمایا ہے تو اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ___ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہٰذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی دی گئی تو میں اسے بھلا گیا

فخطبنا وقال إني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها أو نسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في الوتر وإني رأيت أني أسجد في ماء وطين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجعنا وما نرى في السماء قزعة فجاءت سحابة فمطرت حتى سال سقف المسجد وكان من جريد النخل وأقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رأيت أثر الطين في جبهته۔

باب ۱۲۵۵ تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر فيه عبادة۔

۱۸۸۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل بن جعفر حدثنا أبو سهيل عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان۔

۱۸۸۲۔ حدثنا إبراهيم بن حمزة قال حدثني ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فإذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي ويستقبل إحدى وعشرين رجع إلى مسكنه ورجع من كان يجاور معه وأنه أقام في شهر جاور فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فأمرهم ما شاء الله ثم قال كنت أجاور هذه العشر ثم قد بدا لي أن أجاور هذه العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها فابتغوها في العشر الأواخر وابتغوها في كل وتر وقد رأيتني أسجد في ماء وطين فاستهلت السماء في تلك الليلة فأمطرت فوكف المسجد في مصلى النبي صلى الله عليه وسلم ليلة إحدى وعشرين

یا مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا چنانچہ ایک بدلی آئی اور برسنے لگی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔

حضرت عُبادہ نے اس کی روایت کی ہے۔

ابو سہیل کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو واپس لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی واپس لوٹتا۔ ایک ماہِ رمضان ایسا آیا کہ اُس رات بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا: اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اُسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سے اکیسویں رات کو مسجد ٹپکنے لگی۔ چنانچہ میں نے بچشم خود دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے لوٹے تو آپ کا چہرۂ انور سے کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

فَبَصُرَتْ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تلاش کرو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ۔

عبد اللہ بن ابوالاسود، عبدالواحد، عاصم، ابومجلز اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر شب قدر ہے — عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو لہٰذا اُسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

بَاب ۱۲۵۶ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب عشرہ (آخری) شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

باب ۱۲۵۷ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ۔

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جبکہ تم اعتکاف میں ہو مسجدوں کے اندر۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں لہٰذا ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں (۲: ۱۸۷)

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

اسماعیل بن عبد اللہ، ابن وہب، یونس، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف کیا اور اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شبِ قدر دکھائی اور پھر بھلا دی گئی۔ لہٰذا تم اُسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اُسی رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت لکڑیوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو کیچڑ کا نشان دیکھا۔

اِلْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

بَاب ۱۲۵۸ اَلْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب ۱۲۵۹ اَلْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

بَاب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

معتکف کا سر دھونا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب ۱۲۶۱ اَلْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ایک رات کا اعتکاف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوئے: میں نے دورِ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

باب ۱۲۶۲ اعتكاف النساء۔

۱۸۹۶۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا يحيى عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الاواخر من رمضان فكنت اضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله فاستاذنت حفصة عائشة ان تضرب خباء فاذنت لها فضربت خباء فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر فلما اصبح النبي صلى الله عليه وسلم رأى الاخبية فقال ما هذا فاخبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم آلبر ترون بهن فترك الاعتكاف ذلك الشهر ثم اعتكف عشرا من شوال۔

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اُس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور انھوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اُس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۳ الاخبية في المسجد۔

۱۸۹۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اراد ان يعتكف فلما انصرف الى المكان الذي اراد ان يعتكف اذا اخبية خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زينب فقال آلبر تقولون بهن ثم انصرف فلم يعتكف حتى اعتكف عشرا من شوال۔

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ لوٹ گئے اور اعتکاف نہ کیا، یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۴ هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد۔

۱۸۹۸۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني علي بن الحسين ان صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها حتى اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمة

کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انھوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں، تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازۂ امّ سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے

مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔

باب ۱۲۶۵ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ هَارُونَ ابْنَ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ۔

باب ۱۲۶۶ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ

دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حُیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہٰذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے تو اُس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو نیز میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی اور نماز بھی کھڑی ہوگئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی

مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

دیکھتیں تو بعض ہم ان کے نیچے پلیٹ رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

باب ۱۲۶۷ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ۔

بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا

۱۹۰۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا۔

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب علی بن حسین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپکی زوجۂ مطہرہ آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور اُن کا حجرہ حضرت اُسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو شخص ملے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے فرمایا: اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا: یارسول اللہ! سبحان اللہ، فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں ڈرا کہ مبادا وہ تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

باب ۱۲۶۸ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ۔

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کر سکتا ہے؟

۱۹۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب علی بن حسین کو حضرت صفیہ نے بتایا علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں تھے جب وہ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہیں۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

باب ۱۲۶۹ مَنْ خَرَجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَمَّا رَأَيْتُ عَلٰى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے۔

ابوسلمہ سے ابن ابو لبید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت لکڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کے نشانات نظر آئے۔

باب ۱۲۷۰ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا الْبِرُّ انْزِعُوْهَا فَلَا أَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انھوں نے وہاں خیمہ لگوا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انھوں نے بھی خیمہ لگوا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انھوں نے دوسرا خیمہ لگوا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ انھیں کس نیکی کی سوجھی؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انھیں ہٹا دو۔ پس وہ ہٹا دیئے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

باب ۱۲۷۱ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ۔

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجدِ حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انھوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۲ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ میرے خیال میں اُنھوں نے ایک رات کہا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر کو پوری کرو۔

باب ۱۲۷۳ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ۔

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ۔

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے ذکر کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انھیں بھی اجازت لے دی جائے۔ تو انھوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

تَسْتَأْذِنُ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

باب ۱۲۷۵ الْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ.

۱۹۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ.

باب ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ.

۱۹۱۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

انھوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے خیمے کی طرف لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے بھلائی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔

معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے نزدیک کر دیتے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا: مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

ارشادِ ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا (خطبے میں) چھوڑ گئے تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۰، ۱۱) اور ارشادِ ربانی ہے: اموال آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (۴: ۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ یُكْثِرُ
الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ
مَا بَالُ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا یُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ
وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ
بَطْنِیْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَكَانَ یَشْغَلُ
اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِسْكِیْنًا
مِنْ مَسَاكِیْنِ الصُّفَّةِ اَعِیْ حِیْنَ یَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُحَدِّثُهُ اِنَّهُ لَنْ
یَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ یَجْمَعَ
اِلَیْهِ ثَوْبَهُ اِلَّا وَعٰی مَا اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا
اِلٰی صَدْرِیْ فَمَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَیْءٍ۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ
عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ
مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ هَوِیْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَاِذَا
حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ
لِیْ فِیْ ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ
قَالَ فَغَدَا اِلَیْهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ
ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلَیْهِ
اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ
سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ

ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابو ہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابوہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں موجود ہوتا ہوں جبکہ وہ غائب ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں تک کہ جب میں اپنی بات ختم کردوں تب اسے اکٹھا کرے تو اُسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی تھی جو میرے اوپر تھی یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ارشادات ختم کر چکے تو میں نے اُسے اکٹھا کیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اُس وقت سے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی ارشادِ گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مال دار آدمی ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جو آپ کو پسند آئے میں اُس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ جب حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قینقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمٰن لگے روز اس میں گئے تو پنیر اور مکھن لے آئے۔ پھر اگلے روز گئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن حاضر بارگاہ ہوئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح کیا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا:۔ کس سے؟ عرض گذار ہوئے کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس نبی کریم

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

باب ۲۷۷ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کردو خواہ ایک بکری کا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار تھے۔ انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ بات کیا ہے؟ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کردو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے تو آیت نازل ہوئی: تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ بھی ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابو عدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ـــــ علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں۔ جو مشتبہ امور کو چھوڑ دیگا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا تو وہ گناہوں میں

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔

باب ۲۷۸ تَفْسِيرُ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ ابْنُ أَبِي سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ۔

بھی ملوث ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگا[ہ]
کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا خدشہ ہے۔

مشتبہات کی تفسیر: حسان بن ابو سنان کا قول ہے کہ ورع [...]
اس سے آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشکوک کاموں کو چھوڑ دو اور انھی[...]
کرو جو مشکوک نہیں ہیں۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [...]
کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں
(میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ [...]
سے ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اور تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ ع[لیہ]
وسلم نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابوا[...]
تمیمی کی بیٹی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتب[ہ بن]
ابو وقاص نے سعد بن ابو وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا م[...]
ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابو وقاص ن[ے]
اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہ[د]
لیا گیا ہے۔ عبداللہ بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میر[ے]
باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نب[ی]
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سعد عرض گذار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے
عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا [...]
اور ان کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: [...]
اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ک[ہ]
بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سود[ہ]
بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت
ہے، لہٰذا انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک اُسے نہیں دیکھا۔

۱۹۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھالو اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

بَابُ ۲۷۹ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

شبہ والی چیزوں سے بچنا

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو اسے کھالیتا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

بَابُ ۲۸۰ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ۔

بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا۔

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَوٰةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلَوٰةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابن حفصہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

۱۹۲۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھا لیا کرو۔

بَابُ ۲۸۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

ارشادِ باری کہ جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آگیا جو غلہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی: جب تجارت یا لہو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

باب ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے:

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۱۲۸۳ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِهِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ

وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ۔

خشکی میں تجارت کرنا۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ۔

ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابومنہال سے روایت ہے کہ میں صرافی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب ابومنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرافی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اُدھار ہو تو درست نہیں ہے۔

باب ۱۲۸۴ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ۔

تجارت کی غرض سے نکلنا اور ارشادِ خداوندی ہے کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انھیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انھیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انھوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابوسعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث مخفی رہا۔

باب ٢٨٥ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ

وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو۔ اَلْفُلْکُ کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

باب ٢٨٦ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ مرد بھی ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انھیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

١٩٢٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ ۱۲ آدمیوں کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی :- جب دیکھا تجارت یا لہو ولعب کو تو اُس کی طرف دوڑ پڑے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ (۶۲ : ۱۱)۔

باب ۲۸۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ.

ارشادِ خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔

١٩٢٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب عورت، اپنے گھریلو غلے میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اُسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب اُن میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

١٩٢٧- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

باب ۲۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ.

جو رزق میں وسعت چاہے۔

١٩٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

محمد بن یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں وسعت یا عمر میں درازی چاہے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

باب ۲۸۹ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيئَةِ.

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں ادھار کرنا۔

١٩٢٩- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ لَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

باب ۱۲۹۔ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُونَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس ——— محمد بن عبداللہ بن حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور پُرانی چربی لے کر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہلِ خانہ کے لیے جو لیے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواجِ مطہرات تھیں۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں لہٰذا آلِ ابوبکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اِس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب خود کماتے تھے اور اُن سے بُو آتی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔

روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

۱۹۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رسی لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

باب ۲۹۱ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ۔

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو مدنظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیر چشم آدمی پر رحم فرمائے جب وہ بیچے، خریدے اور معاملہ کرے۔

باب ۲۹۲ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا۔

جو مالدار کو مہلت دے

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أَنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے آدمیوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا تھا کہ دولت مند کو ڈھیل دیں اور درگزر کریں۔ پس وہ درگزر کرتے۔ ابومالک نے ربعی سے روایت کی کہ میں دولت مند کو مہلت دینا اور تنگ دست کو نظر انداز کر دینا۔ متابعت کی اس کی شعبہ، عبدالملک، ربعی نے نیز ابوعوانہ، عبدالملک، ربعی نے فرمایا کہ دولت مند کو ڈھیل دو اور تنگ دست سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابوہند نے ربعی سے روایت کی کہ میں مالدار کو مہلت دینا اور تنگ دست سے درگزر کرتا ہوں۔

باب ۱۲۹۳ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ۔

باب ۱۲۹۴ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب ۱۲۹۵ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ

جو تنگ دست کو مہلت دے۔

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا: اس سے درگذر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔

عدّا بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عدّا بن خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، بُرائی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ الغائلۃ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلّال خراسان اور سجستان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انھوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو بیچے مگر جب کہ اُسے خرابی بتا دی ہو۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے صدق بیانی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولے تو اُن کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

ملی جلی کھجوریں بیچنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بدلے بیچ دیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

باب ۱۲۹۶ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ۔

باب ۱۲۹۷ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب ۱۲۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ۔

باب ۱۲۹۹ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اُن پانچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دوں، اس لیے کہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھے ہیں۔ پس انہیں بلایا گیا تو ایک آدمی اُن کے ساتھ اور آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اُس نے کہا: میں نے اُسے اجازت دے دی۔

جو جھوٹ ملائے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولے اور صاف بیانی کی تو اُن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا غلط بیانی کی تو اُن کی تجارت سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اُس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا

ارشادِ خداوندی ہے:۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ

كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَوا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَوا۔

بَابٌ ۱۳۰ مُوكِلِ الرِّبَوا لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا

شخص کھڑا ہو جس کو شیطان نے چمٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ رک گیا جو لے چکا وہ اُسکا اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر وہی کرے تو وہی جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۂ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اُس کی تلاوت کی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ دوسرا اُس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ آدمی بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھلانے والا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرلو تو اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کی مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والدِ محترم نے ایک حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم صلی

فسألته فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وثمن الدم ونهى عن الواشمة والموشومة وآكل الربوا وموكله ولعن المصور۔

باب ۳۰۱ يمحق الله الربوا ويربي الصدقت والله لا يحب كل كفار اثيم۔

۱۹۴۷۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال ابن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبركة۔

باب ۳۰۲ ما يكره من الحلف في البيع۔

۱۹۴۸۔ حدثنا عمرو بن محمد حدثنا هشيم حدثنا العوام عن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن ابي اوفى ان رجلا اقام سلعة وهو في السوق فحلف بالله لقد اعطى بها ما لم يعط ليوقع فيها رجلا من المسلمين فنزلت ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا۔

باب ۳۰۳ ما قيل في الصواغ وقال طاؤس عن ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يختلى خلاها وقال العباس الا الاذخر فانه لقينهم وبيوتهم فقال الا الاذخر۔

۱۹۴۹۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن ابن شهاب قال اخبرنا علي بن حسين ان حسين بن علي اخبره ان عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اعطاني شارفا من الخمس فلما اردت ان ابتني بفاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع ان يرتحل معي فناتي باذخر اردت ان ابيعه من الصواغين واستعين به في وليمة عرسي۔

۱۹۵۰۔ حدثنا اسحق حدثنا خالد بن عبد الله

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے، کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگاتے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اُسے یہ مل رہا ہے حالانکہ اُسے مل نہیں رہا تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو پھنسانے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر پونجی خریدتے ہیں۔

سناروں کے متعلق روایتیں۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گھاس نہ کاٹی جائے حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مال غنیمت کے حصے سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اُسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِي فَاِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا۔

باب ۳۰۴ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتّٰى اَمُوتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

باب ۳۰۵ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ کسی کے لیے میرے بعد۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اُکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے؟ یہی کہ سامنے سے اُٹھا کر اُسکی جگہ بیٹھنا۔ عبدالوہاب نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اُٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو، یہاں تک کہ میں مروں اور اُٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کیا تم نے دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے کہ کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائیگی۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اُس نے رحمٰن سے کوئی عہد لیا ہے۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اُس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی نیز کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے ارد گرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے۔ اُس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔

باب ۱۳۰۶ ذِكْرُ النَّسَّاجِ۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

جولاہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُردہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئی کیا تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ہاں! ایسی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھوں بُنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ضرورت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور اس کی ازار بنائی تھی۔ لوگوں میں سے ایک عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے گئے پھر لوٹے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپ جانتے ہیں کہ حضور سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس روز مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

باب ۱۳۰۷ النَّجَّارِ۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ۔

بڑھئی کا ذکر

ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ

عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

پھٹ جاتی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح رونی جس کو چُپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اُسے قرار آگیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کرکے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجدِ نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اُس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کھجور کی لکڑی کا وہ سوکھا ہوا تنا جس سے آپ بوقتِ خطبہ ٹیک لگا لیا کرتے تھے اُس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ محبوبِ پروردگار سے اُس کے اِس تعلقِ خاطر کو دیکھ کر صحابۂ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اُس اُستُنِ حنّانہ کے بلک بلک کر رونے کو دیکھ کر صحابۂ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ شمعِ رسالت کے ایک عدیم المثال پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص انداز میں یُوں بیان فرمایا ہے۔

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سربسر روئے!
تمامی حضرانِ مجلس خیر البشر روئے!

رُلاوے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری!
کہو پھر عینِ غیرت سے نہ کیونکہ ہر بشر روئے!

سُنی جب اُس ستونِ عاشقِ بے تاب کی زاری!
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے!

کوئی ایسا نہ تھا اُس بزم میں جس پر نہ تھی رقت!
بہت روئے، بہت روئے، تمامی بیشتر روئے!

پھر آجاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا!
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوزِ جگر روئے!

اُدھر گرمِ فغاں تھا وہ ستوں صدمے سے فرقت کے!
اِدھر یہ شدتِ رقت سے با صد چشم تر روئے!

ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چُپتے تھے!
وہ آہیں مار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے!

ستوں نے یہ کیے نالے کہ چشمِ حال سے اُس دم!
شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے!

رسول اللہ کی اُلفت محبو! عینِ ایماں ہے
فراقِ مصطفیٰ میں اہلِ ایماں عمر بھر روئے

بَابُ ۱۳۰۸ شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَّاشْتَرٰى مِنْ جَابِرٍ بَعِيْرًا۔

ضرورت کی چیزیں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اُونٹ خریدا۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اُدھار غلّہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۱۰۳۰ شراء الدواب والحمير وإذا اشترى دابة أو جملا وهو عليه هل يكون ذلك قبضا قبل أن ينزل وقال ابن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بعنيه يعني جملا صعبا۔

۱۹۵۷۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة فأبطأ بي جملي وأعيا فأتى علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال جابر فقلت نعم قال ما شأنك قلت أبطأ علي جملي وأعيا فتخلفت فنزل يحجنه بمحجنه ثم قال اركب فركبت فلقد رأيته أكفه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تزوجت قلت نعم قال بكرا أم ثيبا قلت بل ثيبا قال أفلا جارية تلاعبها وتلاعبك قلت إن لي أخوات فأحببت أن أتزوج امرأة تجمعهن وتمشطهن وتقوم عليهن قال أما إنك قادم فإذا قدمت فالكيس الكيس ثم قال أتبيع جملك قلت نعم فاشتراه مني بأوقية ثم قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلي وقدمت بالغداة فجئنا إلى المسجد فوجدته على باب المسجد قال الآن قدمت قلت نعم قال فدع جملك فادخل فصل ركعتين فدخلت فصليت فأمر بلالا أن يزن له أوقية فوزن لي بلال فأرجح في الميزان فانطلقت حتى وليت فقال ادع لي جابرا قلت الآن يرد علي الجمل ولم يكن شيء أبغض إلي منه قال خذ جملك ولك ثمنه۔

باب ۱۰۳۱ الأسواق التي كانت في الجاهلية فتبايع بها الناس في الإسلام۔

۱۹۵۸۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو عن ابن عباس قال كانت عكاظ ومجنة وذو

مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو
بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت
عمر سے فرمایا کہ اپنا یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ ایک غزوہ کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے دیر کر دی کیونکہ تھک گیا تھا۔ چنانچہ
نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا
جابر! عرض گذار ہوا: جی حضور! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ
اونٹ نے دیر کر دی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آکر نیچے
اترے اور اسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو
روکنے لگا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ نکل جائے
فرمایا تم نے شادی کر لی؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی
کہ بیوہ سے۔ فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی
عرض گذار ہوا کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کر دں
جو انھیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے، فرمایا کہ
تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ بیچوگے؟
میں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید لیا۔ پس رسول
اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں
مسجد کی طرف گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو
عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔
میں اندر گیا اور نماز پڑھی تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ چاندی
تول دو پس حضرت بلال نے میرے لیے جھکتی ہوئی تول دی۔ میں واپس جا رہا تھا تو فرمایا
کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر آپ نے اونٹ واپس کیا تو یہ میرے

جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی
خرید و فروخت ہوتی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ،
مجنہ اور ذو المجاز دورِ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب دورِ اسلام آیا تو مسلمانوں

السِّجَارِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ تَأَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَذَا۔

نے اُن میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ "تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موقع پر" یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

باب ۱۳۱۱ شِرَاءِ الْاِبِلِ الْهِیْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ الْهَائِمُ الْمُخَلِّفُ لِلْقَصْدِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔

استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری۔ الھائم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو کَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اِسْمُهٗ نَوَّاسٌ وَکَانَتْ عِنْدَهٗ اِبِلٌ هِیْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرٰی تِلْکَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِیْکٍ لَهٗ فَجَآءَ اِلَیْهِ شَرِیْکُهٗ فَقَالَ بِعْنَا تِلْکَ الْاِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَیْخٍ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ وَیْحَکَ ذَاکَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَآءَهٗ فَقَالَ اِنَّ شَرِیْکِیْ بَاعَکَ اِبِلًا هِیْمًا وَّلَمْ یَعْرِفْکَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ یَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِیْنَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی سَمِعَ سُفْیٰنُ عَمْرًا۔

عمرو سے روایت ہے کہ نواس نامی شخص کے پاس استقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اُس کے ایک ساجھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساجھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اسطرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم! وہ تو حضرت ابن عمر تھے۔ پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گذار ہوا کہ میرے ساجھی نے استقاء والا اونٹ آپکے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے معلوم نہ تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سُنا۔

باب ۱۳۱۲ بَیْعِ السِّلَاحِ فِی الْفِتْنَةِ وَغَیْرِهَا وَکَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ بَیْعَهٗ فِی الْفِتْنَةِ۔

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَاَعْطَاهُ یَعْنِیْ دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ دورِ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

باب ۱۳۱۳ فِی الْعَطَّارِ وَبَیْعِ الْمِسْکِ۔

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السَّوْءِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْکِ وَکِیْرِ الْحَدَّادِ لَا یَعْدِمُکَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْکِ اِمَّا تَشْتَرِیْهِ اَوْ تَجِدُ رِیْحَهٗ وَکِیْرُ

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور بُرے ہمنشین کی مثال مشک والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم یا کپڑے کو جلا دے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔

بَابُ ۱۳۱۴ ذِكْرِ الْحَجَّامِ۔

پچھنے لگانے والے کا بیان

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے گئے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

بَابُ ۱۳۱۵ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ۔

اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعُهَا۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انھوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ وہ اسے پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تو یہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے فائدہ حاصل کرو۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سرہانے کا کیا حال ہے؟ عرض گذار ہوئی کہ یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

لا تدخله الملائکة۔

باب ۳۱۶ صاحب السلعة احق بالسوم۔

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۹۶۶۔ حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم وفیہ خرب ونخل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

باب ۳۱۷ کم یجوز الخیار۔

اختیار کب تک ہے؟

۱۹۶۷۔ حدثنا صدقة اخبرنا عبد الوھاب قال سمعت یحیی قال سمعت نافعا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المتبایعین بالخیار فی بیعھما مالم یتفرقا او یکون البیع خیارا قال نافع وکان ابن عمر اذا اشتری شیئا یعجبہ فارق صاحبہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

۱۹۶۸۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا ھمام عن قتادة عن ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یتفرقا وزاد احمد حدثنا بھز قال قال ھمام فذکرت ذلک لابی التیاح فقال کنت مع ابی الخلیل لما حدثہ عبد اللہ بن الحارث ھذا الحدیث۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ــــ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، ہمام، ابو التیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

باب ۳۱۸ اذا لم یوقت فی الخیار ھل یجوز البیع۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

۱۹۶۹۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا او یقول احدھما لصاحبہ اختر وربما قال او یکون بیع خیار۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

باب ۳۱۹ البیعان بالخیار مالم یتفرقا وبہ قال ابن عمر وشریح والشعبی وطاؤس وعطاء وابن ابی ملیکة۔

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابو ملیکہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۷۰۔ حدثنی اسحق اخبرنا حبان حدثنا شعبة قال قتادة اخبرنی عن صالح ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث قال سمعت حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچ اور صاف گوئی سے کام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

لیا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انھوں نے غلط بیانی کی اور بات چھپائی تو ان کی بیع سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سودا کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جُدا نہ ہوں مگر جب کہ بیع خیار ہو۔

باب ۱۳۲۔ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص کوئی سودا کریں تو اُن میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور دونوں نے یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہو گئی اور بیع کے بعد اگر دونوں جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہو گئی۔

باب ۱۳۲۔ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیع بائع اور مشتری کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین دفعہ اختیار ہے۔ اگر وہ سچائی اور صاف گوئی سے کام لیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور بات چھپائیں تو ممکن ہے کہ انھیں کچھ نفع پہنچ جائے لیکن ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ ــــــــ ہمام، ابو التیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

الحدیث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۱۳۲۲ اذا اشتری شیئا فوھب من ساعتہ قبل ان یتفرقا ولم ینکر البائع علی المشتری او اشتری عبدا فاعتقہ وقال طاؤس فیمن یشتری السلعۃ علی الرضا ثم باعھا وجبت لہ والربح لہ وقال الحمیدی حدثنا سفین حدثنا عمرو عن ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فکنت علی بکر صعب لعمر فکان یغلبنی فیتقدم امام القوم فیزجرہ عمر ویردہ ثم یتقدم فیزجرہ عمر ویردہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعمر بعنیہ قال ھو لک یا رسول اللہ قال بعنیہ فباعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو لک یا عبد اللہ بن عمر تصنع بہ ما شئت قال ابو عبد اللہ وقال اللیث حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر قال بعت من امیر المؤمنین عثمان مالا بالوادی بمال لہ بخیبر فلما تبایعنا رجعت علی عقبی حتی خرجت من بیتہ خشیۃ ان یرادنی البیع وکانت السنۃ ان المتبایعین بالخیار حتی یتفرقا قال عبد اللہ فلما وجب بیعی وبیعہ رایت انی قد غبنتہ بانی سقتہ الی ارض ثمود بثلث لیال وساقنی الی المدینۃ بثلث لیال۔

باب ۱۳۲۳ ما یکرہ من الخداع فی البیع۔

۱۹۷۵- حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد اللہ ابن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ۔

باب ۱۳۲۴ ما ذکر فی الاسواق وقال

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو یا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ طاؤس نے کہا جس نے مرضی سے سامان خریدا پھر بیچ دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر سے روایت ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو مجھ پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ وہ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ خرید لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو ــــــ امام ابو عبد اللہ بخاری، لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیبر والی زمین کے بدلے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں پچھلے پاؤں لوٹا۔ اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُس کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ گھاٹے میں ہیں کہ انہیں قوم ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر برابر نزدیک ہو گیا۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ منورہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

پہنچے تو میں نے کہا کہ کیا کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو۔ جواب دیا کہ قینقا
بازار۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف
کہا: مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے کار
نے غافل رکھا۔

١٩٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھ
کرے گا جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچ
سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسو
اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں
اُن کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے۔ فرمایا
سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی
نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

١٩٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری با جماعت نماز بازار یا گھر کی نم
سے بیس اور چند گنا درجے رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب و
دھو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا
کوئی اور ارادہ نہ ہو اور نماز نے ہی اُسے آمادہ کیا ہو تو ہر قدم پر اس کا
ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بدلے اُس کا گناہ مٹا دیا ج
ہے اور فرشتہ تمہارے اُس شخص کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتا ہے
جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر
خاص رحمت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو نہ ٹو
اور جب تک اُس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اُس وقت
تک نماز میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

١٩٧٨- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابوالقا
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا:
میں نے تو اسے بلایا تھا چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا
کرو۔

۱۹۷۹۔ حدثنا مالك بن إسمعيل حدثنا زهير عن حميد عن أنس دعا رجل بالبقيع يا أبا القاسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لم أعنك قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آواز دی: اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۰۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين عن عبيد الله بن أبي يزيد عن نافع بن جبير بن مطعم عن أبي هريرة الدوسي قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة النهار لا يكلمني ولا أكلمه حتى أتى سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت فاطمة فقال أثم لكع أثم لكع فحبسته شيئا فظننت أنها تلبسه سخابا أو تغسله فجاء يشتد حتى عانقه وقبله وقال اللهم أحببه وأحب من يحبه قال سفين قال عبيد الله أخبرني أنه رأى نافع بن جبير أوتر بركعة۔

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی، یہاں تک کہ آپ قینقاع بازار میں پہنچے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز کہا: اے اللہ! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبیداللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

۱۹۸۱۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى عن نافع حدثنا ابن عمر أنهم كانوا يشترون الطعام من الركبان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فيبعث عليهم من يمنعهم أن يبيعوه حيث اشتروه حتى ينقلوه حيث يباع الطعام قال وحدثنا ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يباع الطعام إذا اشتراه حتى يستوفيه۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے تھے۔ آپ ان کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اُس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

باب ۳۲۵ كراهية السخب في السوق۔

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

۱۹۸۲۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار قال لقيت عبد الله بن عمرو بن العاص قلت أخبرني عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في التورية قال أجل والله إنه لموصوف في التورية ببعض صفته في القرآن يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وحرزا للأميين أنت عبدي ورسولي سميتك

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ تعریف بتائیے جو توریت میں ہو۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام

اَلْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَآ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْنًا۔

متوکل رکھا ہے کہ ترش رُو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہو اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف اور درگزر کرتے ہو۔ اللہ تعالٰے اُسے اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ یہ کہنے لگیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دیگا متابعت کی اس کی عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطا، ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ اَغْلَفُ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

ف: پروردگارِ عالم نے توریت اور دیگر کتبِ سابقہ میں بھی اپنے محبوب، سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں بیان فرمائیں۔ گزشتہ انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریفوں کے خطبے پڑھوائے اور انہی اپنی اُمتوں کے سامنے چرچے کروائے۔ علاوہ بریں قرآن مجید میں تو اپنے دستِ قدرت کے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر کوئی اُسے کماحقہ، سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ سمجھا ضرور لیکن ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق جبکہ کماحقہ، تو ان کی شان کو صرف پروردگارِ عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کو اتنا اعلیٰ اور بلند و بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کے غلاموں کی فہرست میں شامل فرمائے تو یہ اُس کا انتہائی کرم اور ہمارے بخت کی یاوری ہوگی۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

باب ۱۳۲۶ اَلْكَيْلُ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِيْ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمٰنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

ماپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کر دینا جیسے يَسْمَعُوْنَكُمْ سے مراد يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناپ پوری کرو اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیچو تو ناپ دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اُس پر قبضہ نہ کرے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام وفات پاگئے اور ان کے اوپر قرض تھا میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ وہ

وَسَلَّمَ عَلٰی غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا اَلْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّ لَهٗ فَاَوْفِ لَهٗ۔

باب ۱۳۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ۔

باب ۱۳۲۸ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

۱۹۸۷ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

اپنے قرض میں سے کچھ گھٹا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کرکے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انھیں ناپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراش، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ناپتے رہے یہاں تک کہ سب کی ادائیگی کر دی، ہشام، وہب حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے کھجوریں کاٹ کر انھیں ادا کر دو۔

تول کر لینا مستحب ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اناج کو تول لیا کرو تمھیں برکت دی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مُدّ کی برکت۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُدّ اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! انھیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انھیں ان کے صاع اور مُدّ میں برکت دے یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

باب ۳۲۹ ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ

۱۹۸۸- حدثنا اسحٰق بن ابراھیم اخبرنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رأیت الذین یشترون الطعام مجازفۃ یضربون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعوہ حتی یؤووہ الی رحالھم۔

۱۹۸۹- حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا وھیب عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبیع الرجل طعاما حتی یستوفیہ قلت لابن عباس کیف ذاک قال دراھم بدراھم والطعام مرجأ۔

۱۹۹۰- حدثنی ابو الولید حدثنا شعبۃ حدثنا عبد اللہ بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ۔

۱۹۹۱- حدثنا علی حدثنا سفیٰن کان عمرو بن دینار یحدثہ عن الزھری عن مالک بن اوس انہ قال من عندہ صرف فقال طلحۃ انا حتی یجیئ خازننا من الغابۃ قال سفیٰن ھو الذی حفظناہ من الزھری لیس فیہ زیادۃ فقال اخبرنی مالک بن اوس سمع عمر بن الخطاب یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب بالذھب ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربا الا ھاء وھاء۔

باب ۳۳۰ بیع الطعام قبل ان یقبض وبیع ما لیس عندک۔

۱۹۹۲- حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیٰن قال الذی حفظناہ من عمرو بن دینار سمع طاؤسا

غلّے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلّے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں پیٹا جاتا تھا تاکہ اس کے ٹھکانوں پر لے جا کر اُسے فروخت کیا کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی غلّے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گذارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیع ہے اور غلّہ تو پھر دیا جاتا ہے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلّہ بیچے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا: ریزگاری اس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت مالک بن اوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو، جَو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے

يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلّہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ زَادَ اِسْمٰعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلّہ خریدا تو فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔ اسماعیل کی روایت میں حَتّٰى يَقْبِضَهٗ ہے۔

باب ۱۳۳۱ مَنْ رَّاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جُزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْوِيَهٗ اِلٰى رَحْلِهٖ وَالْاَدَبِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جو دیکھے کہ اندازے سے غلّہ بیچا جارہا ہے اور اُسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ آئے اور اِس کا ادب۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جُزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں غلّہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں بیچ دیا کرتے تھے۔

باب ۱۳۳۲ اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَائِعِ اَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا اَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مرگیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا دن کم ہی آیا ہوگا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو ہمیں خدشہ ہوا کیونکہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہوگیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی

الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا
قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ۔

باب ۱۳۳۳ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

باب ۱۳۳۴ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

باب ۱۳۳۵ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں ساتھ۔ فرمایا: تم ساتھ
عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی
ہیں۔ ان میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتاً لے لیا۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور ملی بھگت سے بولی نہ دو اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کرے۔

نیلام کے ذریعے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مالِ غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبّر کرکے اور وہ محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے کر فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبد اللہ نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے دی۔

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے
ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ۔

بَاب ۱۳۳۶ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا۔

بَاب ۱۳۳۷ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

بَاب ۱۳۳۸ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ -

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے کہ دورِ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

بیع ملامسہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے بغیر اُسے پلٹے اور اُس کی طرف دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی طرف دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹ رہے اور پھر اُسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

بیع منابذہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

باب ۱۳۳۹ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةِ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ۔

بائع کو اونٹنی، گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہر مُحَفَّلَۃ اور اَلْمُصَرَّاۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں جمع کیا جائے اور کئی روز دوہا نہ جائے۔ اَلتَّصْرِیَۃ اس کی اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے صَرَّیْتُ الْمَاءَ کہا جاتا ہے۔

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے اُسے خریدا تو دونوں میں سے اُسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے　　نیز ابوصالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں روایت کی ہیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اُسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ، نہ شہری دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خرید لے تو اُسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

باب ۱۳۴۰ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

باب ۱۳۴۱ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

زانی غلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی وجہ سے واپس کر دے۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسّی کے بدلے بکے۔

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

باب ۱۳۴۲ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

جو ایسی شرط عائد کرے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِيْنِي۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے متعلق پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گذار ہوئیں کہ انھوں نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہمام) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَاب ۱۳۴۳ هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِغَيْرِ اَجْرٍ وَّهَلْ يُعِيْنُهٗ اَوْ يَنْصَحُهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهٗ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَاءٌ۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اُسے مشورہ دو۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں، نیز نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور شہری، دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے گذارش کی لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اُس کا دلال نہ بنے۔

بَاب ۱۳۴۴ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِاَجْرٍ۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

باب ۱۳۴۵ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَاِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ اَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِينَا اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

باب ۱۳۴۶ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَاِنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِاَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ اٰثِمٌ اِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَاَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنٰى قَوْلِهِ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ۔

لیے بیع کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے اسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بِعْ لِی ثوبًا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن طاؤس سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خریدے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔

بَابٌ ٣٤٧ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

بَابٌ ٣٤٨ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ۔

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جاکر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

آگے جاکر ملنے کی انتہا،

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم خریدنے کے لیے قافلے والوں سے آگے جاملتے تھے تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرمادیا یہاں تک کہ غلہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبیداللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا بازار کے اوپر والے سرے پر کر لیتے اور اُن کی جگہوں پر پہنچنے پر بیچ دیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ کرلیں۔

بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کرلی ہے اور سالانہ ایک اُوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن انھوں نے انکار کر دیا مگر جبکہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بات بتائی۔ فرمایا کہ اُسے خرید لو اور انھیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: اما بعد لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا بگڑے گا کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۳۴۹ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو کے بدلے جَو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۱۳۵۰ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی اجازت دی ہے۔

باب ۱۳۵۱ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ۔

جَو کے بدلے جَو کی بیع

٢٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِىْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّىْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَأْتِىَ خَازِنِىْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهٗ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سو دینار بھنانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہو گئے، یہاں تک کہ مجھ سے سودے کر دہ اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے لہٰذا فرمایا: خدا کی قسم، ان سے جدا نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو، کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جَو کے بدلے جَو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۳۵۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ۔

سونے کے بدلے سونے کی بیع

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کر دیا کرو۔

باب ۳۵۳ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیع

٢٠٣١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى الزُّهْرِىِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا الَّذِىْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِى الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر اُن سے ملے تو کہا: اے حضرت ابوسعید! آپ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید نے بھنانے کے متعلق کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہو۔

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

باب ۱۳۵۴ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ۔

باب ۱۳۵۵ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هَذَا مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا۔

باب ۱۳۵۶ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور اُن میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

دینار کے بدلے دینا کی اُدھار بیع

ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابو صالح) ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا: آپ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے ہاں مجھے حضرت اُسامہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

سود نہیں ہے مگر ادھار میں

چاندی کی سونے کے بدلے اُدھار بیع

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے متعلق پوچھا تو اُن میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

یحییٰ بن ابو اسحاق نے عبد الرحمن بن ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں بیچیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں فروخت کریں۔

باب ۱۳۵۷ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعِ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى بْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا۔

باب ۱۳۵۸ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

بیع مزابنہ۔ یہ کھجور کے بدلے کھجور اور کشمش کے بدلے انگور [illegible] بیع ہے اور بیع عرایہ سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ [illegible] علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک فروخت نہ کیا کرو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے نہ بیچا کرو ——— سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچے اور انگوروں کو کشمش کے بدلے ناپ کر۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابو احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ کھجوروں کو درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خریدنا ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریہ والے کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے تھوڑی سی بھی دینار و درہم کے بدلے نہ بیچی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک داؤد، ابو سفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اُس کے گھر والوں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ میں اجازت دی ہے فرمایا کہ اہل مکہ کیسے جانتے ہیں؟ میں عرض گذار ہوا کہ وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

باب ۱۳۵۹ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ

الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ

عرایا کی تفسیر: امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت دے کر اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے بدلے اُسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، ہاتھوں ہاتھ اور اندازے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابو حثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر

وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ فِي حَدِيثِهٖ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ.

سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ استطاعت کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے بدلے چاہے اُسے فروخت کر دے۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ کا اندازہ کر کے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مقررہ درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آ کر آپ انہیں خرید لیں۔

بَاب ١٣٦٠ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ.

لیث، ابوالزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابو حثمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انہیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں۔ یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سُرخ کھجوریں ظاہر نہ ہو جاتیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابوالزناد، عروہ سہل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں ۔

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے ۔

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَا قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيْلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

سعید بن مینا سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شقع سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ شقع کیا ہے ؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جا سکیں ۔

باب ۱۳۶۱ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

۲۰۴۸ - حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُوْ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْ يَصْفَارُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد ہونا۔

باب ۱۳۶۲ اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آپڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

۲۰۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُهٗ قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا اَصَابَهٗ عَلٰى رَبِّهٖ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو۔ فرمایا کہ ایک آدمی پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے۔ پھر اُس پر آفت آپڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچو۔

باب ١٣٦٣ شِرَاءُ الطَّعَامِ اِلَى اَجَلٍ۔

٢٠٥٠۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ فَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ١٣٦٤ اِذَا اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ۔

٢٠٥١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! خدا کی قسم نہیں، ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے بدلے اور دو صاع تین صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انھیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

باب ١٣٦٥ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَّزْرُوْعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَيُّمَا نَخْلٍ بِيْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِيْ اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰى لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ۔

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی۔

امام ابوعبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابو ملیکہ، نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی کے ہیں جس نے پیوندکاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے اُن سے ان تین چیزوں کے نام لیے۔

٢٠٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کے پھل پیوند لگانے والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار شرط کر لے۔

باب ١٣٦٦ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا۔

فصل کو ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا

٢٠٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے بدلے اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

بَاب ١٣٦٧ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ۔

درخت سمیت کھجوریں بیچنا

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا۔ پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے۔

بَاب ١٣٦٨ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

بیع مخاضرہ

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

اسحاق بن ابوطلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ لینے دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے حلال کرتے ہو۔

بَاب ١٣٦٩ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ۔

گابھے کی بیع اور اسے کھانا

٢٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مرد مومن کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور ہے مگر میں نو عمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَاب ١٣٧٠ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا

جو شہر میں تجارت ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانِقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ۔

اور عرف عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔ قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی مضائقہ نہیں اور خرچ کے بدلے نفع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا اور کہا کتنے میں؟ انھوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہوگئے۔ پھر دوسری دفعہ آئے اور کہا کہ گدھے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند اُمِّ معاویہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کہ ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر ان کے مال سے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا نُمَيْرٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ۔

اسحاق، نمیر، ہشام ـــــ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مالدار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے متعلق نازل ہوئی جو اُس کی نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

بَابُ ۱۳۷ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

۲۰۶۱ - حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَّمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

باب ۱۳۷۲ بَیْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَیْرَ مَقْسُوْمٍ

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بیع

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ کُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔ عبد الواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام معمر، عبد الرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور روایت کیا اسے عبد الرحمن بن اسحاق نے زہری سے۔

باب ۱۳۷۳ اِذَا اشْتَرٰی شَیْئًا لِّغَیْرِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ فَرَضِیَ۔

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

۲۰۶۳ - حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ یَمْشُوْنَ فَاَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِیْ غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَیْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰهَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ فَکُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰی ثُمَّ اَجِیْءُ فَاَحْلُبُ فَاَجِیْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِیْ بِهٖ اَبَوَیَّ فَیَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِی الصِّبْیَةَ وَاَهْلِیْ وَامْرَاَتِیْ فَاحْتَبَسْتُ لَیْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَکَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُهُمَا حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ روک لیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنا بہترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے جو آپ نے کیا ہو۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو ان کو دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے انہیں جگانا ناپسند کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میری اور والدین کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

ترى منها السماء قال ففرج عنهم وقال الآخر اللهم إن كنت تعلم أني كنت أحب امرأة من بنات عمي كأشد ما يحب الرجل النساء فقالت لا تنال ذلك منها حتى تعطيها مائة دينار فسعيت فيها حتى جمعتها فلما قعدت بين رجليها قالت اتق الله ولا تفض الخاتم إلا بحقه فقمت وتركتها فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة قال ففرج عنهم الثلثين وقال الآخر اللهم إن كنت تعلم أني استأجرت أجيرا بفرق من ذرة فأعطيته وأبى ذاك أن يأخذ فعمدت إلى ذلك الفرق فزرعته حتى اشتريت منه بقرا وراعيها ثم جاء فقال يا عبد الله أعطني حقي فقلت انطلق إلى تلك البقر وراعيها فإنها لك فقال أتستهزئ بي فقلت ما أستهزئ بك ولكنها لك اللهم إن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فأخرج عنا فكشف عنهم۔

باب ۱۳۷۴ الشراء والبيع مع المشركين وأهل الحرب۔

۲۰۶۴- حدثنا أبو النعمان حدثنا معتمر بن سليمان عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم بيعا أم عطية أو قال أم هبة قال لا بل بيع فاشترى منه شاة۔

باب ۱۳۷۵ شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه وقال النبي صلى الله عليه وسلم لسلمان كاتب وكان حرا فظلموه وباعوه وسبي عمار وصهيب وبلال وقال الله تعالى والله فضل بعضكم على بعض في الرزق فما الذين فضلوا برادي رزقهم على ما ملكت

تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس درجہ محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈریے اور مُہر کو بغیر حق کے نہ توڑیے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جوار بو دی جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا کہ ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ (پتھر) اُن (کے سامنے) سے ہٹ گیا۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آدمی بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور دراز قد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع یا عطیہ؟ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیع۔ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی۔

کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ یا آزاد کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کر لو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انہیں بیچ دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی کے ذریعے فضیلت دی۔ چنانچہ جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ روزی کو

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ.

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً.

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ

اپنے لونڈی غلاموں کی طرف نہیں لوٹاتے کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں تو وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپکی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انھیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی قاتل ہے۔ اُسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کی طرف چلا۔ انھوں نے کھڑی ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے سوا دوسروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ یہی قاتل ہے۔ وہ دوبارہ یا سہ بارہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم تم نے میری طرف نہیں بھیجا مگر شیطان کو۔ اسے ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انھیں انعام بھی دیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹی اور کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابو وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ لَكَ یَا عَبْدُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ۔

کی صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اے عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَیْبٍ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْكَ فَقَالَ صُهَیْبٌ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا وَاَنِّیْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّیْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِیٌّ۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَكِیْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّتُ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِیْ فِیْهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِیْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَیْرٍ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت کے اندر میں نے صلہ رحمی کر کے غلام آزاد کر کے اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

باب ۱۳۷۶ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ۔

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَیِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَیِّتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

باب ۱۳۷۷ قَتْلِ الْخِنْزِیْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْعَ الْخِنْزِیْرِ۔

خنزیر کو قتل کرنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیع کو حرام فرمایا ہے۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

ف: قیامت سے پہلے اور خروجِ دجّال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجّال کو قتل کریں گے اور اُمّتِ محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور امام زمانہ کے طور پر حکمِ شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعتِ محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوباتِ امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند و بالا ہے کہ فہمِ نبوّت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۳۷۸ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔

اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي طَاؤُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر بیچ دیتے۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھا لیا کرتے تھے۔

باب ۱۳۷۹ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

غیر جان داروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّي اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَاِنِّي اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا اَبَدًا فَرَبَا

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: اے ابو العباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعۂ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے سرد آہ بھری اور

الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ
إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ
أَبِي عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْوَاحِدَ۔

باب ۳۸۰۔ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ
حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا
نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ
فِي الْخَمْرِ۔

باب ۳۸۱۔ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ
غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ۔

باب ۳۸۲۔ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ
نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ
مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَ
قَالَ آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ
وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ
لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ

اُس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنا لیا کرو۔ امام ابو عبداللہ بخاری، سعید بن ابو عروبہ، نضر بن انس سے ایک دفعہ سنا۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔
مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی ہے۔

آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے اور تیسرا آدمی وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام پورے کر دے تو اُسے مزدوری نہ دے۔

غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔

حضرت ابن عمر نے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹنیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ وہ ربذہ میں انہیں سپرد کر دیگا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ لے کر حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے بدلے دو اور ایک بکری کے بدلے دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ ادھار ہو۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے بدلے ادھار ایک
ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں پس حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ

فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۸۳ بَيْعِ الرَّقِيْقِ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

باب ۳۸۴ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ۔

باب ۳۸۵ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ

تعالیٰ علیہ وسلم کو ملیں۔

لونڈی غلام کی بیع

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

مدبّر غلام کی بیع

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بکے۔

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے

يستبرئها ولم ير الحسن بأسا أن يقبلها أو يباشرها وقال ابن عمر إذا وهبت الوليدة التي توطأ أو بيعت أو عتقت فليستبرئ رحمها بحيضة ولا تستبرئ العذراء وقال عطاء لا بأس أن يصيب من جاريته الحامل ما دون الفرج وقال الله تعالى إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم۔

٢٠٨٢ - حدثنا عبد الغفار بن داود حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن أبي عمرو عن أنس بن مالك قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر فلما فتح الله عليه الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي بن أخطب وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاها رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه فخرج بها حتى بلغنا سد الروحاء حلت فبنى بها ثم صنع حيسا في نطع صغير ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آذن من حولك فكانت تلك وليمة رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية ثم خرجنا إلى المدينة قال فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحوي لها وراءه بعباءة ثم يجلس عند بعيره فيضع ركبته فتضع صفية رجلها على ركبته حتى تركب۔

باب ٣٨٦ بيع الميتة والأصنام۔

٢٠٨٣ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام فقيل يا رسول الله أرأيت شحوم الميتة فإنها يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس و کنار اور مباشرت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اُسے فروخت یا آزاد کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری استبراء نہ کرے۔ عطا نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کروا دیا تو آپ کے حضور صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سد الروحاء کے مقام پر پہنچے تو ان سے زفاف فرمایا۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

مردار اور بتوں کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو وہ اسے پگھلا کر فروخت

قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا جَمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ قَالَ اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ کَتَبَ اِلَیَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کرد یتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ۔ ـــــ ابوعاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بَاب ۱۳۸۷ ثَمَنِ الْکَلْبِ۔

کُتّے کی قیمت

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِی اشْتَرٰی حَجَّامًا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْاَمَۃِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَاٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْکِلَہٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور لعنت کی ہے گودنے والی، گدوانے والی، سُود کھانے والے اور اُس کے مؤکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ السَّلَمِ

کتابُ السّلم

بَاب ۱۳۸۸ السَّلَمِ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَالنَّاسُ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَیْنِ اَوْ قَالَ عَامَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃً شَکَّ اِسْمٰعِیْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال، ابن المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلف کرے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنِ ابْنِ نَجِیْحٍ بِھٰذَا فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

محمد، اسمٰعیل، ابن نجیح سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن مروی ہے۔

باب ۱۳۸۹ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

باب ۱۳۹۰ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ.

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ

مقررہ وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجور میں دو یا تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم می سے کسی چیز میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں مقر مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابو نجیح نے فرمایا کہ سلف مقررہ تول میں مقررہ مدت تک کرنی چاہیے۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، مقررہ تو مقررہ وزن اور مقررہ مدت (سلم میں) ہونی چاہیے۔

ابوالولید، شعبہ، ابن ابوالمجالد ——— یحییٰ، وکیع، شعبہ محمد بن ابوالمجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں سلف کے متعلق اختلاف ہوگیا تو انھوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی طرف بھیجا۔ تو میں نے ان سے پوچھا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضر ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

محمد بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلی اللہ

إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا۔

۲۰۹۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ۔

۲۰۹۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى يُحْرَزَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَاب ۱۳۹ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔

۲۰۹۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ

تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جَو اور زیتون میں مقررہ تول اور مقررہ مدت پر سلف کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جس کے پاس راس المال ہوتا، فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا تو میں نے اُن سے پوچھا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سلف کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہ پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابو مجالد نے اُسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جَو میں سلف کیا کرتے تھے ـــــ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں ـــــ قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ گندم، جَو اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

ابو البختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے پہلو والے ایک شخص نے کہا: جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں ـــــ معاذ، شعبہ، عمرو، ابو البختری، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے

کھجوروں میں سلم کرنا

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے کھجور

عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ
أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ
بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى
يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ
عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْزَرَ۔

بَابُ ۳۹۲ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ۔

بَابُ ۳۹۳ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ
يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ
دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

بَابُ ۳۹۴ السَّلَمِ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَبِهِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ
بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا لَمْ يَكُ
ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

کے درخت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پوچھا تو فرمایا کہ
نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں
تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب
تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی اُدھار سونے کے بدلے بیچنے
سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے
منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ میں
نے عرض کی کہ وزن کیسے ہوگا؟ اُن کے پاس والے ایک آدمی نے کہا کہ اندازے سے

سلم میں ضمانت دینا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار
خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

سلم میں رہن رکھنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف
میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے
بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور
اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس
رہن رکھی۔

مقررہ مدت تک سلم کرنا اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابن عباس،
حضرت ابوسعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ غلے
میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نرخ اور مدت مقرر کر
لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت
ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال سے روایت

أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال عن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنتين والثلث فقال أسلفوا في الثمار في كيل معلوم إلى أجل معلوم وقال عبد الله بن الوليد حدثنا سفين حدثنا ابن نجيح وقال في كيل معلوم ووزن معلوم۔

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو۔ ــــ عبد اللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح نے فرمایا کہ تول مقرر ہو اور وزن مقرر ہو۔

۲۱۰۰۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا سفين عن سليمان الشيباني عن محمد بن أبي مجالد قال أرسلني أبو بردة وعبد الله بن شداد إلى عبد الرحمن بن أبزى وعبد الله بن أبي أوفى فسألتهما عن السلف فقالا كنا نصيب المغانم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يأتينا أنباط من أنباط الشام فنسلفهم في الحنطة والشعير والزبيب إلى أجل مسمى قال قلت أكان لهم زرع أو لم يكن لهم زرع قالا ما كنا نسألهم عن ذلك۔

محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے کہ ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی طرف سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملتا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلف کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

باب ۱۳۹۵ السلم إلى أن تنتج الناقة۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا

۲۱۰۱۔ حدثنا موسى بن إسمعيل أخبرنا جويرية عن نافع عن عبد الله قال كانوا يتبايعون الجزور إلى حبل الحبلة فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عنه فسره نافع أن تنتج الناقة ما في بطنها۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی بیچا کرتے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

كتاب الشفعة

کتاب الشفعہ

باب ۱۳۹۶ الشفعة في ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود فلا شفعة۔

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۲۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

باب ۱۳۹۷ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰی صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهٗ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهٗ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ۔

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع سے اجازت لی تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔ شعبی کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز بیچی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ وَقَالَ وَقَفْتُ عَلٰی سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰی اِحْدٰی مَنْكِبَيَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا اَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰی اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُنَجَّمَةٍ اَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَاَنَا اُعْطٰی بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ۔

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آگئے اور انھوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ لیا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ابو رافع آگئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلے والے میرے دونوں مکان خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: خدا کی قسم میں تو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خرید لینے چاہئیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا بلکہ جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انھیں دے دئیے۔

باب ۱۳۹۸ اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ۔

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا ——— حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰی اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

حجاج، شعبہ ——— علی بن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابو عمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔



پارہ ــــ ۹

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

مزدوری کا بیان

باب ۱۳۹۹ فِي الْإِجَارَةِ اِسْتِئْجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ۔

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابوبردہ، اِن کے داداجان ابوبردہ، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق دل کی خوشی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے میں عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

باب ۱۴۰۰ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ۔

چند قیراط پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا۔ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قیراط پر اہلِ مکہ کی چرائیں۔

باب ۱۴۰۱ اِسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو اُجرت پر رکھا اور پھر بنی عبد بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اُس پر اعتماد کر کے اُسے اپنی سواریاں دے دیں اور اُس سے وعدہ لیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر لے آئے۔ وہ تین دن کے بعد وعدے پر لے آیا اور اُن کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی چلا جو اُنھیں ساحل کے راستے لے گیا۔

باب ١٤٠٢ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ۔

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب مقررہ مدت آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں۔

٢١٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ۔

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین دن کے بعد صبح کے وقت غار ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اُس سے وعدہ لیا۔

باب ١٤٠٣ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ۔

غزوہ میں مزدور رکھنا

٢١١٠ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ

حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جیش العُسرت والا (غزوۂ تبوک) جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابل اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک آدمی سے برسرِ پیکار ہوا تو اُن دونوں نے ایک دوسرے کی اُنگلیاں منہ میں دبا لیں۔ ایک نے کھینچیں تو اُس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا تاکہ تم اُونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔ ابن جریج، عبداللہ بن ابو مُلیکہ، اُن کے دادا جان نے ایسا ہی واقعہ بیان کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا جس سے اُس کا اگلا دانت گر گیا تو حضرت ابوبکر نے اُس کا قصاص نہ دلایا۔

فَانْدَرَسَتْ فَاهْدَرَهَا اَبُوْبَكْرٍ۔

بَابُ ١٤٠٤ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهِ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَاْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَّمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ۔

بَابُ ١٤٠٥ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ حَائِطًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ جَازَ۔

٢١١١۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا نَّاْكُلُهُ۔

بَابُ ١٤٠٦ الْاِجَارَةِ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ۔

٢١١٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَا لَنَا اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔ جیسا قرآن مجید میں ہے کہ "میں چاہتا ہوں اپنی دونوں میں سے ایک بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کردوں" سے "اللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے" تک۔ یاجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اسی سے ہے جو تعزیت کے موقع پر آجَرَكَ اللّٰهُ کہا جاتا ہے۔

کسی کو یُوں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی کر دی۔ یعلی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اُس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سعید نے کہا، تاکہ مزدوری سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے)

دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور اہل کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا، کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں مزدوری کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

مَنْ اَشَاءُ۔

بَاب ۱۴۰۷ اَلْاِجَارَةِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

بَاب ۱۴۰۸ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِیْرِ۔

۲۱۱۴ - حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

بَاب ۱۴۰۹ اَلْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ۔

۲۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِیَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اُس آدمی جیسی ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قیراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ ہو جنھوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور اُنھوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے مزدوری نہ دی۔

عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی لگائے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں مقررہ مزدوری پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اُس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو۔ اور اپنی پوری مزدوری لو۔ اُنھوں نے انکار کیا اور چھوڑ گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام

فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَاَبَيَا وَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اَنْ يَّعْمَلُوْا لَهٗ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ۔

بَابٌ ۴۱۷ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَتَرَكَ اَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَاْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَّوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ

کرو اور تمہیں وہی دوں گا جو اُن سے طے کیا تھا۔ اُنھوں نے کام کیا لیکن جب نماز عصر کا وقت ہُوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کر لو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے مگر اُنھوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو اُنھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انھیں دوسرے دونوں گروہوں کی مزدوری بھی ملی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے جنھوں نے اس نور کو قبول کیا۔

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے مستاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ اس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں، یہاں تک فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا یوں گویا ہُوا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ پیار کرتا تھا میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دئیے کہ وہ

إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ.

باب ۱۴۱۱ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ.

۲۱۱۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ.

باب ۱۴۱۲ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ

میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے کہا میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہٰذا بند مُہر کو نہ توڑیئے مگر حق کے سا[تھ] میں نے اِس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اِس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرا شخص عرض گزار ہُوا۔ اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب اُنہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ کے بندے! میری مزدوری ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے کی اُجرت۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی طرف جاتا، بوجھ اُٹھاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شقیق کے نزدیک اِس سے حضرت ابو مسعود کی ذات مراد ہے۔

دلالی کی اُجرت۔ ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری دلالی کی اُجرت میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا کہنے میں کوئی ڈر نہیں کہ یہ کپڑا اتنے میں بیچ دو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے۔ ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں فروخت

إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

۲۱۱۸۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

باب ۱۴۱۳ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

باب ۱۴۱۴ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ

کر دو اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان نصفا نصف تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند رہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابن عباس لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کے لیے دلالی نہ کرے۔

دار الحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی مزدوری جمع ہو گئی تو میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا خدا میں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا، کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا تو اس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، کیا تم نے اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے مال اور بیٹے دئیے جائیں گے۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اسے قبول کرے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دئیے اور ابن سیرین نے بانٹنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ شمار نہیں کیا اور کہا جاتا تھا السُّحْتُ حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ اندازہ کرنے کی اجرت دیا کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقٰى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

ایک قبیلے کے پاس ٹھہرے۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انھوں نے
نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انھ
بھاگ دوڑ کی مگر کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ بعض نے کہا کہ اِن لوگوں کے پاس ج
جو اُترے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے
آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ا
نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ کیا آپ میں سے
کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں خدا کی قسم میں دم کر لیتا ہُوں لیکن ہم
آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان نوازی سے انکار کر
لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے مع
مقرر نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر اتفاق رائے ہو گیا۔ پس
گئے، اُس پر تھتکارا اور سورۂ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہو گیا جیسے کسی نے ر
کھول دی ہوں۔ وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس اُنھوں
مقررہ بکریاں ادا کر دیں۔ کسی نے کہا کہ انھیں تقسیم کر لیجیے۔ دم کرنے و
نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگا
پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس ن
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر ک
فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہُوا کہ اِس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے! پھر فرمایا
نے ٹھیک کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی رکھنا اور رسو
صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ، ابو بشر نے ابو المتو
سے یہ حدیث سُنی۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمانی امراض کے لیے قرآنِ کریم کی آیات پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ قرآن مجی
میں جسمانی شفا بھی ہے۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ دم کرنے پر اُجرت بھی لی جاسکتی ہے۔ لیکن اِسے کاروبار بنا لینے میں کافی اختلاف ہے
اور بزرگوں نے اِسے پیشہ بنا لینے کو کسی دور میں بھی مناسب نہیں سمجھا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۲۱۵ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ۔

غلام اور لونڈی کو اُس کی مقرّرہ مزدوری دینا۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے ایک ص
یا دو صاع غلّہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو
اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

باب ۱۴۱۶ خِرَاجِ الْحَجَّامِ۔

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ۔

باب ۱۴۱۷ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ۔

باب ۱۴۱۸ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءَكُمْ۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

پچھنے لگانے کی اُجرت

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُس کی مزدوری دی۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اِسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

عکرمہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی مزدوری کم دیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مُد دینے کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اُس کے خراج میں کمی کروائی۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی۔ ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے، تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کر سکو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو اللہ اُن کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فَتَیَاتِکُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

قُتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت نیز زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم سے روایت ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَاب ١٤١٩ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

٢١٢٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

بَاب ١٤٢٠ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢١٢٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

بَاب ١٤٢١ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَ

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

نر سے جفتی کروانے کی اُجرت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فر
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر سے جفتی کرانے کی اُجرت س
منع فرمایا ہے۔

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت

ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کو مدت پوری ہو
سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معا
کے نزدیک اُس کی مقررہ مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے ف
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ابتدائی دورِ خلافت
میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وصال کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اِس اجارے کی تجدید کی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ال
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اُنھیں (یہودیوں کو) دی کہ وہ کام ا
کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے
اُنھیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن
مجھے یاد نہ رہا اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم س
روایت کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے منع فرمایا
عُبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اُنھیں
جلاوطن کر دیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قرض حوالے کرنے کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع ہو سکتا ہے

حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر حوالے کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت
ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں سے ایک نقد مال

أَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

اور دوسرا قرضہ ہے۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیئے۔

باب ۱۴۲۲ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اسکے لیے مناسب نہیں ہے۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

باب ۱۴۲۳ إِذَا أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا، کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ پس اُس پر نماز پڑھی پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْکَفَالَۃِ

باب ۱۴۲۴ الْکَفَالَۃِ فِی الْقَرْضِ وَالدُّیُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَیْرِھَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَہٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰی جَارِیَۃِ امْرَاَتِہٖ فَاَخَذَ حَمْزَۃُ مِنَ الرَّجُلِ کَفِیْلًا حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ وَکَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَہٗ مِائَۃَ جَلْدَۃٍ فَصَدَّقَھُمْ وَعَذَرَہٗ بِالْجَھَالَۃِ وَقَالَ جَرِیْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمُرْتَدِّیْنَ اسْتَتِبْھُمْ وَکَفِّلْھُمْ فَتَابُوْا وَکَفَلَھُمْ عَشَائِرُھُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَکَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحَکَمُ یَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّھَدَاءِ اُشْھِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ ائْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَرْکَبُھَا یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَا اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ کُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاِنِّیْ جَھَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَھَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ذمہ داری کا بیان

کفالت، قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا۔ ابوالزناد، محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مُصدِّق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی آدمی کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سَو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ اُن سے توبہ کرائیے اور اُن پر ضامن لیجیے پس اُنھوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور مر جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔ امام ابوعبداللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہُرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار اُدھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ سمندری سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر سوار ہو کر مقررہ مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا پھر اس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا۔ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو اُس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم اُس تک پہنچا دوں لیکن کچھ

فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ فَأَخَذَهَا وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا۔

نہ کر سکا بیں انھیں تیرے سپرد کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے لے لی کہ گھر والی اس کا ایندھن بنالے گی جب اُسے چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم ہیں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آجاتا۔ قرض خواہ نے کہا۔ کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اِس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

باب ۱۴۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ۔

ارشادِ ربانی جنھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا اُن کا حصہ اُنھیں دے دو۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصٰى لَهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ کے متعلق فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس مواخات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہوگئی۔ پھر فرمایا اَلَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کردی جاتی۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ

عاصم سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلقہ یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا حلف في الإسلام فقال قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين قريش والأنصار في داري۔

کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہی تھا۔

باب ١٤٢٦ من تكفل عن ميت دينا فليس له أن يرجع وبه قال الحسن۔

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھر نے کا حق نہیں ہے۔ حسن بصری کا یہی قول ہے۔

٢١٣٦ - حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بجنازة ليصلي عليها فقال هل عليه من دين قالوا لا فصلى عليه ثم أتي بجنازة أخرى فقال هل عليه من دين قالوا نعم قال صلوا على صاحبكم قال أبو قتادة علي دينه يا رسول الله فصلى عليه۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا کیا اِس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا۔ کیا اِس پر قرض ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

٢١٣٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو سمع محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو قد جاء مال البحرين قد أعطيتك هكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين أمر أبو بكر فنادى من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم عدة أو دين فليأتنا فأتيته فقلت إن النبي صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثى لي حثية فعددتها فإذا هي خمس مائة وقال خذ مثليها۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر بحرین کا مال آگیا تو اُس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی میں نے شمار کیے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

باب ١٤٢٧ جوار أبي بكر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وعقده۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔

٢١٣٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي إلا وهما يدينان الدين وقال أبو صالح حدثني عبد الله عن يونس عن الزهري قال

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دین برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا اور

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ
أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا
يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ
خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ
الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ
تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ
أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ
لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ
الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ
جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ
أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ
مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ
وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ
قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ
مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا
يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا
وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ
رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ
دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَ
بَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ
نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا
كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ
جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ
وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ
فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ

کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام
کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب
مسلمان زیادہ مبتلائے آلام ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے ارادے سے
حبشہ کی طرف نکلے، یہاں تک کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ
ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت
ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہٰذا میں زمین میں پھر کر اپنے
رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے
نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروم لوگوں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے
عاجز کا بوجھ اُٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے
ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے
رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا
اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے
اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے
لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، عاجز کا بوجھ اُٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور مصیبت
زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے
ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر
سے کہہ دیجیے کہ وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی
چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ
پہنچائیں اور یہ کام علانیہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں
فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابوبکر سے کہہ
دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں
اور نہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد
بنالی اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے
لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے بیٹے تعجب سے اُن کے پاس
آ کھڑے ہوتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے
وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سرداران قریش
ڈرے اور اُنھوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ وہ ان کے پاس آیا تو اُنھوں
نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت
کریں لیکن اُنھوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

باب ۱۴۲۸ الدَّيْن۔

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

علانیہ نماز اور قرأت کرنے لگے ہیں جب کہ ہمیں ڈر ہے کہ مبادا ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اس شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے۔ اس کے بعد کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ابا جان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے؟ فرمایا، ہاں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے رہے اور دو اونٹ جو ان کے پاس تھے انہیں چار ماہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

قرض کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

باب ۱۴۲۹ وَكَالَةُ الشَّرِيْكِ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ۔

باب ۱۴۳۰ اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِاَنْ يَّحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِيْ بِاسْمِكَ الَّذِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهٗ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰى جَبَلٍ لِاُحْرِزَهٗ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَّجَا اُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِيْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ اَنْ يَّلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَهُمْ ابْنَهٗ لِاَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر انہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اُس کی کھال بھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اُس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہُوا تو فرمایا، اُسے ذبح کرلو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمیّہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ الرحمن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دورِ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا۔ جب غزوہ بدر کا دن آیا تو میں اُسے بچانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیّہ بن خلف ہے، اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خدشہ ہُوا کہ ہم سے وہ آملیں گے تو میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کر دیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

ثُمَّ يَتْبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتّٰى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ۔

وہ بھاری بھرکم آدمی تھا جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھ جانے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اُوپر گر گیا۔ اُنھوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر پر بھی لگا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے پیر کی پُشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

باب ۱۴۳۱ الْوَكَالَةُ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

صرّافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہُوا کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے بدلے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن سے متعلقہ بھی یہی حکم ہے۔

باب ۱۴۳۲ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو قریب المرگ دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ اُنھوں نے کہا کہ اسے نہ کھاؤ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پس اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبدہ نے عُبید اللہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

باب ۱۴۳۳ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو

وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ اَنْ يُّزَكِّيَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

٢١٤٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

بَابُ ١٤٣٤ الْوَكَالَةِ فِيْ قَضَاءِ الدُّيُوْنِ۔

٢١٤٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالُوْا اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

بَابُ ١٤٣٥ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ۔

٢١٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ اِن کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اُتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی۔ آپ کے اصحاب نے اُسے پیٹنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اِسے اُتنے ہی سالوں کا اُونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے۔ فرمایا: وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب اُنھوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصہ دے سکتا ہوں۔

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہوا تھا تو اُنھوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو اُن کا انتظار کرتا

أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

رہا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کا طائف سے لوٹتے وقت د[س]
دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے جب اُن پر واضح ہوگیا کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انھوں نے کہا کہ ہما[رے]
قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں میں کھڑے
ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا ک[ہ]
تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کرکے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ا[ن]
کے قیدی کر دوں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہئے وہ یُوں کر[ے]
ورنہ جو چاہے اُس کو اُس کا حصّہ فَی کے مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ
ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے
جاؤ، یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ لوٹ گئے
اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور انھوں
نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

باب ۱۴۳۶ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو لوگوں کے دستور کے مطابق دے۔

۲۱۴۸ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر کے
دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اُونٹ
پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے
پاس سے گزرے اور فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہُوا کہ میں جابر بن عبد اللہ ہوں۔
فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں سست رفتار اُونٹ پر سوار ہوں
فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں
نے پیش کر دی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں
سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں بیچ دو؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ
یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو اور میں نے اسے چار سو دینار

أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بابٌ ۱۴۳۷ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ۔

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

بابٌ ۱۴۳۸ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا

میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہُوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیلتی اور تم اُس سے کھیلتے۔ عرض گزار ہُوا کہ میرے والدِ محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا، یہ بات ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس اُنھوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دئے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جُدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبد اللہ کی تھیلی سے جُدا نہیں ہوتے۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے بدلے میں نے اِسے تمہارے نکاح میں دیا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن ہشیم ابوعمرو عوف، محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہُوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ اُس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آگیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آگیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آکر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے، تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہُوں جو آپ کو نفع دیں گے۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہُوا۔ اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جب کہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا، جس کو انہوں نے پکڑ لیا۔ اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو خود پوچھا کہ ابوہریرہ! تمہارے رات کے چور

کا کیا بنا ؟ ——— علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اُس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے اور آخری روز بتادیا کہ وہ شیطان تھا ——— درحقیقت پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ رہ نہیں سکتی تھی اِس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۴۳۹ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردّی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، توبہ توبہ، یہ تو بالکل سُود ہے یہ تو بالکل سُود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

باب ۴۴۰ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنے دوست کو کھلائے تو دستور کے مطابق کھائے۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لوٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولّی تھے تو وہ جہاں اُترتے اہلِ مکّہ کے لیے تحفے بھیجا کرتے تھے۔

باب ۴۴۱ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

حدود میں وکالت کرنا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے اُنیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

٢١٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ.

بَاب ٤٤٢ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا.

٢١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

بَاب ٤٤٣ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ.

٢١٥٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اُسے پیٹیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی حفاظت کرنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر اُنہیں اپنے والدِ محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کسی چیز کے قلادے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابوطلحہ سب سے مالدار تھے اور اپنے سارے مال میں اُنہیں بیرحاء باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری چیزوں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے پسند ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور زادِ راہ چاہتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہی کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اُسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں

تَابَعَهُ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ۔

اس کو تعیم کردیا، اسمٰعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ رائح روایت کیا ہے۔

بَاب ۴۴۴ وَكَالَةِ الْأَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا۔

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا نَفْسُهُ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اُسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، وافر اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ۔

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

بَاب ۴۴۵ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا۔

زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں۔

ارشادِ ربانی ہے، کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ ــــــ عبدالرحمٰن بن مبارک، ابوعوانہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو پھل دار درخت لگاتا یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے ــــــ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَاب ۴۴۶ مَا يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ۔

آلاتِ زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ اُلجھ جانا بُرا ہے۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلُّ۔

محمد بن زیاد الہانی سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ ہل اور کھیتی باڑی کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر اُس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

بَاب ۴۴۷ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ۔

کھیت کی نگرانی کے لیے کُتا رکھنا

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔

باب ۴۴۸ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

باب ۴۴۹ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ۔

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کُتا رکھا اُس کے اعمال میں سے
قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کُتا کھیتی باڑی یا مویشیو
حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابو ہری
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ کُتا بکر
کھیتی اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کُتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یز
نے حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو قبی
شنوءہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک
کہ جس نے کُتا پالا اور وہ کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ
تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں
عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُ
ہے؟ فرمایا، ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اُس کی طرف دی
کر کہا، مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے
فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں نیز ابو بکر و عمر بھی اور ایک بھیڑیئے نے بکر
پکڑ لی۔ چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا تو بھیڑیئے نے کہا، اُن دنوں انھیں
کون چھڑائے گا جب میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں
اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں
اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالُوا تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے: ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں بلکہ یوں کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

باب ۱۴۵۰ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ أَنَسٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔

۲۱۶۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ ؎ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ۞ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ۔

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا: بنی لوی کے سرداروں پر غالب آنے کو بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھیلتی جا رہی ہے۔

باب ۱۴۵۱

۲۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اسے بٹائی پر دیا کرتے تھے، یوں کہ پیداوار کا ایک حصہ مالک زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا۔ کبھی اس حصے پر آفت آ جاتی اور وہ سلامت رہتا اور کبھی اس زمین پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہٰذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور ان دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

باب ۱۴۵۲ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِي الْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا۔ قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا: مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر زراعت نہ کرتا ہو۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبد اللہ بن مسعود، عمر بن عبد العزیز، قاسم، عروہ، خاندان ابو بکر، خاندان عمر، خاندان علی اور ابن سیرین زراعت کرتے۔ عبد الرحمن بن اسود نے کہا کہ میں زراعت کے اندر عبد الرحمن بن یزید کا ساجھی تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار ان کی ہوگی اور یہ بیج دیں گے تو نصف ان کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اس پر خرچ کریں اور جو اس سے پیداوار حاصل ہو اسے دونوں تقسیم کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی خیال زہری کا ہے حسن کے

فَيَتَّفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى۔

نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ روئی آدھی لینے کی شرط پر چنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت مقرر کر کے تہائی چوتھائی حصے پر مویشی دیتے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور زراعت سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواجِ مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا کہ انھیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے چنانچہ اُن میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جبکہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

باب ١٤٥٣ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو۔

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اُس میں پھلوں اور زراعت سے حاصل ہو۔

باب ١٤٥٤

بٹائی پر زمین دینا

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش! آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انھیں دیتا ہوں اور انھیں بے نیاز کر دیتا ہوں جب کہ اُن میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اس کے بدلے کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

باب ۱۴۵۵ اَلْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

یہود کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور پیداوار سے نصف ان کے لیے ہوگا۔

باب ۱۴۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔

باب ۱۴۵۷ اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنِّي اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَّرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَاَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا كَانَتْ

لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے ان کی بھلائی مقصود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا انھوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اس غار کے منہ پر آگیا اور ان کا راستہ بند ہوگیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے ایسے نیک عمل کو دیکھیے جو آپ نے کیا ہو اور اس کے ذریعے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا اور جب انھیں دوہتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک روز مجھے دیر ہوگئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور ان کے سروں کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے انھیں جگانا ناپسند کیا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی برا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑگڑا رہے تھے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے

لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

باب ۱۴۵۸ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

باب ۱۴۵۹ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

اُس سے کچھ چاہا لیکن اُس نے انکار کر دیا جب تک میں اُسے سو دینار نہ دوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع کیے اور جب اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ پس میں کھڑا ہو گیا اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا۔ جب اُس نے کام مکمل کر لیا تو مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے۔ میں اُسے دینے لگا تو وہ منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ گائیں جمع کر لیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا۔ اللہ سے ڈریے۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہوں کی طرف جاؤ۔ اور اُنھیں لے لو۔ کہا اللہ سے ڈریے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انھیں لے لو۔ پس اُس نے لے لیے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے پوری طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری ابن عقبہ، نافع کی روایت میں لفظ فَسَعَيْتُ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کر دو تاکہ بک نہ سکے اور اُس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ اُنھوں نے وہ وقف کر دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اگلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اُس کی زمین اُس کے باشندوں میں یوں تقسیم کر دیتے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے متعلق یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اُسی کی ہو گی۔ حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اُس میں کسی ظالمانہ روش کا دخل ہو اور اِس بارے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عبيد الله بن ابي جعفر عن محمد بن عبد الرحمٰن عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة قضى به عمر في خلافته۔

باب ۱۴۶۰

۲۱۷۳ - حدثنا قتيبة حدثنا اسمٰعيل بن جعفر عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اري وهو في معرسه من ذي الحليفة في بطن الوادي فقيل له انك ببطحاء مباركة فقال موسى وقد اناخ بنا سالم بالمناخ الذي كان عبد الله ينيخ به يتحرى معرس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اسفل من المسجد الذي ببطن الوادي بينه وبين الطريق وسط من ذلك۔

۲۱۷۴ - حدثنا اسحٰق بن ابراهيم اخبرنا شعيب بن اسحٰق عن الاوزاعي قال حدثني يحيى عن عكرمة عن ابن عباس عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الليلة اتاني ات من ربي وهو بالعقيق ان صل في هذا الوادي المبارك وقل عمرة في حجة۔

باب ۱۴۶۱ اذا قال رب الارض اقرك ما اقرك الله ولم يذكر اجلا معلوما فهما على تراضيهما۔

۲۱۷۵ - حدثنا احمد بن المقدام حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا موسى اخبرنا نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عبد الرزاق اخبرنا ابن جريج قال حدثني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلى اليهود والنصارى من ارض الحجاز وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ظهر على خيبر اراد اخراج اليهود منها وكانت الارض حين ظهر عليها لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم وللمسلمين واراد اخراج اليهود منها فسالت

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیبی جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اُونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے۔

احمد بن مقدام، فُضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ——— عبدالرزاق، ابن جُریج موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کر دیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ اُنہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الیهود رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقرهم بها ان يكفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نقركم بها على ذلك ما شئنا فقروا بها حتى اجلاهم عمر الى تيماء واريحاء۔

ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

باب ۱۴۶۲ ما كان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

۲۱۷۶۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا الاوزاعي عن ابي النجاشي مولى رافع بن خديج سمعت رافع بن خديج بن رافع عن عمه ظهير بن رافع قال ظهير لقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان بنا رافقا فقلت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو حق قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما تصنعون بمحاقلكم قلت نؤاجرها على الربع وعلى الاوسق من التمر والشعير قال لا تفعلوا ازرعوها او ازرعوها او امسكوها قال رافع قلت سمعا وطاعة۔

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہم انہیں چوتھائی بٹائی پر دیتے ہیں چند کھجوروں یا جو کے چند وسق پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ یا پڑی رہنے دو۔ رافع عرض گزار ہوئے کہ میں نے سنا اور مانا۔

۲۱۷۷۔ حدثنا عبيد الله بن موسى اخبرنا الاوزاعي عن عطاء عن جابر قال كانوا يزرعونها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها فان لم يفعل فليمسك ارضه وقال الربيع بن نافع عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی چوتھائی اور نصف حصے پر کاشتکاری کیا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔ ربیع بن نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے اور اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

۲۱۷۸۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن عمرو قال ذكرته لطاؤس فقال يزرع قال ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه عنه ولكن قال ان يمنح احدكم اخاه خير له من ان يأخذ شيئا معلوما۔

طاؤس سے روایت ہے کہ وہ کاشتکاری کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ مقررہ چیز لینے سے بہتر ہے۔

۲۱۷۹۔ حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے

عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ مُعٰوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ۔

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ۔

باب ۱۴۶۳ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَّسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

باب ۱۴۶۴

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا

پر دیا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے یعنی چوتھائی حصہ اور کچھ گھاس کے بدلے۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبد اللہ ڈرے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو اُن کے علم میں نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک چوتھائی حصہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے بدلے کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اُس میں دھوکا ہے۔

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

هلال وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فليح عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوما يحدث وعنده رجل من اهل البادية ان رجلا من اهل الجنة استاذن ربه في الزرع فقال له الست فيما شئت قال بلى ولكني احب ان ازرع قال فبذر فبادر الطرف نباته واستواءه واستحصاده فكان امثال الجبال فيقول الله دونك يا ابن آدم فانه لا يشبعك شيء فقال الاعرابي والله لا تجده الا قرشيا او انصاريا فانهم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك النبي صلى الله عليه وسلم۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی تھا کہ اہلِ جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تُو اپنی اس حالت میں خوش نہیں؟ عرض گزار ہوگا کہ کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا، فصل اُگے گی، بڑی ہوگی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قرشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی زراعت کرتے ہیں جب کہ ہم تو کاشتکاری کرتے ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ۱۲۶۵ ما جاء في الغرس۔

درخت لگانے کا بیان

۲۱۸۳ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب عن ابي حازم عن سهل بن سعد انه قال انا كنا نفرح بيوم الجمعة كانت لنا عجوز تاخذ من اصول سلق لنا كنا نغرسه في اربعائنا فتجعله في قدر لها فتجعل فيه حبات من شعير لا اعلم الا انه قال ليس فيه شحم ولا ودك فاذا صلينا الجمعة زرناها فقربته الينا فكنا نفرح بيوم الجمعة من اجل ذلك وما كنا نتغدى ولا نقيل الا بعد ذلك۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں چقندر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کیاریوں میں لگایا کرتے تھے۔ پس اُنھیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اُس میں جَو کے چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے نہیں معلوم مگر اُنھوں نے فرمایا کہ اُس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نمازِ جمعہ پڑھ لیتے تو اُس کی زیارت کرتے۔ وہ ہمیں عنایت فرماتیں۔ پس اُس کے باعث ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

۲۱۸۴ - حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن الاعرج عن ابي هريرة قال يقولون ان ابا هريرة يكثر الحديث والله الموعد ويقولون ما للمهاجرين والانصار لا يحدثون مثل احاديثه وان اخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتي من الانصار كان يشغلهم عمل اموالهم وكنت امرأ مسكينا الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني فاحضر حين يغيبون واعي حين ينسون وقال النبي صلى الله عليه وسلم يوما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا جب کہ مہاجرین و انصار اُس کے برابر روایت نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھر جانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ پس وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم میں سے جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے

لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِىَ مَقَالَتِىْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِىْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَىَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِىْ فَوَالَّذِىْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِىْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اٰيَتَانِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۴۶۶ فِى الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ۔

باب ۴۶۷ فِى الشُّرْبِ وَمَنْ رَّاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِيَّتَهٗ جَآئِزَةً مَّقْسُوْمًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ۔

۲۱۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِىْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِىْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۲۱۸۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ

گا میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اُس کے سوا میرے اُوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ارشادِ گرامی مکمل فرما لیا۔ پھر میں نے اُسے اٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے ارشادات میں سے اُس روز سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی: بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں ۔ ۔ ۔ ۔ تا الرحیم۔

پانی پلانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

پانی پلانے کا بیان۔ ارشادِ ربانی ہے اور ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی، کیا وہ اِسے نہیں مانتے؟ اور ارشادِ خداوندی ہے: کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو، کیا تم اسے بادل سے اُتارتے ہو یا ہم اُتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا بنا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔ الاُجاجُ کڑوا اور المُزنُ بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بئر رومہ کو خریدے اور اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری دُوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ فَقَالَ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں طرف حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر اس ڈر سے عرض گزار ہوئے کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ فرما دیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

باب ۴۶۸ مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوِيَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ بِالْمَاءِ۔

جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے یہاں تک کہ وہ سیراب کرے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زائد پانی کو نہ روکا جائے۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی زائد پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے باعث آئندہ گھاس پھوس سے روکنے لگے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ زائد پانی سے نہ روکو تاکہ زائد گھاس سے روکنے لگو۔

باب ۴۶۹ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھود دے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کان میں دبنے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

باب ۴۷۰ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا۔

کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اُس کا فیصلہ

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے اور اُس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک جو لوگ

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي مَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰذَا فَأَنْزَلَ اللهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

بَاب ۱۴۷۱ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

بَاب ۱۴۷۲ سَكْرِ الْأَنْهَارِ۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے حقیر پونجی خریدتے ہیں" پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابو عبدالرحمن نے اس آیت کے متعلق کیا فرمایا جو میرے متعلق نازل ہوئی تھی میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، گواہ لاؤ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا جائے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے۔ اگر وہ دے تو اس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد بیچے اور قسم کھا کر کہے کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کے اتنے روپے دئے جا رہے تھے اور دوسرا آدمی اسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "بے شک جو اللہ کے عہد کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں"۔

نہر کا پانی روکنا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا، نہری پانی کے متعلق جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسب منشا آنے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا، اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے خیال میں آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ ۔

يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر
فقال الزبير والله انى لاحسب هذه الآية نزلت فى
ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

باب ۱۴۷۳ شرب الاعلى قبل الاسفل

۲۱۹۳ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا
معمر عن الزهرى عن عروة قال خاصم الزبير
رجل من الانصار فقال النبى صلى الله عليه وسلم
يا زبير اسق ثم ارسل فقال الانصارى انه ابن
عمتك فقال عليه السلام اسق يا زبير ثم يبلغ
الماء الجدر ثم امسك فقال الزبير فاحسب هذه
الآية نزلت فى ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى
يحكموك فيما شجر بينهم۔

باب ۱۴۷۴ شرب الاعلى الى الكعبين

۲۱۹۴ - حدثنا محمد اخبرنا مخلد قال اخبرنى
ابن جريج قال حدثنى ابن شهاب عن عروة بن
الزبير حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير
فى شراج من الحرة يسقى بها النخل فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير فامره بالمعروف
ثم ارسل الى جارك فقال الانصارى ان كان ابن
عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم قال اسق ثم احبس حتى يرجع الماء الى الجدر واستوعى
له حقه فقال الزبير والله ان هذه الآية انزلت فى ذلك
فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم
قال لى ابن شهاب فقدرت الانصار والناس قول
النبى صلى الله عليه وسلم اسق ثم احبس حتى
يرجع الى الجدر فكان ذلك الى الكعبين۔

باب ۱۴۷۵ فضل سقى الماء

۲۱۹۵ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك
عن سمى عن ابى صالح عن ابى هريرة ان رسول الله

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی۔

بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیر! سیراب کرکے چھوڑ د
انصاری نے کہا۔ چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اے ز
سیراب کرکے روکے رکھنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حض
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔
میرے خیال میں اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت زبیر سے
نہری پانی پر جھگڑا جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر! تم دستور کے مطابق سیراب کرکے پھر اپنے
ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا، کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد
ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا
کہ سیراب کرکے روک لو یہاں تک کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے
اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ آیت:۔ فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔
اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے
لوگوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد: "سیراب کرو اور پھر
روک لو یہاں تک کہ منڈیروں تک ہو جائے" سے مراد ہے کہ ٹخنوں
تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ

صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي فاشتد عليه العطش فنزل بئرا فشرب منها ثم خرج فاذا هو بكلب يلهث ياكل الثرى من العطش فقال لقد بلغ هذا مثل الذي بلغ بي فملا خفه ثم امسكه بفيه ثم رقي فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له قالوا يا رسول الله وان لنا في البهائم اجرا قال في كل كبد رطبة اجر تابعه حماد بن سلمة والربيع بن مسلم عن محمد بن زياد۔

ایک کنوئیں میں اترا اور اس سے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اسے بھی اسی طرح لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے۔

۲۱۹۶ - حدثنا ابن ابي مريم حدثنا نافع بن عمر عن ابن ابي مليكة عن اسماء بنت ابي بكر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الكسوف فقال دنت مني النار حتى قلت اي رب وانا معهم فاذا امراة حسبت انه تخدشها هرة قال ما شان هذه قالوا حبستها حتى ماتت جوعا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی تو فرمایا۔ دوزخ میرے نزدیک کی گئی تو میں عرض گزار ہوا۔ یارب! کیا میں ان کے ساتھ ہوں؟ اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔

۲۱۹۷ - حدثنا اسمعيل حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عذبت امراة في هرة حبستها حتى ماتت جوعا فدخلت فيها النار قال فقال والله اعلم لا انت اطعمتها ولا سقيتها حين حبستها ولا انت ارسلتها فاكلت من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت عذاب دی گئی کہ اس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکی مرگئی تو یہ دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھے رکھتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔

باب ۴۷۶ من راى ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۱۹۸ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدح فشرب وعن يمينه غلام هو احدث القوم والاشياخ عن يساره قال يا غلام اتاذن لي ان اعطي الاشياخ فقال ما كنت لاوثر بنصيبي منك احدا يا رسول الله فاعطاه اياه۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جبکہ دائیں جانب کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں طرف تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! آپ سے جو حصہ ملے اس کے متعلق میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اسی کو دے دیا۔

۲۱۹۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد سمعت ابا هريرة عن النبي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم قال والذي نفسي بيده لأذودن عن حوضي كما تذاد الغريبة من الإبل عن الحوض. تذودان تمنعان.

٢٢٠٠ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أيوب وكثير بن كثير يزيد أحدهما على الآخر عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم يرحم الله أم إسمعيل لو تركت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت عينا معينا وأقبل جرهم فقالوا أتأذنين أن ننزل عندك قالت نعم ولا حق لكم في الماء قالوا نعم.

٢٢٠١ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفين عن عمرو عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم رجل حلف على سلعة لقد أعطي بها أكثر مما أعطي وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله اليوم أمنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك قال علي حدثنا سفين غير مرة عن عمرو سمع أبا صالح يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۱۴۷۷

لا حمى إلا لله ولرسوله.

٢٢٠٢ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أن الصعب بن جثامة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا حمى إلا لله ولرسوله وقال بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم حمى النقيع وأن عمر حمى الشرف والربذة.

باب ۱۴۷۸ شرب الناس والدواب من الأنهار.

٢٢٠٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تذودان روکے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ نہ دیتے یا پانی میں سے چلو نہ بھرتے تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جرہم آئے اور کہا، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ اس کے پاس آباد ہو جائیں۔ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ رحمت کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر سکے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو، ابوصالح نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ بِهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهٗ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے۔ دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اُس آدمی کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا باندھا پس وہ باغ یا چراگاہ میں اُس کی رسی دراز کر دیتا ہے تو رسی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے کو مالدار دکھانے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخریہ یا دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو۔ اُس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، اِس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جامع اور بے مثل آیت کے کہ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو فبہا ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے متعلق عرض کی تو فرمایا:۔ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے رگم شدہ اُونٹ کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، تمہیں اُس سے کیا غرض، اُس کا مشکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

بَابُ ۱۴۷۹ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاِ

ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلًا فَيَاْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيْعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اُعْطِيَ اَمْ مُنِعَ۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اُسے بیچے کہ اللہ اُس کی آبرو کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ۔

بَابُ ۱۴۸۰ الْقَطَائِعِ۔

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مالِ غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی۔ ایک روز میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے اُن پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اُس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں جب کہ حضرت حمزہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور اُن کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اُس نے کہا۔ اے حمزہ! فربہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر اُن پر جھپٹے اور اُن کے کوہان اور کوکھے کاٹ دئے، پھر اُن کے کلیجے نکال لیے۔ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دئے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا۔ میں نے یہ بہت ہی خوفناک منظر دیکھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُن کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نگاہیں اُٹھا کر کہا۔ شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جاگیریں بخشنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے ہمیں عطا فرمائی

الانصار حتی تقطع لاخواننا من المهاجرین مثل الذی تقطع لنا قال ستروون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی۔

ہیں۔ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

باب ۱۴۸۱ کتابۃ القطائع وقال اللیث عن یحیی بن سعید عن انس دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لیقطع لھم بالبحرین فقالوا یا رسول اللہ ان فعلت فاکتب لاخواننا من قریش فلم یکن ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی۔

جاگیریں لکھ کر دینا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھے۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

باب ۱۴۸۲ حلب الابل علی الماء۔

۲۲۰۹۔ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنی ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حق الابل ان تحلب علی الماء۔

اونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابو عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

باب ۱۴۸۳ الرجل یکون لہ ممر او شرب فی حائط او فی نخل وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من باع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع فللبائع الممر والسقی حتی یرفع وکذلک رب العریۃ۔

وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیوند کاری کے بعد درخت بیچے تو پھل بیچنے والے کے ہیں نیز گزرگاہ اور چشمہ بھی بیچنے والا کا ہے۔ جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

۲۲۱۰۔ اخبرنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث حدثنی ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع وعن مالک عن نافع عن ابن عمر عن عمر فی العبد۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کرے ـــــ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۲۱۱۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت قال رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع العرایا بخرصھا تمرا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے سے کھجوریں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۲۲۱۲۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابن عیینۃ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَّا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے بدلے نہ بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِيْ ذٰلِكَ۔

ابوسفیان مولیٰ ابواحمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهُ اَذِنَ لَهُمْ قَالَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ بُشَيْرٌ مِثْلَهُ۔

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ اُن کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بُشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابٌ

فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ۔

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تصرف روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

باب ۱۴۸۲ مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ ثَمَنُهٗ اَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهٖ۔

جو کوئی چیز اُدھار خریدے خواہ اُس کے پاس قیمت نہ ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ اَتَبِيْعُنِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہُوا تو فرمایا: کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اُونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ میں نے اقرار کیا اور وہ بیچ دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو اُونٹ لے کر حاضر ہُوا۔ آپ نے مجھے اُس کی قیمت عطا فرمائی۔

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے مدت

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِّنْ یَّہُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔

مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۴۸۵ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَھَا اَوْ اِتْلَافَھَا۔

جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے تلف کرواتا ہے۔

باب ۴۸۶ اَدَآءِ الدُّیُوْنِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

قرض ادا کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرنا۔ اللہ تمہیں اچھا نصیحت کرنے والا ہے اور بیشک اللہ سُنتا دیکھتا ہے (۴: ۵۸)

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِھَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَآ اُحِبُّ اَنَّہٗ یُحَوَّلُ لِیْ ذَھَبًا یَّمْکُثُ عِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِھَابٍ بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ وَقَالَ مَکَانَکَ وَتَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِیَہٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَہٗ مَکَانَکَ حَتّٰٓی اٰتِیَکَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَھَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے۔ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔ بے شک زیادہ مال والے زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اِس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابوشہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز سُنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آگیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی۔ فرمایا: ہاں میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہو اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا، ہاں۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُّوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا یَسُرُّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ رَوَاہُ صَالِحٌ وَّعُقَیْلٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ۔

باب ۱۴۸۷ اِسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنَا سَلَمَۃُ بْنُ کُھَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بِمِنًی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَہٗ فَھَمَّ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَّاشْتَرُوْا لَہٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ قَالَ اشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

باب ۱۴۸۸ حُسْنُ التَّقَاضِیْ۔

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ رِّبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِیْلَ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوْسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَہٗ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۴۸۹ ھَلْ یُعْطٰی اَکْبَرَ مِنْ سِنِّہٖ۔

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ بْنُ کُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاہُ بَعِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ فَاِنَّ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ اَحْسَنَھُمْ قَضَآءً۔

باب ۱۴۹۰ حُسْنُ الْقَضَآءِ۔

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَلَمَۃَ

پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اِسے صالح اور عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے۔

اُونٹ قرض لینا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے تقاضا کیا اور آپ سے سختی برتی اور آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔ اسے اُسی طرح کا اُونٹ خرید کر دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ وہ نہیں بلکہ اُس سے بہتر عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

اچھے طریقے سے تقاضا کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی مر گیا تو اُس سے کہا گیا۔ تُو کیا کہا کرتا تھا؟ عرض گزار ہُوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مالدار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں نہیں ملا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ یَتَقَاضَاهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ وَفَّی اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ لِیْ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

باب ۱۴۹۱ اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْ حَلَّلَهٗ فَهُوَ جَآئِزٌ۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِی ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا وَّعَلَیْهِ دَیْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِیْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمْ اَنْ یَّقْبَلُوْا تَمْرَ حَآئِطِیْ وَیُحَلِّلُوْا اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ یُعْطِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَآئِطِیْ وَقَالَ سَنَغْدُوْا عَلَیْكَ فَغَدَا عَلَیْنَا حِیْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَیْتُهُمْ وَبَقِیَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا۔

باب ۱۴۹۲ اِذَا قَاصَّ اَوْ جَازَفَهٗ فِی الدَّیْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْ غَیْرِهٖ۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ عَلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهٗ جَابِرٌ فَاَبٰی اَنْ یُّنْظِرَهٗ فَكَلَّمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَهٗ اِلَیْهِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْیَهُوْدِیَّ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک خاص عمر کا اونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے اُسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اُس سے زیادہ عمر کا۔ فرمایا: وہی دے دو۔ اُس آدمی نے کہا: آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقت چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد محترم غزوہ اُحد کے روز شہید کر دیے گئے تھے اور اُن کے اُوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کر دیں۔ انھوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

جب گفتگو کرے اور قرض کی کھجوروں کے بدلے کھجوریں وغیرہ اُسے دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے وفات پائی اور اِن پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض چھوڑا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے سفارش کرنے کی التماس کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ
جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا
وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ
يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ
ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ
لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا۔

باب ۱۴۹۳ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ۔

۲۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ
وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ
قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ
إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب ۱۴۹۴ الصَّلٰوةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا۔

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا
إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا
مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَ
مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ۔

ہوئے اندر چلے پھرے حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لوٹنے کے بعد کھجوریں توڑیں۔ اُسے پوری
تیس وسق ادا کردیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ کو نمازِ عصر پڑھتا ہوا پایا
جب فارغ ہوئے تو آپ سے بچنے کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ ابن خطاب کو بھی بتا دو۔
حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انھیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا
میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں
چل پھر رہے تھے کہ اُس میں برکت ہوگی۔

جو قرض سے پناہ مانگے

ابوالیمان، شعیب، زہری ـــــ اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان
محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا
کرتے: اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں
فرمایا کہ مقروض آدمی بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف
ورزی کرتا ہے۔

مقروض کی نماز جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے
ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اُوپر ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا
اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں، اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: یہ نبی ایمان
والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۳۳ : ۶)۔ پس
جو مسلمان مرجائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا
بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

باب ۱۴۹۵ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مال دار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

باب ۱۴۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ۔

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مال دار کا لیت ولعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو بولنے کا حق ہے۔

باب ۱۴۹۷ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے۔ جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ سعید بن مسیّب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق سے لے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَٰذَا الْإِسْنَادُ كُلُّهُمْ كَانُوا عَلَى الْقَضَاءِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ كَانُوا كُلُّهُمْ عَلَى الْمَدِينَةِ۔

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے مال کو کسی آدمی یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ مستحق ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اِس اسناد والے سارے عہدہ قضا پر رہے جیسے یحییٰ بن سعید، اور ابوبکر بن محمد اور عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہ اور یہ سب مدینہ منورہ پر حاکم ہوئے تھے۔

باب ۱۴۹۸ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ.

باب ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ.

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

باب ۱۵۰۰ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى الحدیث

باب ۱۵۰۱ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹرخانہ نہ ہو۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو اُن کا میرے والدِ ماجد پر قرض تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں تو اُنھوں نے انکار کردیا۔ آپ نے اُنھیں باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے اُن کا سارا قرض ادا کر دیا۔

جو مفلس یا دیوالیے کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اُوپر خرچ کرلے۔

عطا بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا جس کو مدبر کیا ہُوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نُعیم بن عبد اللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مدت مقرر کر کے قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ زیادہ درہم دئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمٰن بن ہُرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی آدمی سے قرض مانگا تو اُس نے مقررہ مدت کے وعدے پر دے دیا۔

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضرت عبد اللہ شہید کر دئے گئے جنھوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا لیکن وہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کی الگ ڈھیری لگانا یعنی عذق بن زید کی الگ ڈھیری، لین کی

مِنْهُ عَلٰى حِدَةٍ عَذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَاللِّيْنَ عَلٰى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَحْضِرْهُمْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفٰى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَاَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ اَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِاِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهٖ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ۔

الگ اور عجوہ کی الگ، پھر انھیں بُلا لینا یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ پس میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن پر بیٹھ گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں یہاں تک کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں بچ رہیں گویا اُنھیں ہاتھ ہی نہیں لگایا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اُونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہُوا۔ اُونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض گزار ہُوا کہ میرے والدِ ماجد حضرت عبد اللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ اُنھیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ فروخت کرنے کے متعلق بتایا تو انھوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انھیں اُونٹ کے تھک جانے کے متعلق بتایا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا نیز اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اگلی صبح کو میں اُونٹ لے کر حاضرِ بارگاہ ہُوا۔ آپ نے مجھے اُونٹ کی قیمت اور اُونٹ بھی دے دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصّہ دیا۔

باب ۱۵۰۲ مَا يُنْهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ۔

مال ضائع کرنے کی ممانعت، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور فسادیوں کے عمل کو درست قرار نہیں دیتا" اور کہا، "کیا آپ کی نماز آپ کو ایسے کام کا حکم دیتی ہے کہ ہم اُن کی پوجا کریں جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ کریں جو ہم چاہیں" اور فرمایا، "اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو" اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا۔ مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اُوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور برتنے کی چیزیں نہ دینا نیز ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے قیل و قال زیادہ سوال اور مال کو ضائع کرنا۔

باب ۱۵۰۳ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اُس کی اجازت سے۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھ جائے گا۔ امام حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھی جائے گی، نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا (اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنیں اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا)۔ آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۵۰۴ مَا يُذْكَرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْمُلَازَمَةِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ۔

مقروض کو گرفتار کرکے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کوئی آیت پڑھی جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے خلاف سُنی تھی۔ پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

٢٢٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى عَلَى الْعٰلَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور جو واقعہ اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہُوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بُلایا اور اُس سے یہ بات پوچھی۔ اُس نے عرض کردی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

٢٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے ابوالقاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا، کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اِسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اِسے بازار میں قسم کھاتے سُنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوعِ بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا پہلا بے ہوش ہونا حساب میں شمار ہُوا۔

٢٢٤١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

باب ۱۵۰۵ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيْفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِيْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهُ۔

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

باب ۱۵۰۶ كَلَامِ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ۔

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ

کس نے کیا! کیا فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مال واپس دے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز بیچ کر قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے۔ اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا۔

عبداللہ بن دینار نے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی کو تجارت میں دھوکا دے دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، جب سودا کرو تو کہہ دیا کرنا کہ دھوکا نہ دینا چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس لوٹایا جس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اس میں جھوٹا ہو تاکہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ وہ ناراض ہوگا۔ حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ میرے متعلق ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ

٢٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

٢٢٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لِي أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ۔

بَابٌ ١٥٠ إِخْرَاجُ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ۔

٢٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ

ے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی، نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ؟ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہضم کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے دنیاوی پونجی خریدتے ہیں۔ (الآیۃ)

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابو حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشانۂ اقدس سے سُنا۔ آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہُوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے بتایا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ فرمایا کہ اُٹھو اور باقی قرض ادا کر دو۔

عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ الفرقان اُس کے خلاف سُنی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے اُنھیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض گزار ہُوا کہ میں نے انھیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ اُنھوں نے پڑھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآنِ مجید سات قرأتوں میں نازل ہُوا ہے لہٰذا اُسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ۔

کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انھیں اُن کے اوپر جلا دوں۔

بَاب ۵۰۸ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ۔

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے متعلق جھگڑا ہُوا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہُوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ۔ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اِس سے پردہ کرنا۔

بَاب ۵۰۹ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشَى مَعَرَّتُهُ وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔

جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔

حضرت ابن عباس نے قرآن کی تعلیم اور سُنن و فرائض کے لیے عکرمہ کو مقید رکھنا۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

بَاب ۵۱۰ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔ نافع بن عبد الحارث نے مکہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابن زبیر نے مکہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

بِمَكَّةَ۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

سعید بن ابوسعید نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار یمن کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۵۱۱ الْمُلَازَمَةِ۔

مقروض کا تعاقب کرتے رہنا

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو پیچھے لگ گئے، دونوں کی گفتگو ہوئی یہاں تک کہ آوازیں اُونچی ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انھوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ۱۵۱۲ التَّقَاضِي۔

قرض کا تقاضا کرنا۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْاٰيَةَ۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا، نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ کر دے میں تب بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو یہاں تک کہ مجھے مار کر دوبارہ اُٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی۔ کیا تُو نے وہ شخص دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا (۱۹: ۷۷)۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب اللقطة

باب إذا أخبره رب اللقطة بالعلامة دفع إليه.

۲۲۵۳ - حدثنا آدم حدثنا شعبة ح وحدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سلمة سمعت سويد بن بشار حدثنا غفلة قال لقيت أبي بن كعب فقال أخذت صرة مائة دينار فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال عرفها حولا فعرفتها حولا فلم أجد من يعرفها ثم أتيته ثالثا فقال احفظ وعاءها وعددها ووكاءها فإن جاء صاحبها وإلا فاستمتع بها فاستمتعت فلقيته بعد بمكة فقال لا أدري ثلثة أحوال أو حولا واحدا.

باب ۵۱۴ ضالة الإبل

۲۲۵۴ - حدثنا عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفين عن ربيعة حدثني يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني قال جاء أعرابي النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عما يلتقطه فقال عرفها سنة ثم احفظ عفاصها ووكاءها فإن جاء أحد يخبرك بها وإلا فاستنفقها قال يا رسول الله فضالة الغنم قال لك أو لأخيك أو للذئب قال ضالة الإبل فتمعر وجه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر.

باب ۵۱۵ ضالة الغنم.

۲۲۵۵ - حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني سليمن عن يحيى عن يزيد مولى المنبعث أنه سمع زيد بن خالد يقول سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فزعم أنه قال اعرف عفاصها ووكاءها

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جا[ئے]

سُوید بن بشار نے غفلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سو دیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھ[ر]
تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری دفعہ جب حاضر ہو[ا]
فرمایا کہ اِن کے برتن، گنتی اور سربندھن کو یاد رکھنا۔ اگر اِن کا مالک آجا[ئے]
تو فبہا ورنہ فائدہ اُٹھاؤ۔ میں نے فائدہ اُٹھایا۔ اِس کے بعد میں اُن سے
میں ملا تو فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا ایک سال۔

گُم شدہ اُونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ا[یک]
اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گر[ی]
پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی تھیلی ا[ور]
سربندھن کو یاد رکھو اگر کوئی آکر نشانیاں بتائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر ل[و]
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گُم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے
تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گُم شدہ اُونٹ! نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُ[س]
سے کیا واسطہ! اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی
گا اور درخت کھائے گا۔

گم شدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کر[یم]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمای[ا]
اُس کی تھیلی اور اُس کے سربندھن کو پہچان لو، پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو
یزید کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کرے اور وہ اُس کے

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ إِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ اِسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَا أَدْرِيْ أَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا یزید اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اُس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ اُسے چھوڑ دو کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پا لے گا۔

بَابُ ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا۔

جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو، پھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جبکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا، یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

بَابُ ۱۵۱۷ وَإِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

بَابُ ۱۵۱۸ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اِسے کھا لیتا ۔۔۔ یحییٰ، سفیان، منصور ۔۔۔ زائدہ، منصور، طلحہ، حضرت انس ۔۔۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اُٹھا لیتا ہوں۔ پھر ڈرتے ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

بَاب ۵۱۹ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

اہلِ مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اُس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اُس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول کو اُس پر قابض کیا اور اہلِ ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے اور نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز حلال

قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اَبُوْشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مگر اعلان کرنے کے لیے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ فدیہ لے یا بدلہ۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہل یمن سے ابوشاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا تھا۔

بَابٌ ۱۵۲۰ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ۔

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

۲۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اُن کے اناج کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

بَابٌ ۱۵۲۱ اِذَا جَآءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَّدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيْعَةٌ عِنْدَهٗ۔

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے۔

۲۲۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو پھر اُسے خرچ کر لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اُونٹ؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا، تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُسی کے ساتھ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ
وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا
حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بَاب ۱۵۲۲ هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتّٰى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ
قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ
فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ
إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا
فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ
صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ
دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا
حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا
فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا
وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا فَقَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ
لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

بَاب ۱۵۲۳ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ۔

۲۲۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ
قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَ
وِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ
الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَ
حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى

ہے یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

کیا گری پڑی چیز اِس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو اور کسی نااہل کے پلّے نہ پڑ جائے۔

سُوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صُوحان کے ساتھ تھا تو مجھے ایک کوڑا مِلا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود فائدہ حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں سَو دینار تھے۔ میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو آپ نے فرمایا، سال بھر تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی۔ دوبارہ حاضر ہُوا تو فرمایا سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ سہ بارہ حاضر ہُوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال بھر تشہیر کی۔ پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہُوا تو فرمایا کہ گنتی معلوم کر لو نیز ان کا برتن اور سر بندھن بھی۔ اگر اِن کا مالک آجائے تو فبہا ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

شعبہ نے اسے سلمہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وہ مجھے مکہ مکرمہ میں مِلا۔ چنانچہ فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اُس کے برتن اور سر بندھن کی پہچان بتلائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر لو۔ گم شدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پالے۔

يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ۔

گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا تو فرمایا، وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

باب ۱۵۲۴

چرواہے سے دودھ مانگنا

۲۲۶۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ میں چلا یہاں تک کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا، کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دوگے؟ کہا، ہاں۔ میں نے اُسے تھنوں کو دھونے اور ہاتھوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا، یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَاب ۱۵۲۵ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ رَافِعِ الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِينَ مُدِيمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی، سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے۔ اَلْمُقْنِعُ اور اَلْمُقْمِحُ ایک ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِينَ سے ٹکٹکی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے، وہ آنکھیں نہیں جھپکیں گے۔ هَوَاءٌ وہ جوف جو عقل سے خالی ہوں، اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے، ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم

قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

باب ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

باب ۱۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ رَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ

کمال تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہوگیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انھوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

ظلم وستم کا بدلہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بعض مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پُل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اُس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابوالمتوکل سے روایت کیا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہوجاؤ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا تو ایک آدمی اُن کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سُنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپالے گا۔ فرمائے گا۔ کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا۔ ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہوگیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے متعلق گواہ کہیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

باب ۱۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ۔

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ۱۵۲۹ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ وَّحُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں۔ فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: حدیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۷۱ تک چاروں ایسی ہیں کہ اگر آج بھی ہم اِن پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں۔ ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں ـــــ کسی پر ظلم نہ کرنا ـــــ کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا ـــــ اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا ـــــ مسلمان بھائی سے مصیبت کو دُور کرنا ـــــ مسلمان کی عیب پوشی کرنا ـــــ مظلوم کی مدد کرنا ـــــ ظالم کو ظلم سے روکنا ـــــ مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنا ـــــ جملہ اہل اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر سب کا خیر خواہ بن کر رہنا۔ ان میں سے کونسی بات ہے جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے؟ جب ہم اخوت و محبت کے سارے اسباق ہی بُھلا بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و جبر، لوٹ کھسوٹ، افراتفری اور نفرت و کدورت کی بھٹی نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

باب ۱۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ۔

مظلوم کی مدد

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

باب ۱۵۳۱ الْانْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا۔

باب ۱۵۳۲ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ۔

باب ۱۵۳۳ الْاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پس انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

ظالم سے بدلہ لینا۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔ اللہ بُری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے اور وہ لوگ جب اُن پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔ اگر تم بھلائی کو ظاہر کر دیا اُسے چھپاؤ یا بُرائی سے درگزر کرو تو اللہ بخشنے والا، قدرت والا ہے اور بُرائی کا بدلہ اُتنی ہی بُرائی ہے جس نے معاف کیا اور معاملہ درست رکھا تو اُس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جس نے ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو اُس پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر حق کے زمین میں بغاوت کریں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ بڑی بہادری کا کام ہے اور تو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا اس کے واپس جانے کا کوئی راستہ ہے۔ (۴۲ : ۴۴)

ظلم قیامت میں تاریکیوں کے رُوپ میں ہو گا

احمد بن یونس، عبد العزیز ماجشون، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہو گا۔

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۱۵۳۴ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

باب ۱۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهُ۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيُّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيْدٍ كَيْسَانُ۔

باب ۱۵۳۶ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

باب ۱۵۳۷ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ

مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد مولی ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیئے کہ آج ہی معافی حاصل کر لے اُس روز سے پہلے جس روز دینار و درہم پلے نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پلے نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دئے جائیں گے۔ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابو اُویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے، امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابو سعید ہیں اور ان کے والد ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اَنَّ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا۔ کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ

بکم ھو۔

٢٢٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ۔

کرے کہ وہ کتنی ہے!

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دے دوں! لڑکا عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ خدا کی قسم نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

باب ١٥٣٨ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ۔

ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ

٢٢٧٧- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمن بن عمرو بن سہل،
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دبائی تو اتنی کا ساتویں زمین تک اسے طوق پہنایا جائے گا۔

٢٢٧٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

ابومعمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم
ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا۔ اے ابوسلمہ! زمین سے بچو۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین دبائی تو وہ ساتویں زمین تک اس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

٢٢٧٩- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِیْ كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دبایا تو قیامت کے روز اسے ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا ___ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے بلکہ انہوں نے بصرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

باب ١٥٣٩ اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِّاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

۲۲۸۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جب کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

۲۲۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِصْنَعْ لِيْ طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاَبْصَرَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کر دوں۔ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بلایا آدمی آنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے پیچھے آرہا ہے، کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔

باب ۱۵۴۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

۲۲۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۵۴۱ اِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهٗ۔

جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

۲۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَدَقَ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ اِنَّمَا قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

زینب بنت اُمِ سلمہ سے روایت ہے کہ اُنھیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے بہتر بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا شمار کرکے اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

باب ۱۵۴۲ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

جب جھگڑے تو بد کلامی کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا اتنا ہی حصہ ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بد کلامی کرے۔

باب ۱۵۴۳ قِصَاصُ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ يُقَاصُّهُ وَقَرَأَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ.

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ.

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ.

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟

ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی، اگر تمہیں تکلیف دی گئی ہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنا تمہیں ستایا گیا ہو (۱۶ ۱۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ابو سفیان بخیل آدمی ہیں، اُن کے مال میں سے اگر اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی مضائقہ تو نہیں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اُترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اُترو تو اُن سے مہمان کے حق کے لیے کہو کہ وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمان کا حق وصول کرو۔

باب ۱۵۴۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ.

۲۲۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ

سائبانوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔

نَبِیَّہٗ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاھُمْ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ۔

میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم ان کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

باب ۱۵۴۵ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْہَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِہَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے: میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہٰذا خدا کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

باب ۱۵۴۶ صَبِّ الْخَمْرِ فِی الطَّرِیْقِ۔

راستے میں شراب بہانا

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَبُوْ یَحْیٰى اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ کُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَکَانَ خَمْرُھُمْ یَوْمَئِذٍ الْفَضِیْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ اخْرُجْ فَاَھْرِقْہَا فَخَرَجْتُ فَھَرَقْتُہَا فَجَرَتْ فِیْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَّھِیَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الْاٰیَۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا، آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض لوگ کہنے لگے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ ان کے پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ان پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اس میں جو وہ کھا چکے۔ (۵ : ۹۳)۔

باب ۱۵۴۷ اَفْنِیَۃِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِیْہَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَابْتَنٰى اَبُوْ بَکْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ عَلَیْہِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَاؤُھُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَکَّۃَ۔

گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تو مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے ان کے پاس جمع ہو کر خوش ہوتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

۲۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَا لَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجلس میں باتیں کرتے اور ان میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اس کا حق دیا کرو۔

بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عرض گزار ہوئے کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا اچھے کاموں کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

باب ۱۵۴۸ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا۔

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا اُس آدمی نے سوچا کہ اِس کُتّے کو بھی پیاس اسی طرح تنگ کر رہی ہو گی جیسے مجھے کر رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا موزے میں پانی بھرا اور کُتّے کو پلا دیا۔ اللہ نے اِسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کونسی نیکی پسند آجائے اور اُس کے باعث بیڑہ پار ہو جائے نیز حتی الامکان دوسروں پر ترس کھائے، مجبوروں کے کام آئے۔ بیکس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ مجبوری بیکسی اور مصیبت میں خدا اُس کے کام آئے اور اُس کے لیے مددگار کھڑے کر دے۔ خاص طور پر قبر اور حشر کی مجبوری و بیکسی کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے لیے سہارا پیدا کرے اور اُس کی سب سے بہترین صورت یہی ہے کہ آج خدا کے مجبور اور بیکس بندوں کے کام آئے اور اُن کے دُکھ دُور کرنے میں کوشاں رہے

جس کو غمِ جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں
میری طرف سے ہمنشیں جا کے اُسے سلام دے

باب ۱۵۴۹ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

باب ۱۵۵۰ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا۔

بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے

قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ

پھر فرمایا۔ کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یہ جستجو تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن دو ازواج مطہرات کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر تم دونوں نے اللہ سے توبہ نہ کی تو تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہو جائے گی (۶۶ : ۴)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کونسی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک روز وہ جاتے اور ایک روز میں۔ جب میں جاتا تو اُس روز کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُس نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے، جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے نقصان میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں، میں نے کہا، وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں۔ یوں تم ہلاک

يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَا تَسْتَكْثِرِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَاسْأَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِيْ قُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِيْ هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهٗ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ

ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ بولنے، آپ کو جواب دینے اور آپ کو چھوڑنے سے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کی ریس نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے، میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ اپنی باری کے روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ سو رہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہو گئی ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا، کیا غسانی آ گئے؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے گھاٹے میں رہی اور مجھے خدشہ تھا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ آپ اپنے بالاخانے میں داخل ہو گئے جس میں تنہا رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیوں روتی ہو، کیا میں نے ان باتوں سے بچنے کے لیے تمہیں کہا نہ تھا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں، حضور اس وقت بالاخانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالاخانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا: میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ دوبارہ رنج و الم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اُسی گروہ کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا۔ پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں سہ بارہ غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ اس نے اسی طرح کہا۔ میں واپس لوٹا تو غلام مجھے بلا رہا تھا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسمِ اطہر پر تھے۔ چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی

عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ
إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ
رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا
رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ
ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ
وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ
وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ
أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا
بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ
حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ
عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ
عِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي
أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ
لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ
أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ
عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَ

ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر
کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی
ہے! فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا۔
یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے
جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آ گئے جن پر اُن کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر
باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر میں
نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس
سے کہا، تم نازاں نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے میری مراد عائشہ
تھیں آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو
بیٹھ گیا میں نے کاشانۂ اقدس میں دیکھا تو خدا کی قسم، مجھے تین کھالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا عرض
گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی اُمت پر وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے
وسعت کر کے انھیں دنیا دی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے آپ ٹیک لگائے ہوئے
تھے فرمایا کہ اے ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی بظاہر نیکیوں کا بدلہ دنیا میں
مل رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ایک راز کی وجہ سے کنارہ کش ہوئے تھے جو حفصہ نے عائشہ کو بتا دیا تھا شدت غم کے باعث
آپ نے کہا تھا کہ میں ایک مہینہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا جب
۲۹ روز گزرے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے ابتدا کی حضرت عائشہ عرض
گزار ہوئیں کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے
حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ روز ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مہینہ ۲۹ روز کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے
ابتدا کرتے ہوئے فرمایا، میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور
جلدی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔
وہ فرماتی ہیں، میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے
نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اے نبی! اپنی
بیویوں سے کہہ دو ۔۔۔۔“ (۳۳ : ۲۸) عرض گزار ہوئی کہ
اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں
تو اللہ، اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

رکھتی ہوں پھر آپ نے باقی ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا اور انھوں نے حضرت عائشہ کی طرح کہا۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتْ اِنْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَجَلَسَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینے کا ایلا فرمایا اور آپ کے پیر میں موچ آ گئی تھی، لہٰذا اپنے بالاخانے میں جا بیٹھے۔ حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ کیا ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک مہینے کا ان سے ایلا کیا ہے۔ پس اُنتیس روز رہ کر اترے اور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابٌ ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيْرَهٗ عَلَى الْبَلَاطِ اَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ کر عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ اونٹ کے پاس پھرے اور فرمایا۔ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔

بَابٌ ۱۵۵۲ اَلْوُقُوْفُ وَالْبَوْلُ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۲۲۲ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا اس کا حاشیہ وہاں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دوبارہ یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۵۵۳ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهٖ۔

جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو لے کر راستے سے دور پھینک دے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

بَابٌ ۱۵۵۴ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَهِيَ

جب راستہ عام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

الرَّهْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيْقِ ثُمَّ يُرِيْدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

جگہ راستے میں پڑتی ہو۔ مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زُبیر بن خرّیت، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ جب راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

باب ۱۵۵۵ النُّهْبٰى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهٗ أَبُوْ أُمِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو اُن (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ —— سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے

باب ۱۵۵۶ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ۔

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا

باب ۱۵۵۷ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِيْ فِيْهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيْبًا أَوْ طُنْبُوْرًا

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بُت صلیب یا طنبورے کو توڑ دے یا غیر مفید مال

أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ۔

کو لکڑی سے۔ قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو اُنھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

٢٣٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلَى مَا تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دو اور اُسے بہا دو۔

٢٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے اُنھیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۷: ۸۱)۔

٢٣٠٤ - إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنھوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا لیا تھا جو باتصویر تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اُس کے دو گدّے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

باب ١٥٥٨ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

٢٣٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے

باب ١٥٥٩ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ۔

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے۔

٢٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے کو توڑ دیا۔ آپ نے ملا کر اُس میں کھانا رکھا اور فرمایا

الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۵۶۰ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ۔

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا۔

كِتَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۱۵۶۱ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانِ فِي التَّمْرِ۔

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ

لانے والے اور پیالے کو روک لو۔ جب وہ فارغ ہو گئے۔ تو درست پیالہ لوٹایا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابو مریم، یحیٰی بن ایوب، حمید، حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور جی میں کہا کہ جواب دُوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا اے اللہ! اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جریج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا، جریج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور مدعا بیان کیا لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جریج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا اور اُسے اُتار کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تمہارا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ نہیں صرف مٹی سے۔

کھانے میں شرکت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھانے، زادِ راہ اور سامان میں شرکت۔ جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں اُنھیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے یا مٹھی بھر بھر کے جبکہ مسلمان زادِ راہ میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھالے اور دوسرا دوسری چیز کو، اسی طرح سونے اور چاندی کے اندازے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو اُن پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو تھے اور میں بھی اُن میں تھا۔ ہم نکلے

السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

یہاں تک کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا زادِ راہ جمع کروا دیں۔ پس سارا زادِ راہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یعنی ہمیں نہ ملتی مگر ایک ایک کھجور۔ میں (وہب) عرض گزار ہوا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اُس کی اہمیت کا ہمیں تب احساس ہوا جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اُس میں اٹھارہ روز تک کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اُونٹ کو گزارنے کا حکم دیا تو وہ اُن سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

٢٣٠٩۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے اور وہ تہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اُونٹ ذبح کریں تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ انھیں حضرت عمر ملے اور انھیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے! پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اپنے اُونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر اوقات کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروا دو کہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ لے آئیں چنانچہ ایک دستر خوان بچھا دیا اور اُس پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اُس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کر لے گئے اور سارے فارغ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اُس کا رسول ہوں۔

٢٣١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

ابوالنجاشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے۔ پھر اُونٹ ذبح کیا جاتا اور اُس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اُسے پکا کر کھا لیا کرتے تھے۔

٢٣١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الأشعريين إذا أرملوا في الغزو أو قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في إناء واحد بالسوية فهم مني وأنا منهم۔

باب ۱۵۶۲ ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية في الصدقة۔

۲۳۱۲۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن المثنى قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية۔

باب ۱۵۶۳ قسمة الغنم۔

۲۳۱۳۔ حدثنا علي بن الحكم الأنصاري حدثنا أبو عوانة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة فأصاب الناس جوع فأصابوا إبلا وغنما قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم في أخريات القوم فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فأمر النبي صلى الله عليه وسلم بالقدور فأكفئت ثم قسم فعدل عشرة من الغنم ببعير فند منها بعير فطلبوه فأعياهم وكان في القوم خيل يسيرة فأهوى رجل منهم بسهم فحبسه الله ثم قال إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا فقال جدي إنا نرجو أو نخاف العدو غدا وليست مدى أفنذبح بالقصب قال ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وسأحدثكم عن ذلك

علیہ وسلم نے فرمایا، اشعریوں کا جب دورانِ جہاد توشہ ختم ہونے لگے یا مدینہ منوّرہ میں اُن کا سامان خورد ونوش تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

بکریاں تقسیم کرنا

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو انھوں نے اونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ اُنھوں نے جلدی سے ذبح کرکے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا۔ اُن میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انھیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ اگلے روز دشمن سے ٹکر ہونے کی توقع اور خدشہ تھا جب کہ ہمارے پاس چھری نہیں تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے کھاؤ جب کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

اَمَّا التِّبْرُ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

باب ۱۵۶۴ اَلْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

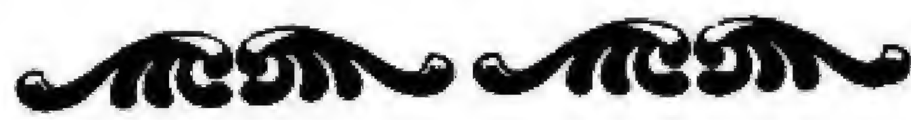
۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا تَقْرِنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُ... کا ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سُحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعا... عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے... کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے... اجازت حاصل نہ کرلے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا... ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے حضرت... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ملا کر نہ... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع... فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرلے۔



دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۵۱۵ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ۔

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصّہ آزاد کیا اور اس (شخص) کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "اتنا ہی حصّہ آزاد ہو گا جتنا اس شخص نے آزاد کیا" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصّہ ہے۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مشترک غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کرواتے ہوئے اسے مشقت میں نہیں پھنسایا جائے گا۔

باب ۱۵۱۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيهِ۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصّہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصّے میں اوپر والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا۔

باب ۱۵۶۷ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى رُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ عَلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهَا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

باب ۱۵۶۸ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس جانے کی زحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے
چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو بچ

یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت۔

عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اُویسی، ابراہیم بن سعد، ص
ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن ش
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشا
وَاِنْ خِفْتُمْ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! ی
یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی نگرانی میں ہو اور وہ ا
مال میں شریک ہو۔ پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس
نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا ک
دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے من
دیا گیا، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور
حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حک
گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان
کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلَى عَلَيْ
فِي الْكِتٰبِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے متعلق ہے ک
تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو
عورتوں سے تم چاہو" اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
"تم ان کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو" یعنی تمہاری رغب
تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہ
اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے رلہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے سا
نکاح کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوا
اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی ک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زمین میں حقِ شفعہ مقرر فرمایا ہے جب
تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور راستے تبدیل ن

الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

کر دیئے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

باب ۱۵۶۹ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

باب ۱۵۷۰ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

سلیمان بن ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدستی تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میری ایک ساجھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

باب ۱۵۷۱ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

کاشتکاری میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

باب ۱۵۷۲ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ

عَلٰی صَحَابَتِهٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

باب ۱۵۷۳ الشَّرِکَةِ فِی الطَّعَامِ وَغَیْرِهٖ وَیُذْکَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَیْئًا فَغَمَزَهٗ اٰخَرُ فَرَاٰی عُمَرُ اَنَّ لَهٗ شِرْکَةً۔

۲۳۲۵۔ اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَیْنَبُ بِنْتُ حُمَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَایِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِیْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ کَانَ یَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَکَةِ فَیَشْرَکُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ فَیَبْعَثُ بِهَا اِلَی الْمَنْزِلِ۔

باب ۱۵۷۴ الشَّرِکَةِ فِی الرَّقِیْقِ۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ وَجَبَ عَلَیْهِ اَنْ یُّعْتِقَ کُلَّهٗ اِنْ کَانَ لَهٗ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهٖ یُقَامُ قِیْمَةَ عَدْلٍ وَّیُعْطٰی شُرَکَاؤُهٗ حِصَّتَهُمْ وَیُخَلّٰی سَبِیْلُ الْمُعْتَقِ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ کُلُّهٗ اِنْ کَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِلَّا یُسْتَسْعَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ۔

باب ۱۵۷۵ الْاِشْتِرَاكِ فِی الْهَدْیِ وَالْبُدْنِ۔

ایک بچہ بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔

کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر نے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا ساجھی ہے۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم سن ہے پھر ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات م

لونڈی غلام میں شرکت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ مقرر کی گئی ہو اور ساجھیوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے (آزاد کر دیا جائے)۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو سارا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا۔

وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى.

٢٣٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ.

باب ١٥٧٦ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ.

٢٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ

اور جب ایک آدمی دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴، ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابۂ کرام میں اس بات پر چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہو گی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ پس حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابو طالب آ گئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کی لبیک کہتا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے...

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت (رکھنے کے لیے) چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھوڑا

...اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔

إلا خيل يسيرة فرماه رجل فحبسه بسهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا قال قال جدي يا رسول الله إنا نرجو ونخاف أن نلقى العدو غدا وليس معنا مدى فنذبح بالقصب فقال اعجل أو أرني ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا ليس السن والظفر وسأحدثكم عن ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة۔

كتاب الرهن

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١٥٧٧ في الرهن في الحضر وقوله تعالى وإن كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهن مقبوضة۔

٢٣٣٠۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد سمعته يقول ما أصبح لآل محمد صلى الله عليه وسلم إلا صاع ولا أمسى وإنهم لتسعة أبيات۔

کم ہوتے تھے پس ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مویشی بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاعہ کا بیان ہے کہ میرے جدّ امجد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور خدشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہو گی لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھ لو جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو ماسوائے دانت اور ناخن کے، اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

رہن کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضے میں دیا ہوا۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۸۳)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کل آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ نو گھر ہیں۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوئی کہ آلِ محمد میں آپ کی ازواجِ مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔ دوسری بات یہ بھی مدِنظر رہے کہ آپ کے نو حجروں میں صرف ایک صاع جو ہونا حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ یہ اختیاری معاملہ تھا جو آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتا دیا تھا۔ یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت کو ایک دانائے راز نے یوں بیان فرمایا ہے:-

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

باب ۱۵۷۸ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ۔

۲۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور مقررہ مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

باب ۱۵۷۹ رَهْنُ السِّلَاحِ۔

۲۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

ہتھیار گروی رکھنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے ندامت کا باعث ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

باب ۱۵۸۰ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا۔ مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے

۲۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

۲۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

باب ۱۵۸۱ الرَّهْنُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَغَيْرِهِمْ۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

باب ۱۵۸۲ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهٗ اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَقَرَاَ اِلٰى عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللّٰهِ اُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِنَّهٗ اِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچہ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی پوزیشن۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا فرماتے تھے؟ ابو وائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر

ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت نازل فرمائی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۷۷)

کِتَابُ الْعِتْقِ

آزاد کرنے کا بیان

بَابُ ۱۵۸۳ فِی الْعِتْقِ وَفَضْلِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ ارشاد ربانی ہے۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَعَمَدَ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اِلٰی عَبْدٍ لَهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَاَعْتَقَهٗ۔

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عبد اللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

بَابُ ۱۵۸۴ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

بَابُ ۱۵۸۵ مَا یُسْتَحَبُّ بِهٖ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِی الْكُسُوْفِ وَالْاٰیَاتِ۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهٗ عَلِیٌّ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی، دراوردی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

باب ۱۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو منصفانہ قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام میں اپنا حصّہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو یہ ادا کر سکے۔ دریں حالت وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصّے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اُس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے۔

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ۔

مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصّہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصّہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصّہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

سليمان حدثنا موسى بن عقبة أخبرني نافع عن ابن عمر أنه كان يفتي في العبد أو الأمة يكون بين شركاء فيعتق أحدهم نصيبه منه يقول قد وجب عليه عتقه كله إذا كان للذي أعتق من المال ما يبلغ يقوم من ماله قيمة العدل ويدفع إلى الشركاء أنصباؤهم ويخلى سبيل المعتق يخبر ذلك ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الليث وابن أبي ذئب وابن إسحاق وجويرية ويحيى بن سعيد وإسماعيل بن أمية عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مختصرا

باب ۱۵۸۷ إذا أعتق نصيبا في عبد وليس له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه على نحو الكتابة۔

۲۳۴۸ - حدثنا أحمد بن أبي رجاء حدثنا يحيى بن آدم حدثنا جرير بن حازم سمعت قتادة قال حدثني النضر بن أنس بن مالك عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعتق شقيصا من عبد ح حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق نصيبا أو شقيصا في مملوك فخلاصه عليه في ماله إن كان له مال وإلا قوم عليه فاستسعي به غير مشقوق عليه تابعه حجاج بن حجاج وأبان وموسى بن خلف عن قتادة اختصره شعبة۔

باب ۱۵۸۸ الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقة إلا لوجه الله وقال النبي صلى الله عليه وسلم لكل امرئ ما نوى ولا نية للناسي والمخطئ۔

۲۳۴۹ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا مسعر عن قتادة عن زرارة بن أبي أوفى عن أبي هريرة

میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کرے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ لیث، ابن ابی ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ نے نافع سے۔ حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ پھنسایا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو۔

احمد بن ابو رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن بامشقت نہیں۔ اسی طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضائے الٰہی کے لیے ہے اور حضور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

زرارہ بن ابو اوفی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

باب ۱۵۸۹ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهٗ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ ؎

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّيْ غُلَامٌ لِّيْ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ

نے میری خاطر میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہو گی جس کی طرف ہجرت کی۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا۔

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آ گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ ۔

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ ۔

باب ۵۹۰ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا ۔

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابواسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے (آزاد) ہے۔

اُمّ ولد کا بیان حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

گزار ہوئے یا رسول اللہ

باب ۱۵۹۱ بَیْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ۔

مُدبّر کی بیع۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مُدبّر (مرنے کے بعد آزاد) کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

باب ۱۵۹۲ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرَیْتُ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَیَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ کَذَا وَکَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر شوہر رہنا پسند کیا۔

باب ۱۵۹۳ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ یُفَادٰی اِذَا کَانَ مُشْرِکًا وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا وَکَانَ عَلِیٌّ لَهٗ نَصِیْبٌ فِیْ تِلْكَ الْغَنِیْمَةِ الَّتِیْ اَصَابَ مِنْ اَخِیْهِ عَقِیْلٍ وَعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے۔ اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

باب ۱۵۹۴

عِتْقُ الْمُشْرِكِ

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۱۵۹۵

مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیئے تھے۔ جب یہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان کے بارے میں ارشاد فرمایئے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے۔ اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر۔ کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (پ ۱۴، نحل آیت ۷۵)

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔ جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ
سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ
أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا
ذٰلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ
النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا فَهٰذَا
الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ
عَقِيلًا۔

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ
وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ
وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِي بِهِ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى
بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ
سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا
الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ
كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

اور اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا۔ امّا بعد،
تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی
واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیبِ خاطر آزاد کرنا چاہے
تو اسے چاہیے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے یہاں تک
کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فئے کا مال سب سے پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت
ادا کر دیں لہٰذا ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیبِ خاطر آزاد کرنے
کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والوں
کا کوئی پتہ نہیں لگا لہٰذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف
لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے گفتگو
کی اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ
کو بتایا کہ وہ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن
کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ
حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی
کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا
نافع نے ابن عون کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی
پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز
عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل
ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب
کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ
تجرد کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا فرمایا
کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا
ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ ہی تمیم سے محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبدالحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ۔ عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا تو حضور نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولاد اسمٰعیل سے ہے۔

باب ۱۵۹۶ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھے طریقے سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس کے شادی کرلے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

باب ۱۵۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبٰى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ

حضور نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی

کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام باندی سے۔ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا، بڑائی مارنے والا (سورۃ النساء، آیت ۳۶) ذی القربیٰ نسبی قرب۔ الجنب القریب قریبی ہمسایہ۔ الجنب رفیق سفر۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَابَبْتُ رَجُلًا

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو

ف: غلامی کا دور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلقہ جو تلقین فرمائی ہے وہ آج بھی افسروں اور امیروں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی یاد کروایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو غور کرو تم کیا سلوک چاہتے؟ لہٰذا انہیں اپنے بھائی سمجھو انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔ اُن سے زیادہ مشکل کام نہ لو اور اگر اُن سے مشکل کام لینا ناگزیر ہو تو خود بھی اُن کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے اور اس کام کی شدت کا تمہیں بھی پوری طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ آقائی اور زیردستوں کا خیال جس پر انسانیت ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور آپ کے درسِ اخوت پر بے ساختہ کہنا پڑ جائے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ۱۵۹۸ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

۲۳۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے اچھی طرح سے ادب آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ۔

باب ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَمْلُوكًا وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ۔

۲۳۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۲۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

۲۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دُگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے۔ نیز عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا (۲۴/۳۲)۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (۱۶/۷۵) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (۱۲/۲۵) اور فرمایا ایمان والی کنیزوں سے (۴/۲۵) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا[۳]

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

[۳] یوسف ۱۲/۴۲ اور انصار سے فرمایا تمہارا سردار کون ہے؟

وَثَنَائِي وَغُلَامِي۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ۔

باب ۱۵۹ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

باب ۱۶۰ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى سَيِّدِهِ

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آ
کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت
پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتن
ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک ن
ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا
حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ گچ
گی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے
جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور ا
سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال
کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈ
زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے ما
پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے
فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے بکے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کری
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس
کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی وجہ سے اسے نہ روک سکے تو اسے
ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی
نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

بَاب ۱۶۰۲ اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

۲۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑ پڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۱۶۰۳ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرٌو

مکاتبت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ۔ مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔ ارشاد ربانی ہے "اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دی جائے تو لکھ دو، اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو، اللہ کے اس مال سے جو تم کو دیا" (۲۴:۳۳)۔ روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کردوں؟ فرمایا

بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا
ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ
سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ
إِلَى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوا
عُمَرُ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا
تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ
نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
وَنَفِسَتْ فِيهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً
وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونُ
وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ
اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ
بَاطِلٌ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

باب ۱۶۰۷ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فِيهِ
ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ
جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا
شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا
أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ

کرمیں واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آ
کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا ک
انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا
کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت
پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں نے
کر دیا پس انہوں نے درّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی۔
انہوں لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" (۲۴/۳۳)۔ پس انہوں نے
کرلی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت م
سے مدد کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسط
گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مشت
دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں
کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے ما
کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہم
لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تع
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے
کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگ
کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہی

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط
کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ا
نے رسول خدا سے روایت ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے
بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس
اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے ا
سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں
کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا کر دوں پس بر
نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگ

ہے اللہ کی جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اور اللہ کی شرط زیادہ حق اور زیادہ مضبوط ہے

أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

٢٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ٦٠٥ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

٢٣٨١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ

ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہو گی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لاحاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہو گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت ادائیگی کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہو گی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں

بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۱۶۰۶ بَيْعُ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۱۶۰۷ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیاد
اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے
یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تو آزاد کر دے اور ولاء میرے لیے ہو

مُکاتَب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہ نے ف
غلام کے ذمے جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت
ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ا
نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی ط
کچھ بھی باقی رہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین عائش
سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے بریرہ ان کی خدمت میں حا
ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو
قیمت یک مشت ادا کر دوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کر د
بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہ
ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس
کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے ف
کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آ
کرے۔

**جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو ا
وہ اسی لیے خریدے۔**

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابو لہب کے
پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں
مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر
اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بر
میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے ک
کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو۔ انہوں نے ہاں کر لی اس نے کہا کہ وہ ا
وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے
رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے پس یہ با
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ س

اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کا بیان

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا۔

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

۲۳۸۴ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے (اور اس کے لیے کچھ بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں عرض گزار ہوا کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

بَابٌ ۱۶۰۹ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ۔

تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

۲۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ میرے لیے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا۔

بَابٌ ۱۶۱۰ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا۔

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

۲۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ عَنْ سَهْلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

باب ۱۶ - مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ پس لوگ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں، پس میں نے ادھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ لیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے بارے میں شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے

جس نے پانی مانگا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ پانی لاؤ۔

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ فِي مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب ۱۶۱۲ قُبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ۔

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

باب ۱۶۱۳ قُبُولِ الْهَدِيَّةِ۔

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں جانب حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے ہیں، دائیں جانب والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی طریقہ رائج ہے یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرّ الظہران کے مقام پر بھگایا لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرما لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

ہدیہ قبول کرنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ

کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طرز عمل سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت ام حفید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے کھایا اور نفرت کے باعث گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرما لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھالو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے طور دیا گیا ہے لہٰذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرًّا وْعَبْدً قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس ریبرہ کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

بَاب ۱۶۱۴ مَنْ اَهْدٰی اِلٰی صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِیْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ صَوَاحِبِیْ اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے روز اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَاِذَا كَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّهْدِيَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰی اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِیَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي. عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر جلوہ افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت اُمّ سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسے ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضر خدمت ہوئیں اور گرم لہجے میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابن ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے اور ان کی آواز بلند ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی تھیں اور انہیں بُرا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بھی گویا ہوئیں اور حضرت زینب کو جواب دیا، یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابوبکر

وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ۔

کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابو مروان، ہشام، عروہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک موالی سے زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ یوں تو تمام ازواجِ مطہرات ہی اُمتِ محمدیہ کی ماں ہیں لیکن اُن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جو محبوبِ رب العالمین کی محبوبہ ہیں۔ احادیثِ مطہرہ کے اندر ان کے بے شمار فضائل و خصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جا سکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق

۱۔ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرنے پر ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ. مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ کیونکہ مجھ پر وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں ماسوائے عائشہ کے ——— گویا جس کو پروردگارِ عالم نے جملہ ازواجِ مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو میں اُسے امتیازی مقام کیوں نہ دُوں؟

۳۔ اِسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی اِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ. یعنی یہ ابوبکر کی بیٹی ہے ——— حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جو جانی و مالی قربانیاں پیش کیں اور رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اِس بات کا پورا پورا احساس تھا لہٰذا صاف فرما دیا کہ یہ میرے یارِ غار کی بیٹی ہے۔

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو اُن کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی، حضرت مریم پر اُن کی قوم نے تہمت لگائی تو اُن کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگارِ عالم نے سورۂ نور کی اٹھارہ [۱۸] آیتیں نازل کرکے اِن کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین اپنی ماں حمیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دو سو دس [۲۲۱۰] احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک سو چوہتر [۱۷۴] متفق علیہ ہیں۔ چوّن [۵۴] وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں۔ اڑسٹھ [۶۸] وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ان کا مقدس

مجبوہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا۔ وہ اِن کا ہی کاشانہ اقدس تھا جس میں روضۂ رسول تعمیر ہوا۔ جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو باری باری صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرنے آتے رہتے ہیں۔ اسی روضۂ پاک کے متعلق تو کہا گیا ہے

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

بَاب ۱۶۱۵ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے۔

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

بَاب ۱۶۱۶ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ۔

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو فَیْ کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم بخوشی آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

بَاب ۱۶۱۷ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

ہبہ کا بدلہ لینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت نہیں کرتے۔

باب ۱۶۱۸ الْهِبَةُ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدَيْنِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

باب ۱۶۱۹ الْإِشْهَادُ فِي الْهِبَةِ۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ۔

باب ۱۶۲۰ هِبَةُ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا۔ جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں یہاں تک کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

حمید بن عبد الرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم نخعی کہا جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ حالت مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا۔

قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کر دو پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”پھر اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں“ (پ ۴)۔

۲۴۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی گزرنے لگی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے حالاتِ مرض کے اندر میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی (پس) آپ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کا نام جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ نے نام لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

۲۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کُتّے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

بَابُ ۶۲۱ هِبَةُ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ۔

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے جبکہ عورت بے وقوف نہ ہو اگر عورت بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو۔“

۲۴۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دینا بھی

تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ۔

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ۔

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۶۲۲۔ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا لَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ

روک لیا جائے گا۔

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر عمرو، بکیر نے کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا مندی تھی۔

کس سے ہدیہ کی ابتداء کی جائے۔ بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دے دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری دو پڑوسن ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

باب ۱۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ الْهَدِيَّةُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةٌ۔

۲۴۱۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهٗ هَدِيَّتِيْ قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

۲۴۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا۔

باب ۱۶۲۴ اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ اِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودّان کے مقام پر حالتِ احرام میں تھے تو حضور نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے باعث جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا۔ میں تمہارے تحفے کو کبھی رد نہ کرتا لیکن حالتِ احرام میں ہوں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفے ملے ہیں۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفے دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین مرتبہ کہا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے مر جائے عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لہٗ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری

اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ۔

کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے مرجائے وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلَاثًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا دوں گی تین مرتبہ فرمایا۔ وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

بَابٌ ۱۶۲۵ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہے۔

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا فرمایا کہ اندر جاکر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے قبا تھی فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا

بَابٌ ۱۶۲۶ اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ۔

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی۔

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا

حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ

قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

بَاب ١٦٢٧ اِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَّوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهٖ اَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَآءَهٗ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ۔

٢٤١٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِيْ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلٰكِنْ قَالَ سَاَغْدُوْ عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِيْ ثَمَرِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَّا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

بَاب ١٦٢٨ هِبَةُ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَّرِثْتُ

کیا تمہیں توفیق ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں ماپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کرا دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں سنگستانوں میں

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کر دے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد پھرے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بچ رہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو وہ عرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کے

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ

عَنْ اُخْتِیْ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ بِهٖ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اِنْ اَذِنْتَ لِیْ اَعْطَيْتُ هٰؤُلَاۗءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ يَدِهٖ۔

باب ۱۶۲۹ اَلْهِبَةِ الْمَقْبُوْضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُوْمَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ اُرَاهُ فَوَزَنَ لِیْ فَاَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰى اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاۗءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ يَدِهٖ۔

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى

میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔ ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید مال عطا فرمایا۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم الحرہ میں اسے اہل شام نے

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے بائیں جانب ایک لڑکا اور داہنی جانب عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم آپ سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور کے اصحاب اس پر حملہ آور ہونے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا اِلَّا سِنًّا هِيَ اَفْضَلُ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

باب ۱۶۳۰ اِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ۔

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا وَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِيْ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا۔

بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو وہ ع
ہوئے کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا ک
خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ا
ہے۔

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی الل
عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے
لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ
ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہٰذا ایک چ
کر لو، مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا یہاں تک
طائف سے لوٹ آئے جب ان پر بخوبی واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو عرض کی
کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے الل
کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہار
یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ ان ک
انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ بخوشی ا
کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دی
جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا او
ایسا کرے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہم انہیں آزاد کر
پر رضامند ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کس
اجازت دی اور کس نے نہ دی لہٰذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں
اپنے معروف لوگوں کو ہمارے پاس بھیجو۔ لوگ واپس گئے اور اپنے مع
لوگوں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ برضا و رغبت اجازت دے
ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخ
قول زہری کا ہے یعنی فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا

باب ۱۶۳۱ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَعِيرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

باب ۱۶۳۲ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ۔

باب ۱۶۳۳ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ آپ ہی کا ہے۔ پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار رہا تو جائز ہے۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔

وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلّہ مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر حُلّے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک حُلّہ دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلّہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے

إِلَى أَخٍ لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

بَاب ۱۶۳۴ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوهَا آجَرَ وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ
نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے
اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے
کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرما
میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے
سے کیا سروکار۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں
کہا کہ حضور اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ ا
اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ حاجت
زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی حُلّہ تحفے
طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرۂ انور پر نارا
دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السـ
نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہا
کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضو
کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابو حمید کا بیان
کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خچر کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے
اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔
قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سُندس کا جُبّہ پیش کیا گیا
اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے حیران تھے تو
آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے
جنت میں سعد بن معاذ کے رُمال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں سعید
قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دُومہ کے اُکیدر نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔
ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَوْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

باب ۱۶۳۵ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشاد ربانی ہے: "اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو" (۶۰/۸)۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

لَهُ فِي الْمُغِيرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

باب ۱۶۳۶ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ۔

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حلّے لائے گ
آپ نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عم
گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے
فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ ا
فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں ا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعال
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں م
والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ ص
تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کر دیا کہ وہ اسلام کی طر
راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں
والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صد
کو واپس لے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عن
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ک
اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح
ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بری مثال ہم
لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح
ہے جو اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو راہِ خدا میں جہاد
کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر
دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ
سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو خواہ وہ
تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے[۲]

۲۔ اسے بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

مراد کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

باب ۱۶۳۷

۲۴۳۶۔ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة ان بني صهيب مولى ابن جدعان ادعوا بيتين وحجرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى ذلك صهيبا فقال مروان من يشهد لكما على ذلك قالوا ابن عمر فدعاه فشهد لاعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم صهيبا بيتين وحجرة فقضى مروان بشهادته لهم۔

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۶۳۸ ما قيل في العمرى والرقبى اعمرته الدار فهي عمرى جعلتها له واستعمركم فيها جعلكم عمارا۔

۲۴۳۷۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن جابر قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالعمرى انها لمن وهبت له۔

۲۴۳۸۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا همام حدثنا قتادة قال حدثني النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة وقال عطاء حدثني جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

باب ۱۶۳۹ من استعار من الناس الفرس۔

۲۴۳۹۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له مندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا۔

باب ۱۶۴۰ الاستعارة للعروس عند البناء۔

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب مولی ابن جدعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال۔ میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا یہ عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور استعمرکم فیہا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔

٢٤٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ۔

باب ١٦٤ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ۔

٢٤٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ۔

٢٤٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

٢٤٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَؤُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا

عبدالواحد ابن ایمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کُرتہ پہنا ہوا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کُرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عاریۃً منگوا لیا جاتا تھا۔

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نِعْمَ الصَّدَقَةُ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین وجائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل لیا کریں اور اس میں محنت و مشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابو طلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولاۃ تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب، انکے والد، یونس نے اسیطرح روایت کی ہے لیکن اسمیں مکانھن من خالصہ

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً۔

کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس اچھی عادتوں میں سے سب اعلیٰ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل کرے، ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ خصائل کو شمار نہیں کر سکے۔

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس زائد زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیئے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے ــــ محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا، کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اونٹنی کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس پار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی زمین کی طرف

قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا۔

نکلے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

بَابٌ ١٦٤٢ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے

کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

٢٤٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

بَابٌ ١٦٤٣ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عُمریٰ

اور صدقہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

٢٤٤٨۔ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہی کا بیان

بَابٌ ١٦٤٤ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

"اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

باب ۱۶۴۵ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا۔

۲۴۴۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس پر حق آتا ہے لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے اور نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے" (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۲) نیز ارشاد ربانی ہے: "اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، اللہ کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہر حال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے" (سورۃ النساء آیۃ ۱۳۵)

جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں دیر ہو گئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے

يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

بریرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے سلسلے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے فرد کے متعلق یہ کہا جس کو میں بھلا ہی سمجھتا ہوں۔

باب ۱۶۲۶ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی

عمرو بن حریث نے اسے جائز کہا اور کہا کہ جھوٹے اور دغاباز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین عطا اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ نہیں لیکن ایسا سنا ہے۔

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْتَمِعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کو آپ کی آمد کا علم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ محمد ہیں پس ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسی حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

۲۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھ پر طلاق پڑ گئی تو میں نے عبدالرحمٰن

بن الزبير إنما معه مثل هدبة الثوب فقال أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة قال لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك وأبو بكر جالس عنده وخالد بن سعيد بن العاص بالباب ينتظر أن يؤذن له فقال يا أبا بكر ألا تسمع إلى هذه ما تجهر به عند النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۱۶۴۷ إذا شهد شاهد أو شهود بشيء فقال آخرون ما علمنا ذلك يحكم بقول من شهد قال الحميدي هذا كما أخبر بلال أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى في الكعبة وقال الفضل لم يصل فأخذ الناس بشهادة بلال كذلك إن شهد شاهدان أن لفلان على فلان ألف درهم وشهد آخران بألف وخمسمائة يقضى بالزيادة.

۲۴۵۲ - حدثنا حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا عمر بن سعيد بن أبي حسين قال أخبرني عبد الله بن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث أنه تزوج ابنة لأبي إهاب بن عزيز فأتته امرأة فقالت قد أرضعت عقبة والتي تزوج فقال لها عقبة ما أعلم أنك أرضعتني ولا أخبرتني فأرسل إلى آل أبي إهاب يسألهم فقالوا ما علمنا أرضعت صاحبتنا فركب إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها ونكحت زوجا غيره.

باب ۱۶۴۸ الشهداء العدول وقول الله تعالى وأشهدوا ذوي عدل منكم وممن ترضون من الشهداء.

۲۴۵۳ - حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن عبد الله بن عتبة قال

بن زبیر سے شادی کر لی اور ان کے پاس کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابوبکر اس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سن رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آواز بلند کر رہی ہے۔

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں۔ دریں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ حمیدی نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے کہ حضرت بلال نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، تو لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اسے بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا علم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا۔ پھر انہوں نے ابواہاب والوں کے پاس ایک آدمی صورت حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کے دودھ پلانے کا کوئی علم نہیں۔ پس ایک سوار کو مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا گیا اور اس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اس عورت کو جدا کر دیا گیا اور اس نے دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔

انصاف پسند لوگوں کی گواہی۔ ارشاد ربانی ہے: "اور انصاف پسند لوگوں کو اپنوں میں سے گواہ بناؤ اور گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرو۔"

عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ۔

اور اب تمہارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس سے ہمیں بھلائی ظاہر ہوگی تو اُس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کریں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہمیں بُرائی ظاہر ہوئی تو اُسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اُس کا باطن اچھا ہے۔

بَاب ۶۲۹ تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ۔

نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پس لوگ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اِس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی اور اُس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ اہلِ ایمان کی گواہی جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا سَرِيْعًا فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اُس کی بدگوئی کی تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

ف: معلوم ہوا کہ سچے مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس فوت ہونے والے مسلمان کے نیک ہونے کی چار یا تین یا دو مسلمان بھی گواہی دیں تو اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ نادار لوگوں سے ہمدردی کرے اور ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اُسے اچھا سمجھیں اور اُس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ ہمارا

دستور العمل یہ ہونا چاہیے۔

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری !
وہ بات کہہ کہ یاد تجھے سب کیا کریں!

باب ۱۶۵۰

الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثُوَیبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے اُنہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ؟ کہا کہ نہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا۔ پس انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، اُسے اجازت دے دینا۔

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ اُنہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے کہ اُنہوں نے ایک آدمی کی آواز سُنی جو حضرت حفصہ کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا ؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

يَعُدُّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ
حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ
مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

۲۴۵۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ
الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا
الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ۔

باب ۱۶۵ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي
وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا
وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ
أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ
ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَ
أَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَ
عِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَ
مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا
بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا
أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ
إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ
اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ
لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ
مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ
وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ
هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى

نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر
ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
اور میرے پاس ایک آدمی تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟
عرض گزار ہوئی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے د
لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثا
ہوتی ہے۔ اسی طرح ابنِ مہدی نے سفیان سے روایت کی ہے۔

تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی۔ ارشادِ باری تع
ہے: "اور اُن کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں مگر جو توبہ کر لی
(۲۴/۵،۴)۔ اور حضرت عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جار
جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرلے تو میں اُس
گواہی قبول کروں گا۔ اور اسے عبداللہ بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن
طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن
نے جائز شمار کیا ہے۔ ابو الزناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منور
یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے پھر جائے اور اپنے رب
حضور توبہ کرے تو اُس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبی اور قتادہ کا قو
ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے ا
اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑ
مارے گئے، پھر آزاد کر دیا گیا تو اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ
قاضی بنا دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے ک
تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا ک
گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی
نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں
ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھ
میں جائز رکھا ہے اور کسی کا توبہ کرنا کیسے معلوم ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور نبی کر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَنَةٍ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ۔

باب ۱۶۵۲ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، یہاں تک کہ پچاس روز گزر گئے۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تو اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اُس نے خوب توبہ نبھائی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آتی تو میں اُس کی حاجت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

ظلم وجور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والد محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا چنانچہ جب اُن کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتی ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ ابو حریز نے شعبی سے روایت کی ہے کہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اُن کے قریب ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران لا أدري أذكر النبي صلى الله عليه وسلم بعد قرنين أو ثلثة قال النبي صلى الله عليه وسلم إن بعدكم قوما يخونون ولا يؤتمنون ويشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن۔

۲۴۶۴۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفين عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء أقوام تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته قال إبراهيم وكانوا يضربوننا على الشهادة والعهد۔

باب ۱۶۵۳ ما قيل في شهادة الزور لقول الله عز وجل والذين لا يشهدون الزور وكتمان الشهادة ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم تلووا ألسنتكم بالشهادة۔

۲۴۶۵۔ حدثنا عبد الله بن منير سمع وهب بن جرير وعبد الملك بن إبراهيم قالا حدثنا شعبة عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الكبائر قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وشهادة الزور تابعه غندر وأبو عامر وبهز وعبد الصمد عن شعبة۔

۲۴۶۶۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا الجريري عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ثلثا قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وجلس وكان متكئا فقال ألا وقول الزور قال فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت وقال إسمعيل بن إبراهيم حدثنا الجريري حدثنا عبد الرحمن۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو قرنوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ نیز نبی کریم
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں
اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنا
نہیں جائے گا، منت مانیں گے لیکن اُسے پوری نہیں کریں گے۔
کے جسموں سے فربہی ظاہر ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھ
جو لوگ ان کے قریب ہیں، پھر جو لوگ اُن کے قریب ہیں اور پھر ایس
لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہی اُن کی قسم سے آگے بڑھے گی اور اُن کی قس
اُن کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پ
جاتا تھا۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:
"جھوٹی گواہی نہیں دیتے" (۲۵/۷۲) اور گواہی چھپانے کے متعلق فرمایا:
"اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اُس کا دل گنہگا
ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے" (۲/۲۸۳) یعنی گواہی ک
وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے
بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، وال
کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ــ اسی طرح غن
ابو عامر، بہز، عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- کیا میں تمہیں تی
سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرما
کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ خبردا
ہو جاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم
نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں ــ اسمٰعیل بن ابراہیم، جُریری نے عبد الرحمٰن سے اسی

باب ۱۶۵۴ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقُبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ عُمَرُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ.

اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا۔ اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں۔ قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رد کر دو گے؟

اور ابن عباس ایک آدمی کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو افطار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہو گئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو اُنہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان اندر آ جاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن جندب نے نقاب والی (پردہ پوش) عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس پر رحم فرمائے کہ اِس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے ساقط ہو گئی تھیں۔ عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی اُس میں یہ زیادہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سُنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- بلال تو دورانِ رات اذان پڑھتا ہے لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ اذان ہو یا فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن اُمِ مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن اُمِ مکتوم نابینا تھے لہٰذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ بتا نہ دیں کہ صبح ہو گئی ہے۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عبداللہ بن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والدِ محترم حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور کی خدمت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قِبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ۔

باب ۱۶۵۵ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ۔

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا۔

باب ۱۶۵۶ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ۔

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ قَالَ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا۔

باب ۱۶۵۷ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ

یں چلو شاید آپ اُن میں سے ہمیں بھی عنایت فرما دیں۔ میرے والد ما جدرد
پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے
ساتھ ایک قبا تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرما
ہیں۔ یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

عورتوں کی گواہی۔ ارشادِ ربانی ہے :۔ "پھر اگر دو مرد نہ ہو
تو ایک مرد اور دو عورتیں" (۲/۲۸۲)۔

عیاض بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا عورت
کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے ؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ
کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کوتاہی کے باعث ہے۔

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ
غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریح و زرارہ بن اوفیٰ نے اس
کو جائز رکھا ہے۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی جائز ہے ماسوا
اِس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس
کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام
کی اولاد ہو۔

ابن ابی مُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی یا میں نے اُن سے سُنا کہ اُنہوں نے اُمِ یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی
کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم
دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
میں نے ذکر کیا تو[1] میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض گزار ہوا۔ فرمایا کہ یہ
نکاح کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی
ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرما دیا۔

[1] آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔

دُودھ پلانے والی کی گواہی۔
ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالےٰ

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ۔

عنہ نے فرمایا کہ اُنہوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے اُسے اپنے سے جدا کر دو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

باب ۱۶۵۸ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا۔

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ

زہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی ہے جبکہ بہتان تراشوں نے اُن پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اُس سے بری فرمایا۔ زہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو اُنہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر پہ نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، للٰہذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ کوچ کے روز آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکمِ پردہ سے بعد کی بات ہے سو مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اُسی میں اُتارا جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اِس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اُٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو ظفار کے ٹکڑوں کا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی تو اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور اُنہوں نے میرے ہودج کو اُٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ سمجھے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اور اُن دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں، نہ بھاری ہوتیں اور نہ اُن پر گوشت چڑھتا کیونکہ خوراک بہت کم کھاتی تھیں۔ للٰہذا جب اُن لوگوں نے ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں بوجھ کی کمی کا احساس نہ ہوا، پس اُنہوں نے ہودج اُٹھا کر رکھ دیا

ذٰلِكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا
يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا
فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِيْ
كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ
فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ
بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ
فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ
يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ
اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ
بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا
مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ
وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ بْنِ
سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا
يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ
فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَآ اَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ
اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ
لَآ اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ اَنَا وَ
اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا
اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ
بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي
التَّنَزُّهِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ
نَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ
فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ
اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ

اَور اُن دِنوں میں نوعمر لڑکی تھی، پس وہ اُونٹ کو اُٹھا کر روانہ ہو گئے مجھے
اُس وقت ملا جب لشکر روانہ ہو گیا۔ میں اُن کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی بھی
میں نے اپنی اُسی جگہ کا قصد کیا جہاں میں تھی۔ میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہ
پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند نے
غلبہ کیا اَور میں سو گئی۔ اَور حضرت صفوان بن معطّل سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے
تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اَور سوئے ہوئے انسان کی
سیاہی دیکھی تو میرے پاس آئے اور اُنہوں نے حکمِ پردہ سے پہلے مجھے دیکھا
اُن کے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے میں جاگ اُٹھی۔ اُنہوں نے اپنا
اُونٹ کو بٹھایا اَور اُس کا پیر دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ پس وہ سواری کی
پکڑ کر چلتے رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین ظہر کے وقت
پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اَور بہتان لگانے والوں
کی سرپرستی عبداللہ بن اُبی بن سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور
میں ایک مہینے تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے
دورانِ علالت شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجھ پر لطف و
کرم حسبِ معمول نہیں رہا تھا۔ آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اَور فرماتے
کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اِس بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت
میں اُمِّ مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی فضلائے حاجت کے
لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلا نہیں ہوتے
تھے اَور قدیم اہلِ عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں یہی رواج تھا
پس میں اَور اُمِّ مسطح بنت ابو رُہم جا رہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں اُلجھ کر گر پڑیں
تو اُنہوں نے کہا: مسطح کا بُرا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بُری بات
کہی، کیا آپ اُس شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا۔
اُنہوں نے کہا کہ محترمہ! کیا تم نے نہیں سُنا جو اُنہوں نے کہا؟ پھر اُنہوں نے
مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ
ہو گیا۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اَور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض
گزار ہوئی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے
میرا ارادہ اُس وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی تو میں اپنے

إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِي إِلَى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ فِي أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ

والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر رہے ہیں؟ فرمایا کہ بیٹی! ان باتوں کی پرواہ نہ کرو۔ خدا کی قسم کوئی حسینہ ہو، خاوند بھی اُسے چاہے اور اُس کی سوکنیں ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: سُبحان اللہ، لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے گزاری کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند قریب پھٹکتی نہ تھی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اُسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ ان سے اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اُسامہ نے ایسا اشارہ کیا جو ازواجِ مطہرات سے حضور کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ میں خدا کی قسم ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ رہے حضرت علی بن ابو طالب تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا اور عورتیں اِن کے سوا بھی بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا:۔ اے بریرہ! کیا تُو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شبہ میں ڈالے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے اِن میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ نو عمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اُسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس روز عبد اللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلے پر مدد طلب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو اُس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ ہی جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے پس حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو خزرج کے سردار تھے اور اس سے

الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيْهِ اَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ

پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے اُنہیں اُبھارا اور کہنے لگے کہ غلط کہتے ہو، خدا کی قسم، تم اُسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اُسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اِسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اُٹھے اور لڑنے کو تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے اور اُنہیں چُپ کرانے لگے، یہاں تک کہ وہ چُپ کر گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اُس روز بھی میں روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر گیا تھا، میں یہاں تک گمان کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اُس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے روز سے لے کر آج تک میرے پاس اِس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک مہینہ گزر گیا تھا کہ آپ کی طرف اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا:- اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔ اگر تم اِس بات سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بری کر دے گا اور اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اُس کی طرف تائب ہو جاؤ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو تھم گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ میری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیجیے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآنِ کریم کا زیادہ حصہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم، مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سُن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں سما گئی ہے اور آپ حضرات نے اُس خبر کو سچی جان لیا ہے۔ دریں حالات اگر

وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِي أَمْرِي وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْاٰيَةَ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ

میں آپ سے یہ کہوں کہ میں اِس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری ہُوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اِس بات کا آپ سے اعتراف کر لُوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اِس سے بری ہُوں تو آپ ضرور میری تصدیق کر دیں گے۔ خدا کی قسم، میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف کے والدِ محترم والی جبکہ اُنھوں نے کہا تھا: "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہُوں اُن باتوں پر جو تم بتا رہے ہو"

—— (۱۲/۱۸) پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہو گی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ اُس جگہ سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی جو نزولِ وحی کے وقت ہُوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہُوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمھیں بری فرما دیا ہے۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اِن کے لیے کھڑی نہیں ہُوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے خدا کے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی "بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمھیں میں کی ایک جماعت ہے" (۲۴/۱۱)۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرما دی تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو اُن کے ساتھ اپنی قرابت کے باعث مالی امداد دیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کو مالی امداد نہیں دُوں گا، اِس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:۔ اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں.... (۲۴/۲۲)۔ پس حضرت ابوبکر نے کہا: کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔ پس جو وظیفہ یہ مسطح کو دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زینب بنت جحش سے بھی

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ۔

میرے بارے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں، میں تو ان میں بھلائی ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا ۔ فُلیح، ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے اور عبداللہ بن زبیر نے اسی کی مثل روایت کی ہے ۔ فُلیح، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اسی طرح روایت کی۔

باب ۶۵۹ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُوْ جَمِيْلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيْفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے۔ ابوجمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک لڑکا ملا۔ جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہ بن جائے، گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ عریفی نے کہا کہ یہ تو نیک آدمی ہیں۔ فرمایا یہ بات ہے تو لے جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہی بار بار فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اس کے متعلق کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

باب ۶۶۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے، جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے۔

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ فَيُطْرِيْهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

بُرَید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی

باب ۶۶۱ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا وَقَالَ مُغِيْرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ

بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ "اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں" (۲۴/۵۹) اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور

عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوْغِ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ إِلٰى قَوْلِهِ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی"...... (۶۵؍۴) حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یا دادی ہو گئی تھی۔

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَكَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ أَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور غزوۂ احد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ (۱۴) برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور اُن سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عُمّال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

عطا بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

بابٌ ۱۶۶۲ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ۔

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی کو پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا يَّحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہو تاکہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ تو میرے متعلق ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں جھگڑا تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

بَاب ١٦٦٣ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى۔

٢٤٧٩ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

بَاب ١٦٦٤

٢٤٨٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ۔

ذلیل دام لیتے ہیں"۔ . . . (٣/٧٧)۔

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اُس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابوالزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں اُن میں سے ایک عورت بھولے تو اُس ایک کو دوسری یاد دلائے . . . . (٢/٢٨٢)۔ میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اِس بات کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلائے؛ نیز دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا بنایا جائے گا؟

ابنِ ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

جھوٹی قسم کا وبال۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم اُٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں . . . . (٣/٧٧)۔ پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ پس ہم نے بیان کر دیا جو اُنہوں نے فرمایا تھا۔ اِنہوں نے فرمایا کہ سچ کہا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کسی چیز پر جھگڑا تھا تو ہم اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُسے تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوگی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا مستحق بنائے اور وہ اُس قسم میں جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی م

باب ۱۶۶۵ إِذَا ادَّعٰى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقُ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ۔

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے۔

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۱۶۶۶ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

عصر کے بعد قسم کھانا۔

۲۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرمائے، نہ اُن کی طرف دیکھے اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں زائد پانی ہو اور وہ اُس کی مسافروں کے لیے ممانعت کر دے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اُسے اتنی قیمت میں ملی ہے تاکہ وہ اُسے خریدے۔

باب ۱۶۶۷ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا فَحَيْثُ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلٰى غَيْرِهِ وَقَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبٰى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَا يَخُصُّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ۔

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور اُسے دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔ مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی ہے۔

۲۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ۔

باب ۱۶۶۸ اِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِی الْیَمِیْنِ۔

۲۴۸۴ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهِمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ۔

باب ۱۶۶۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

۲۴۸۵ - حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ السَّكْسَكِیُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا مَا لَمْ یُعْطِهَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ۔

۲۴۸۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ كَاذِبًا لِیَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِیْهِ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِی الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَلْاٰیَةَ فَلَقِیَنِی الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ الْیَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ۔

باب ۱۶۷۰ كَیْفَ یُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰی یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا یُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَوَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ایسی قسم کھائے کہ اُس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے لہٰذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون اُن میں سے قسم کھائے گا۔

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔

ابو اسمٰعیل سکسکی کا بیان ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی نے بازار میں اپنا سامان لگایا اور اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اُس نے اتنے کی لی ہے حالانکہ اُتنے کی لی نہ تھی۔ اِس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ۳)۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ دلال کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی:۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ۳) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کر دیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قسم کس طرح لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ "وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں"۔ نیز ارشاد ہے:۔ "پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا" (پ۵) کہا جاتا ہے باللّٰہ وتاللّٰہ واللّٰہ اور نبی کریم صلی اللّٰہ

وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی پیچھے سے آ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے ؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے ہیں ؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے ؟ فرمایا۔ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے گھٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مذکورہ چند بنیادی اعمال پر پوری طرح کاربند ہو جائے تو اسلام کے یہی بنیادی ارکان اُس کی نجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ہم میں خامی یہی ہے کہ اولاً تو نیکیوں کے قریب جاتے ہی نہیں اور اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں میں نیک مشہور ہونے کے لیے کرتے ہیں اور اس ناموری کی خواہش کے ساتھ اُس نیکی کو کرنے کا ہمیں صحیح معنوں میں شعور بھی نہیں ہوتا۔ یہاں بھی صرف نام یا دام کی جستجو میں بات صرف خانہ پُری کی حد تک ہی رہتی ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں نیکیٔ آخرت سے نوازے اور اپنی رضا کے لیے کام کرنے کا شعور بخشے۔ آمین۔

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جس نے قسم کھائی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

باب ۱۶۷۔ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَحْسَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ۔

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو بہتر طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کیے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ مستحق ہے۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انكم تختصمون الي ولعل بعضكم الحن بحجته من بعض فمن قضيت له بحق اخيه شيئا بقوله فانما اقطع له قطعة من النار فلا ياخذها۔

باب ۱۶۷۲ من امر بانجاز الوعد وفعله الحسن وذكر اسمعيل انه كان صادق الوعد وقضى ابن الاشوع بالوعد وذكر ذلك عن سمرة وقال المسور بن مخرمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر صهرا له قال وعدني فوفى لي قال ابو عبد الله ورايت اسحق بن ابراهيم يحتج بحديث ابن اشوع۔

۲۴۹۰۔ حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان عبد الله بن عباس اخبره قال اخبرني ابو سفيان ان هرقل قال سألتك ماذا يامركم فزعمت انه امركم بالصلوة والصدق والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة نبي۔

۲۴۹۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل نافع بن مالك بن ابي عامر عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا اؤتمن خان واذا وعد اخلف۔

۲۴۹۲۔ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال لما مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فلياتنا قال

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس جمع ہوتے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ چوکس ہو۔ لہٰذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنے والد ماجد سے اور اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضور نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ

جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ۔

سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى قُلْتُ لَا أَدْرِي حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کونسی مدت پوری کی تھی؟ مجھے تو معلوم نہیں یہاں تک کہ علامۂ عرب کی خدمت میں پہنچ کر اُن سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے لمبی اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۶۷۳ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے۔ شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے بارے میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "تو ہم نے اُن کے درمیان بیر اور بغض ڈال دیا" (پ ۶ ع ۳)۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو اُس نے نازل فرمایا۔

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ وَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہی اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اُن کے ذریعے ذلیل پونجی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اُس میں تمہیں اُن سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اُس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

بَابُ ۱۶۷۴ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهِ

مشکلات کے اندر قرعہ ڈالنا۔ ارشاد ربانی ہے: "جب

إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

۲۴۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ.

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے" (۳/۴۴)۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم بہاؤ میں رُکا رہا۔ پس حضرت زکریا نے اُن کی پرورش فرمائی ____ فساہم قرعہ اندازی کی۔ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ قرعہ ڈالنے والوں میں۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کے لیے فرمایا! تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو اُنہوں نے اِسے زحمت شمار کرتے ہوئے ایک بسولہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے! کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

زُہری نے زید بن خارجہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا جو اُن کی رشتہ کی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن کی وفات ہو گئی تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا اُنہیں کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہو، میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی

اَمَّا عُثْمٰنُ فَقَدْ جَآءَهٗ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَآ اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمٰنَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ۔

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْٓا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۶۷۵ مَا جَآءَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ۔

کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم عثمان کی تو وفات ہو گئی اور میں اُن کے لیے بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں لیکن میں بھی اپنے آپ نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم اِس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس سانحہ سے مجھے صدمہ پہنچا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں سو گئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے م

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس جس کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر بیوی کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ اُنھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی راستہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر وہ جانتے کہ نماز کے لیے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا۔

صُلح کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں۔ ارشادِ ربّانی ہے: "اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے" (پ۵، ۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لڑائی کی جگہوں پر جانا۔

۲۴۹۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر ان کی جانب تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آگئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو وہ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابوبکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگئے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انہیں اسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے، یہاں تک کہ صف میں آ ملے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آ جائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو اُسے سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابوبکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہو تا کہ آپ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی جانب روانہ ہو گئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دیے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے قریب پہنچے تو اُس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔

نے کہا کہ دُور رہیئے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گدھے کی بُو تم سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبد اللہ کی قوم کا ایک آدمی اس پر بھڑک اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے ساتھی اُن کی حمایت میں مشغول ہو گئے اور وہ ڈنڈوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کرا دو" (۴۹/۹)۔

باب ۱۶۷۶ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أُمَّهٗ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا۔

حُمید بن عبد الرحمٰن کو اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

باب ۱۶۷۷ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهٖ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ۔

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرائیں۔

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہلِ قبا آپس میں لڑنے لگے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھروں کی بارش برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ اُن میں صلح کروائیں۔

باب ۱۶۷۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت :- "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (۴/۱۲۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی

هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ أَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا۔

بَاب ۱۶۷۹ إِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ۔

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوْا لِيْ عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ۔

بَاب ۱۶۸۰ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلٰى قَبِيْلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ۔

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر و غرور وغیرہ اور اُسے جُدا کرنا چاہے تو عورت اُس سے کہتی ہو اور جو میری چیز آپ چاہیں تقسیم کر دیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔

عُبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمایئے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور لونڈی کی صورت میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہو گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سَو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! تم کل اِس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اُسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ اگلے روز حضرت اُنیس اُس کے پاس گئے اور اُسے سنگسار کر دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے اِس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے ــــــ اِسے عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد ابنِ عون نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ۔

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ

نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے اُن کے درمیان صلحنامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اِسے مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اِسے نہیں مٹا سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اِسے مٹا دیا اور اُن سے اِس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور اُن کے اصحاب تین دن کے لیے (مکہ مکرمہ میں) داخل ہو سکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پس اُن سے پوچھا گیا کہ جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کا مطلب کیا ہے تو فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اُس میں ہو۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے مکہ مکرمہ میں داخلے سے اہلِ مکہ مانع ہوئے، یہاں تک کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین دن ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاہدے کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے ہی میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اے چچا! اے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔ تو حضرت علی نے بڑھ کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو اُنہوں نے اُسے سوار کر کے بٹھا لیا۔ اس کے بارے میں حضرت علی،

فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

باب ۱۶۵ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ۔

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا

حضرت زید اور حضرت جعفر میں جھگڑا ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ حقدار ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر کے لیے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

مشرکین سے صلح ۔ اِس بارے میں حضرت ابوسفیان سے روایت ہے حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور سے روایت کی۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آئے گا اُسے اُن کی طرف لوٹایا جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جو آئے گا اُسے لوٹایا نہیں جائے گا اور مکہ مکرمہ میں آئندہ سال داخل ہوگے۔ اُس میں تین روز قیام کروگے اور اُس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر، جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابوجندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے آگئے تو انہیں اُن کی طرف لوٹایا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مؤمّل نے سفیان سے ابوجندل کا ذکر نہیں کیا اور اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ کہا۔

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے نکلے تو کفارِ قریش اُن کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سر منڈوالیا اور اُن کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اُس میں نہیں ٹھہریں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق اُس کے اندر داخل ہوئے۔ جب تین روز

كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ۔

گزر گئے تو انہوں نے چلے جانے کے لیے کہا لہٰذا چلے آئے۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور ان دنوں اُن کے ساتھ صُلح تھی۔

باب ۱۶۸۲ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ۔

دِیت میں صُلح کرنا۔

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کہتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ اُسے سچا کر دیتا ہے۔ فزاری، حمید حضرت انس اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ

ف: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور قرآن مجید کی واضح تصریح کے مطابق حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دانت توڑنے کا قصاص لازم آتا تھا کیونکہ جس لڑکی کے دانت توڑے گئے تھے اُس کے رشتہ دار دیت پر رضامند نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے باوجود حضرت ربیع کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں: یَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا اے اللہ کے رسول! نہیں، اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس (ربیع) کے اگلے دانت نہیں توڑے جائیں گے — قانونِ خدا کی زد میں ہونے کے باوجود قسم کھا کر یہ عرض کی ہے — بالآخر یہی ہوا کہ اُن لوگوں نے قصاص معاف کر دیا — اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ۔ یعنی بیشک اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اُسے سچا کر دکھاتا ہے — حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی نکلے۔ اولیاء اللہ میں قیامت تک ایسے سیفِ لسان حضرات ہوتے رہیں گے اور ایسے حضرات حق و صداقت کے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کے نقوشِ قدم ہی کا نام تو صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے کا پروردگارِ عالم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنے ایسے بندوں سے وابستہ رکھے۔ آمین۔

باب ۱۶۵۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِبْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّيْ لَأَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّيْ حَتّٰى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعٰوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِّيْ بِأُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِّيْ بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِّيْ بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهٗ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهٗ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِيْ دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهٗ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّيْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضور نے امام حسن بن علی کے متعلق فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے گا اور ارشادِ ربانی ہے کہ اُن کے درمیان صلح کروا دو۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدِ مقابل کا صفایا نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے اُن کو اور اُنہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا! لہٰذا اُن کی طرف قریش کے بنو عبد شمس سے دو آدمی عبد الرحمٰن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ پس اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے گفتگو کر کے اس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے۔ ان کے پاس پہنچے اور گفتگو کر کے صلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبد المطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ اُمت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لیے فرمایا تو اُنہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس اُنہوں نے اُس سے صلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن کا حضرت ابو بکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

ف: امام عالی مقام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ اللہ کے محبوب نے اُن کے متعلق فرمایا۔ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ۔ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش

فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلاف کے باعث جب طرفین کے عظیم لشکر ایک دوسرے کے مقابلے پر صف آرا ہو گئے اور اس کے باوجود کہ آپ کا پلڑا ہر لحاظ سے بھاری نظر آ رہا تھا لیکن اس موقع پہ آپ نے اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی کا عدیم المثال ثبوت پیش کرتے ہوئے ایک بھی مسلمان کا خون نہ بہنے دیا اور حضرت معاویہ سے چند شرائط پر صلح کر کے کارِ خلافت اُن کے سپرد کر دیا۔ —— یہاں یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طرفین کی فوجوں کے لیے فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فرما کر دونوں گروہوں کے مسلمان ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ کیونکہ وہ اجتہادی اختلاف تھا کفر اور اسلام کی لڑائی نہیں تھی۔ لہٰذا حضرت معاویہ اور اُن کے ساتھیوں پر زبانِ طعن دراز کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں حضرت معاویہ سے اجتہادی غلطی ہوئی اور مجتہد ہر حالت میں مصیب ہوتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۶۸۴ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ۔

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے۔

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سُنی، آواز بہت بلند تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دیتا ہوں۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن کا کچھ قرض عبد اللہ بن ابو حدرد اسلمی پر تھا۔ جب یہ اُنہیں ملے تو اُنہوں نے انہیں الزام دیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ۱۶۸۵ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف

يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

باب ۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ۔

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ الْآيَةَ۔

باب ۶۸۷ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ

کرنا بھی صدقہ ہے۔

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر! تم پانی پلا لو، پھر اپنے ہمسائے کی طرف بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا اور پھر روک لینا، یہاں تک کہ منڈیروں تک لبریز ہو جائے۔ پس اس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ایثار کا حکم دیا تھا، جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں"۔ (۴/۶۵)

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اگر دو ساجھیوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا دیوالیہ ہو جائے تو اسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے پیشکش کی کہ لگا ہوا پھل لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر نہ آیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیان میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور برکت

قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔

باب ۱۶۸۸ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ۔

۲۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

كِتَابُ الشُّرُوطِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۶۸۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ۔

۲۵۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ

کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ پس میں نے انہیں پورا حق دیا کہ ان کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں بچ رہیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جا کر ابوبکر و عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ ضرور یہی ہو گا۔ ہشام، وہب نے حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے نیز حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والد ماجد نے تیس وسق قرضہ چھوڑا تھا۔ ابن اسحاق، وہب نے حضرت جابر سے نماز ظہر روایت کی ہے۔

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا۔

عبداللہ بن ابو کعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن حدرد سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان پر تھا۔ پس ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سنا اور آپ کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف لے آئے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (معترض سے) فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

شرطوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔

عروہ بن زبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ.

۲۵۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۵۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ

فرمایا کہ جس روز سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھوایا اور سہیل بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری طرف لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اُس کے درمیان حائل نہیں ہوگے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور سہیل نے اِس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِسی وجہ سے اُس روز حضرت ابو جندل کو اُس کے باپ سہیل بن عمرو کی طرف لوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اِس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں اور حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی اُنہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس اُن کے اہل آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی طرف نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے ..... عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس آیت کے باعث اُن کا امتحان لیا کرتے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اِس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبانی کلامی اُس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے بوقتِ بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا اور اُنہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان کی م

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

باب ۶۹۰ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

۲۵۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب ۶۹۱ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ۔

۲۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ تَحْتَسِبُ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۶۹۲ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ۔

۲۵۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کیا تو اُس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

بیع میں شرطیں رکھنا۔

عُروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو اُنہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کرلیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا، جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اِسے ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ پس میں نے اُسے بیچ دیا اور اپنے گھر والوں تک اُس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اُونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے آدمی بُلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اُونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اُونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے ـــــ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے

قال إسحق عن جرير عن مغيرة فبعته على أن لي فقار ظهره حتى أبلغ المدينة وقال عطاء وغيره لك ظهره إلى المدينة وقال محمد بن المنكدر عن جابر شرط ظهره إلى المدينة وقال زيد بن أسلم عن جابر ولك ظهره حتى ترجع وقال أبو الزبير عن جابر أفقرناك ظهره إلى المدينة وقال الأعمش عن سالم عن جابر تبلغ عليه إلى أهلك وقال عبيد الله وابن إسحق عن وهب عن جابر اشتراه النبي صلى الله عليه وسلم بوقية وتابعه زيد بن أسلم عن جابر وقال ابن جريج عن عطاء وغيره عن جابر أخذته بأربعة دنانير وهذا يكون وقية على حساب الدينار بعشرة دراهم ولم يبين الثمن مغيرة عن الشعبي عن جابر وابن المنكدر وأبو الزبير عن جابر وقال الأعمش عن سالم عن جابر وقية ذهب وقال أبو إسحق عن سالم عن جابر بمائتي درهم وقال داود بن قيس عن عبيد الله بن مقسم عن جابر اشتراه بطريق تبوك أحسبه قال بأربع أواق وقال أبو نضرة عن جابر اشتراه بعشرين دينارا وقول الشعبي بوقية أكثر الاشتراط أكثر وأصح عندي قاله أبو عبد الله۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ منورہ تک کی اجازت دی ۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ پھر میں نے اُس کو بیچ دیا، اِس شرط پر کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سوار ہوں گا ۔ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے ۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ واپس پہنچنے تک اِس کی پیٹھ تمہارے لیے ہے ۔ ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ تم مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو ۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے روایت کی کہ اس پر تم اپنے گھر والوں تک پہنچو ۔ عبیداللہ اور ابنِ اسحاق، وہب، حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ایک اوقیہ میں خرید لیا ۔ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی ہے ۔ ابنِ جریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت جابر سے روایت کی کہ آپ نے مجھ سے اُسے چار دینار میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ کے برابر ہے جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو ۔ مغیرہ، شعبی، حضرت جابر۔ اس روایت میں قیمت مذکور نہیں اور ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ۔ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ایک اوقیہ سونا ۔ ابو اسحاق، سالم، حضرت جابر کی روایت میں دو سو درہم ہیں ۔ داؤد بن قیس، عبیداللہ بن مقسم، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اُسے مجھ سے تبوک کے راستے میں خریدا۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ شعبی کا قول ایک اوقیہ ... (۱۲) ... اکثر روایات میں شرط کا ذکر ہے ... اور میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

باب ١٦٩٣ الشروط في المعاملة۔

معاملات میں شرطیں رکھنا۔

٢٥٢٤ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قالت الأنصار للنبي صلى الله عليه وسلم اقسم بيننا وبين إخواننا النخيل قال لا فقال تكفونا المؤنة ونشرككم في الثمرة قالوا سمعنا وأطعنا۔

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے انکار فرما دیا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ داری سے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا ہمیں آپ کی بات منظور ہے۔

٢٥٢٥ حدثنا موسى حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن عبد الله قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر اليهود أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها۔

نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین دی کہ اُس میں کام اور کاشتکاری کریں، جس کے عوض پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لیے ہوگا۔

باب ١٦٩٤ الشروط في المهر عند عقدة النكاح

نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا۔

وقال عمر إن مقاطع الحقوق عند الشروط ولك

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرائط کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی

مَا شَرَطَتْ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

باب ۱۶۹۵ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ۔

باب ۱۶۹۶ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا۔

باب ۱۶۹۷ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ۔

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ

ہو گی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ شرطیں پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

مزارعت میں شرطیں رکھنا۔

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اُسے کرائے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہو اور نہ سکوں سے منع کیا گیا۔

جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو اور نہ اُس کی منگنی پر منگنی کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خود وہ سنبھالے۔

جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی عرض گزار ہوا جو اُس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اِس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی

وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

بَاب ۱۶۹۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ۔

۲۵۳۰ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

بَاب ۱۶۹۹ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ۔

۲۵۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى۔

دے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ تیر
کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اُس عورت کو سنگسا
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس
میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔
بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک
جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! صبح تم اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتزا
تو اُسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ صبح کو یہ اُس کے پاس گئے ت
نے اعتراف کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گی

مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی
بکنے کے لیے رضامند ہو۔

عبدالواحد بن ایمن مکی کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صد
اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہُوا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بری
مکاتبہ تھی اور اُس نے کہا کہ اے اُمّ المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجیے کیو
مالک مجھے بیچنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے ہاں کر لی تو اُس نے کہا کہ میرے مالک
وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ ف
مجھے تمہاری کیا حاجت ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات سُن
آپ تک پہنچائی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو اگر چہ
جو چاہیں شرطیں رکھیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ پھر میں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا ج
مالکوں نے اُس کی ولاء کی شرط رکھی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا

طلاق میں شرطیں رکھنا۔ ابنِ مسیب، حسن بصری، عطاء کا بیان
طلاق کا لفظ شروع میں کہا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے مطابق ہوگا۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قافلے والوں سے جا کر ملنے اور شہری کا
کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن ک
کی شرط رکھے اور یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے نیز دل
اور جانور کو بیچنے کے لیے تھنوں میں دودھ چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔
طرح مُعاذ، عبدالصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے ــ غُندر اور عب
نے کہا کہ منع فرمایا گیا ہے ــ آدم نے کہا کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے ــ ن
حجاج بن منہال نے کہا کہ منع فرمایا گیا۔

ا۔ جدول بخاری شریف مترجم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱	۱ تا ۱۷۳	۱۷۳	۱ تا ۲۴۲	۲۴۲
″ ۲	۱۷۴ تا ۳۵۰	۱۷۷	۲۴۳ تا ۴۹۳	۲۵۱
″ ۳	۳۵۱ تا ۵۲۶	۱۷۶	۴۹۴ تا ۷۷۳	۲۸۰
″ ۴	۵۲۷ تا ۷۰۲	۱۷۶	۷۷۴ تا ۱۰۳۲	۲۵۹
″ ۵	۷۰۳ تا ۸۷۴	۱۷۲	۱۰۳۳ تا ۱۲۹۲	۲۶۰
″ ۶	۸۷۵ تا ۱۰۴۳	۱۶۹	۱۲۹۳ تا ۱۵۴۵	۲۵۳
″ ۷	۱۰۴۴ تا ۱۲۲۶	۱۸۳	۱۵۴۶ تا ۱۸۲۴	۲۷۹
″ ۸	۱۲۲۷ تا ۱۳۹۸	۱۷۲	۱۸۲۵ تا ۲۱۰۴	۲۸۰
″ ۹	۱۳۹۹ تا ۱۵۶۴	۱۶۶	۲۱۰۵ تا ۲۳۱۵	۲۱۱
″ ۱۰	۱۵۶۵ تا ۱۶۹۹	۱۳۵	۲۳۱۶ تا ۲۵۳۱	۲۱۶
میزان		۱۶۹۹		۲۵۳۱
جلد دوم [1]		۹۸۰		۲۱۱۲
جلد سوم		۱۲۸۹		۲۴۰۸
میزان کل		۳۹۶۸		۷۰۵۲

[1] جلد دوم اور جلد سوم کی تفصیلی جدولیں اُن کے آخر میں موجود ہیں۔

۲۔ جدول بخاری شریف مترجم، مکمل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الوحی	۱	۱	۱ تا ۶	۶
۲	کتاب الایمان	۲ تا ۴۲	۴۱	۷ تا ۵۶	۵۰
۳	کتاب العلم	۴۳ تا ۹۵	۵۳	۵۷ تا ۱۳۴	۷۸
۴	کتاب الوضو	۹۶ تا ۱۷۳	۷۸	۱۳۵ تا ۲۴۲	۱۰۸
۵	کتاب الغسل	۱۷۴ تا ۲۰۲	۲۹	۲۴۳ تا ۲۸۶	۴۴
۶	کتاب الحیض	۲۰۳ تا ۲۳۲	۳۰	۲۸۷ تا ۳۲۳	۳۷
۷	کتاب التیمم	۲۳۳ تا ۲۴۱	۹	۳۲۴ تا ۳۳۸	۱۵
۸	کتاب الصلوٰۃ	۲۴۲ تا ۳۵۰	۱۰۹	۳۳۹ تا ۴۹۳	۱۵۵
۹	کتاب مواقیت الصلوٰۃ	۳۵۱ تا ۳۹۱	۴۱	۴۸۴ تا ۵۷۲	۷۹
۱۰	کتاب الاذان	۳۹۲ تا ۵۲۶	۱۳۵	۵۷۳ تا ۷۷۳	۲۰۱
۱۱	بقیہ کتاب الصلوٰۃ	۵۲۷ تا ۵۵۵	۲۹	۵۷۴ تا ۸۲۸	۵۵
۱۲	کتاب الجمعہ	۵۵۶ تا ۶۰۱	۴۶	۸۲۹ تا ۸۹۸	۷۰
۱۳	کتاب العیدین	۶۰۲ تا ۶۲۷	۲۶	۸۹۹ تا ۹۳۴	۳۶
۱۴	ابواب الوتر	۶۲۸ تا ۶۳۴	۷	۹۳۵ تا ۹۴۸	۱۴
۱۵	ابواب الاستسقاء	۶۳۵ تا ۶۶۲	۲۸	۹۴۹ تا ۹۷۸	۳۰
۱۶	ابواب الکسوف	۶۶۳ تا ۶۹۳	۳۱	۹۷۹ تا ۱۰۱۴	۳۶
۱۷	ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۶۹۴ تا ۷۱۳	۲۰	۱۰۱۵ تا ۱۰۴۹	۳۵
۱۸	ابواب التہجد	۷۱۴ تا ۷۸۳	۷۰	۱۰۵۰ تا ۱۱۵۸	۱۰۹
۱۹	ابواب الجنائز	۷۸۴ تا ۸۸۱	۹۸	۱۱۵۹ تا ۱۳۰۵	۱۴۷
۲۰	کتاب الزکوٰۃ	۸۸۲ تا ۹۶۰	۷۹	۱۳۰۶ تا ۱۴۱۷	۱۱۲
۲۱	کتاب المناسک	۹۶۱ تا ۱۱۱۲	۱۵۲	۱۴۱۸ تا ۱۶۴۹	۲۳۲
۲۲	ابواب العمرہ	۱۱۱۳ تا ۱۱۸۳	۷۱	۱۶۵۰ تا ۱۷۶۲	۱۱۳
۲۳	کتاب الصوم	۱۱۸۴ تا ۱۲۷۵	۹۲	۱۷۶۳ تا ۱۹۰۹	۱۴۷

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۴	کتاب البیوع	۱۲۷۶ تا ۱۳۸۷	۱۱۲	۱۹۱۰ تا ۲۰۸۵	۱۷۶
۲۵	کتاب السلم	۱۳۸۸ تا ۱۳۹۸	۱۱	۲۰۸۶ تا ۲۱۰۴	۱۹
۲۶	کتاب الاجارہ	۱۳۹۹ تا ۱۴۲۰	۲۲	۲۱۰۵ تا ۲۱۲۹	۲۵
۲۷	کتاب الحوالات.	۱۴۲۱ تا ۱۴۲۳	۳	۲۱۳۰ تا ۲۱۳۲	۳
۲۸	کتاب الکفالہ	۱۴۲۴ تا ۱۴۲۸	۵	۲۱۳۳ تا ۲۱۳۹	۷
۲۹	کتاب الوکالہ	۱۴۲۹ تا ۱۴۶۵	۳۷	۲۱۴۰ تا ۲۱۸۴	۴۵
۳۰	کتاب المساقات	۱۴۶۶ تا ۱۵۰۳	۳۸	۲۱۸۵ تا ۲۲۴۱	۵۷
۳۱	کتاب فی الخصومات	۱۵۰۴ تا ۱۵۲۴	۲۱	۲۲۴۲ تا ۲۲۶۴	۲۳
۳۲	کتاب فی المظالم	۱۵۲۵ تا ۱۵۶۰	۳۶	۲۲۶۵ تا ۲۳۰۷	۴۳
۳۳	کتاب الشرکۃ فی الطعام	۱۵۶۱ تا ۱۵۷۶	۱۶	۲۳۰۸ تا ۲۳۲۹	۲۲
۳۴	کتاب الرہن	۱۵۷۷ تا ۱۵۸۲	۶	۲۳۳۰ تا ۲۳۳۷	۸
۳۵	کتاب العتق	۱۵۸۳ تا ۱۶۰۲	۲۰	۲۳۳۸ تا ۲۳۷۸	۴۱
۳۶	کتاب المکاتب	۱۶۰۳ تا ۱۶۰۷	۵	۲۳۷۹ تا ۲۳۸۳	۵
۳۷	کتاب الہبہ	۱۶۰۸ تا ۱۶۴۳	۳۶	۲۳۸۴ تا ۲۴۴۸	۶۵
۳۸	کتاب الشہادات	۱۶۴۴ تا ۱۶۷۴	۳۱	۲۴۴۹ تا ۲۴۹۸	۵۰
۳۹	کتاب الصلح	۱۶۷۵ تا ۱۶۸۸	۱۴	۲۴۹۹ تا ۲۵۱۷	۱۹
۴۰	کتاب الشروط	۱۶۸۹ تا ۱۶۹۹	۱۱	۲۵۱۸ تا ۲۵۳۱	۱۴
		×	۱۶۹۹	×	۲۵۳۱

جلد دوم

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الشروط	۱ تا ۸	۸	۱ تا ۱۰	۱۰
۲	کتاب الوصایا	۹ تا ۴۵	۳۷	۱۱ تا ۵۰	۴۰
۳	کتاب الجہاد والسیر	۴۶ تا ۲۸۴	۲۳۹	۵۱ تا ۴۲۳	۱۷۳
۴	کتاب بدء الخلق	۲۸۵ تا ۳۰۰	۱۶	۴۲۴ تا ۵۵۲	۱۲۹
۵	کتاب الانبیاء	۳۰۱ تا ۳۵۳	۵۳	۵۵۳ تا ۷۰۵	۱۵۳
۶	کتاب المناقب	۳۵۴ تا ۴۶۷	۱۱۴	۷۰۶ تا ۱۱۲۶	۴۲۱

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۷	کتاب المغازی	۴۶۸ تا ۵۵۶	۸۹	۱۱۲۷ تا ۱۵۹۰	۴۶۴
۸	کتاب التفسیر	۵۵۷ تا ۹۸۰	۴۲۴	۱۵۹۱ تا ۲۱۱۳	۵۲۳
		×	۹۸۰	×	۲۱۱۳

جلد سوم

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۱	کتاب التفسیر	۱ تا ۲۹	۲۹	۱ تا ۵۵	۵۵
۲	کتاب النکاح	۳۰ تا ۱۵۵	۱۲۶	۵۶ تا ۲۳۴	۱۷۹
۳	کتاب الطلاق	۱۵۶ تا ۲۰۸	۵۳	۲۳۵ تا ۳۱۸	۸۴
۴	کتاب النفقات	۲۰۹ تا ۲۲۴	۱۶	۳۱۹ تا ۳۴۰	۲۲
۵	کتاب الاطعمہ	۲۲۵ تا ۲۸۴	۶۰	۳۴۱ تا ۴۲۹	۸۹
۶	کتاب العقیقہ	۲۸۵ تا ۲۸۸	۴	۴۳۰ تا ۴۳۸	۹
۷	کتاب الذبائح والصید	۲۸۹ تا ۳۲۶	۳۸	۴۳۹ تا ۵۰۷	۶۹
۸	کتاب الاضاحی	۳۲۷ تا ۳۴۲	۱۶	۵۰۸ تا ۵۳۵	۲۸
۹	کتاب الاشربہ	۳۴۳ تا ۳۷۳	۳۱	۵۳۶ تا ۵۹۹	۶۴
۱۰	کتاب المرضیٰ	۳۷۴ تا ۳۹۵	۲۲	۶۰۰ تا ۶۳۷	۳۸
۱۱	کتاب المطب	۳۹۶ تا ۴۵۳	۵۸	۶۳۸ تا ۷۲۸	۹۱
۱۲	کتاب اللباس	۴۵۴ تا ۵۵۶	۱۰۳	۷۲۹ تا ۹۰۹	۱۸۱
۱۳	کتاب الادب	۵۵۷ تا ۶۸۴	۱۲۸	۹۱۰ تا ۱۱۵۷	۲۴۸
۱۴	کتاب الاستئذان	۶۸۵ تا ۷۳۷	۵۳	۱۱۵۸ تا ۱۲۳۰	۷۳
۱۵	کتاب الدعوات	۷۳۸ تا ۸۰۶	۶۹	۱۲۳۱ تا ۱۳۳۳	۱۰۳
۱۶	کتاب الرقاق	۸۰۷ تا ۸۵۹	۵۳	۱۳۳۴ تا ۱۵۰۴	۱۷۱
۱۷	کتاب القدر	۸۶۰ تا ۸۷۵	۱۶	۱۵۰۵ تا ۱۵۳۰	۲۶
۱۸	کتاب الایمان والنذور	۸۷۶ تا ۹۱۷	۴۲	۱۵۳۱ تا ۱۶۲۸	۹۸
۱۹	کتاب الفرائض	۹۱۸ تا ۹۶۲	۴۵	۱۶۲۹ تا ۱۷۰۶	۷۸
۲۰	کتاب المحاربین	۹۶۳ تا ۹۹۵	۳۳	۱۷۰۷ تا ۱۷۵۵	۴۹
۲۱	کتاب الدیات	۹۹۶ تا ۱۰۲۷	۳۲	۱۷۵۶ تا ۱۸۰۹	۵۴

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۲	کتاب استتابۃ المرتدین	۱۰۲۸ تا ۱۰۳۶	۹	۱۸۱۰ تا ۱۸۲۹	۲۰
۲۳	کتاب الاکراہ	۱۰۳۷ تا ۱۰۴۴	۸	۱۸۳۰ تا ۱۸۴۱	۱۲
۲۴	کتاب الحیل	۱۰۴۵ تا ۱۰۵۹	۱۵	۱۸۴۲ تا ۱۸۶۹	۲۸
۲۵	کتاب التعبیر	۱۰۶۰ تا ۱۱۰۵	۴۶	۱۸۷۰ تا ۱۹۳۰	۶۱
۲۶	کتاب الفتن	۱۱۹۶ تا ۱۱۳۴	۲۶	۱۹۳۱ تا ۲۰۰۷	۷۷
۲۷	کتاب الاحکام	۱۱۳۵ تا ۱۱۸۸	۵۴	۲۰۰۸ تا ۲۰۸۸	۸۱
۲۸	کتاب التمنی	۱۱۸۹ تا ۱۱۹۷	۹	۲۰۸۹ تا ۲۱۰۸	۲۰
۲۹	کتاب اخبار الاحاد	۱۱۹۸ تا ۱۲۰۳	۶	۲۱۰۹ تا ۲۱۲۹	۲۱
۳۰	کتاب الاعتصام	۱۲۰۴ تا ۱۲۳۱	۲۸	۲۱۳۰ تا ۲۲۲۵	۹۶
۳۱	کتاب التوحید	۱۲۳۲ تا ۱۲۸۹	۵۸	۲۲۲۶ تا ۲۴۰۸	۱۸۳
		×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸

جنرل گوشوارہ

جلد اوّل	×	۱۶۹۹	×	۲۵۳۱
جلد دوم	×	۹۸۰	×	۲۱۱۳
جلد سوم	×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸
		۳۹۶۸		۷۰۵۲

قطعۂ تاریخِ طباعت

(از پیر سیّد غلام مصطفیٰ قدسی۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجدّدیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی)

پیاری زباں ہے، طرزِ بیاں بھی لطیف ہے ۔ ابداع کی یہ فصلِ ربیع و خریف ہے

پیشِ نگاہ حفظِ مراتب ہے غایتہً ۔ دُور اس سے ہر زکاکت و قولِ ضعیف ہے

رُوحانی معجزے سے ہُوا ہے یہ شاہکار ۔ اختر اگرچہ جسم کا از بس نحیف ہے

کیا خوب یہ صحیفۂ شاداب بوستاں ۔ جس سے کہ رُوح ہوتی نہایت نظیف ہے

تحریر سے عیاں ہے عقائد کی صفائی ۔ ہر ایک لفظ صدق و صفا کا حلیف ہے

اختر کو یہ شرف ہے ملا بزمِ ازل سے ۔ قطعات میں حیات کے ایماں ردیف ہے

تاریخِ طبع کو تھے مجھے کچھ تفکّرات ۔ ہاتف نے کی ندا کہ یہ کارِ خفیف ہے

اختر نے جبکہ کاٹ دیا ہے سرِ انکار

قدسی یہ ترجمہ بھی بخاری شریف ہے ۱۴۰۲ھ

۱۴۰۳ھ